مولا علیؑ کی شان

میں

ایک ہزار احادیث



علیک ینتحب .. فؤادي المحب ..

مجمع علمی اسلامی

تہران ○ کراچی ○ بمبئی

مولا علیؑ کی شان

میں ایک ہزار احادیث

علی رضا صابری یزدی (قم)

مجمع علمی اسلامی
تہران ٥ کراچی ٥ بمبئی

محفوظ بک ایجنسی ٭ مارٹن روڈ کراچی
Tel: 4124286-4917823 Fax: 4..2882
E-mail: anisco@cyber.net.pk

نام کتاب .... مولا علیؑ کی شان
میں ایک ہزار احادیث

تالیف .... حجۃ الاسلام علی رضا صابری یزدی

ترجمہ .... سید اشتیاق حسین کاظمی

طبع اول .... انصاریان پبلی کیشنز (قم ـ ایران)

اصلاح ونظر ثانی .... رضا حسین رضوانی

طبع دوم .... مجمع علمی اسلامی

سال اشاعت ۲۰۱۰ء

مطبع .... محراب پریس کراچی

انتساب

حضرت علی علیہ السلام

کے والد ماجد

حضرت ابوطالب

اور آپ کی والدہ ماجدہ

حضرت فاطمہ بنت اسد

کے نام

سپاسِ جنابِ امیر علیہ السلام

(علامہ اقبالؔ)

اے محو ثنائے تو زبانہا — اے یوسف کاروانِ جانہا

اے بابِ مدینۂ محبت — اے نوحِ سفینۂ محبت

اے ماحیٔ نقشِ باطلِ من — اے فاتحِ خیبرِ دلِ من

اے برزخِ خطِّ وجوب و امکاں — تفسیرِ تو سورہ ہائے قرآں

اے مذہبِ عشق را نمازے — اے سینۂ تو امینِ رازے

اے بزمِ نبوتِ محمدؐ — اے وصفِ تو مدحتِ محمدؐ

گردوں کہ بہ رفعت ایستادست — از بامِ بلندِ تو فتادست

ہر ذرۂ درگہت چو منصور — در جوشِ ترانہ انا الطور

بے تو نتواں باو رسیدن — بے او نتواں بتو رسیدن

فردوس زِ تو چمن در آغوش — از شانِ تو حیرت آئنہ پوش

جانم بخلائے تو خوشتر — سر بر زدہ ام زِ جیبِ قنبر

ہشیارم و مست بادۂ تو — چوں سایہ زِ پا فتادۂ تو

از ہوش شدم مگر بہوشم — گوئی کہ نصیری خموشم

دانم کہ ادب بضبطِ راز است — در پردۂ خامشی نیاز است

اما چہ کنم مے تولّا — تُند است بروں فتد زِ مینا

زِ اندیشۂ عافیت رہیدم — جنسِ غمِ آلِ تو خریدم

یہ نظم جنوری ۱۹۰۵ء کے مخزن لاہور میں شائع ہوئی تھی۔ علامہ اقبالؔ باظہار عقیدت یہ نظم صبح کے وقت پڑھا کرتے تھے۔ (اقبال اور حبِّ اہلبیت اطہارؑ، مرتبہ سید محبوب علی زیدی الواسطی سیوہاروی)

فہرست

پہلا حصہ: اسلام، علم، عبادت، اخلاق، سیرت اور عدالت علیؑ

دوسرا حصہ: حضرت علی علیہ السلام کے فضائل قرآن اور احادیث میں

تیسرا حصہ: غدیر، امامت، ولایت، علیؑ کی خلافت اور حضرت کے ساتھ مخالفت کے آثار

چوتھا حصہ: حضرت علیؑ سے دوستی اور ان کے شیعوں کی فضیلت اور حضرت علیؑ سے دشمنی اور اس کے نتائج

پانچواں حصہ: حضرت علی علیہ السلام کی مظلومیت، وصیت اور شہادت

مقدمہ مؤلف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہِ الطَّاہِرِیْنَ وَاللَّعْنَۃُ الدَّائِمَۃُ عَلٰی اَعْدَائِہِمْ اَجْمَعِیْنَ

علی علیہ السلام کون ہیں؟ ہم کیا جانیں علی علیہ السلام کون ہیں! علی علیہ السلام کی پہچان علی علیہ السلام کے خدا کو کرانی چاہیے؟ ہمیں چاہیے کہ علی علیہ السلام کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے پہچانیں اور جبرئیل علی علیہ السلام کا تعارف کرائیں، بالآخر علی علیہ السلام کا تعارف اور پہچان ان کی زوجہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کو کرانا چاہیے، جن کا تعارف پروردگارِ عالم نے اپنی آسمانی کتابوں میں یعنی صُحفِ ابراہیم سے لے کر موسیٰ علیہ السلام کی توریت اور داؤد علیہ السلام کی زبور میں اور عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرآن میں کرایا ہے آیا کوئی اور ان کے بارے میں کچھ بیان کرنے کے لیے زبان کھول سکتا ہے؟!

بشر میں اتنی طاقت نہیں کہ ان کے بافضیلت مقام کو چھو سکے علی علیہ السلام کو دیکھنے اور پہچاننے کے لیے عرشِ عظیمِ الٰہی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آسمانی معراج جیسے وسائل کی ضرورت ہے وگرنہ علی علیہ السلام کی پہچان کرنا ایسے ہوگی جس طرح کوئی ایک گہرے کنویں میں بیٹھ جائے اور سورج کو دیکھنے کی آرزو کرے، جو بھی خورشید کو دیکھنے کا خواہش مند ہے اگر کنویں کی گہرائی میں ہے اس سے باہر نکل آئے اگر اونچی جگہ پر کھڑا نہ ہو تو کم از کم ہموار جگہ پر کھڑا ہو جائے اور اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو تب سورج کا نظارہ کر سکتا ہے۔ یہ دنیا جس میں ہم زندگی گزار رہے ہیں اس میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ طاوٴسِ کبریا علی علیہ السلام اپنے پَر کھولے اور اس تنگ دنیا میں پرواز کرے اور اپنا دیدار کروائے، یہ اسی وقت ممکن ہے جب خدا کے اَمر سے پہاڑ، صحرا اور دریا ہموار ہو جائیں اور سورج نابود ہو جائے

اور چاند اور ستارے ختم ہو جائیں اور کہکشائیں جل جائیں خالقِ کائنات کے علاوہ سب چیزیں فنا ہو جائیں، اس وقت خدا اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام کی حاکمیتِ مطلق تحقق پیدا کرے گی، کلام کرنے کی طاقت اور حرکت سب سے سلب ہو جائے گی اس دن خدائے یکتا علی علیہ السلام کو پوری عظمت اور بزرگواری کے ساتھ اہلِ محشر کے سامنے پیش کرے گا اور اہلِ محشر کو ان کا دیدار کروائے گا۔ علی علیہ السلام کون ہیں؟ ہم کیا جانیں علی علیہ السلام کون ہیں! مگر خداوند نے وحی کے ذریعہ علی علیہ السلام اور ان کے فضائل کی پہچان کروائی، مگر جبرئیل امین نے علی علیہ السلام کے نورانی چہرے کی ہمارے لیے معرفی نہیں کی؟

مگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے درخشاں چہرے سے نقاب نہیں ہٹائی ہاں معراج کی رات اور جنگِ خندق، اُحد، خیبر، بدر اور لیلۃُ المبیت اور ہر جگہ پر خدا اور رسولؐ اور جبرئیل کے درمیان علیؑ کی کرامت اور بزرگواری کا تذکرہ تھا، ارے ہاں علی علیہ السلام وہ ہستی ہیں جن کی خداوند نے مکمل طور پر صفت بیان کی ہے علی علیہ السلام وہ ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن کی قدر اور منزلت کو بیان فرمایا ہے، علی علیہ السلام وہ ہیں جو پورے جہان میں خورشید کی مانند درخشاں ہیں۔

علی علیہ السلام وہ ہیں جو حجۃَ الوداع کے موقع پر غدیرِ خُم میں خداوند کے امر سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسط سے امامت اور خلافت پر منصوب ہوئے، پروردگارِ عالم نے اس دن شک اور شبہ کی گنجائش باقی نہیں چھوڑی اور نہ ہی کسی کے بہانے کو قبول کرے گا، علی علیہ السلام پہلے فرد ہیں جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے۔ علی علیہ السلام دینداری اور تقویٰ میں بے نظیر ہیں اور علم و حکمت میں بے مثال اور عدالت اور قضاوت میں فردِ واحد ہیں۔ علی علیہ السلام مسجد میں پہلے عابد اور میدانِ جنگ میں پہلے شجاع، اور بیت المال کے تقسیم کرنے میں پہلے عادل ہیں بہتر یہ ہے کہ ہم ان کے فضائل بیان کرنے سے

خاموش رہیں اور ان کی صفات کو آیات پر چھوڑ دیں۔

کتاب لکھنے کا مقصد

میں ۱۳۵۴ شمسی سے پروردگار کے فضل سے احادیث جمع کرنے میں مصروف ہوا۔ میرے اس کام کا ایک مقصد حضرت علی ؑ کے بارے میں احادیث جمع کرنا تھا۔ میں نے ۱۳۷۸ شمسی تک مولا علیؑ کی شان میں ۷۰۰ سے زائد احادیث جمع کر لی تھیں۔ جب ۱۳۷۹ شمسی میں دو عید غدیر کی وجہ سے اس سال کو "سال امیر المومنینؑ" قرار دیا گیا تو میں نے سوچا کہ مزید ۳۰۰ احادیث مختلف کتابوں سے جمع کر کے مولا علیؑ کی شان میں ایک ہزار احادیث کتابی صورت میں شائع کروں۔

اس لیے میں نے اسی سال کے آغاز سے حضرتؑ کی رُوحِ اطہر کو وسیلہ بنایا اور خدا پر توکّل کرتے ہوئے اس کارِ خیر میں مصروف ہو گیا۔ الحمدُ للہ جس وقت کا میں نے اندازہ لگایا ہوا تھا اس وقت سے پہلے یہ کام ختم ہوا لیکن میرا ایک اور ہدف یہ بھی تھا کہ اس کتاب سے مختلف طبقات کے لوگ بہرہ مند ہو سکیں اس لیے میں نے سوچا کہ اس کتاب کو اعراب اور ترجمہ کے ساتھ پڑھنے والوں کی خدمت میں پیش کروں۔

البتہ اس کام کے لیے وقت چاہیے اسی وجہ سے اس کتاب کے طبع ہونے میں دیر ہو گئی، پھر بھی میں بہت خوش ہوں خدا کا شکر ہے کہ یہ توفیق حاصل ہوئی تا کہ اس سال کے آخر تک جسے امیر المومنین علیہ السلام کے مقدس نام سے زینت دی گئی ہے تقریباً دن اور رات تلاش اور کوشش سے اس کتاب کو جو حضرت علی علیہ السلام کے مناقب اور فضائل میں ایک ہزار فضیلت پر مشتمل ہے "حَبْلُ اللہ

الثمین فی مناقبِ امیرالمؤمنین علیہ السلام ''کو ایک گل دستہ کے عنوان سے حضرتؑ کے دوستوں اور محبین اور حضرتؑ کے چاہنے والوں کی خدمت میں پیش کروں۔ قابلِ ذکر ہے کہ یہ ہزار احادیث پانچ حصوں اور ۱۸ فصلوں اور ۲۰۱ عناوین اور شیعہ اور اہلِ سنت کی کتب سے لیے گئے ۲۰۶ مآخذ اور منابع سے مرتب ہوئی ہے۔

علی رضا صابری یزدی

احادیثِ کتاب کے نمونے

عن ابن یزید قال :سَألتُ ابا الحسن علیه السلام عن قوله تعالی :واعتصموا بحبلِ اللّٰهِ جَمیعاً قال :علی بن ابی طالبٍ علیه السلام حبلُ اللّٰهِ المتینُ.

تفسیر العیاشی ۱/ ۱۹۴ البحار ۳۶/ ۱۵ و
تفسیر نور الثقلین ۱/ ۳۷۷.

ابن یزید کہتے ہیں، میں نے حضرت ابوالحسن علیہ السلام سے گفتارِ خداوند ''تم سب خدا کی رسّی سے چمٹے رہو'' کے بارے میں سوال کیا: حضرتؑ نے فرمایا: علی بن ابی طالبؑ خدا کی مضبوط رسّی ہیں۔

قال النّبیّ صلی اللّٰه علیه وآله وسلم :یا عَلِیُّ ما عَرَفَ اللّٰهَ حَقّ مَعْرِفَتِهِ غَیْرِی وَغَیْرُکَ، وَما عَرَفَکَ حَقّ مَعْرِفَتِکَ غَیْرُ اللّٰهِ وَغَیْرِی.

مناقب آل ابیطالب ۳/ ۲۶۷.

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! آپ کے اور میرے علاوہ کسی نے بھی خدا کے مقام کو نہیں پہچانا، اور کسی نے بھی سوائے خدا اور میرے جس عظمت کے تم لائق ہو نہیں پہچانا۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیه و آلہ وسلم :لَوِ اجْتَمَعَ النّاسُ عَلیٰ حُبِّ عَلِيِّ بْنِ أبی طالِبٍ لَما خَلَقَ اللّٰہُ النّارَ.

ینابیع المودة / ۱۲۵ . کشف الغمة ۱/ ۹۹.

احقاق الحق ۷/ ۱۴۷ والبحار ۳۹/ ۳۰۵.

ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تمام لوگ علی علیہ السلام کی دوستی کے لئے جمع ہو جاتے تو خداوند دوزخ کو خلق نہ کرتا۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیه و آلہ وسلم :عَلِیُّ بْنُ أبی طالِبٍ حَلْقَةٌ مُعَلَّقَةٌ بِبابِ الْجَنَّةِ، مَنْ تَعَلَّقَ بِها دَخَلَ الْجَنَّةَ.

فرائد السمطین ۱/ ۱۸۰. احقاق الحق ۷/ ۱۶۸ .

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام بہشت کے دروزے پر لگا ہوا حلقہ ہیں، جو بھی اس کو پکڑے گا وہ بہشت میں جائے گا۔

مدخل

١- تاريخ ولادة الإمام عليّ عليه السّلام ومحلّها

الف -عن أبي حمزة الثماليّ، قال :سمعتُ عليَّ بن الحسين عليهما السلامُ يقولُ :إنّ فاطمةَ بنتَ أسدٍ رَضِيَ اللهُ عنها ضربَها الطَّلَقُ وهِيَ في الطَّوافِ، فدخلَتِ الكَعبةَ فولَدَتْ أميرَ المؤمنينَ عليه السلامُ فيها.(١)

ب -ورُوِيَ عن عتّابِ بن أُسيدٍ أنه قالَ :وُلِدَ أميرُ المؤمنينَ عليُّ بنُ أبي طالبٍ عليه السلامُ بمكّةَ في بيتِ اللهِ الحرامِ يومَ الجُمعةِ لثلاثَ عشرةَ ليلةً خلتْ مِن رَجبٍ، وللنَّبيّ صلّى الله عليه وآله ثمانٌ وعشرونَ سنةً، قبلَ النُّبُوّةِ باثنتَي عشرةَ سنةً.(٢)

ج -وُلِدَ عليٌّ عليه السلامُ بمكّةَ في البيتِ الحرامِ يومَ الجُمعةِ الثالثَ عشرَ مِنْ شهرِ اللهِ الأصمِّ رجبٍ بعدَ عامِ الفيلِ بثلاثينَ سنةً، ولَمْ يُولَدْ في بيتِ اللهِ الحرامِ أحدٌ سِواهُ لا قبلَهُ ولا بعدَهُ، وهِيَ فضيلةٌ خصَّهُ اللهُ بها إجلالاً لَهُ، وإعلاءً لِرُتْبَتِهِ، وإظهارًا لِتكرِمَتِهِ.(٣)

د -ورُوِيَ(أنَّ أميرَ المؤمنينَ عليَّ بنَ أبي طالبِ بنِ عبدِ المُطَّلِبِ بنِ هاشمِ بنِ عبدِمنافٍ وَصِيُّ رسولِ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وآلِهِ وخليفتُهُ الإمامُ العادِلُ والسَّيِّدُ المُرشِدُ

١- روضة الواعظين ١٨/١ ٢- البحار ٧/٣٥

٣- كشف الغمة ٥٩/١، ارشاد القلوب ٢١١/، اعلام الورى ١٥٩/ وكشف اليقين ١٧/ باختلاف في موارد

وَالصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ، وَإِمامُ الْمُوَحِّدِينَ، كُنْيَتُهُ :أَبو الْحَسَنِ، وُلِدَ بِمَكَّةَ فِي الْبَيْتِ الْحَرامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِثَلاثَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَجَبٍ، بَعْدَ عامِ الْفيلِ بِثَلاثِينَ سَنَةً، وَأُمُّهُ فاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنافٍ، وَهُوَ أَوَّلُ هاشِمِيٍّ فِي الْإِسْلامِ مِنْ هاشِمِيِّينَ.(۱)

گفتگو کا آغاز

ا۔ حضرت علی علیہ السلام کی جائے ولادت اور تاریخ

الف۔ ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں میں نے امام سجّاد علیہ السلام سے سنا انہوں نے فرمایا: حضرت فاطمہ بنت اَسَد کو طواف کے دوران بچے کی ولادت کے آثار نمودار ہوئے وہ کعبہ میں داخل ہوئیں اور وہاں علیؑ کی ولادت ہوئی۔

ب۔ عتّاب بن اُسَیْد سے روایت ہے کہ:

حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کی ولادت ۱۳ ؍رجب بروز جمعہ پیغمبر خداؐ کے ۱۲ سال مبعوث ہونے سے پہلے خانہ کعبہ مکّہ میں ہوئی اس وقت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲۸ سال کے تھے۔

ج۔ حضرت علی علیہ السلام ۱۳ ؍رجب جمعہ کے دن مکّہ میں خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے آپؑ سے پہلے اور نہ ہی آپؑ کے بعد کسی کی خانہ کعبہ میں ولادت ہوئی اور یہ ایک ایسی فضیلت تھی جو کہ خداوند نے

۱۔ روضۃ الواعظین ۱/۷۶ الارشاد للمفید/۹ باختلاف فی موارد

علیؑ کوعطا کی تا کہ ان کی عظمت اور ان کے مقام کو لوگوں کے لئے واضح اور روشن کرے۔

د۔ نقل ہوا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالبؑ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف جو کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین، وصی اور ایک عادل پیشوا، راہنما اور صدیقِ اکبر، اوصیاء کے سردار موحدین کے امام جن کی کنیت ابوالحسن ہے ۱۳؍رجب جمعہ کے دن عام الفیل سے ۳۰ سال بعد خدا کے گھر میں پیدا ہوئے آپ کی والدہ گرامی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف ہیں جنہوں نے بنی ہاشم میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

۲۔ كَيْفِيَّةُ وِلَادَتِهِ

۵ - قال يزيدُ بْنُ قَعْنَبٍ: كُنْتُ جالِساً مَعَ العَبّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَفَرِيقٌ مِنْ عَبْدِ الْعُزّٰى بِإِزاءِ بَيْتِ اللّٰه الحَرامِ، إِذْ أَقْبَلَتْ فاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدٍ أُمُّ أَميرِ الْمُؤْمِنِينَ عليهِ السلام وَكانَتْ حامِلاً بِه لِتِسْعَةِ أَشْهُرٍ، وَقَدْ أَخَذَها الطَّلْقُ فَقالَتْ: رَبِّ إِنّي مُؤْمِنَةٌ بِكَ، وَبِما جاءَ مِنْ عِنْدِكَ مِنْ رُسُلٍ وَكُتُبٍ، وَإِنّي مُصَدِّقَةٌ بِكَلامِ جَدّي إِبْراهيمَ الْخَليلِ عليهِ السَّلامُ وَأَنَّهُ بَنَى الْبَيْتَ العَتيقَ فَبِحَقِّ الَّذي بَنى هذا الْبَيْتَ، وَبِحَقِّ الْمَوْلودِ الَّذي في بَطْني لَما يَسَّرْتَ عَلَيَّ وِلادَتي.

قالَ يَزيدُ بنُ قعنبٍ: فَرَأَيْنا الْبَيْتَ وَقَدِ انْفَتَحَ عَنْ ظَهْرِهِ، وَدَخَلَتْ فاطِمَةُ فيهِ وَغابَتْ عَنْ أَبْصارِنا وَالْتَزَقَ الْحائِطُ فَرُمْنا أَنْ يَنْفَتِحَ لَنا قُفْلُ الْبابِ فَلَمْ يَنْفَتِحْ فَعَلِمْنا أَنَّ في ذٰلِكَ أَمْراً مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، ثُمَّ خَرَجَتْ بَعْدَ الرّابِعِ وَبِيَدِها أَميرُ الْمُؤْمِنينَ عليهِ السلامُ ثُمَّ قالَتْ: إِنّي فُضِّلْتُ عَلى مَنْ تَقَدَّمَني مِنَ النِّساءِ، لِأَنَّ آسِيَةَ بِنْتَ مُزاحِمٍ عَبَدَتِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ سِرّاً في مَوْضِعٍ لا يُحِبُّ أَنْ يُعْبَدَ اللّٰهُ فيهِ إِلّا اضْطِراراً، وَأَنَّ مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرانَ هَزَّتِ النَّخْلَةَ الْيابِسَةَ بِيَدِها حَتّٰى أَكَلَتْ مِنْها رُطَباً جَنِيّاً، وَإِنّي دَخَلْتُ بَيْتَ اللّٰهِ الْحَرامَ

فَأَكَلْتُ مِنْ ثِمارِ الْجَنَّةِ وَأَوْرَاقِها (أَرْزاقِها خ ل) فَلَمّا أَرَدْتُ أَنْ أَخْرُجَ هَتَفَ بِيْ هاتِفٌ :يا فاطِمَةُ ! سَمِّيهِ عَلِيّاً فَهُوَ عَلِيٌّ وَاللهُ الْعَلِيُّ الأَعْلى يقولُ :إِنِّي شَقَقْتُ اسْمَهُ مِن اسْمِيْ، وَأَدَّبْتُهُ بِأَدَبِيْ وَوَقَّفْتُهُ عَلىٰ غَوامِضِ عِلْمِيْ، وَهُوَ الَّذِي يُكَسِّرُ الأَصْنامَ فِيْ بَيْتِي وَهُوَ الَّذِي يُؤَذِّنُ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي وَيُقَدِّسُنِي وَيُمَجِّدُنِيْ؛ فَطُوبىٰ لِمَنْ أَحَبَّهُ وَأَطاعَهُ؛ وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَهُ وَعَصاهُ.(۱)

۲۔ حضرت علی علیہ السلام کی ولادت کیسے ہوئی

یزید بن قعنب کہتے ہیں میں عباس بن عبد المطلب اور قبیلہ عبد العزیٰ کے چند لوگ خانہ کعبہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے اچانک ہم نے حضرت علی علیہ السلام کی والدہ کو دیکھا جو کہ حاملہ تھیں اور ان کے حمل کو ۹ ماہ گذر چکے تھے اور وہ درد میں مبتلا تھیں بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو کر عرض کی اے پروردگار! میں تجھ پر اور تیرے رسولؐ پر اور جو تو نے کتابیں بھیجیں ان پر ایمان رکھتی ہوں اور اپنے جد ابراہیم خلیلؑ کی گفتگو کی تصدیق کرتی ہوں اور یقین رکھتی ہوں کہ انہوں نے اس خانہ خدا کو بنایا تجھے اس کا واسطہ جس نے اِس خانہ خدا کو تعمیر کیا اور اس بچے کا واسطہ جو میرے شکم میں ہے.قسم دیتی ہوں اس کی ولادت آسان فرما۔

یزید بن قعنب کہتے ہیں: اس وقت ہم نے دیکھا،کعبہ کی دیوار شق ہوئی اور فاطمہ کعبہ میں داخل ہوئیں اور غائب ہو گئیں اور دیوار آپس میں مل گئی ہم کھڑے ہو گئے تا کہ جا کر خانہ کعبہ کا تالہ کھولیں تالہ نہ کھلا ہم سمجھ گئے کہ یہ سب کچھ خدا کی مرضی سے ہوا ہے چار دن گذر جانے کے بعد بچے

۱۔ روضۃ الواعظین ۱/۷۶ و ارشاد القلوب ۲/۲۱۱

کو ہاتھوں پر لیے ہوئے فاطمہ خانہ کعبہ سے باہر آئیں اور کہا مجھے پہلے والی خواتین پر برتری حاصل ہے کیونکہ مزاحم کی بیٹی آسیہ چھپ کر خدا کی عبادت کرتی تھیں، ایسی جگہ پر خدا کی عبادت کرنا مجبوری کے سوا کوئی اور چارہ نہیں تھا عمران کی بیٹی مریم نے کھجور کے خشک درخت کو ہلایا تو اس سے تازہ کھجوریں گریں اور انہوں نے کھائیں لیکن جب میں خانہ کعبہ میں داخل ہوئی تو بہشتی میوے اور کھانا کھایا اور جس وقت میں نے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو غیب سے آواز آئی فاطمہ اس بچے کا نام علیؑ رکھنا کیونکہ اس کا رتبہ بلند ہے اور خداوند علیِ اعلیٰ کہہ رہا ہے کہ: میں نے اس کا نام اپنے نام پر رکھا ہے اور اُس کی تربیت اپنے آداب اور اخلاق سے کی اسے اپنے علم سے آگاہ کیا یہ وہ ہے جو خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کرے گا اور خانہ کعبہ کی چھت پر اذان دے گا اور میری تقدیس کرے گا خوش قسمت ہے وہ شخص جو اسے دوست رکھتا ہے اور اس کے فرمان کی اطاعت کرتا ہے۔ بدبخت ہے وہ جو اس سے دشمنی رکھتا ہے اور اس کی نافرمانی کرتا ہے۔

۳۔ نَسَبُهُ مِنْ قِبَلِ اَبِيهِ وَاُمِّهِ

و ۔بالإسنادِ، هُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزارِ بْنِ مَعَدِ بْنِ عَدْنانَ، واسْمُ أبي طالِبِ عَبْدُ مناف.(۱)

ز ۔بالإِسنادِ، اُمُّ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طالِبِ :فاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدِ بْنِ هاشِمِ بْنِ عَبدِ

۱۔ مناقب علی بن ابیطالب / ۵

مَنافِ بْنِ قُصَيٍّ، وَهِيَ أَوَّلُ هاشِمِيَّةٍ وَلَدَتْ لِهاشِمِيٍّ، وَقَدْ اَسْلَمَتْ وَهاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عليه وآله وسلّم(۱)

ح -اُمُّهُ فاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنافٍ وَكانَتْ مِنْ رَسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ الأُمِّ وَرُبِّيَ فِي حِجْرِها، وَكانَتْ مِنْ سابِقاتِ المُؤْمِناتِ إِلَى الإِيمانِ وَهاجَرَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وآله وسَلَّمَ إِلَى المَدِيْنَةِ وَكَفَّنَها النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِها بِقَمِيْصِه....(۲)

حضرت علی علیہ السلام کا نسب

حضرت علی علیہ السلام ابو طالب کے بیٹے، ابوطالب عبدالمطّلب کے بیٹے، عبدالمطّلب ہاشم کے بیٹے، ہاشم عبدِ مناف کے بیٹے، عبدِمناف قُصَیّ کے، قُصَیّ کِلاب کے اور کِلاب مُرّہ اور مُرّہ کعب کے کعب لُوَیّ کے لُوَیّ غالب کے غالب فہر کے فہر مالک کے مالک نضر کے نضر کنانہ کے کنانہ خزیمہ کے خزیمہ مدرکہ کے مدرکہ مُضَر کے مُضَر نزار کے نزار معد کے معد عدنان کے بیٹے ہیں اور ابو طالب کا نام عبدِ مناف تھا۔

حضرت علی علیہ السلام کی والدہ فاطمہ بنت اَسَد، اَسَد ہاشم کے بیٹے اور ہاشم عبد مناف کے اور عبدِمناف قُصَیّ کے بیٹے ہیں فاطمہ ہاشمی خاندان کی پہلی خاتون ہیں جو ہاشمی باپ سے پیدا ہوئیں انھوں نے اسلام کو قبول کیا اور پیغمبرؐ کی طرف ہجرت کی۔

۱۔مناقب علی بن ابیطالب /۶

۲۔إعلام الورى /۱۵۹

فاطمہ بنتِ اسد علی علیہ السلام کی والدہ رسولِ خداؐ کی ماں کی جگہ پر تھیں چونکہ رسولِ اکرمؐ نے ان کے دامن میں پرورش پائی وہ پہلی خاتون تھیں جنہوں نے اسلام قبول کیا اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی پیغمبرؐ نے ان کی وفات کے بعد انہیں اپنی قمیص کا کفن دیا۔

۴۔ مِنْ اَلْقَابِہٖ

ط -وَأَمَّا أَلْقَابُ الإمامِ عَلِيٍّ عليهِ السلامُ :فَالْمُرْتَضى وَحَيْدَرُ، وَأَمِيرُالمُؤْمِنينَ، وَالأَنْزَعُ البَطِينُ.(۱)

ی -أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ وَيَعْسُوبُ الدِّينِ، وَالْمُرْتَضٰى وَنَفْسُ الرَّسولِ، وَصاحِبُ اللِّوَاءِ ،وَسَيِّدُ الْعَرَبِ وَأَبُوالرَّيْحَانَتَيْنِ وَالْهَادِي وَالفاروقُ وَأَمِيرُ البَرَرَةِ....(۲)

ک -وأَمّا كُنْيَتُهُ :فَأَبُوالحَسَنِ، وَأَبُوالسِّبْطَيْنِ، وَأَبُوتُرابٍ كَنَّاهُ بِهاصَلَّى اللّٰهُ عليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.(۳)

ل -كُنْيَةُ عَلِيٍّ عليهِ السَّلامُ أَبُوالحَسَنِ وَكَنَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَبَا تُرَابٍ، فَكَانَ أَحَبَّ مَايُنادٰى بِهِ إِلَيْهِ.(۴)

۱۔فضائل الخمسۃ ۲۰۵/۱.

۲۔ کشف الغمۃ ۶۷/۱.

۳۔فضائل الخمسۃ ۲۰۵/۱ و مناقب علی بن ابیطالبؑ ۸/.

۴۔احقاق الحق ۵۴۴/۶.

حضرت علی علیہ السلام کی کُنیت اور القاب

الف۔ حضرت علیؑ کے مشہور القاب یہ ہیں: مرتضیٰ، حیدر، امیر المومنین اور انزاع البطین (یعنی شرک کے دائرہ سے باہر اور بھرپور علم رکھنے والے) ہیں۔

ب۔ امیرُ المؤمِنین، یَعسُوبُ الدِّین، مرتضیٰ، نفسِ رسولؐ، صاحِبُ اللِّوَاء، سَیِّدُ العَرب، اَبُوالرَّیحانَتَین، ہادی، فاروق، اور امیرُ البرَرَة وغیرہ شامل ہیں۔

ج۔ آپ کی کُنیت، ابُوالحسن، ابُوالسبطَین اور ابُوتُراب ہے۔ ابوتُراب کی کُنیت رسول اللہؐ نے آپ کو عطا کی۔

د۔ حضرت علیؑ کی کُنیت ابُوالحسن تھی اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو ابُوتُراب کی کُنیت عطا کی اور یہ کُنیت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایک بہترین کُنیت تھی اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ آپؑ کو اسی کُنیت سے پکارا کرتے تھے۔

۵۔ تَسمِیَتُہٗ

ا۔ بالإسنادِ، عن المُفضّلِ بنِ عُمَرَ، عَنِ الصّادِقِ جَعفَرِ بنِ مُحَمَّدٍ عَن آبائِهِ عَلَيهِمُ السّلامُ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وسَلّم: لَمّا اُسرِیَ بِی اِلَی السَّماءِ أوحیٰ اِلَیَّ رَبّی جَلَّ جَلالُهُ فَقالَ: یا مُحَمَّدُ اِنّی اطَّلَعتُ عَلَی الأرضِ اطِّلاعَةً فَاختَرتُکَ مِنها فَجَعَلتُکَ نَبِیّاً وَشَقَقتُ لَکَ مِن اسمِی اسماً، فَأنَا المَحمُودُ وَأنتَ مُحَمَّدٌ، ثُمَّ اطَّلَعتُ الثّانِیَةَ فَاختَرتُ مِنها عَلِیّاً وَجَعَلتُهُ وَصِیَّکَ وَخَلِیفَتَکَ وَزَوجَ

ابْنَتِکَ وأَبَاذُرِّیَّتِکَ، وَشَقَقْتُ لَهُ اسماً مِنْ اَسْمَائِیْ، فَأَنَا العَلِیُّ الأَعْلٰی وَهُوَ عَلِیٌّ....(۱)

۲۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰه علیہ وآلہ وسلَّم :إِذا کَانَ یَوْمُ القِیامَۃِ یُنادونَ عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طالِبِ بِسَبْعَۃِأَسْماءٍ :یَا صِدِّیقُ، یَا دَالُّ، یَا عَابِدُ، یَا هادِیُ، یَا مَهْدِیُّ، یَا فَتٰی، یَا عَلِیُّ مُرَّ أَنْتَ وَشِیْعَتُکَ إِلَی الْجَنَّۃِ بِغَیْرِ حِسابٍ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کا نام

مفضل بن عمر نے روایت نقل کی ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے رات کو آسمان پر لے جایا گیا خدا کی طرف سے مجھ پر وحی ہوئی: اے محمدؐ! میں نے زمین پر نگاہ کی اور تجھے اپنا نبی منتخب کیا اور تیرے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا کیونکہ میرا نام محمود اور تیرا نام محمدؐ ہے اور اسی طرح زمین پر نگاہ ڈالی اور امیر المؤمنینؑ کو تیرا وصی جانشین اور داماد اور تیری اولاد کا باپ منتخب کیا اور اپنے ناموں میں سے ایک نام کا اس کے لئے انتخاب کیا کیونکہ میں علیِ اعلیٰ ہوں اور وہ علیؑ ہے۔

۲۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن علی علیہ السلام کو سات ناموں سے پکارا جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا اے صادق، اے رہنما، اے اللہ کی عبادت کرنے والے اے لوگوں کو ہدایت دینے والے، اے اللہ سے ہدایت پانے والے، اے جواں مرد، اے علیؑ تم اور تمہارے شیعہ بغیر کسی حساب کے جنت میں چلے جاؤ۔

۱۔ کمال الدین/ ۲۵۲

۲۔ احقاق الحق ۴/ ۳۰۰

۶۔ سلالة الموحّدين

۳۔عن الأصبغ بن نباتة قال :سَمِعتُ أميرَالمؤمنينَ صلواتُ اللّٰهِ عليهِ يقولُ: وَاللّٰهِ مَاعَبَدَ أبِی وَلَا جَدِّی عَبْدُ المُطَّلِبِ وَلَا هاشِمٌ وَلَا عَبْدُ مَنافٍ صَنَماً قَطُّ .قِيلَ لَهُ: فَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ؟ قَالَ :كَانُوا يُصَلُّونَ إِلَى البَيْتِ عَلَى دِينِ إِبْراهيمَ عليهِ السلامُ مُتَمَسِّكِينَ بِهِ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام خدا کی پرستش کرنے والوں کی نسل سے

۳۔ اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ میں نے امیرالمومنینؑ سے سنا انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم! میرے والد نے اور میرے دادا نے نیز ہاشم اور عبد مناف نے کبھی بتوں کی پوجا نہیں کی۔ وہ سب کے سب خدا پرست تھے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ وہ کس کی پرستش کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: وہ دین ابراہیمؑ کے پیروکار تھے اور خانۂ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

۷۔تَوْقِيرُ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدٍ

۴۔بِالإسنادِ، عَن عبدِاللّٰهِ بنِ عبّاسٍ قَالَ :أَقْبَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليهِ السلامُ ذاتَ يَوْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ وآلهِ وَسَلَّمَ باكِياً وَهُوَ يَقولُ :إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ

۱۔ كمال الدين وتمام النعمة/۱۷۴ والغدير ۷/۳۸۷

راجِعونَ، فَقالَ رَسولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وسَلَّم مَهْ يا عَليُّ! فَقالَ عَلِيّ عليه السلام: يا رَسولَ اللهِ! ماتَتْ أمّي فاطِمَةُ بِنتُ أسَدٍ .قالَ :فَبَكَى النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عليهِ وآلِهِ وسَلَّمَ ثُمَّ قالَ :رَحِمَ اللهُ أمَّكَ، يا عَلِيُّ ! أما أنَّها إنْ كانَتْ لَكَ أمّاً؛ فَقَدْ كانَتْ لِي أمّاً، خُذْ عِمامَتِي هذِهِ وَخُذْ ثَوبَيَّ هٰذَينِ فَكَفِّنْها فِيهِما وَمُرِ النِّساءَ فَلْيُحسِنَّ غُسْلَها وَلا تُخرِجْها حَتّى أجِيءَ فَأَلِيَ أمْرَها، قالَ :وأقبَلَ النَّبِيُّ صَلّى اللّٰهُ عَلَيهِ وآلِهِ وسَلَّمَ بَعْدَ ساعَةٍ وَأُخرِجَتْ فاطِمَةُ أمُّ عَلِيٍّ عليهِ السّلامُ فَصَلّى عَلَيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلاةً لَمْ يُصَلِّ عَلى أحَدٍ قَبلَها مِثلَ تِلكَ الصَّلاةِ، ثُمَّ كَبَّرَ عَلَيها أربَعِينَ تَكبِيرَةً،ثُمَّ دَخَلَ إلَى القَبرِ فَتَمَدَّدَ فِيهِ فَلَمْ يُسمَعْ لَهُ أنِينٌ وَلا حَرَكَةٌ، ثُمَّ قالَ :يا عَلِيُّ! اُدخُلْ، يا حَسَنُ! اُدخُلْ، فَدَخَلَ القَبرَ، فَلَمّا فَرَغَ مِمّا احتاجَ إلَيهِ، قالَ :يا عَلِيُّ ! اُخرُجْ، يا حَسَنُ! اُخرُجْ فَخَرَجا،ثُمَّ زَحَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وآلِهِ وسَلَّمَ حَتّى صارَ عِندَ رَأسِها ثُمَّ قالَ: يا فاطِمَةُ أنا مُحَمَّدٌ سَيِّدُ وُلدِ آدَمَ وَلا فَخرَ، فَإنْ أتاكِ مُنكَرٌ وَنَكِيرٌ فَسَألاكِ :مَنْ رَبُّكِ؟ فَقُولِي :اللّٰهُ رَبّي وَمُحَمَّدٌ نَبِيِّي وَالإسلامُ دِيني وَالقُرآنُ كِتابِي وَابنِي إمامِي وَوَلِيِّي، ثُمَّ قالَ :اللّهُمَّ ثَبِّتْ فاطِمَةَ بِالقَولِ الثّابِتِ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَبرِها وَحَثا عَلَيها حَثَياتٍ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ اليُمنى عَلَى اليُسرى فَنَفَضَهُما، ثُمَّ قالَ:وَالَّذِي نَفسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ سَمِعَتْ فاطِمَةُ تَصفِيقَ يَمِينِي عَلى شِمالِي، فَقامَ إلَيهِ عَمّارُبْنُ ياسِرٍ فَقالَ :فِداكَ أبِي وَأُمِّي يا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ صَلَّيتَ عَلَيها صَلاةً لَمْ تُصَلِّ عَلى أحَدٍ قَبلَهامِثلَ تِلكَ الصَّلاةِ، فَقالَ :يا أبا اليَقظانِ وَأهلُ ذٰلِكَ هِيَ مِنّي وَلَقَدْ كانَ لَها مِنْ أبِي طالِبٍ وِلْدٌ كَثِيرٌ، وَلَقَدْ كانَ خَيرُهُم كَثِيراً، وَكانَ خَيرُنا قَلِيلاً، فَكانَتْ تُشبِعُنِي وَتُجِيعُهُمْ وَتَكسُونِي وَتُعرِيهِمْ وَتُدهِنُنِي وَتُشعِثُهُمْ .قالَ :فَلِمَ كَبَّرتَ عَلَيها أربَعِينَ تَكبِيرَةً يا رَسُولَ اللهِ؟ قالَ: نَعَمْ يا

عَمَّارُ! اِلتَفَتُّ عَنْ يَمِيْنِي فَنَظَرْتُ إِلَى أَرْبَعِينَ صَفّاً مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَكَبَّرْتُ لِكُلِّ صَفٍّ تَكْبِيرَةً، قَالَ :فَتَمَدَّدْتُ فِي الْقَبْرِ وَلَمْ يُسْمَعْ لَكَ أَنِينٌ وَلَا حَرَكَةٌ، قَالَ :إِنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاةً فَلَمْ أَزَلْ أَطْلُبُ إِلَى رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَبْعَثَهَا سَتِيرَةً، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا خَرَجْتُ مِنْ قَبْرِهَا حَتّٰى رَأَيْتُ مِصْبَاحَيْنِ مِنْ نُوْرٍ عِنْدَ رَأْسِهَا، وَمِصْبَاحَيْنِ مِنْ نُوْرٍ عِنْدَ يَدَيْهَا، وَمِصْبَاحَيْنِ مِنْ نُوْرٍ عِنْدَ رِجْلَيْهَا، وَمَلَكَاهَا الْمُوَكَّلَانِ بِقَبْرِهَا يَسْتَغْفِرَانِ لَهَا إِلَى أَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ.(۱)

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت علی علیہ السلام کی والدہ کا احترام کرنا

۴۔ابن عباس سے منقول ہے کہ ایک دن حضرت علی علیہ السلام روتے ہوئے اوران کلمات کا ورد کرتے ہوئے (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، رسولِ خداؐ نے فرمایا: اے علیؑ کیا ہوا؟ علی علیہ السلام نے فرمایا: میری والدہ فاطمہ بنت اسد (س) رحلت فرما چکی ہیں ابن عباس کہتے ہیں: پیغمبرؐ بھی رونے لگے اور فرمایا: اے علیؑ! خدا آپؑ کی والدہ پر رحمت کرے اگر وہ آپؑ کی والدہ تھیں تو میری بھی والدہ تھیں، میری قمیض اور عمامہ لے جائیں اور انہیں کفن دیں اور خواتین سے کہیں انہیں بہترین غسل دیں اور میرے آنے سے پہلے جنازہ کو نہ اٹھانا کیونکہ ان کی تدفین اور دوسرے مراسم میرے ذمہ ہیں کچھ دیر کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے علیؑ کی والدہ کا جنازہ آپؐ کے حضور لایا گیا آپ نے نماز جنازہ پڑھی ایسی نماز جو کہ ان سے پہلے کسی کے لئے بھی نہیں پڑھائی گئی۔

۱۔ أمالی الصدوق ۲۵۸/

رسولِ اکرم ﷺ نے فاطمہ بنت اسد کے جنازہ پر چالیس تکبیریں کہیں اور قبر میں لیٹے اور ان کا بدنِ مقدس کامل سکون کی حالت میں تھا اس کے بعد حضرتؐ نے فرمایا: اے علیؑ! اے حسنؑ قبر میں داخل ہو جاؤ۔ آپ دونوں قبر میں داخل ہو گئے، جب پیغمبر ﷺ نے جو کام ضروری تھے انجام دیے، جس وقت فارغ ہوئے فرمایا: اے علیؑ! اے حسنؑ! قبر سے نکل آؤ۔ پس وہ دونوں نکل آئے رسولِ خداؐ نے فاطمہ بنت اسد کے سر کے قریب پہنچ کر فرمایا: یا فاطمہ! میں محمد ﷺ بنی آدم کا سردار ہوں، افتخار نہیں کر رہا ہوں، اگر منکر اور نکیر آپ کے پاس آئیں اور آپ سے پروردگار کے بارے میں سوال کریں تو کہنا: خدا میرا پروردگار، محمدؐ میرے پیغمبر، اسلام میرا دین، قرآن میری کتاب اور میرا بیٹا میرا امام اور ولی ہے۔ اس کے بعد بارگاہِ الٰہی میں دعا مانگی: خداوندا! فاطمہ کو ان کے محکم کلمات پر ثابت قدم رکھ۔ اس کے بعد قبر سے خارج ہوئے اور اپنے ہاتھ سے کچھ مٹی قبر میں ڈالی اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر مارتے ہوئے فرمایا: مجھے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے فاطمہ نے میرے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر لگنے کی آواز سنی ہے پس عمار یاسر کھڑے ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہو جائیں، فاطمہ کی میت پر ایسی نماز پڑھی جو کہ آج تک کسی میت پر نہیں پڑھائی! پیغمبر ﷺ نے فرمایا:

"یا ابو یقظان وہ اس نماز کے لائق اور مجھ سے اسی سلوک کی مستحق ہیں، حضرت ابو طالبؑ سے ان کے کافی فرزند تھے ان کے اخراجات زیادہ تھے لیکن ہمارے بہت ہی کم، فاطمہ مجھے پیٹ بھر کر کھانا کھلاتی تھیں جب کہ دوسرے بھوکے ہوتے تھے مجھے لباس پہناتی تھیں جب کہ دوسرے برہنہ ہوتے تھے اور مجھے صاف اور ستھرا رکھتی تھیں جب کہ دوسرے بچے خاک آلود ہوتے تھے" عمار نے کہا: یا رسولِ خدا ﷺ! کیوں چالیس تکبیریں ان کے جنازہ پر کہیں؟

آپؑ نے فرمایا: جی ہاں اے عمار میں نے اپنی دائیں طرف دیکھا تو فرشتوں کی چالیس صفیں بنی ہوئی تھیں، میں نے ہر ایک صف کے لئے ایک تکبیر کہی، عمار نے کہا: آپؑ قبر میں کیوں سو گئے جب کہ آپ کی آواز بھی سنائی نہیں دی؟ فرمایا: قیامت کے دن لوگ برہنہ محشور ہوں گے، میں نے پروردگار سے التجا کی کہ ان کو لباس کے ساتھ زندہ کرے، مجھے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں قبر سے خارج نہیں ہوا مگر یہ کہ میں نے دو نُورانی چراغ ان کے سر کے قریب اور دو نُورانی چراغ ان کے ہاتھوں کے قریب اور دو نُورانی چراغ ان کے پاؤں کے قریب دیکھے اور دو فرشتوں کو دیکھا جو ان کی قبر میں رہیں گے اور ہمیشہ ان کی بخشش اور مغفرت کی دُعا طلب کریں گے۔

پہلا حصّہ

اسلام، علم، عبادت، اخلاق، سیرت اور عدالتِ علی علیہ السّلام

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ:

فِىْ اِسْلَامِهِ وَاِيْمَانِهِ

٨ـ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ

٥ـ قَالَ النبيُّ صَلّى اللّٰهُ عليهِ وآلِهِ وَسلمَ :يا عَلِيُّ! أَنْتَ أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ إِسْلاماً، وَأَنْتَ أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيماناً، وَأَنْتَ مِنِّى بِمَنْزِلَةِ هارُونَ مِنْ موسىٰ.(١)

٦ـ عَنْ سَلْمانَ الفارِسِيِّ، قالَ :قَالَ رَسولُ اللّٰهِ صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُكُمْ وَارِداً عَلَى)عَلَيَّ(الحَوْض أَوَّلُكُمْ إِسْلاماً عَلِيُّ بْنُ أَبِى طَالِبٍ عَلَيهِ السلامُ.(٢)

٧ـ عَنْ عَلِيٍّ عليهِ السَّلامُ قالَ :أَنا أَوَّلُ رَجُلٍ أَسْلَمَ مَعَ رَسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.(٣)

٨ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:عَلِيٌّ أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ إِسْلاماً.(٤)

٩ـ بالإسناد، على بن موسى ابوالحسن عن أبيهِ عن آبائهِ عليهمُ السلامُ إِنَّ عَلِيّاًعليهِ السلامُ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ.(٥)

١٠ـ عَنْ سَلمانَ الفارِسِيِّ قَالَ :قالَ رَسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ

١ـ احقاق الحق ٤/ ٢١٨

٢ـ فضائل الخمسة ١/ ١٧٩، الاستيعاب ٣/ ١٠٩١ (باختلاف فى موارد)

٣ـ الغدير ٣/ ٢٢١، مناقب على بن ابيطالبؑ/ ١٥ وينابيع المودة/ ١٥ (باختلاف)

٤ـ احقاق الحق ١٥/ ٣٥٧

٥ـ امالى الطرسى ١/ ٣٥٢، الطرائف/ ١٨، فضائل الخمسة ١/ ١٧٨ وروضة الواعظين ١/ ٨٥ باختلاف يسير

هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدِیْ اَوَّلُهَا اِسْلَامًا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ.(۱)

۱۱۔عن زید بن أرقم قال :أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه علیهِ و آله وَسَلَّمَ عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَیهِ السَّلَامُ.(۲)

پہلی فصل

اسلام اور ایمانِ علی علیہ السلام

حضرت علی علیہ السلام مسلم اول

۵۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! تم پہلے فرد ہو جس نے اسلام قبول کیا اور تم پہلے وہ شخص ہو جو ایمان لائے۔تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے ہارونؑ کو موسیٰؑ کے ساتھ تھی۔

۶۔سلمان فارسی سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سب سے پہلے جو حوضِ کوثر کے کنارے میرے پاس آئے گا وہ تم میں سے پہلا مسلمان یعنی علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

۷۔حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میں وہ پہلا فرد ہوں جو رسولِ خداؐ کے ساتھ اسلام لایا۔

۸۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام وہ پہلے شخص تھے جو اسلام لائے۔

۹۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے اجداد سے روایت نقل کی ہے انہوں نے فرمایا: علی علیہ السلام وہ پہلے شخص

۱۔ المسترشد / ۲۷۱

۲۔ المستدرک للحاکم ۱۳۶/۳

ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا۔

۱۰۔ سلمان فارسی سے نقل ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد اس امت کے بہترین فرد وہ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۱۱۔ زید بن ارقم کہتے ہیں: سب سے پہلے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور اسلام قبول کیا وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام تھے۔

۹۔ اَوَّلُ مَنْ آمَنَ

۱۲۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلیهِ وَآلهِ وَسَلَّم :عَلِیٌّ أَوَّلُ المُؤْمِنِینَ.(۱)

۱۳۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلیهِ وَآلهِ وَسَلَّم :عَلِیٌّ أَوَّلُ النَّاسِ اِیمَاناً.(۲)

۱۴۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلهِ وسلَّم :عَلِیٌّ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِی.(۳)

۱۵۔ وَرَوَی ابُوذَرٍ وَسَلْمَانُ رَضِیَ اللّٰه عَنهُمَا قَالَا :أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ بِیَدِ عَلِیٍّ فَقَالَ :اَلَا إِنَّ هٰذَا اَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِی وَاَوَّلُ مَنْ یُصَافِحُنِی یَوْمَ القِیَامَةِ.(۴)

۱۶۔ زَیْدُ بْنُ اَرقَم قَالَ :اَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ.(۵)

۱۔ احقاق الحق ۳۵۲/۱۵
۲۔ احقاق الحق ۳۵۰/۱۵
۳۔ احقاق الحق ۳۴۱/۱۵
۴۔ احقاق الحق ۳۴۷/۴
۵۔ الغدیر ۲۲۵/۳

حضرت علی علیہ السلام مومن اول

۱۲۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام پہلے مومن ہیں۔

۱۳۔ آنحضرت نے فرمایا: علیؑ پہلے شخص ہیں جو ایمان لائے۔

۱۴۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام وہ پہلے فرد ہیں جو مجھ پر ایمان لائے۔

۱۵۔ ابوذر اور سلمان کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جان لیں یہ وہ پہلے شخص ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور قیامت کے دن پہلے شخص ہوں گے جو مجھ سے مصافحہ کریں گے۔

۱۰۔ رُجحَانُ إِيمَانُ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ

۱۷۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وُضِعَتْ فِي كَفَّةٍ وَوُضِعَ إِيمَانُ عَلِيٍّ فِي كَفَّةٍ لَرَجَحَ إِيمَانُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کے ایمان کی فضیلت

۱۷۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر آسمان اور زمین کو ترازو کے ایک پلڑے پر اور دوسرے پلڑے پر علی علیہ السلام کے ایمان کو رکھا جائے تو علی بن ابی طالب علیہ السلام کا ایمان بھاری ہوگا۔

۱۔ امالی الطوسی ۱۸۸/۲، البحار ۱۰۴/۳، مناقب علی بن ابیطالب/۲۸۹، فضائل الخمسة ۱۹۱/۱، باختلاف یسیر والغدیر ۳۶۳/۵ باختلاف فی موارد

۱۱- عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلامُ وَتربِیَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَهُ

۱۸ - عَن مُجاهِدِ بنِ جبرِ أبی الحَجاجِ قالَ: کانَ مِن نِعَمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ علی عَلِیِّ بنِ أبیطالب علیهِ السَّلامُ وَما صَنَعَ اللهُ لَهُ وَأرادَ بِهِ مِنَ الخَیرِ، أنَّ قُرَیشاً أصابَتهُم أزمَةٌ شَدیدَةٌ وَکانَ أبو طالِبٍ فی عیالٍ کَثیرٍ. فَقالَ رَسولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهِ العَبّاسِ وَکانَ مِن أیسَرِ بَنی هاشِمٍ: یا أبَا الفَضلِ! إنَّ أخاکَ أبا طالِبٍ کَثیرُ العیالِ وَقَد أصابَ النّاسَ ما تَری مِن هٰذِهِ الأزمَةِ فَانطَلِق بِنا إلَیهِ نُخَفِّفُ (عَنهُ) عِیالَهُ آخُذُ مِن بَنیهِ رَجُلاً وَتَأخُذُ رَجُلاً فَنَکفُلُهُما عَنهُ، فَقالَ العَبّاسُ: قُم، فَانطَلَقا حَتّی أتَیا بابَ أبی طالِبٍ فَقالا: إنّا نُریدُ أن نُخَفِّفَ عَنکَ عِیالَکَ حَتّی یَنکَشِفَ عَنِ النّاسِ ما هُم فیهِ مِن هٰذِهِ الأزمَةِ، فَقالَ لَهُم أبو طالِبٍ: إذا تَرَکتُما لی عَقیلاً فَاصنَعا ما شِئتُما. فَأخَذَ رَسولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِیّاً علیهِ السَّلامُ وَأخَذَ العَبّاسُ جَعفَراً، فَلَم یَزَل عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلامُ مَعَ رَسولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتّی بَعَثَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِیّاً فَآمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ، وَلَم یَزَل جَعفَرٌ مَعَ العَبّاسِ حَتّی أسلَمَ وَاستَغنی عَنهُ. (۱)

۱۹ - وَفِی الحَدیثِ أنَّ أمیرَ المُؤمِنینَ علیهِ السَّلامُ یَومَ وُلِدَ کانَ یَومَئِذٍ لِرَسولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنَ العُمرِ ثَلاثونَ سَنَةً فَأحَبَّهُ رَسولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حُبّاً شَدیداً وَقالَ لِاُمِّهِ: اِجعَلی مَهدَهُ بِقُربِ فِراشی، وَکانَ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یَتَوَلّی أکثَرَ تَربِیَتِهِ، وَکانَ یُطَهِّرُ عَلِیّاً علیهِ السَّلامُ فی وَقتِ غُسلِهِ وَیوجِرُهُ اللَّبَنَ عِندَ شُربِهِ وَیُحَرِّکُ مَهدَهُ عِندَ نَومِهِ وَیُناغیهِ فی یَقظَتِهِ وَیَحمِلُهُ عَلی صَدرِهِ وَیَقولُ: هٰذا أخی وَوَلِیّی وَناصِری وَصَفِیّی وَخَلیفَتی وَکَهفی وَصِهری وَوَصِیّی وَزَوجُ کَریمَتی

۱- الحکم الزاهرة ۲/۹۸ به نقل از حلیة الأبرار ۲/۲۳۱

وَأَمِينِيْ عَلَىٰ وَصِيَّتِيْ .وَكَانَ يَحْمِلُهُ عَلَىٰ كَتِفِهِ دَائِماً وَيَطُوفُ بِهِ جِبَالَ مَكَّةَ وَشِعَابَها وَ أَوْدِيَتَها.(۱)

۲۰ـ وَكَانَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ يَقُولُ :مَاسَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَيْئاًإلَّا حَفِظْتُهُ وَلَمْ أَنْسَهُ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تربیتی مکتب

۱۸۔مجاہد بن جبرابی الحجاج سے نقل ہوا ہے کہ: خداوندِ متعال کی نعمتوں میں سے ایک نعمت جو اس نے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خوبی کے لیے عطا کی وہ یہ ہے کہ، قریش شدید قحط کا شکار ہوئے اور ابو طالبؑ بھی کثیرالاولاد تھے۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا عباس سے فرمایا جو بنی ہاشم میں سے مال دار تھے اے ابوالفضل آپ کے بھائی ابو طالبؑ عیالدار ہیں اور لوگوں میں جو قحط آپڑا ہے اس کو بھی آپ دیکھ رہے ہیں آیئے ابو طالبؑ کے پاس چلتے ہیں اور ان سے کچھ فرزند لے لیتے ہیں،ان میں سے ایک فرزند کو میں لے لیتا ہوں اور ایک کو آپ لے لیں اور ان کی سرپرستی کریں۔

عباس نے کہا:اٹھو چلیں جب ابو طالبؑ کے گھر پہنچے تو ابو طالبؑ سے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ آپ سے اولاد کے بوجھ کو کم کریں تا کہ یہ سختی اور شدّت کم ہو جائے حضرت ابو طالبؑ نے کہا: عقیل کو میرے لئے چھوڑیں اور جو جی چاہے انجام دیں۔پس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو اپنی سرپرستی میں لے لیا اور عباس نے جعفر کو،امیرالمؤمنین علیہ السلام ہمیشہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے یہاں تک

۱۔حلیۃ الأبرار ۲/ ۲۳۲

۲۔ البحار ۳۵/ ۳۲۹

کہ خداوند نے آپؐ کو پیغمبر مبعوث کیا۔ علی علیہ السلام آپ پر ایمان لائے اور آپ کی پیروی کی اور جعفر بھی عباس کے ساتھ تھے اسلام قبول کیا اور عباس سے بے نیاز ہو گئے۔

۱۹۔ حدیث میں آیا ہے کہ: جس دن امیرُالمومنین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک ۳۰ سال تھی، پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپؑ سے بہت محبت تھی اور انہوں نے آپکی والدہ سے کہا علی علیہ السلام کے گہوارے کو میرے بستر کے قریب رکھیں۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کی تربیت کا سب سے زیادہ حصّہ اپنے ذمّہ لیا ہوا تھا اور ان کو نہلانے کے وقت صاف اور ستھرا کیا کرتے تھے اور انہیں دودھ پلایا کرتے تھے اور سونے کے وقت ان کا جھولا جھُلایا کرتے تھے اور جب بیدار ہوتے تھے تو چھوٹے بچوں کی زبان میں ان سے ہم کلام ہوتے تھے اور ان کو اپنے سینے پر بٹھاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: یہ ہیں میرے بھائی اور دوست اور مددگار، میرے جانشین، میری پناہگاہ، میرے داماد اور میرے وصی اور یہ ہیں میری بیٹی کے شوہر اور میری وصیت کے امین، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ علی علیہ السلام کو اپنے کندھے مبارک پر سوار کر کے مکّہ کے پہاڑوں، درّوں اور میدان میں گھمایا کرتے تھے۔

۲۰۔ اور ہمیشہ علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: میں نے جو بھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا اسے یاد کیا اور کبھی بھی اسے نہیں بھلایا۔

۱۲۔ لُزُومُ مَعرِفَةِ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلامُ

۲۱۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: یَا عَلِیُّ: مَا عَرَفَ اللّٰهَ حَقَّ مَعرِفَتِهِ غَیرِی وَغَیرُکَ، وَمَا عَرَفَکَ حَقَّ مَعرِفَتِکَ غَیرُ اللّٰهِ وَغَیرِی.(۱)

٢٢ ـ كَمَا رُوِيَ فِي الْأَخْبَارِ الْكَثِيرَةِ أَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : يَا عَلِيُّ ! مَا عَرَفَ اللَّهَ إِلَّا أَنَا وَأَنْتَ وَمَا عَرَفَنِي إِلَّا اللهُ وَأَنْتَ، وَمَا عَرَفَكَ إِلَّا اللهُ وَأَنَا.(٢)

٢٣ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ عَرَفَ عَلِيّاً وَأَحَبَّهُ؛ بَعَثَ اللهُ إِلَيْهِ مَلَكَ الْمَوْتِ كَمَا بَعَثَ اللهُ إِلَى الْأَنْبِيَاءِ ، وَدَفَعَ عَنْهُ أَهْوَالَ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ وَنَوَّرَ قَبْرَهُ وَفَسَحَهُ مَسِيرَةَ سَبْعِينَ عَاماً وَبَيَّضَ وَجْهَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(٣)

٢٤ ـ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ قَالَ :مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُحِبُّ الْوَصِيَّ فَقَدْ كَذِبَ، وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَعْرِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُ الْوَصِيَّ فَقَدْ كَفَرَ.(٤)

٢٥ ـ وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ قَالَ :سمعتُ الرضا عليهِ السلامُ يُحَدِّثُ عن آبائهِ عليهمُ السلامُ عن أميرِ المؤمنينَ صلواتُ اللهِ عليهِ قالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :سَمِعْتُ اللهَ جَلَّ جَلَالُهُ يَقُولُ :عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حُجَّتِي عَلَى خَلْقِي وَنُورِي فِي بِلَادِي وَأَمِينِي عَلَى عِلْمِي، لَا أُدْخِلُ النَّارَ مَنْ عَرَفَهُ وَإِنْ عَصَانِي، وَلَا أُدْخِلُ الْجَنَّةَ مَنْ أَنْكَرَهُ وَإِنْ أَطَاعَنِي.(٥)

١ـ مناقب آل ابيطالب ٢٦٧/٣

٢ـ روضة المتقين ٣٩٢/٥

٣ـ البحار ١١٣/٢٧

٤ـ الوسائل ٥٦٢/١٨

٥ـ البحار ١١٦/٢٧

۲۶۔ الأصبغ سَمِعتُ أميرَ المُؤمِنِينَ عليهِ السَّلامُ يقُولُ: وَيْلٌ لِمَنْ جَهِلَ مَعْرِفَتِي وَلَمْ يَعْرِفْ حَقِّيَ أَلَا إِنَّ حَقِّي هُوَ حَقُّ اللهِ أَلَا إِنَّ حَقَّ اللهِ هُوَ حَقِّي (۱)

حضرت علی علیہ السلام کی پہچان کی ضرورت

۲۱۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! آپ کے اور میرے علاوہ کسی نے بھی خدا کے مقام کو نہیں پہچانا، اور کسی نے بھی سوائے خدا اور میرے جس عظمت کے تم لائق ہو نہیں پہچانا۔

۲۲۔ اور بہت سی روایات میں نقل ہوا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! کسی نے بھی میرے اور آپ کے علاوہ خدا کو نہیں پہچانا اور کسی نے بھی خدا اور آپ کے علاوہ مجھے نہیں پہچانا اور کسی نے بھی خدا اور میرے سوا آپ کو نہیں پہچانا۔

۲۳۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں، جو بھی علی علیہ السلام کو پہچان لے اور اس سے محبت کرے خداوند مَلَکُ الموت کو اس کے پاس اس طرح بھیجے گا جس طرح پیغمبروں کے پاس بھیجا، منکر اور نکیر کے خوف کو اس سے دور کرے گا اور اس کی قبر کو نورانی کرے گا اور اس کی قبر کو ستر سال طولانی راستے کی طرح کھلا کرے گا اور قیامت کے دن اس کے چہرے کو نورانی کرے گا۔

۲۴۔ حُسین بن علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہے، لیکن ان کے وصی کو دوست نہیں رکھتا

۱۔ البحار ۲۹/۳۸ و مناقب آل أبی طالب ۶۲/۳

تو وہ اپنے اس اعتقاد میں جھوٹا ہے اور جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچانتا ہے لیکن اگر اس کے وصی کو نہیں پہچانتا تو گویا وہ شخص کافر ہوگیا۔

۲۵۔ ابو صلت ہروی کہتے ہیں: میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا انہوں اپنے اجداد علیہم السلام سے اور انہوں نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے حدیث نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا: میں نے خداوند سے سنا کہ: علی ابن ابی طالب علیہ السلام لوگوں پر میری حُجت، شہروں کا نُور اور میرے علم کا امین ہے، جس نے ان کو پہچانا، اگر چہ وہ گنہگار ہی کیوں نہ ہو، اس شخص کو جہنم میں نہیں ڈالوں گا اور جس نے ان کا انکار کیا، اگر چہ میری اطاعت کرنے والا ہی کیوں نہ ہو، اس شخص کو جنّت میں جگہ نہیں ملے گی۔

۲۶۔ اصبغ کہتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: افسوس ہے اس شخص پر جو مجھے اور میرے حق کو نہیں پہچانتا! یاد رہے کہ میرا حق خدا کا حق ہے، اور یہ بھی جان لیں کہ خدا کا حق بھی میرا حق ہے۔

۱۳۔ اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجهِ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ عِبادَةٌ

۲۷۔ فِی حدیثِ رسولِ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہُ علیهِ وآلہٖ وسلَّمَ: اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجهِ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ عِبادَةٌ....(۱)

۲۸۔ قالَ رسولُ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہُ علیهِ وآلہٖ وسلَّمَ: النَّظَرُ اِلَی البَیتِ عِبادَةٌ

۱۔ بشارۃ المصطفیٰ/۵۷، المستدرک للحاکم ۱۴۲/۳، مناقب علی بن ابیطالب/۲۰۹ و فرائد السمطین ۱۸۱/۱

وَالنَّظَرُ إِلیٰ وَجْهِ عَلِیٍّ عِبادَةٌ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کے چہرے پر نگاہ کرنا عبادت ہے

۲۷۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کے چہرے پر نگاہ کرنا عبادت ہے۔

۲۸۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیت الحرام پر نگاہ کرنا عبادت ہے اور علی علیہ السلام کے چہرے پر نگاہ کرنا بھی عبادت ہے۔

۱۴۔ ذِکْرُ عَلِیٍّ عِبادَةٌ

۲۹۔ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلَّی اللّٰهُ علیهِ وآلهِ وسلَّمَ: ذِکْرُ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلامُ عِبادَةٌ.(۲)

۳۰۔ فِی حَدیثٍ عَنِ الصّادِقِ عَلَیهِ السلامُ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: النَّظَرُ إِلیٰ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ عِبادَةٌ، وذِکْرُهُ عِبادَةٌ وَلَا یُقْبَلُ إِیمَانُ عَبْدٍ إِلَّا بِوِلَایَتِهِ وَالْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِهِ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام کا ذکر عبادت ہے

۲۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کا ذکر عبادت ہے۔

۱۔ احقاق الحق ۷/۱۰۰

۲۔ مناقب علی بن ابی طالب/۲۰۶، روضۃ المتقین ۴۷/۳، الوسائل ۱۱/۵۶۸، احقاق الحق ۱۷/۱۳۷، کنز العمال ۱۱/۶۰۱ و البحار ۲۶/۲۲۹

۳۔ امالی الصدوق ۱/۱۱۹، الاثنا عشریة ۶۲، حلیة الأبرار ۱/۲۸۵، روضة الواعظین ۱/۱۱۳

۳۰۔ایک حدیث میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کے چہرے کی زیارت کرنا اوران کا ذکر کرنا عبادت ہے۔ کسی بھی شخص کے ایمان کو قبول نہیں کیا جائے گا مگر یہ کہ ان کی وِلایت کو قبول کرے اوران کے دشمنوں سے بیزاری اور دوری اختیار کرے۔

۱۵۔زَیِّنُوا مَجَالِسَکُمْ بِذِکْرِ عَلِيٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ

۳۱۔عَن جَابِرِ بنِ عَبدِاللّٰهِ قالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیهِ و آلِهِ وَسلَّمَ : زَیِّنُوا مَجَالِسَکُمْ بِذِکْرِ عَلِيِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ علیهِ السَّلامُ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کے ذکر سے مجالس کو رونق بخشنا

۳۱۔جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل ہوا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی مجالس کو علی علیہ السلام کے ذِکر کے ذریعہ زینت بخشیں۔

۱۶۔نَشْرُ فَضَائِلِ عَلِيٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ

۳۲۔عَن یَحییَ البصريِ قالَ :حدَّثنا مُحمّدُ بنُ زَکریَّا الجوهريُّ عَن مُحمّدِ بنِ عمارةَ عَن أبیهِ عَنِ الصّادقِ جعفرِ بنِ محمّدٍ عَن أبیهِ محمّدِ بنِ عليٍّ عَن آبائِهِ الصّادقینَ علیهِمُ السّلامُ قالَ :قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلَّی اللّٰهُ علیهِ وَآلِهِ وسلَّمَ :إنَّ اللّٰهَ تبارَکَ وَتعالیٰ

۱۔ بشارۃ المصطفی / ۶۱، مستدرک الوسائل ۱۲ / ۳۹۳، مناقب علی بن ابی طالبؑ / ۲۱۱ والبحار ۳۸۱/۱۹۹

جَعَلَ لِأَخِيْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عليه السَّلامُ فَضَائِلَ لَايُحْصَى عَدَدُهَا فَمَنْ ذَكَرَ فَضِيلَةً مِنْ فَضَائِلِهِ مُقِرًّا بِهَا؛ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَلَوْ وَافَى فِي الْآخِرَةِ بِذُنُوبِ الثَّقَلَيْنِ، وَمَنْ كَتَبَ فَضِيلَةً مِنْ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السَّلامُ؛ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ مَا بَقِيَ لِتِلْكَ الْكِتَابَةِ رَسْمٌ وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى فَضِيلَةٍ مِنْ فَضَائِلِهِ؛ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ الذُّنُوبَ الَّتِي اكْتَسَبَهَا بِالْإِسْتِمَاعِ. وَمَنْ نَظَرَ إِلَى كِتَابَةٍ مِنْ فَضَائِلِهِ؛ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ الذُّنُوبَ الَّتِي اكْتَسَبَهَا بِالنَّظَرِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اَلنَّظَرُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عِبَادَةٌ، وَلَا يَقْبَلُ إِيمَانُ عَبْدٍ إِلَّا بِوِلَايَتِهِ وَالْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِهِ.(١)

٣٣- وَبِالإسنادِ إلى جعفرِ بنِ محمّدٍ الصادقِ عن أبيهِ عن جدِّهِ الحسينِ عن أبيهِ عَلِيٍّ عليهمُ السلامُ أنّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يقولُ: فَضْلُ عَلِيٍّ عَلَى هٰذِهِ الْأُمَّةِ كَفَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ عَلَى سَائِرِ الشُّهُورِ وَفَضْلُ عَلِيٍّ عَلَى هٰذِهِ الْأُمَّةِ كَفَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ عَلَى سَائِرِ اللَّيَالِيْ، وَفَضْلُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَى هٰذِهِ الْأُمَّةِ كَفَضْلِ الْجُمُعَةِ عَلَى سَائِرِ الْأَيَّامِ، فَطُوبَى لِمَنْ آمَنَ بِهِ وَصَدَّقَ بِوِلَايَتِهِ وَالْوَيْلُ لِمَنْ جَحَدَهُ وَجَحَدَ حَقَّهُ، حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُنِيلَهُ شَيْئًا مِنْ رَوْحِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا تَنَالُهُ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.(٢)

٣٤- بِالإسنادِ عن جابرِ بنِ عبدِاللّٰهِ الأنصاريِّ أنّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يقولُ: إِنَّ فِيْ عَلِيٍّ خِصَالًا لَوْ كَانَتْ وَاحِدَةٌ مِنْهَا فِيْ جَمِيعِ النَّاسِ

١- حلية الأبرار ١/ ٢٨٥، الإثنا عشرية/ ٢٢ احقاق الحق ٥/ ١٣٠، ارشاد القلوب/ ٢٠٩ باختلاف يسير، انوار الهداية/ ١٣١ والبحار/ ٣٨/ ١٩٦ باختلاف في موارد

٢- احقاق الحق ٥/ ٧٠، الفضائل/ ١٣٦ والبحار ٣٨/ ١٣ باختلاف في موارد

لا تُكَفِّرُوْا بِهَا فَضْلاً.(۱)

۳۵ـ عَنْ جَابِرِ الجُعفيِّ عَنْ أبِي جعفرٍ محمدِ بنِ عليٍّ الباقرِ عليهِ السلامُ عَنْ جَابِرِ بنِ عبدِاللّٰهِ الأنصاريِّ قَالَ: قَالَ رَسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وآلهِ وسَلَّمَ: إنَّ جَبْرَئِيلَ نَزَلَ عَلَيَّ وَقَالَ: إنَّ اللّٰهَ يَأمُرُکَ أنْ تَقُوْمَ بِتَفْضِيلِ عَلِيِّ بْنِ أبِي طَالِبٍ خَطِيْباً عَلٰى أصْحَابِکَ لِيُبَلِّغُوْا مَنْ بَعْدَهُمْ ذٰلِکَ عَنْکَ، وَيَأمُرُ جَمِيْعَ المَلَائِکَةِ أنْ تَسْمَعَ مَا تَذْکُرُهُ، وَاللّٰهُ يُوْحِيْ إلَيْکَ يَا مُحَمَّدُ! أنَّ مَنْ خَالَفَکَ فِي أمْرِهٖ دَخَلَ النَّارَ، وَمَنْ أطَاعَکَ فَلَهُ الجَنَّةُ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کے فضائل کو پھیلانا

۳۶۔ یحیٰ بصری کہتے ہیں محمد بن زکریا جوہری نے محمد بن عمارہ سے اس نے اپنے والد سے اور اس نے امام صادق علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے والد امام باقر علیہ السلام اور انہوں نے اپنے اجداد سے حدیث نقل کی ہے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

خداوندِ متعال نے میرے بھائی علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بے شمار فضائل بیان کیے ہیں، جو بھی ان کے فضائل میں سے ایک فضیلت کو ذکر کرے اور اس کا اقرار کرے خداوند اس کے پہلے اور آئندہ والے گناہ معاف کردے گا چاہے جتنے بھی بھاری گناہ کیوں نہ ہوں۔ اور جو بھی ان کے فضائل میں

۱ ۔ امالی الصدوق /۱۸، البحار ۹۴/۳۸، جامع الأخبار /۵۱، انوار الهداية /۱۳۴ واحقاق الحق ۲۸۷/۴ باختلاف فی موارد

۲ ۔ أمالی الطوسی ۱۱۸/۱ و أمالی المفید/۷۷ باختلاف يسير

سے کسی ایک فضیلت کو لکھے گا جب تک اس کا لکھا ہوا باقی رہے گا ملائکہ اس کے لیے مغفرت طلب کرتے رہیں گے اور جو ان کی کسی ایک فضیلت کو سُنے گا تو خداوند اس کے کانوں سے کیے ہوئے گناہ معاف کر دے گا اور جو بھی ان کے لکھے ہوئے فضائل پر نگاہ کرے گا تو خداوند اس کے تمام گناہ جو اس نے آنکھوں سے انجام دیے ہیں معاف کرے گا اس کے بعد رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام پر نگاہ کرنا عبادت ہے اور کسی شخص کے ایمان کو قبول نہیں کیا جائے گا مگر یہ کہ وہ ان کو دوست رکھتا ہو اور ان کے دشمنوں سے بیزار ہو۔

۳۳۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے والدِ گرامی اور انہوں نے اپنے جدِ بزرگوار امام حسن علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد علی بن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: عُمر ابن خطّاب نے کہا: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کی برتری اور فضیلت اس امت پر اس طرح ہے جیسے ماہِ رمَضان کی دوسرے مہینوں پر اور علیؑ کی برتری اس امت پر ایسے ہے جیسے شبِ قدر کی دوسری راتوں پر اور علی علیہ السلام کی فضیلت اس امت پر اس طرح ہے جیسے جمعہ کے دن کی دوسرے دنوں پر، خوش نصیب ہے وہ شخص جو ان سے تمسّک کرے اور ان کی ولایت کو قبول کرے اور بدبخت ہے وہ شخص جو ان کی ولایت اور حق کا منکر ہو اور یہ خدا کے ذمہ ہے کہ ایسے شخص کو قیامت کے دن اپنی رحمت سے محروم کرے اور حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اس کو نصیب نہ ہو۔

۳۴۔ جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل ہوا ہے انہوں نے کہا: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا: علی علیہ السلام میں ایسی خصلتیں موجود تھیں اگر ان میں سے ایک خصلت بھی تمام لوگوں میں موجود ہوتی تو ان سب کے لیے کافی تھی۔

۳۵۔ جابر جعفی نے امام محمد باقر علیہ السلام اور جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خداؐ

نے فرمایا: جبرئیل مجھ پر نازل ہوئے اور فرمایا: فرمانِ الٰہی ہے تمہارے لیے کہ اٹھو اور اپنے خطبہ کے ضمن میں اپنے اصحاب کے لیے علی علیہ السلام کی برتری اور فضیلت بیان کرو تا کہ وہ اس مطلب کو آئندہ آنے والی نسلوں تک پہنچا دیں اور خدا تمام فرشتوں کو حکم دے رہا ہے کہ جو کچھ بھی آپؐ بیان کریں اسے غور سے سنیں۔ اور خدا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحی کر رہا ہے کہ جو بھی علی علیہ السلام کے بارے میں آپؐ کی مخالفت کرے گا وہ جہنم کی آگ میں داخل ہوگا اور جو بھی تمہاری اطاعت کرے گا بہشت اس کا مقدر ہوگی۔

۱۷۔ لَوْلَا اَنْ تَقُوْلَ فِيکَ طَوائِفُ...

۳۶۔ (وَرَوٰی) جَابِرُ بنُ عبدِاللّٰهِ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ عليهِ السَّلامُ علیٰ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِفَتْحِ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا أَنْ تَقُولَ فِيکَ طَوَائِفُ مِنْ أُمَّتِیْ مَا قَالَتِ النَّصَارٰی فِی الْمَسِيْحِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيهِ السَّلَامُ؛ لَقُلْتُ فِيکَ قَوْلًا لَا تَمُرُّ بِمَلَإٍ اِلَّا أَخَذُوا التُّرَابَ مِنْ تَحْتِ رِجْلَيْکَ، وَمِنْ فَاضِلِ طَهُوْرِکَ يَسْتَشْفُوْنَ بِهِ، وَلٰكِنْ حَسْبُکَ أَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ وَأَنَا مِنْکَ، تَرِثُنِیْ وَأَرِثُکَ، وَإِنَّکَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ، وَإِنَّکَ تُبْرِیءُ ذِمَّتِیْ وَتُقَاتِلُ سُنَّتِیْ وَإِنَّکَ غَدًا عَلَى الْحَوْضِ خَلِيْفَتِیْ....(۱)

۱۔ روضۃ الواعظین ۱/ ۱۱۲، امالی الصدوق /۸۶، المسترشد /۶۳۳، کشف الغمۃ ۱/ ۲۹۸، ارشاد القلوب /۱۴۵، کشف الیقین /۱۰۷ و إعلام الوریٰ /۱۸۸ باختلاف فی موارد

اگر لوگوں کا ایک گروہ آپؑ کے بارے میں نہ کہتا....

۳۶۔ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں: فتحِ خیبر کے بعد جب علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے فرمایا: اگر ایسا نہ ہوتا کہ چند لوگ میری امت میں سے تمہارے لیے کچھ کہتے جس طرح عیسیٰؑ بن مریم کے بارے میں کہا کرتے تھے تو میں تمہارے لیے ایسی گفتگو کرتا کہ آپ جس گروہ کے قریب سے گذرتے وہ آپ کے قدموں کی خاک اور وضو کے پانی کو شفا کے لیے لے جاتے لیکن تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ تم مجھ میں سے ہو اور میں تم میں سے، تم مجھ سے اِرث لوگے اور میں تم سے اِرث لوں گا اور تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہے جس طرح ہارونؑ کی موسیٰؑ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور تم میرے قرض کو ادا کرو گے اور میری سنت کے لیے جنگ کرو گے اور تم قیامت کے دن حوضِ کوثر پر میرے جانشین ہو۔

۱۸۔ لَوْلَاکَ مَا عَرَفَ الْمُؤْمِنُوْنَ

۳۷۔ الحسینُ بنُ عليٍّ علیهمَا السّلامُ قالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ قالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ! لَوْ لَاکَ مَا عُرِفَ الْمُؤْمِنُونَ مِنْ بَعْدِي. (۱)

۳۸۔ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عِندَ ذٰلِکَ: لَوْ لَا أَنْتَ يَا عَلِيُّ لَمْ

۱۔ عیون أخبار الرضا ۲/۳۸، مناقب علی بن ابیطالبؑ /۷۰، الغدیر ۱۱/۱۲۳، جامع الاحادیث للسیوطی ۲۱/۲۶۲ و کنز العمال ۱۳/۱۵۲ بادنی التفاوت

يُعْرَفِ الْمُؤمِنُوْنَ بَعْدِیْ.(۱)

۳۹۔عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :یَا عَلِیُّ! إِنَّکَ لَنْ تَضِلَّ وَلَنْ تَزِلَّ، وَلَوْلَاکَ لَمْ یُعْرَفْ حِزْبُ اللّٰہِ بَعْدِیْ.(۲)

۴۰۔وَقَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :حِزْبُ عَلِیٍّ حِزْبُ اللّٰہِ وَحِزْبُ أَعْدَائِہٖ حِزْبُ الشَّیْطَانِ.(۳)

اگرتم نہ ہوتے تو مومنین کی پہچان نہ ہوتی

۳۷۔حُسینؑ بن علیؑ نے فرمایا: میرے والد علیؑ نے میرے لیے بیان فرمایا کہ پیغمبرؐ نے فرمایا: یا علیؑ! اگرتم نہ ہوتے تو میرے بعد اہلِ ایمان کی پہچان نہ ہوتی۔

۳۸۔رسولِ خداؐ نے علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! اگرتم نہ ہوتے تو میرے بعد مومنین پہچانے نہ جاتے۔

۳۹۔پیغمبرؐ سے نقل ہے انہوں نے فرمایا: یا علیؑ! تم ہرگز گمراہ نہیں ہوگے اور نہ ہی دوچارِ لغزش ہوگے بلکہ ثابت قدم رہوگے اگرتم نہ ہوتے تو میرے بعد لشکرِ خدا کی پہچان نہ ہوتی۔

۱۔المسترشد/ ۶۳۷

۲۔غایة المرام ۱/ ۹۲

۳۔ احقاق الحق ۵/ ۳۳، الإثنا عشریة / ۶۱، امالی الصدوق/ ۸۱و البحار ۳۸/ ۹۵

۴۰۔ اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ کا لشکر خدا کا لشکر ہے اور ان کے دشمنوں کا لشکر شیطان کا لشکر ہے۔

☆☆☆

الفصل الثانی

فِیْ عِلْمِهٖ

١٩ ـ عِلْمُ عَلِيّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

٤١ ـ بِالْإِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيهِ السَّلَامُ يَقُولُ: نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرُمَّانَتَيْنِ مِنَ الْجَنَّةِ فَلَقِيَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: مَا هَاتَانِ الرُّمَّانَتَانِ اللَّتَانِ فِيْ يَدِكَ؟ فَقَالَ: أَمَّا هٰذِهِ فَالنُّبُوَّةُ لَيْسَ لَكَ فِيهَا نَصِيبٌ، وَأَمَّا هٰذِهِ فَالْعِلْمُ، ثُمَّ فَلَقَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ نِصْفَهَا وَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِصْفَهَا، ثُمَّ قَالَ: أَنْتَ شَرِيكِي وَأَنَا شَرِيكُكَ فِيهِ، فَلَمْ يَعْلَمْ وَاللّٰهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَرْفاً مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا عَلَّمَهُ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ انْتَهَى الْعِلْمُ إِلَيْنَا وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ. (١)

٤٢ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنِّي أُعْطِيتُ خِصَالاً مَا سَبَقَنِي إِلَيْهَا أَحَدٌ: عَلِمْتُ الْمَنَايَا وَالْبَلَايَا وَالْأَنْسَابَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ. (٢)

٤٣ ـ بِالْإِسْنَادِ عَنْ أَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَعْلَمُ كُلَّ مَا يَعْلَمُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَعَلِّمِ اللّٰهُ رَسُولَهُ شَيْئاً إِلَّا وَقَدْ عَلَّمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. (٣)

---

١ ـ الاختصاص ٢٧٢/، الكافی ٢٦٥/١ والبحار ٢٠٩/٣٠ باختلاف فی موارد

٢ ـ البحار ١٤٧/٢٦ ٣ ـ البحار ٢٠٩/٣٠

۴۴ - عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ : إِنَّ عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ كَانَ هِبَةَ اللّٰهِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَرِثَ عِلْمَ الْأَوْصِیَاءِ وَعِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِینَ.(۱)

۴۵ - عَنْ حَفْصِ بْنِ قُرْطَ الْجُهَنِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ علیهما السَّلَامُ قَالَ :سَمِعْتُهُ یَقُولُ: كَانَ عَلِیٌّ علیه السَّلَامُ صَاحِبَ حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَعِلْمٍ بِالْقُرْآنِ، وَنَحْنُ عَلَى مِنْهَاجِهِ.(۲)

۴۶ - عَنْ أَبِی الصَّبَاحِ قَالَ :قَالَ أَبُو عَبدِاللّٰهِ علیه السَّلَامُ :إِنَّ اللّٰهَ عَلَّمَ نَبِیَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ التَّنْزِیلَ وَالتَّأْوِیلَ، فَعَلَّمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِیّاً عَلَیْهِ السَّلَامُ.(۳)

۴۷ - عَنْ سُلَیْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِیهِ قَالَ :قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ :مَا نَزَلَتْ آیَةٌ إِلَّا وَأَنَا عَلِمْتُ فِیمَنْ أُنْزِلَتْ وَأَیْنَ نَزَلَتْ وَعَلَى مَنْ نَزَلَتْ، إِنَّ رَبِّی وَهَبَ لِی قَلْباً عَقُولاً وَلِسَاناً طَلْقاً.(۴)

۴۸ - وَفِی أَخْبَارِ أَبِی رَافِعٍ :إِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی مَرَضِهِ الَّذِی تُوُفِّیَ فِیهِ لِعَلِیٍّ علیه السَّلَامُ :یَاعَلِیُّ! هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ خُذْهُ إِلَیْکَ، فَجَمَعَهُ عَلِیٌّ فِی ثَوْبٍ، فَمَضَى إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :جَلَسَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السلام فَأَلَّفَهُ كَمَا أَنْزَلَهُ اللّٰهُ وَكَانَ بِهِ عَالِماً.(۵)

---

۱ - الاختصاص / ۲۷۲، البحار ۱۷ / ۱۳۶

۲ - تفسیر العیاشی ۱ / ۱۵

۳ - تفسیر العیاشی ۱ / ۱۷

۴ - ایضاً

۵ - مناقب آل ابی طالب ۲ / ۴۱

٤٩ ـ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ (فِي حَدِيثٍ): قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: (مَعَاشِرَ النَّاسِ! مَا مِنْ عِلْمٍ إِلَّا وَقَدْ أَحْصَاهُ اللهُ فِيَّ وَكُلُّ عِلْمٍ عُلِمْتُ فَقَدْ أَحْصَيْتُهُ فِي إِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَمَا مِنْ عِلْمٍ إِلَّا عَلَّمْتُهُ عَلِيّاً، وَهُوَ الْإِمَامُ الْمُبِينُ.(١)

٥٠ ـ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَّمَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ شَيْئاً سِوَى ذٰلِكَ فَمَا عَلَّمَ اللهُ فَقَدْ عَلَّمَ رَسُولُهُ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ.(٢)

٥١ ـ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَلَّمَ رَسُولَهُ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ وَالتَّأْوِيلَ وَمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ النَّاسُ فَعَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ ذٰلِكَ كُلَّهُ.(٣)

٥٢ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ أَعْلَمُ الْأُمَّةِ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ.(٤)

٥٣ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ أَكْثَرُ أَصْحَابِ الرَّسُولِ عِلْماً.(٥)

٥٤ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ أَعْلَمُ النَّاسِ عِلْماً.(٦)

---

١ ـ الاحتجاج ١/٧٤ ٢ ـ بصائر الدرجات /٢٩٠

٣ ـ بصائر الدرجات /٢٩٢، الاختصاص /٢٧٢ والبحار ٢٠٨/٤٠ باختلاف في موارد

٤ ـ احقاق الحق ٣٩٩/١٥ ٥ ـ احقاق الحق ٣٧٧/١٥

٦ ـ احقاق الحق ٣٩٧/١٥

٥٥ ـ بالإسناد، عَنْ أَبِى بَصِير، عَنْ أَبِى جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :سُئِلَ عَلِيٌّ عليهِ السَّلَامُ عَنْ عِلْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :عِلْمُ النَّبِيِّ عِلْمُ جَمِيعِ النَّبِيِّينَ وَعِلْمُ مَا كَانَ وَعِلْمُ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ ثُمَّ قَالَ :وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ إِنِّى لَأَعْلَمُ عِلْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم وعِلْمَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ فِيمَا بَيْنِى وَبَيْنَ قِيَامِ السَّاعَةِ.(١)

٥٦ ـ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :أَعْلَمُ أُمَّتِى بَعْدِى عَلِيُّ بْنُ أَبِى طَالِبٍ عليهِ السَّلَامُ.(٢)

٥٧ ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بنِ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ:فِى كِتَابِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلُّ شَىْءٍ يُحْتَاجُ إِلَيْهِ حَتَّى الْخَدْشُ وَالْأَرْشُ وَالْهَرْشُ.(٣)

٥٨ ـ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِى عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليهِ السَّلَامِ لِابْنِ عَبَّاسٍ :إِنَّ اللّٰهَ عَلَّمَنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ كَمَا عَلَّمَهُ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ وَمَنْطِقَ كُلِّ دَابَّةٍ فِى بَرٍّ أَوْ بَحْرٍ.(٤)

---

١ ـ بصائر الدرجات/١٢٧

٢ـ كشف الغمة ١١٣/١ والغدير ٩٦/٣ باختلاف يسير

٣ـ البحار ٥٠/٢٦

٤ـ بصائر الدرجات/٣٤٣

دوسری فصل

حضرت علی علیہ السلام کا علم و دانش

۴۱۔ محمد بن مسلم کہتے ہیں میں نے امام باقرؑ سے سنا انہوں نے فرمایا: جبرئیلؑ حضرت محمدؐ کے لیے بہشت سے دو انار لائے علی علیہ السلام نے آنحضرتؐ کو دیکھا اور پوچھا: یہ جو دو انار آپؐ کے ہاتھ میں ہیں کس قسم کے ہیں؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک نبوّت ہے جس کا آپ سے تعلق نہیں اور دوسرا دانش ہے اس کے بعد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انارِ دانش کے دو حصے کیے ایک حصہ علی علیہ السلام کو دے دیا اور دوسرا حصہ اپنے پاس رکھا اور فرمایا: آپ میرے ساتھ شریک ہیں اور میں آپ کے ساتھ شریک ہوں اسی سبب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خداوند سے کوئی ایسا حرف یاد نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ نے انھیں یاد کرایا تھا مگر یہ کہ وہی علم علی علیہ السلام کو پڑھایا اس کے بعد دانش کی انتہا ہم تک ہوئی (اسی دوران اپنے ہاتھ کو سینے پر رکھا)۔

۴۲۔ امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا انہوں نے فرمایا: علی علیہ السلام ان سب چیزوں سے آگاہ تھے جنہیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے۔ اور خداوند نے کوئی چیز بھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد نہیں کرائی تھی مگر یہ کہ انہوں نے علی علیہ السلام کو بھی یاد کرادی تھی۔

۴۳۔ مفضّل بن عُمَر کہتے ہیں میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا انہوں نے فرمایا: امیرُ المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: مجھے ایسی خصلتیں عطا کی گئیں کہ مجھ سے پہلے کسی اَور کو نہیں دی گئیں میں

لوگوں کی موت کا وقت جانتا ہوں اور تمام بلاؤں سے بھی واقف ہوں اور لوگوں کے نسب اور ان کے درمیان قضاوت سے بھی آگاہ ہوں۔

۴۴۔ امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: علی علیہ السلام ایک ہدیہ تھے جسے خداوند نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیا وہ حاملِ علم اوصیاء اور علمِ انبیاء و مُرسلین تھے جو انہیں ان سے پہلے اِرث میں ملا تھا۔

۴۵۔ حفص بن قُرط جُھنی کہتے ہیں میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا آپ نے فرمایا: علی علیہ السلام حلال اور حرام کے مالک تھے اور وہ علمِ قرآن سے آگاہ تھے ہم بھی اسی راستے پر ہیں۔

۴۶۔ ابوالصباح سے نقل ہے اس نے کہا امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند نے تنزیل اور تاویل کی تعلیم اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی تعلیم امیر المومنین علیہ السلام کو دی۔

۴۷۔ سلیمان اعمش نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ علی علیہ السلام نے فرمایا:

کوئی ایسی آیت نازل نہیں ہوئی مگر یہ کہ میں اسے جانتا ہوں کس لیے نازل ہوئی، کہاں نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی میرے رب نے مجھے گہری فکر اور نطق زبان عطا کی ہے۔

۴۸۔ ابورافع سے منقول ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس بیماری میں وفات پائی علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! یہ خدا کی کتاب ہے اسے لے لیں اور اپنے پاس رکھیں علی علیہ السلام نے اسے کپڑے میں لپیٹ کر گھر کی طرف روانہ ہوئے، جس وقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت ہوئی اس کے بعد امیر المومنین علیہ السلام نے گھر میں بیٹھ کر جس طرح وہ کتاب، خدا کی طرف سے نازل ہوئی ویسے ہی ترتیب دینا شروع کر دی اور اس سے آگاہ تھے۔

۴۹۔ قیس بن سمعان نے علقمہ بن محمد حضرمی سے اور اس نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو کوئی بھی علم ایسا نہیں ہے جو خدا نے مجھے نہ دیا ہو اور ہر وہ علم جس سے میں واقف ہوں اُسے پرہیز گاروں کے امام کو سکھا دیا اور کوئی ایسا علم نہیں جسے میں نے علی علیہ السلام کو سکھا نہ دیا ہو اور وہی امام مبین ہیں۔

۵۰۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند نے قرآن کی تعلیم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی اس کے علاوہ اَور بھی چیزوں کی تعلیم دی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو بھی خداوند سے حاصل کیا اس کی تعلیم امیر المؤمنین علیہ السلام کو دی۔

۵۱۔ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: خداوند نے حلال و حرام، تاویل اور تمام وہ ضروریات جن کے لوگ نیاز مند ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی تعلیم دی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سب کی تعلیم امیر المؤمنین علیہ السلام کو دی۔

۵۲۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام تمام امت کے افراد سے ' جو کچھ بھی خدا نے بھیجا ہے ' دانا تر ہیں۔

۵۳۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اصحاب سے دانا تر ہیں۔

۵۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام لوگوں میں سے دانا ترین ہیں۔

۵۵۔ ابو بصیر نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: علی علیہ السلام سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کے بارے میں پوچھا گیا، فرمایا: پیغمبروں کا علم اور جو بھی علم واقع ہوا یا تا روز قیامت واقع ہوگا سب کا سب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہے۔ اس کے بعد فرمایا: مجھے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میرے پاس علم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جو بھی علم واقع ہوا ہے اور جو قیامت کے دن تک واقع ہوگا

موجود ہے۔

۵۶۔سلمان سے نقل ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد میری امت کے افراد میں سے داناترین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۵۷۔عبداللہ بن میمون نے امام صادق علیہ السلام سے انہوں نے والدِ گرامی سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: تمام وہ چیزیں جن کی لوگ احتیاج رکھتے ہیں حتی کہ خارش کا ہونا، جراحی، وحشی جانوروں اور درندوں کا کاٹنا سب کا علاج کتاب علی علیہ السلام میں موجود ہے۔

۵۸۔زُرارہ نے امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی کہ امیرُ المومنین نے ابنِ عباس سے فرمایا: خداوند نے پرندوں کا کلام ہمیں سکھایا جس طرح حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کو سکھایا تھا اور تمام حیوانات کی زبان، چاہے خشکی پر ہوں یا دریا میں ان سب کی ہمیں تعلیم دی ہے۔

۲۰ ۔عَلِیٌّ عَلَیہِ السَّلَامُ کِتَابُ اللّٰہِ النَّاطِقُ

۵۹ ۔عَنْ أَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیہِ السَّلَامُ قَالَ :ہٰذَا کِتَابُ اللّٰہِ الصَّامِتُ، وَأَنَا کِتَابُ اللّٰہِ النَّاطِقُ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام خدا کی ناطق کتاب

۵۹۔امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: یہ قرآن خدا کی صامت کتاب ہے اور میں کتابِ ناطق ہوں۔

۱۔ الوسائل ۱۸/ ۲۰

٢١ - عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلامُ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ

٦٠ - عَنِ الْفُضَيلِ بنِ يَسارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلامُ فِيْ قَوْلِهِ :وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الكِتَابِ قَالَ :نَزَلَتْ فِيْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلامُ، أَنَّهُ عالِمُ هذِهِ الأُمَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ.(١)

٦١ - بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ عَلَيهِ السَّلامُ فِيْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ :قُلْ كَفَىٰ بِاللهِ شَهِيْداً بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الكِتَابِ، (رعد/٤٣) قَالَ :صَاحِبُ عِلْمِ الكِتَابِ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ.(٢)

٦٢ - عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلامُ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ :قُلْ كَفَىٰ بِاللهِ شَهِيداً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ قالَ :هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ.(٣)

٦٣ - عَنْ أَبِيْ بَصِيْرٍ عَنْ أَبِيْ عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ :قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ :قُلْ كَفَىٰ بِاللهِ شَهِيْداً بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الكِتَابِ قُلْتُ :أَهُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ؟ قَالَ :فَمَنْ عَسَىٰ أَنْ يَكُوْنَ غَيْرَهُ؟(٣)

---

١ - تفسير العياشي ٢/٢٢١

٢ - البحار ٣٥/٤٣٠

٣ - بصائر الدرجات/٢١٣

٣ - البحار ٣٥/٤٣١

کتاب کا علم حضرت علی علیہ السلام کے پاس ہے

۶۰۔ فضیل بن یسار سے نقل ہے امام باقر علیہ السلام نے کلام الٰہی ''وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ'' کے بارے میں فرمایا: یہ آیت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے، وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت کے عالم تھے۔

۶۱۔ امام باقر علیہ السلام سے گفتارِ الٰہی کے بارے میں پوچھا گیا (کہہ دو، خدا کی گواہی میرے اور آپ کے درمیان کافی ہے اور اسی طرح اس کی گواہی جس کے پاس کتاب کا علم ہے) فرمایا: علمِ کتاب کے مالک علی علیہ السلام ہیں۔

۶۲۔ جابر سے نقل ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: اس آیت میں ''کہہ دو: خدا اور وہ جس کے پاس علمِ کتاب ہے ہمارے اور تمہارے درمیان شہادت کے لیے کافی ہے'' اس سے مراد علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۶۳۔ ابو بصیر نے کہا: امام صادق علیہ السلام سے کلام الٰہی کے بارے پوچھا گیا'' (کہہ دو، میرے اور تمہارے درمیان خدا کی گواہی کافی ہے اور اسی طرح اس کی گواہی جس کے پاس کتاب کا علم ہے) ہم نے پوچھا آیا علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں؟ فرمایا: ان کے سوا کوئی اور ممکن ہے ہو؟!

۲۲۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَابُ عِلْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۶۴۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ بَابُ عِلْمِي. (۱)

۱۔ احقاق الحق ۵۶۶/۱۵ والمراجعات / ۱۵۳ (فی حدیث)

٦٥ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَا عَلِمْتُ شَيْئاً إِلَّا عَلَّمْتُهُ عَلِيّاً فَهُوَ بابُ مَدِيْنَةِ عِلْمِيْ.(١)

٦٦ ـ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ بَابُ عِلْمِيْ وَمُبَيِّنٌ لِأُمَّتِيْ.....(٢)

٦٧ ـ عَنْ أَبِي الصَّبَاحِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَمَّا صِرْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَبِّيْ؛ كَلَّمَنِيْ وَنَاجَانِيْ فَمَا عَلِمْتُ شَيْئاً إِلَّا عَلَّمْتُهُ عَلِيّاً، فَهُوَ بَابُ عِلْمِيْ.(٣)

٦٨ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَا عَلِمْتُ شَيْئاً إِلَّا عَلَّمْتُهُ عَلِيّاً فَهُوَ بَابُ مَدِيْنَةِ عِلْمِيْ.(٤)

٦٩ ـ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ لِيْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فُتِحَتْ خَيْبَرُ :أَنْتَ بَابُ عِلْمِيْ،وَأَنَّ وُلْدَكَ وُلْدِيْ، وَلَحْمُكَ لَحْمِيْ، وَدَمُكَ دَمِيْ.(٥)

حضرت علی علیہ السلام علم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دروازہ ہیں

۶۴۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:علی علیہ السلام میرے علم کا دروازہ ہیں۔

۱۔ احقاق الحق ۵/ ۵۰۱ والطرائف / ۷۷ باختلاف فی موارد

۲۔ احقاق الحق ۷/ ۲۱۳ وینابیع المودہ / ۲۳۵

۳۔ احقاق الحق ۶/ ۴۶۱ والطرائف / ۷۷ باختلاف فی موارد

۴۔ احقاق الحق ۵/ ۵۰۱

۵۔ احقاق الحق ۶/ ۴۳۸

۶۵۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا میں نے کسی چیز سے آشنائی حاصل نہیں کی مگر یہ کہ اسے علیؑ کو تعلیم دی کیونکہ وہ میرے علم کے شہر کا دروازہ ہیں۔

۶۶۔ ابوذر سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے علم کا دروازہ ہیں اور حقائق کو میری امت کے لیے بیان کرتے ہیں۔

۶۷۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: جس وقت میں بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوا تو خداوند مجھ سے ہم کلام ہوا اور رازِ سخن کہا اور میں نے ہر وہ چیز جس سے آگاہ ہوا، وہ علیؑ کو دی اِس لیے کہ وہ میرے علم کا دروازہ ہیں۔

۶۸۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: میں نے کسی چیز کا بھی علم حاصل نہیں کیا مگر یہ کہ اسے علیؑ کو دیا کیونکہ وہ میرے علم کے شہر کا دروازہ ہیں۔

۶۹۔ علی علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: رسولِ خدا ﷺ نے فتحِ خیبر کے دن مجھ سے فرمایا: تم میرے علم کا دروازہ ہو اور تمہارے فرزند میرے فرزند ہیں تمہارا گوشت میرا گوشت ہے اور تمہارا خون میرا خون ہے۔

۲۳۔ عَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَلفَ بَابٍ

۷۰۔ عَن أَبِي عَبدِاللّٰهِ عليهِ السلامُ قال: عَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَيهِ السَّلَامَ أَلفَ بَابٍ فَفُتِحَ لَهُ مِن كُلِّ بَابٍ أَلفُ بَابٍ.(۱)

۱۔ بصائر الدرجات / ۳۰۲، الإختصاص / ۲۷۶ والبحار ۲۹/۲۶ باختلاف في موارد

٧١ـ بالاسنادِ، عن أبي جعفرٍ عليهِ السلامُ قال :عَلَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيّاً أَلفَ حَرْفٍ، كُلُّ حَرْفٍ يَفْتَحُ أَلفَ حَرْفٍ.(١)

٧٢ـ عَنِ الثمالِيّ عن أبي جعفرٍ عليهِ السلامُ قالَ :قَالَ عَلِيٌّ عليهِ السَّلامُ لَقَدْ عَلَّمَنِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَلفَ بَابٍ يَفْتَحُ كُلُّ بَابٍ أَلفَ بَابٍ.(٢)

٧٣ـ بالإسنادِ، قالَ أبو عبدِاللهِ عليهِ السَّلامُ :عَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيّاًعَلَيهِ السَّلامُ بَاباًيُفْتَحُ مِنهُ أَلفُ بَابٍ.(٣)

٧٤ـ فَقَالَ عَلِيٌّ عليهِ السَّلامُ لِليهودِيّ :سَلُوا عَمّا بَدالَكُم، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وآلهِ وسلَّمَ، عَلَّمَنِيَ أَلفَ بَابٍ مِنَ العِلْمِ، فَتَشَعَّبَ لِيَ مِنْ كُلِّ بَابٍ أَلفُ بَابٍ. فَاسْأَلُوهُ عَنهَا.(٤)

٧٥ـ عَن جعفرٍ عَن أبيهِ عليهِمَا السَّلامُ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ عَلِيّاًعليهِ السلامُ أَلفَ كَلِمَةٍ يَفْتَحُ أَلفَ كَلِمَةٍ.(٥)

٧٦ـ عَنْ أَبِي حَمزةَ الثمالِيّ، عَن عليّ بنِ الحُسينِ عليهِمَا السلامُ قال :عَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيّاً كَلِمَةً تَفْتَحُ أَلفَ كَلِمَةٍ، وَالأَلفُ كَلِمَةٍ يَفْتَحُ كُلُّ كَلِمَةٍ أَلفَ كَلِمَةٍ.(٦)

٧٧ـ بالإسنادِ، عَن أبي عبدِاللهِ عليهِ السَّلامُ قَالَ :عَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

١ـ الكافي ١/٢٥٦

٢ـ البحار ٢٦/٢٩، الاختصاص / ٢٧٦ وكنز العمال ١٣/١١٤ باختلاف يسير

٣ـ البحار ٢٦/٢٩

٤ـ كشف اليقين / ٣٣٢

٥ـ بصائر الدرجات / ٣١٠

٦ـ الاختصاص / ٢٧٩

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيّاً حَرْفاً يَفْتَحُ أَلْفَ حَرْفٍ، كُلُّ حَرْفٍ مِنْها يَفْتَحُ أَلْفَ حَرْفٍ.(۱)

۷۸۔ بِالإسنادِ، عن أبي عبدِاللهِ عليهِ السَّلامُ قالَ :أَوْصَى رَسُولُ اللهِ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلامُ أَلْفَ كَلِمَةٍ وَأَلْفَ بَابٍ، يَفْتَحُ كُلُّ كَلِمَةٍ وَكُلُّ بَابٍ أَلْفَ كَلِمَةٍ وَأَلْفَ بَابٍ.(۲)

۷۹۔ بِالإسْنادِ، عَنِ الأصْبغِ بنِ نَباتَةَ عَنْ أميرِ المؤمنينَ عليهِ السَّلامُ قالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي أَلْفَ بَابٍ مِنَ الحَلالِ وَالحَرامِ مِمَّا كَانَ وَمِمَّا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ القِيامَةِ، كُلُّ بَابٍ مِنْها يَفْتَحُ أَلْفَ بَابٍ، فَذٰلِكَ أَلْفُ أَلْفِ بَابٍ، حَتّٰى عَلِمْتُ عِلْمَ المَنايَا وَالبَلايَا وَفَصْلَ الخِطابِ.(۳)

۸۰۔ عَنْ عليٍّ عليهِ السَّلامُ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ لِسانَهُ فِي فَمِي فَانْفَتَحَ فِي قَلْبِي أَلْفُ بَابٍ مِنَ العِلْمِ مَعَ كُلِّ بَابٍ أَلْفُ بَابٍ.(۴)

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہزار بابِ علم کی علی علیہ السلام کو تعلیم دی

۷۰۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہزار باب کی علی علیہ السلام کو تعلیم دی اور ہر ایک باب سے ہزار باب نکلے۔

۱۔ الإختصاص /۲۷۸

۲۔ البحار ۴۰/ ۱۳۲، غاية المرام/ ۵۱۹ باختلاف فی موارد

۳۔ الاختصاص/ ۲۷۶، غاية المرام/ ۵۱۹، البحار ۲۶/ ۳۰ واحقاق الحق ۶/ ۴۱ باختلاف فی موارد

۴۔ احقاق الحق ۶/ ۴۲

۷۱۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو ہزار حروف سکھائے اور ہر ایک حرف سے ہزار حروف نکلے۔

۷۲۔ ثمالی نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ہزار باب تعلیم دیے ہر ایک باب سے ہزار باب نکلے۔

۷۳۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہزار باب علم کے علی علیہ السلام کو تعلیم دیے کہ ہر ایک باب سے ہزار باب نکلے۔

۷۴۔ علی علیہ السلام نے ایک یہودی سے فرمایا: جس چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو مجھ سے پوچھو، کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ہزار باب علم کے تعلیم دیے کہ ہر باب سے ہزار باب نکلے ہیں؛ ہاں ان کے بارے میں مجھ سے سوال کرو۔

۷۵۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے روایت نقل کی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے لیے ہزار کلمہ نقل کیا کہ ہر ایک کلمہ سے ہزار کلمہ نکلتے تھے۔

۷۶۔ ابوحمزہ ثمالی نے امام سجاد علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو کلمات کی تعلیم دی کہ ان میں سے ہزار کلمات اور نکلتے تھے اور اُس ہزار کلمات سے ہزار اور کلمات نکلے۔

۷۷۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو ایک حرف تعلیم دیا کہ اس سے ہزار حرف اور نکلے اور ہر ایک حرف سے ہزار حرف اور نکلتے تھے۔

۷۸۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہزار کلمہ اور ہزار باب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے سپرد کیے کہ ہر کلمہ اور ہر ایک باب سے ہزار کلمہ اور باب نکلتے تھے۔

۷۹۔ اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں میں نے امیرالمومنینؑ سے سنا انہوں نے فرمایا: رسولِ خداؐ نے مجھے ایک ہزار باب، حلال اور حرام کے جو واقع ہوا اور تا روزِ قیامت جو واقع ہوگا مجھے تعلیم دیئے کہ ہر ایک باب سے ہزار باب اور نکلے پس میرے علم کے دس لاکھ باب ہیں، میں لوگوں کی موت کا وقت جانتا ہوں اور سب بلاؤں سے آگاہی رکھتا ہوں اور لوگوں کے درمیان قضاوت سے بھی واقف ہوں۔

۸۰۔ علیؑ نے فرمایا: رسولِ خداؐ نے اپنی زبانِ مبارک کو میرے منہ میں داخل کیا اور علم کا ہزار باب میرے دِل میں کھل گیا، کہ ہر ایک باب سے ہزار اور باب نکلے۔

۲۴۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَابُ مَدِيْنَةِ عِلْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۸۱۔ بِالْإِسْنَادِ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوْسَى الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ :قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ إِنَّا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَأَنْتَ الْبَابُ، كَذِبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَصِلُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ إِلَّا مِنَ الْبَابِ.(۱)

۸۲۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى :وَأْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ أَبْوَابِهَا فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ؛ فَلْيَأْتِهِ مِنَ الْبَابِ.(۲)

۸۳۔ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ، فَلْيَقْتَبِسْهُ مِنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ.(۳)

۱۔ مناقب علی بن ابیطالب / ۸۵

۲۔ احقاق الحق ۵/۲۹۳، ینابیع المودہ / ۶۵

۳۔ الارشاد للمفید / ۲۲، البحار ۲۰۳/۳۰، اثبات الھداۃ ۱۴۳/۲

٨٤ - قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِينَةَ؛ فَلْيَأْتِهَا مِنْ بَابِهَا.(١)

٨٥ - عَنِ ابنِ عبّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وآلِهِ وسَلَّمَ: أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ؛ فَلْيَأْتِ الْبَابَ.(٢)

٨٦ - عَنِ ابنِ عبّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وآلِهِ وسَلَّمَ: أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، مَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ؛ فَلْيَأْتِهَا مِنْ قِبَلِ بَابِهَا.(٣)

٨٧ - عَنِ ابنِ عبّاسٍ قَالَ: قَالَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وآلِهِ وسَلَّمَ: أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُها، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ؛ فَلْيَأْتِ بَابَ الْمَدِينَةِ.(٣)

٨٨ - عَنْ سعيدِ بنِ جُبيرٍ عَنِ ابنِ عباسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ! أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَأَنْتَ بَابُهَا وَلَنْ تُؤْتَى الْمَدِينَةُ إِلَّا مِنْ قِبَلِ الْبَابِ وَكَذِبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّنِي وَيُبْغِضُكَ لِأَنَّكَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ لَحْمُكَ لَحْمِي وَدَمُكَ دَمِي وَرُوحُكَ مِنْ رُوحِي....(٥)

٨٩ - بِالْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيٍّ عَليهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

١ - فضائل الخمسة ٢/٢٥١، كنز العمال ١٣/١٣٨، جامع الاحاديث للسيوطى ١٦/٢٥٩، احقاق الحق ٥/٥٠٠، المستدرک للحاکم ٣/١٢٧، الامام على ٢/٣٦٤ باختلاف يسير

٢ - كشف الغمة ١/١١٣، اثبات الهداة ٢/٢٣٦، مناقب على بن أبيطالب /٨٣، ينابيع المودة /٢٣٣، البحار ٣٠٢/٣٠

٣ - احقاق الحق ٥/٤٧٠ ٣ - احقاق الحق ٥/٤٧٦

٥ - ينابيع المودة / ٢٨، اثبات الهداة ١/٩٩٣ بتفاوة

وَسَلَّمَ :أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا وَلَاتُؤْتَى الْبُيُوْتُ إِلَّا مِنْ أَبْوَابِهَا.(۱)

۹۰ ـ عَنِ الْأَصْبغ بنِ نَبَاتَةَ عَنْ عليِّ بنِ أبِي طَالِبٍ عليهِ السَّلامُ قَالَ :قَالَ رسولُ اللّهُ صَلَّى اللّهُ عليهِ وآلهِ وَسَلَّمَ أَنَامَدِينَةُ العِلْمِ وَأَنْتَ بَابُهَا، يَا عَلِيُّ !كَذِبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَدْخُلُهَا مِنْ غَيْرِ بَابِهَا.(۲)

حضرت علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر علم کا دروازہ ہیں

۸۱۔ حضرت ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے اپنے اجداد سے نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! میں علم کا شہر ہوں اور تم اس کا دروازہ ہو جھوٹ کہتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ دروازہ کے بغیر شہر میں داخل ہوگا۔

۸۲۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے خداوندِ متعال نے فرمایا "گھروں میں ان کے دروازوں سے داخل ہو۔" پس جو بھی علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس دروازہ سے داخل ہو۔

۸۳۔ حمزہ بن ابی سعید خدری نے اپنے والد سے نقل کیا اس نے کہا میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے جو علم حاصل کرنا چاہتا ہے علیؑ سے حاصل کرے۔

۸۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے جو اس شہر

---

۱ ـ احقاق الحق ۵/۴۹۸، البحار ۴۰/۲۰۶ بادنی التفاوت

۲ ـ احقاق الحق ي/۴۹۷

میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے دروازے سے داخل ہونا چاہیے۔

۸۵۔ ابن عباس سے نقل ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں دانش کا شہر اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے جو بھی دانش چاہتا ہے اسے دروازے سے داخل ہونا ہوگا۔

۸۶۔ ابن عباس سے نقل ہوا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے جو بھی علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو دروازہ سے داخل ہو۔

۸۷۔ ابن عباس سے نقل ہوا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے جو بھی دانش کا طالب ہے اسے شہر کے دروازے سے داخل ہونا چاہیے۔

۸۸۔ سعید بن جُبیر نے ابن عباس سے نقل کیا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ: میں دانش کا شہر ہوں اور تم اس کا دروازہ ہو دروازے کے علاوہ کوئی شہر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جھوٹ بولتا ہے وہ جو یہ گمان کرتا ہے کہ ہمیں دوست رکھتا ہے حالانکہ وہ تمہارا دشمن ہے، چونکہ تم مجھ میں سے ہو اور میں تم میں سے تمہارا گوشت میرا گوشت اور تمہارا خون میرا خون اور تمہاری روح میری روح ہے۔

۸۹۔ علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے گھروں میں ان کے دروازوں کے بغیر داخل نہیں ہو سکتے۔

۹۰۔ اصبغ بن نباتہ نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور یا علی علیہ السلام! تم اس کا دروازہ ہو جھوٹ بولتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ شہر کے دروازے کے بغیر شہر میں داخل ہوگا۔

۲۵۔ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ بَابُ خَزَانَةِ عِلْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۹۱۔ وَبِالْإِسْنَادِ عَنِ الرِّضَا عليهِ السلامُ عَنْ آبائِهِ عَلَيهِمُ السَّلامُ عَنْ محمدِ بنِ عليٍ عليهِ السلامُ عَن جابرِ بنِ عبدِاللّٰهِ الْأنصاريِّ قالَ: قَالَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وآلِهِ وسَلَّمَ: أَنَا خَزَانَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ مِفْتَاحُهَا (مِفْتَاحُهُ خ ل) فَمَنْ أَرَادَ الخَزَانَةَ؛ فَلْيَأْتِ الْمِفْتَاحَ.(۱)

۹۲۔ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وآلِهِ وسَلَّمَ: عَلِيٌّ خازِنُ عِلْمِيْ.(۲)

علی علیہ السلام رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کے خزانے کا دروازہ ہیں

۹۱۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے اجداد سے انہوں نے محمد بن علی علیہ السلام سے اور انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا خزانہ ہوں اور علی علیہ السلام اس کی چابی ہے جو بھی خزانہ چاہتا ہے وہ چابی کے پیچھے جائے۔

۹۲۔ گفتارِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے آپ نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے علم کے خزینہ دار ہے۔

۲۶۔ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ بَابُ مَدِيْنَةِ الْفِقْهِ

۹۳۔ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْفِقْهِ وَعَلِيٌّ

۱۔ اثبات الهداة ۱/ ۳۱، البحار ۴۰/ ۲۰۱

۲۔ الغدير ۳/ ۹۶

بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ؛ فَلْيَأْتِ الْبَابَ. (۱)

حضرت علی علیہ السلام فقہ کے شہر کا دروازہ ہیں

۹۳۔ ایک روایت میں نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں فقہ کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے جو بھی طالبِ علم ہے اسے اس دروازے سے داخل ہونا ہوگا۔

۲۷۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَابُ مَدِيْنَةِ الْحِكْمَةِ

۹۴۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عبدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عليهِ وآلهِ وسلَّمَ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ؛ فَلْيَأْتِ إِلَى بَابِهَا. (۲)

۹۵۔ قَالَ رسولُ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عليهِ وآلهِ وسلَّمَ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْحِكْمَةَ، فَلْيَأْتِ الْبَابَ. (۳)

۹۶۔ بِالإِسْنَادِ، عَنْ عليٍّ عليهِ السلامُ عَنِ النَّبِيِّ صلَّى اللّٰهُ عليهِ وآلهِ وسلَّمَ: أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْحِكْمَةَ، فَلْيَأْتِهَا مِنْ بَابِهَا. (۴)

۱۔ احقاق الحق ۵/۵۰۵، تذکرة الخواص / ۵۲

۲۔ احقاق الحق ۵/۵۰۳، الامام علی ۲/۴۶۳ باختلاف فی موارد

۳۔ فضائل الخمسة ۲/۲۴۹، مناقب علی بن ابیطالب / ۸۶، احقاق الحق ۵/۵۰۲، اثبات الهداة ۲/۹۷ باختلاف فی موارد

۴۔ احقاق الحق ۵/۵۱۰، مناقب علی بن ابیطالب / ۸۷ باختلاف یسیر

۹۷ ـ بِالإسنادِ، عَن عبدِاللّٰهِ قَالَ :كُنتُ عِندَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسُئِلَ عَنْ عَلِيٍّ عليهِ السلامُ فَقَالَ:قُسِّمَتِ الحِكْمَةُ عَشَرَةَ أَجْزَاءٍ فَأُعْطِيَ عَلِيٌّ تِسْعَةَ أَجْزَاءٍ وَالنَّاسُ جُزْءًا وَاحِدًا).(۱)

۹۸ ـ عَنِ ابنِ عباسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليهِ وآلِهِ وسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أبِي طالبٍ عليهِ السلامُ :يَا عَلِيُّ !أَنَامَدِينَةُ الحِكْمَةِ وَأَنْتَ بَابُهَا وَلَنْ تُؤْتَى المَدِينَةُ إِلَّا مِنْ قِبَلِ البَابِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام مدینۃ الحکمت کا دروازہ ہیں

۹۴ـ جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل ہوا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہیں جو بھی اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے تو اس کے دروازے سے داخل ہو۔

۹۵ـ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے جو بھی حکمت چاہتا ہے دروازے سے داخل ہو۔

۹۶ـ علی علیہ السلام سے نقل ہوا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہے جو بھی حکمت کا ارادہ رکھتا ہے وہ اس کے دروازے سے داخل ہو۔

۱ـ مناقب علی بن أبیطالب / ۲۸۷، احقاق الحق ۵/ ۵۱۷، الغدیر ۳/ ۹۶، ارشاد القلوب / ۲۱۲ ،کشف الغمہ ۱/ ۱۱۳ باختلاف یسیر، کنز العمال ۱۳/ ۱۳۶

۲ـ کمال الدین / ۲۴۱، البحار ۴۰/ ۲۰۳

۹۷۔عبداللہ کہتے ہیں میں پیغمبر ﷺ کی خدمت میں تھا کہ لوگوں نے آپؐ سے علی علیہ السلام کے بارے میں سوال کیے پیغمبر ﷺ نے فرمایا: حکمت دس حصوں میں تقسیم ہوئی ہے، اس کے نو حصے علی علیہ السلام کو اور ایک حصہ لوگوں کو دیا گیا۔

۹۸۔ابن عباس نے کہا رسولِ خدا ﷺ نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ میں حکمت کا شہر ہوں اور تم اس کا دروازہ ہو، دروازے کے بغیر کوئی شہر میں داخل نہیں ہو سکتا۔

۲۸۔سَلُوْنِیْ قَبْلَ اَنْ تَفْقِدُوْنِیْ

۹۹۔عَنْ جَعفرِ بنِ محمدٍ عَن ابیهِ عَن آبائهِ علیهمُ السلامُ عَنْ عليٍّ علیهِ السلامُ قَالَ :سَلُوْنِیْ عَنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَتْ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فِيْ لَيْلٍ وَنَهَارٍ وَلَا سَيْرٍ وَلَا مَقَامٍ، إِلَّا وَقَدْ أَقْرَأَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَّمَنِيْ تَأْوِيْلَهَا.(۱)

۱۰۰۔قَالَ عَلِيٌّ علیهِ السَّلامُ :سَلُوْنِيْ عَنْ كِتَابِ اللّٰهِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ آيَةٍ إِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُ بِلَيْلٍ نَزَلَتْ أَمْ بِنَهَارٍ، فِيْ سَهْلٍ أَمْ فِيْ جَبَلٍ.(۲)

۱۰۱۔ بِالإسنادِ، عَن أميرِ المؤمنينَ علیهِ السلامُ أَنَّهُ كَانَ يقولُ :سَلُوْنِيْ قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُوْنِيْ، أَلَاتَسْأَلُوْنَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْمَنَايَا وَالْبَلَايَا وَالْأَنْسَابِ؟(۳)

۱۰۲۔قَالَ أميرُ المؤمنينَ علیهِ السَّلامُ :أَيُّهَا النَّاسُ اسْأَلُوْنِيْ قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُوْنِيْ

۱۔الاحتجاج ۱/۳۸۸

۲۔احقاق الحق ۷/۵۸۶

۳۔البحار ۲۶/۱۴۷

فَلَأَنَا بِطُرُقِ السَّمَاءِ أَعْلَمُ مِنِّى بِطُرُقِ الأَرْضِ.....(١)

١٠٣ ـ عَنِ الرِّضا عَن آبائِهِ عليهمُ السَّلامُ قال :قَال الحُسَينُ عليهِ السلامُ: خَطَبَنا أَمِيرُالمُؤمِنينَ صَلَواتُ اللهِ عَلَيهِ فَقالَ :سَلُونِى عَنِ القُرآنِ أُخبِرُكُم عَن آياتِهِ فِيمَنْ نَزَلَتْ وَأَيْنَ نَزَلَتْ.(٢)

١٠٤ ـ قالَ عُمَيرُ بْنُ عبدِاللهِ :خَطَبَنا عَلِيُّ بْنُ أَبِى طَالِبٍ عَليهِ السَّلامُ عَلى مِنبَرِ الكُوفَةِ فَقالَ :أَيُّهَاالنَّاسُ! سَلُونِى قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُونِى، فَبَيْنَ الجَنبَيْنِ مِنِّى عِلْمٌ جَمٌّ.(٣)

١٠٥ ـ عَنْ عليّ بنِ ابِى طالبٍ عليهِ السلامُ وَهُوَ يَقُولُ :سَلُونِى قَبلَ أَنْ تَفقِدُونِى! فَإِنّى لَا أُسأَلُ عَنْ شَىءٍ دُونَ العَرشِ، إِلَّا أَخبَرْتُ عَنهُ.(٤)

١٠٦ ـ (فِى حَدِيثٍ) وَقالَ [أَمِيرُالمُؤمِنينَ عليهِ السَّلامُ] :سَلُونِى قَبلَ أَنْ تَفقِدُونِى فَوَالَّذِى فَلَقَ الحَبَّةَ وَبَرأَ النَّسَمَةَ إِنِّى لَأَعلَمُ بِالتَّوراةِ مِنْ أَهلِ التَّوراةِ وَإِنِّى أَعلَمُ بِالإِنجِيلِ مِنْ أَهلِ الإِنجِيلِ وَإِنِّى لَأَعلَمُ بِالقُرآنِ مِنْ أَهلِ القُرآنِ.....(٥)

١٠٧ ـ (قالَ ابانٌ عَنْ سُلَيمٍ) قَالَ :جَلَسْتُ إِلَى عَلِيّ عَليهِ السَّلامُ بِالكُوفَةِ فِى المَسجِدِ وَالنَّاسُ حَوْلَهُ فَقالَ :سَلُونِى قَبلَ أَنْ تَفقِدُونِى سَلُونِى عَنْ كِتابِ اللهِ فَوَ اللهِ مَا نَزَلَتْ آيَةٌ مِنْ كِتابِ اللهِ إِلَّا وَقَدْ أَقرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَّمَنِى تَأوِيلَهَا.....(٦)

---

١ ـ البحار ١٠ / ١٢، تفسير نورالثقلين ١ / ٣٢٣، ينابيع المودة / ٦٦

٢ ـ البحار ٩٢ / ٧٩، عيون أخبار الرضا ٢ / ٦٢

٣ ـ الفصول المائة ٣ / ١٦٩

٤ ـ كنز العمال ١٣ / ١٦٥

٥ ـ سليم بن قيس / ٢٢

٦ ـ سليم بن قيس / ٢١٣

اس سے پہلے کہ میں آپ کے درمیان سے چلا جاؤں مجھ سے پوچھیں

۹۹۔ جعفر بن محمد نے اپنے اَجداد سے انہوں نے علی علیہ السلام سے نقل کیا علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے خداوند کی کتاب کے بارے میں سوال کریں خدا کی قسم کوئی ایسی آیت نہیں جو رات یا دن سفر یا حضَر میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی ہو اور انہوں نے میرے لیے قرأت نہ کی ہو بلکہ سب کی قرأت کی اور ان کی تاویل بھی بتائی۔

۱۰۰۔ مجھ سے خدا کی کتاب کے بارے میں پوچھیں کوئی ایسی آیت نہیں مگر یہ کہ میں جانتا ہوں رات کو نازل ہوئی ہے یا دن کو آیا میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر۔

۱۰۱۔ نقل ہوا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: اس سے پہلے کہ میں آپ کے درمیان سے اٹھ جاؤں مجھ سے سوال کریں۔ آیا جو انسانوں کی موت حادثات اور انساب کو جانتا ہو اس سے سوال نہیں کرتے؟

۱۰۲۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو! اس سے پہلے کہ میں آپ کے درمیان سے چلا جاؤں مجھ سے سوال کریں میں آسمان کے راستوں کو زمین کے راستوں سے زیادہ جانتا ہوں۔

۱۰۳۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے اَجداد سے نقل کیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: امیر المؤمنینؑ نے ہمارے لیے خطبہ پڑھا اور فرمایا: قرآن کے بارے میں مجھ سے سوال کریں تا کہ اس کی آیات کے بارے میں آپ کو بتاؤں کس کے لیے اور کہاں نازل ہوئیں۔

۱۰۴۔ عُمیر بن عبداللہ نے کہا: علی بن ابی طالب علیہ السلام نے کوفہ میں منبر پر ہمارے لیے خطبہ پڑھا اور فرمایا: اے لوگو! اس سے پہلے کہ مجھ کو اپنے ہاتھ سے دے دو مجھ سے پوچھو کیونکہ میرے سینے میں

علم کا خزانہ چھپا ہوا ہے۔

۱۰۵۔علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا اس سے پہلے کہ میں یہ دنیا چھوڑ دوں مجھ سے پوچھو۔جس چیز کے بارے میں بھی سوال ہو گا عرشِ معلّیٰ کے علاوہ سب کے جواب دوں گا۔

۱۰۶۔امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: اس سے پہلے کہ میں آپ کو چھوڑ جاؤں مجھ سے سوال کریں قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو توڑ کر مخلوق کو خلق کیا میں اہلِ توَرات سے توَرات کو زیادہ جانتا ہوں اور اہلِ اِنجیل سے اِنجیل کو بہتر سمجھتا ہوں اور اہلِ قرآن سے قرآن کا علم زیادہ جانتا ہوں۔

۱۰۷۔ابان نے سلیم سے نقل کیا اس نے کہا ہم مسجد کوفہ میں علی علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ بھی آپ کے اطراف میں موجود تھے آپؑ نے فرمایا: اس سے پہلے کہ مجھے اپنے ہاتھ سے دے دو مجھ سے پوچھو،کتابُ اللہ کے بارے میں سوال کرو، خدا کی قسم کوئی ایسی آیت خدا نے نازل نہیں کی جسے میں نہ جانتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے سب کو پڑھا اور ان کی تاویل بھی بتائی۔

۲۹ ۔ لَوْ کُشِفَ الْغِطَاءُ مَا ازْدَدْتُ یَقِیناً

۱۰۸۔ قَالَ سَعِیدُ بْنُ الْمُسَیِّبِ فَلِهٰذا کَانَ عَلِیٌّ علیه السَّلام یقولُ :سَلُوْنِیْ عَنْ طُرُقِ السَّمٰوَاتِ فَإِنِّیْ أَعْرَفُ بِهَا مِنْ طُرُقِ الْأَرَضِیْنَ، وَلَوْ کُشِفَ الغِطَاءُ؛ مَا ازْدَدْتُ یَقِیناً.(۱)

۱۔ تذکرة الخواص / ۳۴

۱۰۹۔ أمِيرُ المُؤمِنِين وَ إمَامُ المُوَحِّدِين عَليهِ السَّلَامُ قَالَ :لَوْ كُشِفَ لِيَ الغِطَاءُ مَا ازْدَدْتُ يَقِيناً.(۱)

اگر پردے ہٹ جائیں تو میرے یقین میں اضافہ نہیں ہوگا

۱۰۸۔ سعید بن میتب کہتے ہیں کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: آسمانوں کے راستے مجھ سے پوچھیں چونکہ میں ان کو زمین کے راستوں سے زیادہ جانتا ہوں اور اگر پردہ اٹھ جائے پھر بھی میرے یقین میں اضافہ نہیں ہوگا۔

۱۰۹۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: اگر پنہاں چیزوں سے پردہ اٹھ جائے تو میرے یقین میں زیادتی نہیں ہوگی۔

۳۰۔ شَذَرَاتٌ مِّنَ الْخُطْبَةِ الْخَالِيَةِ مِنَ الْأَلِفِ

۱۱۰۔ قَالَ ابنُ أبِي الحَدِيدِ :وَهِيَ خُطبَةٌ خَالِيَةٌ مِّنْ حَرْفِ الْاَلِفِ رَوَاهَا كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ لَهُ عَليهِ السَّلَامُ قَالُوْا:تَذَاكَرَ قَوْمٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :اَىُّ حُرُوْفِ الْهِجَاءِ اَدْخَلُ فِى الْكَلَامِ؟ فَاَجْمَعُوْا عَلَى الْأَلِفِ، فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ [مُرْتَجِلاً مِّنْ غَيْرِ سَابِقِ فِكْرٍ وَلَا تَقَدُّمِ رِوَايَةٍ]:حَمِدْتُ مَنْ عَظُمَتْ مِنَّتُهُ وَسَبَغَتْ نِعْمَتُهُ وَسَبَقَتْ غَضَبَهُ رَحْمَتُهُ .(سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ)وَتَمَّتْ كَلِمَتُهُ، وَنَفَذَتْ مَشِيَّتُهُ

۱۔ مصابیح الأنوار ۱/ ۳۰، المحجة البیضاء ۴/ ۲۰۳، غرر الحکم / ۶۰۳، ارشاد القلوب / ۲۱۲، کشف الغمة ۱/ ۱۷۰ باختلاف یسیر، تذکرة الخواص / ۳۴

وَبَلَغَتْ قَضِيَّتُهُ، حَمِدْتُهُ حَمْدَ (عَبْدٍ خ ل) مُقِرٍّ بِرُبُوبِيَّتِهِ مُتَخَضِّعٍ لِعُبُودِيَّتِهِ مُتَنَصِّلٍ مِنْ خَطِيئَتِهِ، مُعْتَرِفٍ بِتَوْحِيدِهِ مُسْتَعِيذٍ مِنْ وَعِيدِهِ، مُؤَمِّلٍ مِنْهُ مَغْفِرَةً تُنْجِيهِ يَوْمَ يُشْغَلُ عَنْ فَصِيلَتِهِ وَبَنِيهِ.

وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَرْشِدُهُ وَنَسْتَهْدِيهِ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ، وَشَهِدْتُ لَهُ شُهُودَ مُخْلِصٍ مُوقِنٍ وَفَرَّدْتُهُ تَفْرِيدَ مُؤْمِنٍ مُتَيَقِّنٍ، وَوَحَّدْتُهُ تَوْحِيدَ عَبْدٍ مُذْعِنٍ (بِأَنَّهُ) لَيْسَ لَهُ شَرِيكٌ فِي مُلْكِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ فِي صُنْعِهِ، جَلَّ عَنْ مُشِيرٍ وَوَزِيرٍ وَعَنْ عَوْنٍ وَ مُعِينٍ وَنَصِيرٍ وَنَظِيرٍ....(۱)

بغیر الف کے خطبہ کا ترجمہ

۱۱۰۔ ابن ابی الحدید نے اس خطبہ کے بارے میں کہا: یہ خطبہ حرف الف سے خالی ہے اور بہت سے لوگوں نے اسے اس طرح نقل کیا ہے کہ ایک دن اصحاب رسول ﷺ کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی کہ کون سے حرف کا کلمات میں سب سے زیادہ کردار ہے، سب نے الف کے بارے میں بتایا ان کے درمیان میں سے علی علیہ السلام نے کھڑے ہو کر فی البدیہہ بغیر الف کے خطبہ پڑھا۔

اس خطبہ کا ترجمہ درج ذیل ہے

میں تعریف کرتا ہوں اس کی جس کا احسان عظیم اور نعمت کامل ہے اس کی رحمت اور بخشش اس کے غضب اور غصّے سے زیادہ ہے اور اس کا کلام مکمّل اور کامل ہے اس کا ارادہ نافذ اور حکم رسا

۱۔ نہج السعادۃ ۸۷/۱، فضائل الخمسۃ ۲۵۶/۲ باختلاف فی موارد

ہے میں اللہ کی حمد و ثنا اُس بندے کی حمد و ثنا کی طرح کرتا ہوں جو اس کی ربوبیت اور وحدانیت کا اقرار کرتا ہے اور نہایت ہی عاجزی اور انکساری سے اس کی پرستش کرتا ہے اور س نے اپنے گناہوں سے رہائی پا لی ہے اور جو اس کے واحد و یکتا ہونے کا اقرار کرتا ہے اس کے خوف اور ڈر سے اس کی پناہ لیتا ہے اور اس نے بخشش کی امید رکھتا ہے کہ جس دن آدمی اپنے اقربا اور اپنی اولاد سے جدا ہو جائے گا تو خدا اس کے لیے مایۂ نجات ہو گا۔ ہم اس سے مدد مانگتے ہیں، ہدایت اور ارشاد کو اس سے طلب کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس پر توکّل کرتے ہیں میں خود اس کی گواہی دیتا ہوں جو اخلاص اور یقین کا مالک ہے، اہلِ ایمان اور اہلِ یقین کے اعتقاد کی طرح میں بھی اس کو واحد اور یکتا مانتا ہوں، میری نگاہ میں اس کی توحید ایسی ہے جیسی اس بندے کی توحید جو یہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم اور فرمان میں کسی کو شریک نہیں لیتا اور آفرینش میں کوئی اس کا مددگار نہیں، اس کا مرتبہ عالی ہے اور یہ کہ وہ کسی سے مشورہ کرے یا کسی کی مدد کرنے میں کسی سے مدد لے وہ ان تمام چیزوں سے بے نیاز ہے، اس کو کسی کی مدد کرنے کی ضرورت نہیں۔

۳۱۔ شَذَرَاتٌ مِّنْ خُطْبَتِهٖ غَيْرِ الْمَنْقُوْطَةِ

۱۱۱۔ وَمِنْ خُطْبَةٍ لَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَالِيَةٍ مِّنَ النُّقَطِ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ أَهْلِ الْحَمْدِ وَمَأْوَاهُ، وَلَهٗ أَوْكَدُ الْحَمْدِ وَأَحْلَاهُ، وَأَسْعَدُ الْحَمْدِ وَأَسْرَاهُ، وَأَطْهَرُ الْحَمْدِ وَأَسْمَاهُ، وَأَكْرَمُ الْحَمْدِ وَأَوْلَاهُ. اَلْوَاحِدِ الْأَحَدِ الصَّمَدِ لَا وَالِدَ لَهٗ وَلَا وَلَدَ.

...أَلَا لَهُ الْأَوَّلُ لَا مُعَادِلَ لَهٗ، وَلَا رَادَّ لِحُكْمِهٖ، لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ السَّلَامُ

اَلْمُصَوِّرُ الْعَلَّامُ الْحَاكِمُ الْوَدُوْدُ، الْمُطَهَّرُ الطَّاهِرُ، الْمَحْمُوْدُ أَمْرُهُ الْمَعْمُوْرُ حَرَمُهُ، الْمَأْمُوْلُ كَرَمُهُ .عَلَّمَكُمْ كَلَامَهُ، وَأَرَاكُمْ أَعْلَامَهُ، وَحَصَّلَ لَكُمْ أَحْكَامَهُ، وَحَلَّلَ حَلَالَهُ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ، وَحَمَّلَ مُحَمَّداً الرِّسَالَةَ، رَسُوْلُهُ الْمُكَرَّمُ الْمُسَوَّدُ الْمُسَدَّدُ، الطُّهْرُ الْمُطَهَّرُ ...أَطْهَرُ وُلْدِ آدَمَ مَوْلُوْداً، وَأَسْطَعُهُمْ سُعُوْداً، وَأَطْوَلُهُمْ عَمُوْداً وَأَرْوَاهُمْ عُوْداً، وَأَصَحُّهُمْ عُهُوْداً، وَأَكْرَمُهُمْ مُرْداً وَكُهُوْلاً ...اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَدَوَامُهُ، وَالْمُلْكُ وَكَمَالُهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، وَسِعَ كُلُّ حِلْمٍ حِلْمُهُ، وَسَدَّدَ كُلَّ حُكْمٍ حُكْمُهُ، وَحَدَرَ كُلَّ عِلْمٍ عِلْمُهُ.(۱)

بغیر نقطہ کے خطبہ کا ترجمہ

۱۱۱۔ سب تعریفیں اس خدا کی جو حمد اور تعریف کے لائق ہے مُحکم اور خوبصورت ترین تعریف اس کی ہے پُر مسرت اور اعلیٰ تعریف کا تعلق اس کی ذات سے ہے پاکیزہ اعلیٰ اور بہترین تعریف اس کے لیے ہے وہی جو واحد اور یکتا اور بے نیاز ہے نہ اس کا باپ ہے اور نہ ہی بیٹا جان لیں اس کی ذات سب سے پہلے تھی اس کی کوئی مثل نہیں اور کوئی بھی اس کے حکم اور فرمان کو روک نہیں سکتا اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہ حاکم سلامتی عطا کرنے والا مصوّر اور بہت ہی دانا اور پُر مہر و محبت حکمران ہے۔ وہ مُطہّر اور طاہر ہے اس کا حکم قابلِ ستائش و تعریف اس کا حَرَم آباد اور اس کا فضل سب کی آرزو اور تمنا ہے اس نے اپنے کلام کی تمہیں تعلیم دی اور اس کی نشانیاں اور علامتیں تمہیں بتائیں اور اس کے احکام تمہارے لیے مہیا کیے اور اپنے حلال کو حلال اور حرام کو حرام قرار دیا اس نے

۱۔ نهج السعادة ۱/۱۰۰

رسالت کے بوجھ کو محمد ﷺ کے دوشِ مبارک پر رکھا وہی پیغمبر جو اللہ تعالیٰ کو بہت عزیز تھے جنھیں اس نے سرداری اور بزرگواری عطا کی اور اُن کو سیدھے راستے کا ہادی بنایا اور انھیں پاک اور پاکیزہ بنایا۔ وہی جو آدمؑ کی اولاد میں سے مُطّہر شمار ہوتے ہیں وُہی جن کا ستارہ سب سے زیادہ روشن اور جن کی اِستقامت اور پائیدِاری سب سے زیادہ وُہ جن کی ٹہنی سب سے زیادہ پُر رونق اور تروتازہ اور اپنے عہد اور پیمان میں سب سے زیادہ وفادار، جوانوں اور ضعیفوں سے عزیز تر ہیں۔

خُداوندا سب تعریفیں ہمیشہ تیرے لیے ہیں اور تُو مطلق العنان اور حاکم ہے اس کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں۔ اس کا صبر اور تحمل ہر صبر اور تحمل سے وسیع تر ہے اس کا حکم اور فرمان ہر حکم سے محکم اور قدرت والا ہے اور اس کا علم ہر علم اور دانش سے اعلیٰ تر ہے۔

۳۲۔ أَقْضَاكُمْ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَام

۱۱۲۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ قَضٰى عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ(عَلَيْهِ السَّلَامُ) بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ۔(۱)

۱۱۳۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَقْضَاكُمْ عَلِيٌّ.(۲)

۱۱۴۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ أَعْلَمُ النَّاسِ بِفَصْلِ الْقَضَاءِ.(۳)

۱۔ کشف الیقین / ۶۷

۲۔ کشف الیقین / ۴۵، الغدیر ۳/ ۹۶، الکافی ۷/ ۴۲۵

۳۔ احقاق الحق ۱۵/ ۳۹۵

۱۱۵ ـ بِالْإِسْنادِ، قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَعْلَمُ أُمَّتِي بِالسُّنَّةِ وَالْقَضاءِ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طالِبٍ عَلَيْهِ السَّلامُ.(۱)

۱۱۶ ـ بِالْإِسْنادِ، عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيُّ بْنُ أَبِيطالِبٍ أَعْلَمُ أُمَّتِي، وَأَقْضاهُمْ فِيما اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْ بَعْدِي.(۲)

۱۱۷ ـ قالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلامُ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَی الْيَمَنِ، فَقُلْتُ: يا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي حَدِيثُ السِّنِّ، قالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلی صَدْرِي وَقالَ: إِذْهَبْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَيُثَبِّتُ لِسانَکَ وَيَهْدِي قَلْبَکَ، قالَ: فَما شَکَکْتُ فِي قَضاءٍ بَيْنَ خَصْمَيْنِ قاما بَيْنَ يَدَيَّ بَعْدُ.(۳)

۱۱۸ ـ بِالْإِسْنادِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَی الْيَمَنِ فَقُلْتُ: يا رَسُولَ اللّٰهِ تَبْعَثُنِي وَأَنا شابٌّ أَقْضِي بَيْنَهُمْ وَلا أَدْرِي بِالْقَضاءِ، قالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي ثُمَّ قالَ: اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَثَبِّتْ لِسانَهُ، قالَ: فَما شَکَکْتُ بَعْدُ فِي قَضاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ.(۴)

حضرت علی علیہ السلام تمہارے لیے بہترین حاکم ہیں

۱۱۲۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو امیر المؤمنین علیہ السلام نے تم دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کیا

۱۔ احقاق الحق ۴/ ۳۲۲

۲۔ الارشاد للمفید / ۲۲

۳۔ الفصول المائة ۵/ ۲۶۸

۴۔ فضائل الخمسة ۲/ ۲۶۰، المناقب للخوارزمی / ۱۳، کنز العمال ۱۳/ ۱۲۰ و احقاق الحق ۸/ ۳۹ باختلاف فی موارد

ہے، یہ جو تم دونوں کے لیے علی علیہ السلام نے حکم سنایا ہے حکمِ الٰہی تھا۔

۱۱۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام تمہارے لیے بہترین حاکم ہے۔

۱۱۴۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام لوگوں کے جھگڑے اور دشمنی کے معاملات میں عقلمند اور دانا ترین انسان ہے۔

۱۱۵۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میری امت کے افراد میں سے میری سُنّت اور حکمرانی میں عقلمند اور دانا ہے۔

۱۱۶۔ ابنِ عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میری امت میں سے سب سے عاقل اور دانا ہے اور میرے بعد جو چیزیں باعثِ اختلاف ہوں گی اس میں ان کی عدالت اور قضاوت سب سے بہترین ہے۔

۱۱۷۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن کے لیے روانہ کیا میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جوان ہوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ مُبارک کو میرے سینے پر رکھا اور فرمایا: خدایا: اس کے دل کو ہدایت کر اور اس کی زبان کو قوی اور طاقتور بنا علی علیہ السلام نے فرمایا اس کے بعد میں نے لوگوں کے درمیان جو بھی فیصلے کیے کوئی بھی رد نہیں ہوا۔

۱۱۸۔ علی علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف روانہ کیا میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو ایک جوان ہوں اور میں فیصلے کرنا بھی نہیں جانتا ہوں آپ مجھے یمن کی طرف روانہ کر رہے ہیں؟ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو میرے سینے پر مارا اور فرمایا: خدایا! اس کے قلب کو ہدایت اور اس کی زبان کو قدرت عطا فرما۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: اس کے بعد میں نے دو آدمیوں کے درمیان جو بھی حکم سنایا کبھی بھی اس پر اعتراض نہیں ہوا۔

۳۳۔ حَزْمُ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ

۱۱۹ ــ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ :وَلَعَمْرِي مَا عَلَيَّ مِنْ قِتَالِ مَنْ خَالَفَ الْحَقَّ وَخَابَطَ الْغَيَّ مِن ادِّهَانٍ وَلَا ايهَانٍ.(۱)

۱۲۰ ــ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَا تَشْكُوْا عَلِيّاً، فَوَاللّٰهِ اَنَّهُ لَأَخْشَنُ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ.(۲)

۱۲۱ ۔ وَقَالَ(النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) : عَلِيٌّ عَمُوْدُ الدِّيْنِ، وَقَالَ :هٰذَا هُوَ الَّذِيْ يَضْرِبُ النَّاسَ بِالسَّيْفِ عَلَى الْحَقِّ بَعْدِيْ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام کی اِستقامت

۱۱۹۔علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھے اپنی جان کی قسم! میں کبھی بھی حق کے مخالفین اور گمراہ لوگوں کے ساتھ جنگ میں سستی نہیں کروں گا۔

۱۲۰۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آپ نے فرمایا: علی علیہ السلام سے کوئی اور شکایت نہ کریں کیونکہ وہ خداوند کے بارے میں خوشامد نہیں کرتا۔

۱۲۱۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام دین کا ستون ہے اور فرمایا یہ وہ ہے جو حق کے دفاع کی

۱۔ نہج البلاغہ فیض /۷۸

۲۔ بہج الصباغۃ ۱۲۹/۴، احقاق الحق ۲۴۴/۴ والبحار ۳۷۳/۲۱ باختلاف فی موارد

۳۔الکافی ۳۵۴/۱

خاطر تلوار اٹھا کر لوگوں سے لڑے گا۔

نَماذِجُ مِنْ قَضاءِ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلامُ

۳۴۔ قَضاؤُهُ لِخَمْسَةٍ فِی قَضِیَّةٍ وَّاحِدَةٍ

۱۲۲۔ بِالإِسْنادِ، عَنِ الْأَصْبَغِ بنِ نُباته قالَ: أُتِیَ عُمَرُ بِخَمْسَةِ نَفَرٍ اُخِذُوا فِی الزِّنا، فَأَمَرَ أَنْ یُقامَ عَلیٰ کُلِّ واحِدٍ مِنْهُمُ الْحَدُّ، وَکانَ أَمیرُالْمُؤمِنینَ عَلیهِ السَّلامُ حاضِرًا فَقالَ: یا عُمَرُ! لَیْسَ هٰذا حُکْمَهُمْ؟!

قالَ عُمَرُ: فَأَقِمْ أَنْتَ الحَدَّ عَلَیْهِمْ، فَقَدَّمَ علیهِ السَّلامُ واحِدًا مِنهُمْ فَضَرَبَ عُنُقَهُ، وَقَدَّمَ الْآخَرَ فَرَجَمَهُ، وَقَدَّمَ الثّالِثَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ، وَقَدَّمَ الرّابِعَ فَضَرَبَهُ نِصْفَ الْحَدِّ، وَقَدَّمَ الْخامِسَ فَعَزَّرَهُ فَتَحَیَّرَ عُمَرُ وَتَعَجَّبَ النّاسُ مِنْ فِعْلِهِ، فَقالَ عُمَرُ: یا أَباالْحَسَنِ خَمْسَةُ نَفَرٍ فِی قِصَّةٍ وّاحِدَةٍ، أَقَمْتَ عَلَیْهِمْ خَمْسَةَ حُدُودٍ، لَیْسَ شَیْءٌ مِنْها یُشْبِهُ الْآخَرَ؟!! فَقالَ أَمیرُالْمُؤمِنینَ عَلیهِ السَّلامُ: أَمّاالْأَوَّلُ: فَکانَ ذِمِّیًّا فَخَرَجَ عَنْ ذِمَّتِهِ لَمْ یَکُنْ لَهُ حَدٌّ إِلَّا السَّیْفُ.

وَأَمّا الثّانِی: فَرَجُلٌ مُحصَنٌ کانَ حَدُّهُ الرَّجْمُ.

وَأَمّا الثّالِثُ: فَغَیْرُ مُحصَنٍ حَدُّهُ الْجَلْدُ، وَأَمّا الرّابِعُ: فَعَبْدٌ ضَرَبْناهُ نِصْفَ الْحَدِّ. وَأَمّاالْخامِسُ: مَجْنونٌ مَغلوبٌ علی عَقْلِهِ.(۱)

۱۔ التهذیب ۱۰/۵۰، الفصول المائة ۵/۳۳۱

حضرت علی علیہ السلام کے فیصلوں میں سے چند فیصلے

حضرت علی علیہ السلام کا ایک قضیے میں فیصلہ

۱۲۲۔ اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ پانچ زانیوں کو حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا۔ حضرت عمرؓ نے ہر ایک پر حد جاری کرنے کا حکم دیا۔ حضرت علیؑ وہاں پر موجود تھے۔ آپ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اس کا حکم اس طرح نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا: آپ ان پر حد جاری کریں۔

امیرالمؤمنینؑ نے ایک کی گردن اُڑا دی اور دوسرے کو سنگسار کیا اور تیسرے کو کوڑے لگائے چوتھے پر آدھی حد جاری کی پانچویں کو تنبیہ کی یعنی شرعی حد سے کم سزا دی۔ عمر اس حکم سے حیران ہو کر رہ گئے اور لوگوں نے بھی تعجب کیا عمر نے کہا: یا اباالحسنؑ! آپ نے پانچوں افراد پر ایک ہی واقعہ میں مختلف حدّ جاری کی؟ امیرالمؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: پہلا فرد اہلِ ذمّہ تھا وہ اپنے ذِمّہ سے خارج ہو چکا تھا اس پر تلوار کے علاوہ کوئی اور حدّ نہیں تھی دوسرا فرد شادی شدہ تھا اس کو سنگسار ہی ہونا تھا اور تیسرا شخص کیونکہ غیر شادی شدہ تھا اس نے کوڑے کھائے اور چوتھا فرد کیونکہ غلام تھا اس پر آدھی حد جاری کی گئی اور جو پانچواں شخص تھا وہ پاگل تھا اس لیے اس پر حد جاری نہیں کی گئی۔

۳۵۔ جَارِيَتَانِ تَنَازَعَتَا فِي ابْنٍ وَبِنْتٍ

۱۲۳۔ عَن جابرِ الجعفيِّ عن تميم بنِ خزامِ الأسديِّ: أنَّهُ دُفِعَ إلى عُمَرَ مُنَازَعَةُ جَارِيَتَيْنِ تَنَازَعَتَا فِي ابْنٍ وَبِنْتٍ، فَقَالَ: أَيْنَ أَبُو الْحَسَنِ مُفَرِّجُ الْكُرَبِ؟ فَدُعِيَ لَهُ بِهِ فَقَصَّ

عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَدَعَا بِقَارُوْرَتَيْنِ فَوَزَنَهُمَا، ثُمَّ أَمَرَ كُلَّ وَاحِدَةٍ فَحَلَبَتْ فِي قَارُورَةٍ، وَوَزَنَ الْقَارُوْرَتَيْنِ فَرَجَحَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى، فَقَالَ: اَلِابْنُ لِلَّتِي لَبَنُهَا أَرْجَحُ، وَالْبِنْتُ لِلَّتِي لَبَنُهَا أَخَفُّ. فَقَالَ عُمَرُ: مِنْ أَيْنَ قُلْتَ ذٰلِكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لِأَنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ.(۱)

دو عورتوں کے درمیان ایک بیٹی اور بیٹے پر جھگڑا

۱۲۳۔ جابر بن جعفی نے تمیم بن اسدی سے نقل کیا کہ: دو کنیزیں جو ایک لڑکی اور لڑکے پر آپس میں جھگڑا کر رہی تھیں انہیں عمر کے سامنے لایا گیا عمر نے کہا: کہاں ہے ابوالحسنؑ جو غم کو دور کرنے والے ہیں؟ بس امیر المومنین علیہ السلام اس کے پاس آئے اور عمر نے پورا واقعہ سنایا۔ علی علیہ السلام نے دو شیشیاں منگوائیں اور ان کا وزن کیا اس کے بعد ان دو کنیزوں سے کہا کہ ان شیشیوں میں اپنا دودھ نکال کر لے آئیں اس کے بعد دودھ کا وزن کیا ان میں سے ایک کا وزن بھاری تھا۔ فرمایا: لڑکا اس عورت کا ہے جس کا دودھ بھاری ہے اور لڑکی اس کی ہے جس کا دودھ ہلکا ہے عمر نے کہا: یا اباالحسنؑ! اس کو کہاں سے بیان کر رہے ہو؟ فرمایا: اس لیے کہ خداوند نے مرد کے حصے کو عورت کے حصہ سے دُگنا قرار دیا ہے۔

۳۶۔ اِمْرَأَتَانِ تَنَازَعَتَا طِفْلًا وَاحِدًا

۱۲۴۔ وَرُوِيَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ تَنَازَعَتَا عَلَى عَهْدِ عُمَرَ فِي طِفْلٍ ادَّعَتْهُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُ

۱۔ الفصول المائة ۳۴۴/۵، الغدیر ۱۲۶/۶، الفقیه ۱۹/۳ باختلاف فی موارد

ما وَلَدَاُلها بِغَيرِ بَيِّنَةٍ ولَمْ يُنازِعْهُ مَا فِيهِ غَيرُهُما، فَالْتَبَسَ الْحُكْمُ فِي ذٰلِكَ عَلٰى عُمَرَ وَفَزَعَ فِيهِ إلَى أمِيرِ الْمُؤمِنِينَ عليهِ السلامُ، فَاسْتَدْعَى الْمَرْأتَيْنِ وَوَعَظَهُما وَخَوَّفَهُمَا، فَأقَامَتَا عَلَى التَّنازُعِ وَالإخْتِلافِ، فَقَالَ عَلَيهِ السَّلامُ عِنْدَ تَمادِيهِمَا فِي النِّزاعِ :إيْتُونِي بِمِنْشَارٍ، فَقالَتِ الْمَرأتانِ :مَا تَصْنَعُ؟فَقالَ :أقُدُّهُ نِصْفَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنكُمَا نِصْفُهُ. فَسَكَتَتْ إحْدٰيهُمَا وَقالَتِ الْاُخْرٰى :اللّٰهَ اللّٰهَ يَاأبَا الْحَسَنِ إنْ كَانَ لَابُدَّ مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ سَمَحْتُ بِهِ لَهَا فَقَالَ :اَللّٰهُ أكْبَرُ هٰذَا ابْنُكِ دُونَهَا، وَلَوْ كَانَ ابْنَهَا لَرَقَّتْ عَلَيْهِ وَاَشْفَقَتْ فَاعْتَرَفَتِ الْمَرْأةُ الْاُخْرٰى بِأنَّ الْحَقَّ مَعَ صَاحِبَتِهَا وَالْوَلَدَ لَهَادُونَهَا، فَسُرِيَ عَنْ عُمَرَ وَدَعَا لِأمِيرِ الْمُؤمِنِينَ عَليهِ السَّلامُ بِمَا فَرَّجَ عَنْهُ فِي الْقَضَاءِ (۱)

دو عورتوں کا ایک بچّے پر تنازعہ

۱۲۴۔ نقل ہوا ہے کہ عمر کے زمانے میں دو عورتیں ایک بچّے پر آپس میں لڑ رہی تھیں، ہر ایک عورت بغیر کسی گواہ کے یہ دعویٰ کر رہی تھی کہ بچّہ میرا ہے، ان کے علاوہ کوئی اور دعوے دار نہیں تھا عمر اس مسئلہ کے حکم کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ مجبوراً اس نے امیر المؤمنین علیہ السلام کی پناہ لی علی علیہ السلام نے دونوں عورتوں کو طلب کیا ان کو نصیحت کی اور انہیں سمجھایا۔ لیکن وہ ویسے ہی اپنے دعوے پر ڈٹی رہیں علیؑ نے جب دیکھا کہ دونوں کا جھگڑا ختم نہیں ہوگا فرمایا میرے لیے ایک آری لے آئیں عورتوں نے پوچھا کیا کروگے؟ فرمایا اس بچّے کے دو حصے کرتا ہوں اور ہر ایک کو اس کا آدھا حصہ دوں گا اس

۱۔ الارشاد للمفید/۱۱۰، کشف الیقین/۶۷ ومناقب آل ابیطالب ۲/۳۶۷ باختلاف فی موارد

وقت ان دو عورتوں میں سے ایک عورت چپ رہی لیکن دوسری نے کہا: یا ابا الحسن: اگر ایسا کرنا چاہتے ہو تو میں یہ بچہ اس عورت کو بخش دیتی ہوں علی علیہ السلام نے فرمایا اللہ اکبر، یہ بچہ تمہارا بیٹا ہے اس کا نہیں، اگر اس کا بیٹا ہوتا اس کا دل تڑپ جاتا اور اس پر رحم کھاتی یہاں پر اس عورت نے اعتراف کیا کہ حق اس عورت کا ہے اور یہ بچہ بھی اس کا ہے۔ عمر اس فیصلے سے بہت خوش ہوا اور علی علیہ السلام کے لیے دعا کی کیوں کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اس فیصلے کے ذریعے اس کی پریشانی کو دور کیا۔

۳۷۔ قَضَاؤُهُ فِی الْاَمَانَةِ

۱۲۵۔ بِالإِسنادِ، عَنْ حنشِ بنِ الْمُعتمرِ قَالَ :إِنَّ رَجُلَیْنِ أَتَیَا امْرَأَةً مِنْ قُرَیْشٍ فَاستَودَعَاهَامِائَةَ دِینَارٍ وَقَالَا :لَا تَدْفَعِیهَا إِلَی أَحَدٍ مِنَّا دُونَ صَاحِبِهِ حَتّٰی نَجْتَمِعَ، فَلَبِثَا حَوْلًا، ثُمَّ جَاءَ أَحَدُهُمَا إِلَیْهَا وَقَالَ :إِنَّ صَاحِبِیْ قَدْ مَاتَ فَادْفَعِیْ إِلَیَّ الدَّنَانِیرَ فَأَبَتْ فَثَقُلَ عَلَیْهَا بِأَهْلِهَا، فَلَمْ یَزَلْ بِهَا حَتّٰی دَفَعَتْهَا إِلَیْهِ، ثُمَّ لَبِثَ حَوْلًا آخَرَ فَجَاءَ الْآخَرُ فَقَالَ: اِدْفَعِیْ إِلَیَّ الدَّنَانِیْرَ.

فَقَالَتْ :إِنَّ صَاحِبَکَ جَاءَنِیْ وَزَعَمَ أَنَّکَ قَدْ مِتَّ فَدَفَعْتُهَا إِلَیْهِ .فَاخْتَصَمَا إِلَی عُمَرَ فَأَرَادَأَنْ یَقْضِیَ عَلَیْهَا وَقَالَ لَهَا :مَا أَرَاکِ إِلَّا ضَامِنَةً، فَقَالَتْ :أُنْشِدُکَ اللّٰهَ أَنْ تَقْضِیَ بَیْنَنَا وَارْفَعْنَاإِلَی عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ فَرَفَعَهَا إِلَی عَلِیٍّ وَعَرَفَ أَنَّهُمَا قَدْ مَکَرَا بِهَا، فَقَالَ :أَلَیْسَ قُلْتُمَا لَاتَدْفَعِیهَا إِلَی وَاحِدٍ مِنَّا دُوْنَ صَاحِبِهِ؟ اقَالَ :بَلٰی.

قَالَ :فَإِنَّ مَالَکَ عِنْدَنَا، إِذْهَبْ فَجِیءْ بِصَاحِبِکَ حَتّٰی نَدْفَعَهَا إِلَیْکُمَا فَبَلَغَ ذٰلِکَ عُمَرَ فَقَالَ :لَا أَبْقَانِیَ اللّٰهُ بَعْدَ ابْنِ أَبِیْ طَالِبٍ.(۱)

۱۔ الفصول المائة ۵/۲۳۳ بنقل از مناقب آل ابیطالب ۲/۳۶۷

ایک امانت کے بارے میں فیصلہ

۱۲۵۔ حنش بن مُعتمِر کہتا ہے کہ دو مردوں نے ایک سو دینار بطورِ امانت ایک قریشی عورت کے پاس رکھے اور اس سے کہا: اس امانت کو اگر ہم میں سے کوئی ایک آئے تو نہ دینا جب تک ہم دونوں ساتھ نہ آئیں۔ ایک سال گذر جانے کے بعد ان میں سے ایک شخص اس عورت کے پاس آیا اور کہا میرا دوست مر چکا ہے دینار مجھے دے دو اس عورت نے دینار دینے سے انکار کیا وہ شخص اس عورت کے خانوادہ سے ملا اور ان سے کہا کہ اس عورت سے کہیں کہ میری امانت واپس کر دے اس کے خانوادہ نے اس عورت کو اتنا مجبور کیا کہ اس نے لاچار ہو کر وہ دینار اس مرد کو دے دیے مزید ایک سال گذرنے کے بعد اس مرد کا دوست آیا اور اس عورت سے کہا کہ دینار مجھے دے دو عورت نے کہا ایک سال پہلے تمہارا دوست میرے پاس آیا اور مجھے کہا کہ تم مر چکے ہو میں نے تو دینار اسے واپس کر دیے اس فیصلے کو عمر کے پاس لے گئے عمر نے چاہا کہ اس عورت کے خلاف حکم صادر کرے اس عورت سے کہا تم ضامن ہو عورت نے کہا خدا کے لیے میرا یہ فیصلہ آپ نہ کریں اسے علی علیہ السلام پر چھوڑ دیں عمر نے عورت کو علی کے پاس بھیجا علی علیہ السلام جانتے تھے کہ ان دو مردوں نے اس عورت کے ساتھ دھوکہ اور فریب کیا ہے اس آدمی سے کہا کیا تم دونوں نے اس عورت سے نہیں کہا تھا کہ دینار تم میں سے ایک شخص کو نہ دے اس شخص نے کہا جی ہاں ہم نے اسے کہا تھا فرمایا: آپ کا مال ہمارے پاس ہے تم جاؤ اور اپنے دوسرے ساتھی کو ساتھ لے کر آؤ تا کہ تمہاری امانت واپس کی جائے جب اس فیصلے کی خبر عمر تک پہنچی کہا خدایا مجھے ابو طالبؑ کے بیٹے کے بعد زندہ نہ رکھنا۔

☆☆☆

اَلْفَصْلُ الثَّالِث

فِيْ عِبادَةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

٣٨ـ عِبادَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١٢٦ ـ قَالَ اميرُالمؤمنينَ عليهِ السلامُ :عَبَدْتُ اللّٰهَ قَبْلَ أَنْ يَعْبُدَهُ أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَمْسَ سِنِيْنَ أَوْسَبْعَ سِنِينَ.(١)

١٢٧ ـ قَالَ عَلِيٌّ عليهِ السلامُ :عَبَدْتُ اللّٰهَ مَعَ رَسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ سَبْعَ سِنينَ قَبْلَ أَنْ يَعْبُدَهُ أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ.(٢)

١٢٨ ـ بِالإِسْنادِ، عَنْ عبدِاللّٰهِ بنِ أَبِي الْهُذَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ عليهِ السلامُ قَالَ :مَا أَعْرِفُ أَحَداً مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَبَدَ اللّٰهَ بَعْدَ نَبِيِّنَا غَيْرِي، عَبَدْتُ اللّٰهَ قَبْلَ أَنْ يَعْبُدَهُ أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ تِسْعَ سِنِينَ.(٣)

١٢٩ ـ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عبدِاللّٰهِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَلِيٍّ عليهِ السلامُ قَالَ :صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وآلِهِ وسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ مَعَهُ أَحَدٌ.(٤)

١ـ روضة الواعظين ١/٨٥، فضائل الخمسة ١/١٩٢

٢ـ كنز العمال ١٣/١٢٢، جامع الاحاديث للسيوطى ١٦/٢٤٤

٣ـ خصائص امير المؤمنين للنسائى / ٤٧

٤ـ حلية الأبرار ١/١٣٩، البحار ٣٩/٢٥٢ و الغدير ٣/٢٢٣ باختلاف يسير

١٣٠ ـ (فِيْ حديثٍ) عَنْ أبِي عبدِاللهِ عليهِ السلامُ قَالَ .....وَكَانَ أميرُالْمؤمِنينَ عليهِ السلامُ يَقُولُ وَهُوَسَاجِدٌ :اِرْحَمْ ذُلِّيْ بَيْنَ يَدَيْکَ، وَتَضَرُّعِيْ إِلَيْکَ، وَوَحْشَتِيْ مِنَ النَّاسِ، وَآنِسْنِيْ بِکَ يَا كَرِيمُ.(١)

١٣١ ـ وَكَانَ عَلِيٌّ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أوَّلَ مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ شُكْرًا، وَأوَّلَ مَنْ وَضَعَ وَجْهَهُ عَلَى الْأَرْضِ بَعْدَ سَجْدَتِهِ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ رَسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليهِ وَآلهِ وَسَلَّمَ....(٢)

١٣٢ ـ بِالإسنادِ، عَنْ أبِي عبدِاللهِ عليهِ السَّلامُ قَالَ :كَانَ عَلِيٌّ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِذَا سَجَدَ يَتَخَوّٰى كَمَا يَتَخَوَّى الْبَعِيرُ الضَّامِرُ.(٣)

١٣٣ ـ فَقَالَ (عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ):إِلٰهِيْ كَفٰى بِيْ عِزًّا أَنْ أَكُونَ لَکَ عَبْدًا، وَكَفٰى بِي فَخْرًا أَنْ تَكُونَ لِيْ رَبًّا، أَنْتَ كَمَا أُحِبُّ فَاجْعَلْنِيْ كَمَا تُحِبُّ.(٤)

١٣٤ ـ عَنْ أميرِالمُؤمِنينَ عليهِ السلامُ :أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا أَحُثُّكُمْ عَلٰى طَاعَةٍ إِلَّا وَأَسْبِقُكُمْ إِلَيْهَا، وَلَا أَنْهَاكُمْ عَنْ مَعْصِيَةٍ إِلَّا وَأَتَنَاهٰى قَبْلَكُمْ عَنْهَا.(٥)

---

١ ـ الكافى ٣/٣٢٩

٢ ـ امالى الطوسى ٢/٨٠، حلية الابرار ١/٢٧٦ باختلاف يسير

٣ ـ الكافى ٣/٣٢٣

٤ ـ البحار ٧٧/٤٠٠، مفاتيح الجنان / ٢٣٠

٥ ـ نهج البلاغه فيض / ٥٥٥، صبحى الصالح / ٢٥٠، المحجة البيضاء ٨/١٣٥

تیسری فصل

حضرت علی علیہ السلام کی عبادت

۱۲۶۔امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میں نے خدا کی پانچ سال پہلے عبادت کی؛ اس سے پہلے کہ اس اُمت کا کوئی فرد خدا کی پرستش کرے۔

۱۲۷۔حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اس سے پہلے کہ اس امت کا کوئی فرد خدا کی پرستش کرے میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سات سال پہلے خدا کی عبادت کی۔

۱۲۸۔عبداللہ بن اَبی ہُذَیل علی علیہ السلام سے نقل کر رہا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میرے سوا اس اُمت میں سے کوئی ایسا شخص نہیں جس نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ خدا کی پرستش کی ہو میں نو سال کا تھا کہ خدا کی عبادت کی اس سے پہلے کہ کوئی امتی خدا کی پرستش کرتا۔

۱۲۹۔جابر بن عبداللہ بن یحیٰی نے علی علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: میں نے تین سال پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اس سے قبل کہ کوئی اور نماز پڑھتا۔

۱۳۰۔ایک حدیث میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام جس وقت حالتِ سجدہ میں ہوتے تھے تو فرمایا کرتے تھے: خُداوندا تیرے حضور عاجزی اور انکساری کر رہا ہوں اور تیری بارگاہ میں التجا اور التماس کر رہا ہوں اور مجھے لوگوں کا خوف اور ڈر ہے ان پر رحم فرما۔ خداوندِ بزرگوار مجھے اپنی محبت کرنے والا قرار دے۔

۱۳۱۔روایت میں نقل ہوا کہ حضرت علی علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پہلے فرد تھے جنہوں

نے خدا کا سجدہ شکر ادا کیا اور اس امت میں سے پہلے فرد تھے کہ سجدہ بجالانے کے بعد اپنی صورت کو خاک پر رکھا۔

۱۳۲۔امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام جب سجدہ کیا کرتے تھے تو ان کی حالت اس طرح ہوتی تھی جس طرح ایک کمزور اونٹ بیٹھتا ہے۔

۱۳۳۔گفتارِ حضرت علی علیہ السلام میں ہے آپؑ نے فرمایا: پروردگار! یہی عزت میرے لیے کافی ہے کہ تیرا بندہ بنوں اور یہی میرے لیے باعث فخر ہے کہ تو میرا پروردگار ہے۔ تُو ایسے ہے جس طرح میں دوست رکھتا ہوں اور مجھے بھی ایسا بنا جس طرح تُو دوست رکھتا ہے۔

۱۳۴۔امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو خدا کی قسم میں تمہیں اطاعت کے لیے مجبور نہیں کرتا اس سے پہلے کہ میں خود اس کو انجام دوں، اور تمہیں گناہ سے دُوری اور پرہیز کے لیے نہیں کہتا اس سے پہلے کہ میں خود گناہ سے دُور رہوں۔

۳۹ - عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَوَّلُ مَنْ صَلّٰی

۱۳۵ - عن ابنِ عباسٍ قالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیهِ وآلِهِ وسَلَّمَ أَوَّلُ مَنْ صَلّٰی مَعِیَ عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ علیهِ السلامُ.(۱)

۱۳۶ - قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علیهِ وآلِهِ وسَلَّمَ لِعَلِیٍّ علیهِ السَّلَامُ: هٰذَا أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِیْ وَصَدَّقَنِیْ وَصَلّٰی مَعِیَ.(۲)

---

۱ - البحار ۳۰۲/۳۸

۲۔احقاق الحق ۳۴۶/۴

۱۳۷ ـ عَنْ زَيدِ بنِ اَرْقَمَ اَنَّهُ قالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلّٰى مَعَ رَسولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.(۱)

۱۳۸ ـ عَن سَلمةَ بنِ كُهَيلٍ قالَ: سَمِعتُ حَبَّةَ الْعُرَنِيَّ قالَ: سَمِعتُ عَلِياً يَقُولُ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام پہلے نمازی

۱۳۵ ـ ابن عباس سے نقل ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جس نے میرے ساتھ نماز پڑھی وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام تھے۔

۱۳۶ ـ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: یہ وہ پہلا فرد ہے جو مجھ پر ایمان لایا میری تصدیق کی اور میرے ساتھ نماز پڑھی۔

۱۳۷ ـ زید بن ارقم نے کہا: علی بن ابی طالب علیہ السلام پہلے شخص تھے جنہوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔

۱۳۸ ـ مسلمہ بن کہیل نے کہا میں نے حبہ عرنی سے سنا اس نے کہا علی علیہ السلام نے فرمایا: میں پہلا فرد ہوں جس نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔

۴۰ ـ وضُوءُ عَلِيٍّ عَليهِ السَّلَامُ وَصَلَاتُهُ

۱۳۹ ـ بِالإسنادِ، عَن أَبِي عبدِاللهِ عليهِ السَّلَامُ قَالَ: بَيْنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيهِ

---

۱ ـ الطرائف / ۱۸، فضائل الخمسة ۱/۱۹۵، خصائص امیر المؤمنین / ۳۳

۲ ـ خصائص أمیر المؤمنین / ۳۲

السَّلامُ قاعِدٌ وَمَعَهُ ابْنُهُ مُحَمَّدٌ إذْ قالَ :يا مُحَمَّدُ! إيتِني بِإناءٍ مِنْ ماءٍ فَأتاهُ بِهِ فَصَبَّهُ بِيَدِهِ اليُمنى عَلى يَدِهِ اليُسرى ثُمَّ قالَ :الحَمْدُ لِلهِ الَّذي جَعَلَ الماءَ طَهورًا وَلَمْ يَجْعَلْهُ نَجِسًا ثُمَّ اسْتَنْجى فَقالَ :اللّهُمَّ حَصِّنْ فَرْجي وَأعِفَّهُ وَاسْتُرْ عَوْرَتي وَحَرِّمْها عَلى النّارِ ثُمَّ اسْتَنْشَقَ فَقالَ :اللّهُمَّ لا تُحَرِّمْ عَلَيَّ رِيحَ الجَنَّةِ وَاجْعَلْني مِمَّنْ يَشُمُّ رِيحَها وَطيبَها وَرَيْحانَها ثُمَّ تَمَضْمَضَ فَقالَ :اللّهُمَّ أنْطِقْ لِساني بِذِكْرِكَ وَاجْعَلْني مِمَّنْ تَرْضى عَنْهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ فَقالَ :اللّهُمَّ بَيِّضْ وَجْهي يَوْمَ تَسْوَدُّ (فيهِ) الوُجوهُ وَلا تُسَوِّدْ وَجْهي يَوْمَ تَبْيَضُّ (فيهِ) الوُجوهُ، ثُمَّ غَسَلَ يَمينَهُ فَقالَ:اللّهُمَّ أعْطِني كِتابي بِيَميني وَالخُلْدَ بِيَساري ثُمَّ غَسَلَ شِمالَهُ فَقالَ :اللّهُمَّ لا تُعْطِني كِتابي بِشِمالي وَلا تَجْعَلْها مَغْلولَةً إلى عُنُقي وَأعوذُ بِكَ مِنْ مُقَطَّعاتِ النّيرانِ ثُمَّ مَسَحَ رَأسَهُ فَقالَ :اللّهُمَّ غَشِّني بِرَحْمَتِكَ وَبَرَكاتِكَ وَعَفْوِكَ ثُمَّ مَسَحَ عَلى رِجْلَيْهِ فَقالَ :اللّهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمي (عَلى الصِّراطِ) يَوْمَ تَزِلُّ فيهِ الأقْدامُ واجْعَلْ سَعْيي فيما يُرْضيكَ عَنّي ثُمَّ التَفَتَ إلى مُحَمَّدٍ فَقالَ :يا مُحَمَّدُ! مَنْ تَوَضَّأ بِمِثْلِ ما تَوَضَّأْتُ وَقالَ مِثْلَ ما قُلْتُ؛ خَلَقَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ قَطْرَةٍ مَلَكًا يُقَدِّسُهُ وَيُسَبِّحُهُ وَيُكَبِّرُهُ وَيُهَلِّلُهُ وَيُكْتَبُ لَهُ ثَوابُ ذلِكَ.(١)

١٤٠- رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أبي طالِبٍ عليهِ السَّلامُ أنَّهُ كانَ إذا حَضَرَ وَقْتُ الصَّلاةِ إرْتَعَدَتْ فَرائِصُهُ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ فَسُئِلَ عَنْ ذلِكَ فَقالَ :جاءَ وَقْتُ الأمانَةِ الَّتي عَرَضَها اللهُ عَلى السَّمواتِ وَالأرْضِ وَالجِبالِ فَأبَيْنَ أنْ يَحْمِلْنَها وَأشْفَقْنَ مِنْها وَحَمَلَها الإنْسانُ فَلا أدْري أُحْسِنُ أداءَ ما حَمَلْتُ أمْ لا؟(٢)

١ـ الكافي ٣/ ٧٠.

٢ـ احقاق الحق ٨/ ٦٠١، البحار ٤١/ ١٧، حلية الابرار/ ٣٢٠ باختلاف في موارد

۱۴۱ - وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلَامُ إِذَا أَخَذَ الْوُضُوءَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهُ مِنْ خِيفَةِ اللَّهِ تَعَالَى. (۱)

حضرت علی علیہ السلام کا وضو اور نماز

۱۳۹۔ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: ایک دن امیر المؤمنین علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے فرزند محمد بھی ساتھ تھے اسی دوران محمد سے فرمایا پانی کا برتن میرے لیے لے آؤ محمد پانی لائے علی علیہ السلام نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور فرمایا: شکر ہے اس خدا کا جس نے پانی کو پاک اور پاکیزہ بنایا اس کو نجس نہیں بنایا پھر استنجا کے بعد فرمایا: خدایا میرے دامن کو پاک کر اور مجھے عفت عطا فرما اور میری شرمگاہ کو ڈھانپ دے اور مجھ پر آگ کو حرام قرار دے اس کے بعد کلّی کی اور فرمایا: خدایا! میری زبان کو اپنے ذکر سے کھول دے اور مجھے ان میں سے قرار دے جن سے تو خوش ہے اس کے بعد ناک میں پانی ڈالا اور فرمایا: الٰہی بہشت کی خوشبو کو مجھ پر حرام نہ کر اور مجھے ان میں سے قرار دے جو اس کی خوشبو اور عطر اور پھول سے معطر ہوتے ہیں۔ اس وقت چہرے کو دھویا اور فرمایا: خدایا! جس دن چہرے سفید اور نورانی ہوں گے میرے چہرے کو سیاہ نہ کرنا، اس کے بعد دایاں ہاتھ دھویا اور فرمایا: خدایا! میرے اعمال نامہ کو میرے دائیں ہاتھ میں پکڑانا اس کے بعد بائیں ہاتھ کو دھویا اور فرمایا الٰہی میرے نامہ اعمال کو میرے بائیں ہاتھ میں نہ پکڑانا اور میرے ہاتھوں کو گردن کے ساتھ نہ باندھنا میں آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔

۱۔ عدة الداعی / ۱۳۸

پھر سر کا مسح کیا اور فرمایا: خدایا: مجھے اپنی رحمت و برکت اور بخشش میں شامل فرما؛ اس کے بعد پیروں کا مسح کیا اور فرمایا: پرُ ردگار میرے قدموں کو جس دن قدم ڈگمگا جائیں گے مضبوط اور محکم قرار دینا میری تلاش اور کوشش کو ہر وہ عمل جس میں تیری خشنودی ہو قرار دے اس وقت محمد کی طرف دیکھا اور فرمایا: محمد! جو بھی میری طرح وضو کرے گا اور جو کچھ میں نے کہا ہے ویسے ہی دُعا کرے گا تو خداوند اس کے وضو کے پانی کے ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا کرے گا جو اللہ کی تسبیح اور تقدیس کرے گا اور ''اللّٰہُ اَکبَر وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ'' کا ذکر کرے گا جس کا ثواب وضو کرنے والے کے اعمال میں لکھا جائے گا۔

۱۴۰۔ نقل ہوا ہے کہ جب نماز کا وقت ہوتا تھا تو امیر المؤمنین علیہ السلام کے بدن مبارک پر لرزہ اور کپکپی طاری ہو جاتی تھی اور آپؑ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو جاتا تھا جب آپؑ سے اس تبدیلی اور دگرگونی کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: ابھی خداوند کی اس امانت کی ادائیگی کا وقت آپہنچا ہے جسے خدا نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کو دینا چاہا تو وہ اس کے قبول کرنے سے خوف زدہ ہو گئے لیکن انسان نے اسے اپنے ذمہ لے لیا میں نہیں جانتا آیا اس امانت کو جسے میں نے اپنے ذمہ لیا ہے اسے احسن اور نیک طریقے سے ادا کر سکوں گا یا نہیں؟

۱۴۱۔ نقل ہوا ہے کہ وضو کرتے وقت امیر المؤمنین علیہ السلام کے چہرے کا رنگ خوفِ الٰہی سے تبدیل ہو جاتا تھا۔

۴۱۔ فَضلُ الصَّلاۃِ عِندَ عَلِیٍّ عَلَیہِ السَّلَامُ

۱۴۲۔ وَلَم یَترُکْ (عَلِیٌّ عَلَیہِ السَّلَامُ) صَلَاۃَ اللَّیلِ قَطُّ حَتّٰی لَیلَۃِ الھَرِیرِ. وَ

كَانَ يَوْمًا فِيْ حَرْبِ صِفِّينَ مُشْتَغِلًا بِالْحَرْبِ وَالْقِتَالِ، وَكَانَ مَعَ ذٰلِكَ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ يُرَاقِبُ الشَّمْسَ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا هٰذَا الْفِعْلُ؟ فَقَالَ: أَنْظُرُ إِلَى الزَّوَالِ حَتّٰى نُصَلِّيَ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: هَلْ هٰذَا وَقْتُ صَلَاةٍ؟ إِنَّ عِنْدَنَا لَشُغْلًا بِالْقِتَالِ (عَنِ الصَّلَاةِ) فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَعَلٰى مَا نُقَاتِلُهُمْ؟ إِنَّمَا نُقَاتِلُهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی نگاہ میں نماز کی فضیلت

۱۴۲۔ علی علیہ السلام نے کبھی نماز کو قضاء نہیں کیا حتیٰ کہ لیلۃُ الہریر میں بھی نمازِ شب ادا کی۔ جنگِ صفین میں آپ جنگ کرنے میں مصروف تھے تو آپ سورج کی طرف دیکھ رہے تھے ابن عباس نے کہا: یا امیر المومنین علیہ السلام کیا کر رہے ہو؟ فرمایا سورج کے زوال کو دیکھ رہا ہوں تا کہ نماز پڑھیں ابن عباس نے کہا آیا ابھی نماز کا وقت ہے؟ جب کہ ہم جنگ کرنے میں مصروف ہیں! علی علیہ السلام نے فرمایا: پھر کس لیے ان سے جنگ کر رہے ہیں؟ ہم نماز کی خاطر ان کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں۔

۴۲۔ عَلِيٌّ وَصَلَاةُ الْجَمَاعَةِ

۱۴۳۔ (فِيْ حَدِيثٍ) قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ! أُصَلِّي الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْيِيَ بَيْنَهُمَا، أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَأَنَّهُمَا لَيُكَفِّرَانِ مَا بَيْنَهُمَا.(۱)

۱۔ کشف الیقین فی فضائل امیر المؤمنین علیہ السلام

۱۴۲۔ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَوَّلَ الرُّكُوعَ فِي بَعْضِ الصَّلَوَاتِ تَطْوِيلًا خَارِجًا عَنِ الْعَادَةِ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: أَمْسَكَ جَبْرَئِيلُ يَدِي فِي رُكْبَتِي حَتّٰى أَتٰى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَأَدْرَكَ تِلْكَ الرَّكْعَةَ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام اور نمازِ جماعت

۱۴۳۔ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا: یا ابو درداء! نمازِ عشاء اور صبح کو جماعت کے ساتھ پڑھنا میری نظر میں زیادہ بہتر ہے اس سے کہ عشاء سے لے کر صبح تک بیدار رہوں۔ کیا تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں سنا انہوں نے فرمایا: اگر لوگ یہ جانتے کہ یہ نماز کس قدر پُرفضیلت ہے تو اس کے پڑھنے کے لیے حاضر ہو جاتے یہاں تک کہ اگر انہیں ہاتھوں اور پیٹ کے بَل چل کر آنا پڑتا۔ یہ دو نمازیں اُن گناہوں کی مغفرت کا سبب بنتی ہیں جو اِن کے دوران انجام ہوں۔

۱۴۴۔ نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ایک نماز میں ذکرِ رکوع کو معمول سے زیادہ طول دیا۔ اس کی وجہ حضرتؐ سے پوچھی گئی تو آپؐ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے میرے ہاتھوں کو زانو پر پکڑا ہوا تھا یہاں تک کہ علی علیہ السلام آئے اور انہوں نے اس رکعت میں شرکت کی۔

۱۔ الحکم الزاھرة ۲/۲۲۶ بنقل از سفینۃ البحار ۱/۱۷۶

۲۔ احقاق الحق ۶/۸۹

٣٣ ـ صَلاةُ ألف رَكْعَة

١٣٥ ـ عَنْ جَميلِ بن صالح، عَنْ أبى عبدِاللّهِ عليهِ السَّلامُ قالَ :إنِ اسْتَطَعْتَ أنْ تُصَلِّيَ فِيْ شَهرِ رَمَضانَ وَغَيْرِهِ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَ رَكْعَةٍ فافْعَلْ، فإنَّ عَلِيّاً عليهِ السَّلامُ كَانَ يُصَلِّي فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَ رَكْعَةٍ.(١)

١٣٦ ـ (فِيْ حَدِيثٍ)عَنِ الْباقِرِ عليهِ السَّلامُ أنّهُ قالَ... :وَكَانَ (عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ) يُصَلِّيْ فِي الْيَومِ وَاللَّيْلَةِ ألفَ رَكْعَةٍ.(٢)

١٣٧ ـ بِالإسْنادِ عَنِ الْباقِرِ عليهِ السَّلامُ أنّهُ قالَ :كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِما السَّلامُ يُصَلِّيْ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَ رَكْعَةٍ.

كَمَا كَانَ يَفْعَلُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيهِ السَّلامُ، كَانَ لَهُ خَمْسُمِائَةِ نَخْلَةٍ، فَكَانَ يُصَلِّيْ عِنْدَ كُلِّ نَخْلَةٍ رَكْعَتَيْنِ.(٣)

١٣٨ ـ بِالإسْنادِ عَنْ أبِي بَصِيرٍ قَالَ :دَخَلْنا عَلَى أبِي عَبدِاللّهِ عليهِ السَّلامُ فَقالَ لَهُ أبُوبَصِيرٍ :مَاتَقُولُ فِي الصَّلاةِ فِيْ شَهرِ رَمَضانَ؟ فَقالَ :لِشَهرِ رَمَضانَ حُرْمَةٌ وَحَقٌّ لايُشْبِهُهُ شَيْءٌ مِنَ الشُّهُورِ، صَلِّ مَا اسْتَطَعْتَ فِيْ شَهرِ رَمَضانَ تَطَوُّعاً بِاللَّيْلِ وَالنَّهارِ، فَإنِ اسْتَطَعْتَ أنْ تُصَلِّيَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَلْفَ رَكْعَةٍ؛ فَافْعَلْ، إنَّ عَلِيّاً عَلَيهِ السَّلامُ فِيْ آخِرِ عُمْرِهِ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَلْفَ رَكْعَةٍ، فَصَلِّ يَا أبَا مُحَمَّدٍ زِيادَةً فِيْ رَمَضانَ....(٤)

---

١ ـ جامع احاديث الشيعة ٧/ ٢٠١

٢ ـ احقاق الحق ٨/ ٦٠٠

٣ ـ البحار ٤١/ ١٥   ٤ ـ الكافي ٤/ ١٥٤

حضرت علی علیہ السلام روزانہ ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے

۱۴۵۔ جمیل بن صالح نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: اگر ماہ رمضان اور دوسرے مہینوں میں دن رات میں ہزار رکعت نماز پڑھ سکتے ہو تو ایسا کرو، چونکہ علی علیہ السلام ہر دن اور رات ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۶۔ حدیث میں امام باقر علیہ السلام سے نقل ہوا ہے فرمایا: علی علیہ السلام ہر دن رات ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۷۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: امام سجاد علیہ السلام ہر دن اور رات ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے امیر المومنین علیہ السلام بھی اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے علی علیہ السلام کے پاس پانچ سو کھجور کے درخت تھے اور وہ ہر درخت کے قریب دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۸۔ ابوبصیر نے کہا میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آنحضرتؑ سے پوچھا آپ کی نظر میں ماہ رمضان میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا: ماہ رمضان حرمت اور حق رکھتا ہے کہ اور مہینے ایسی حُرمت اور حق نہیں رکھتے، جتنی بھی قدرت رکھتے ہو ماہ رمضان میں دن رات نوافل پڑھو اگر ہزار رکعت نماز دن اور رات میں پڑھ سکتے ہو تو ایسا کرو۔ چونکہ علی علیہ السلام اپنی زندگی کے آخری ایام میں ہر دن اور رات کو ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے اس لئے یا ابو محمد! ماہ رمضان میں دوسرے مہینوں سے زیادہ نماز پڑھو۔

۴۴۔ مِنْ مُنَاجَاتِهِ

۱۴۹۔ اِلٰهِی! لَيْسَ اعْتِذَارِی اِلَيْکَ اِعْتِذَارَ مَنْ يَسْتَغْنِی عَنْ قَبُوْلِ عُذْرِهِ، فَاقْبَلْ

عُذْرِیْ یَاخَیْرَ مَنِ اعْتَذَرَ اِلَیْهِ الْمُسِیْئُوْنَ.(١)

١٥٠ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ :كَانَ أَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِهِ:أُنَاجِیْکَ یَا سَیِّدِیْ کَمَا یُنَاجِی الْعَبْدُ الذَّلِیْلُ مَوْلَاهُ وَاَطْلُبُ اِلَیْکَ طَلَبَ مَنْ یَعْلَمُ اَنَّکَ تُعْطِیْ وَلَایَنْقُصُ مِمَّا عِنْدَکَ شَیْءٌ، وَاَسْتَغْفِرُکَ اسْتِغْفَارَ مَنْ یَعْلَمُ اَنَّهُ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، وَاَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ تَوَکُّلَ مَنْ یَعْلَمُ اَنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.(٢)

حضرت علی علیہ السلام کی دُعا اور مُناجات

١٤٩ـ خدایا! میری معذرت طلبی تیری بارگاہ میں اس کی معذرت اور معافی کی طرح نہیں ہے جو قبول ہونے سے بے نیاز ہو، بس میری معذرت کو قبول فرما اے وہ بہترین ذات گنہگار جس کی بارگاہ میں معذرت اور معافی طلب کرتے ہیں۔

١٥٠ـ اصبغ بن نباتہ نے کہا: امیرالمؤمنین علیہ السلام ذکرِ سجدہ میں کہا کرتے تھے۔ اے مولا میں تجھ سے مناجات اور التجا کر رہا ہوں جس طرح ایک حقیر اور عاجز غلام اپنے آقا سے مناجات کرتا ہے میں تجھ سے حاجت طلب کر رہا ہوں اس کی طرح طلب کر رہا ہوں جو جانتا ہے کہ تو اسے عطا کرے گا اور جو کچھ تیرے پاس ہے اس میں کمی نہیں آئے گی اور میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اس

١ـ نہج السعادۃ ٦/١٩١، البلد الامین / ٣١٦ باختلاف یسیر

٢ـ امالی الصدوق / ٢١١، روضۃ الواعظین ٢/٣٢٦

کی طرح معافی مانگتا ہوں جو جانتا ہے کہ تیرے سوا کوئی اس کے گناہوں کو معاف نہیں کرے گا اور تجھ پر توکل کر رہا ہوں اس کی طرح جو جانتا ہے تو ہر چیز پر قادر ہے۔

۴۵۔ اِخْلَاصُ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ

۱۵۱۔ وَقَالَ أَمِیْرُ الْمُومِنِیْنَ وَسَیِّدُ الْمُوَحِّدِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ :مَا عَبَدْتُکَ خَوْفاً مِنْ نَارِکَ وَلَا طَمَعاً فِیْ جَنَّتِکَ، لٰکِنْ وَجَدْتُکَ أَهْلاً لِلْعِبَادَةِ فَعَبَدْتُکَ....(۱)

۱۵۲۔ (فِیْ حَدِیْثٍ) وَلَمَّا أَدْرَکَ عَمْرَو بْنَ عَبْدِوُدٍّ لَمْ یَضْرِبْهُ، فَوَقَعُوْا فِیْ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَرَدَّ عَنْهُ حُذَیْفَةُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَهْ یَا حُذَیْفَةُ اِنَّ عَلِیّاً سَیَذْکُرُ سَبَبَ وَقْفَتِهِ، ثُمَّ إِنَّهُ ضَرَبَهُ، فَلَمَّا جَاءَ سَأَلَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ :قَدْ کَانَ شَتَمَ أُمِّیْ وَتَفَلَ فِیْ وَجْهِیْ، فَخَشِیْتُ أَنْ أَضْرِبَهُ لِحَظِّ نَفْسِیْ، فَتَرَکْتُهُ حَتّٰی سَکَنَ مَا بِیْ ثُمَّ قَتَلْتُهُ فِی اللّٰهِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کا اِخلاص

۱۵۱۔ امیرالمومنین علیہ السلام سرورِ مُوَحِّدین نے فرمایا: خدایا! میں تیری عبادت اس لیے نہیں کرتا کہ مجھے جہنّم کی آگ کا خوف یا جنّت کی لالچ ہے بلکہ تجھے پرستش اور عبادت کا لائق جانتا ہوں اسی لیے تیری عبادت کرتا ہوں۔

۱۔ البحار ۷۰/۱۸۶، عوالی اللئالی ۱/۴۰۴ باختلاف یسیر

۲۔ البحار ۴۱/۵۰

۱۵۲۔ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ جس وقت علی علیہ السلام عمرو بن عبدِ وَدّ پر غالب آئے تو اس پر ضرب نہ چلائی لوگوں نے حضرتؑ کے اس عمل کو عیب سمجھا لیکن حُذیفہ نے حضرتؑ کا دفاع کیا پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا حُذیفہ. علی علیہ السلام خود اس کام کی وجہ بیان کرے گا عمرو بن عَبدِ وَدّ کو قتل کرنے کے بعد جب علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کام کا سبب پوچھا علی علیہ السلام نے کہا: اس نے میری والدہ کو گالی دی اور اپنا آب دھان میرے چہرے پر پھینکا میں ڈر گیا کہ اگر اس کو قتل کرتا ہوں تو میرا غصہ اس میں شامل ہو جائے گا۔ اس لئے میں نے اس کو چھوڑ دیا جب میرا غصہ ٹھنڈا ہوا تب میں نے اس کو خدا کی خاطر واصلِ جہنّم کیا۔

۴۶۔ اَلإِنْقِطَاعُ التَّامّ

۱۵۳۔ رُوِیَ أَنَّ عَلِیّاً قَدْ أَصَابَ رِجْلَهُ فِیْ غَزْوَةِ اُحُدٍ سَهْمٌ صَعُبَ إِخْرَاجُهُ، فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِإِخْرَاجِهِ حِیْنَ اشْتِغَالِهِ بِالصَّلَاةِ فَأَخْرَجُوْهُ مِنْ رِجْلِهِ، فَقَالَ بَعْدَ فَرَاغِهِ عَنِ الصَّلَاةِ بِأَنَّهُ لَمْ یَلْتَفِتْ بِذٰلِکَ. (۱)

حضرت علی علیہ السلام کا نماز میں خضوع وخشوع

۱۵۳۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ جنگِ اُحُد میں علی علیہ السلام کے پاؤں میں تیر لگا جس کا نکلنا

۲۔ احقاق الحق ۸/ ۶۰۲

مشکل تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس تیر کو اس وقت نکالیں جب علی علیہ السلام نماز کی حالت میں ہوں ایسے ہی کیا گیا، علی علیہ السلام نے نماز پڑھنے کے بعد فرمایا میں بالکل متوجہ بھی نہیں ہوا۔

☆☆☆

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ

فِيْ اَخْلَاقِهِ وَسِيْرَتِهِ

۴۷۔ اِخْلَاصُهُ فِي التَّوَكُّلِ عَلَى اللّٰهِ

۱۵۴۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :كَانَ قَنْبَرُ غُلَامُ عَلِيٍّ يُحِبُّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ حُبًّا شَدِيْدًا فَإِذَا خَرَجَ عَلِيٌّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ خَرَجَ عَلَى أَثَرِهِ بِالسَّيْفِ، فَرَآهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ :يَا قَنْبَرُ! مَالَكَ؟ فَقَالَ :جِئْتُ لِأَمْشِيَ خَلْفَكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ :وَيْحَكَ! أَمِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ تَحْرُسُنِيْ أَوْ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ؟ فَقَالَ :لَا، بَلْ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَ :إِنَّ أَهْلَ الْأَرْضِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لِيْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ مِنَ السَّمَاءِ فَارْجِعْ فَرَجَعَ.(۱)

چوتھی فصل

حضرت علی علیہ السلام کے اخلاق اور سیرت

حضرت علی علیہ السلام کا توکل علی اللہ میں اخلاص

۱۵۴۔امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے انہوں نے فرمایا: علی علیہ السلام کا غلام قنبر آپؑ سے بہت

۱۔ الکافی ۲/ ۶۴

محبت کرتا تھا اس لیے جس وقت بھی علی علیہ السلام گھر سے خارج ہوتے تھے تو وہ تلوار اٹھا کر آپؑ کے پیچھے حرکت کرتا تھا، ایک رات آپؑ نے قنبر کو دیکھا پوچھا کس لیے آئے ہو؟ جواب دیا یا امیرالمؤمنین علیہ السلام! اس لیے آیا ہوں کہ آپ کے پیچھے چلوں، آپؑ نے فرمایا: حَیف ہو تم پر آیا تو چاہتا ہے میری اہلِ آسمان سے حفاظت کرے یا اہلِ زمین سے؟ کہا: اہلِ زمین سے فرمایا: اہلِ زمین خدا کے اذن کے بغیر میرے ساتھ کچھ بھی نہیں کر سکتے واپس جاؤ قنبر واپس چلے گئے۔

۴۸۔ حُسْنُ خُلْقِهِ

۱۵۵۔ وَدَعا)عَلِیٌّ(عَلَيهِ السَّلامُ غُلاماً لَهُ مِراراً فَلَمْ يُجِبْهُ، فَخَرَجَ فَوَجَدَهُ عَلٰى بابِ الْبَيْتِ، فَقالَ :ما حَمَلَكَ عَلٰى تَرْكِ إجابَتِي؟ قالَ :كَسِلْتُ عَنْ إجابَتِكَ وَأَمِنْتُ عُقُوبَتَكَ، فَقالَ :اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِی جَعَلَنِي مِمَّنْ يَأْمَنُهُ خَلْقُهُ، اِمْضِ فَأَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ.(۱)

۱۵۶۔ بِالْإسْنادِ، عَنْ أبِی عبدِاللّٰهِ عَنْ آبائِهِ عَلَيهِمُ السَّلامُ :أَنَّ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلامُ صاحَبَ رَجُلاً ذِمِّيّاً فَقالَ لَهُ الذِّمِّيُّ :أَيْنَ تُرِيدُ يا عَبْدَاللّٰهِ فَقالَ :أُرِيدُ الْكُوفَةَ، فَلَمّا عَدَلَ الطَّرِيقُ بِالذِّمِّيِّ عَدَلَ مَعَهُ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلامُ فَقالَ (لَهُ خ ل) الذِّمِّيُّ: أَلَسْتَ زَعَمْتَ أَنَّكَ تُرِيدُ الْكُوفَةَ؟ فَقالَ لَهُ :بَلىٰ فَقالَ لَهُ الذِّمِّيُّ :فَقَدْ تَرَكْتَ الطَّرِيقَ؟ فَقالَ لَهُ :قَدْ عَلِمْتُ ذٰلِكَ قالَ :فَلِمَ عَدَلْتَ مَعِی وَقَدْعَلِمْتَ ذٰلِكَ؟ فَقالَ لَهُ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلامُ :هٰذا مِنْ تَمامِ حُسْنِ الصُّحْبَةِ أَنْ يُشَيِّعَ الرَّجُلُ (صاحِبَهُ خ ل)

۱۔ البحار ۴۸/۴۱

هُنَيْئَةً إِذَا فَارَقَهُ، وَكَذٰلِکَ اَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ :هٰكَذَا قَالَ؟ قَالَ :نَعَمْ، قَالَ الذِّمِّيُّ :لَا جَرَمَ إِنَّمَا تَبِعَهُ مَنْ تَبِعَهُ لِأَفْعَالِهِ الْكَرِيْمَةِ فَأَنَا أُشْهِدُکَ أَنِّيْ عَلٰى دِيْنِکَ وَرَجَعَ الذِّمِّيُّ مَعَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيهِ السَّلَامُ فَلَمَّا عَرَفَهُ أَسْلَمَ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام عُمدہ خصلت والے

۱۵۵۔روایت میں نقل ہوا ہے کہ ایک دن علی علیہ السلام نے چند مرتبہ اپنے غلام کو آواز دی، غلام نے جواب نہ دیا۔علی علیہ السلام گھر سے باہر آئے غلام کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے ہو کر فرمایا: جواب کیوں نہیں دیا؟ غلام نے کہا: میں جواب دینے کی حالت میں نہیں تھا اور آپ کی سزا سے بھی امان میں تھا، علی علیہ السلام نے فرمایا: شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھے ان میں سے قرار دیا ہے۔ جن سے اُس کی مخلوق امان میں ہے۔ جاؤ ، تم خدا کے راستے میں آزاد ہو۔

۱۵۶۔امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: علی علیہ السلام کا فرد ذمّی کے ساتھ ہمسفر ہوئے اس شخص نے پوچھا: اے خدا کے بندے کہاں جاؤ گے؟ فرمایا: کوفہ جاؤں گا جب اس کا راستہ جدا ہوا تو علی علیہ السلام اس کے ساتھ چلتے رہے، اس شخص نے کہا کیا آپ نے نہیں کہا تھا کہ کوفہ جاؤں گا؟ فرمایا: ہاں اس نے کہا: یہ تو کوفہ کا راستہ نہیں ہے فرمایا: جانتا ہوں کہا: پھر کیوں میرے ساتھ آرہے ہو؟ فرمایا: یہ کمالِ حُسنِ مُعاشرت ہے کہ جب انسان اپنے دوست سے جدا ہو تو چند قدم اور بھی اس کے ساتھ چلے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس طرح حکم دیا ہے۔ ذمّی نے کہا آپ کے پیغمبرؐ نے اسی طرح

۱۔ حلیۃ الأبرار ۱/۲۶۸، البحار ۴۱/۵۳ باختلاف فی موارد

کہا ہے؟ فرمایا: جی ہاں، ذِمّی نے کہا بس ان کی اچھی سیرت اور عمل دیکھ کر لوگ ان کے پیرو کار بنے ہیں میں تم کو اپنا گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے تمہارا دین قبول کر لیا ہے اس وقت وہ کافر ذِمّی علی علیہ السلام کے ساتھ واپس آ گیا اور جب ان کو پہچان لیا تو مسلمان ہو گیا۔

۴۹۔ تَوَاضُعُهُ

۱۵۷۔ قَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوْحَانَ وَغَيْرُهُ مِنْ شِيْعَتِهِ وَاَصْحَابِهِ: كَانَ فِيْنَا كَاَحَدِ مِنَّا لِيْنُ جَانِبٍ وَشِدَّةُ تَوَاضُعٍ وَسُهُوْلَةُ قِيَادٍ، وَكُنَّا نَهَابُهُ مَهَابَةَ الْاَسِيْرِ الْمَرْبُوْطِ لِلسَّيَّافِ الْوَاقِفِ عَلٰى رَاْسِهِ.(۱)

۱۵۸۔ كَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدْخُلُ السُّوْقَ وَيَحْمِلُ التَّمْرَ وَالسَّوِيْقَ وَالْمِلْحَ وَاَشْبَاهَ ذٰلِكَ فِيْ ثَوْبِهِ تَارَةً وَفِيْ يَدِهِ اُخْرٰى وَيَقُوْلُ:

لَا يُنْقِصُ الْكَامِلَ مِنْ كَمَالِهِ   مَا جَرَّ مِنْ نَفْعٍ اِلٰى عِيَالِهِ(۲)

۱۵۹۔ عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: خَرَجَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى اَصْحَابِهِ وَهُوَ رَاكِبٌ، فَمَشَوْا خَلْفَهُ، فَالْتَفَتَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: لَكُمْ حَاجَةٌ؟ فَقَالُوْا: لَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَلٰكِنَّا نُحِبُّ اَنْ نَمْشِيَ مَعَكَ، فَقَالَ لَهُمْ: اِنْصَرِفُوْا فَاِنَّ مَشْيَ الْمَاشِيْ مَعَ الرَّاكِبِ مَفْسَدَةٌ لِلرَّاكِبِ وَمَذَلَّةٌ لِلْمَاشِيْ.....(۳)

۱۔ احقاق الحق ۱۵۲/۱۸

۲۔ احقاق الحق ۱۵۳/۱۸، البحار ۵۴/۴۱ باختلاف فی موارد

۳۔ البحار ۵۵/۴۱، جامع أحاديث الشيعة ۸۸۰/۶۱ باختلاف يسير

حضرت علی علیہ السلام کی عاجزی اور انکساری

۱۵۷۔ صَعصَعَہ بن صُوحان چند شیعیانِ حیدرِ کرّار اور آپؑ کے اصحاب نے کہا: امیرالمؤمنینؑ ہمارے درمیان ہماری مانند تھے۔ آپؑ میں بہت زیادہ تواضع اور عاجزی تھی جس کی وجہ سے تمام لوگ آپ کی طرف مائل ہو جاتے تھے اس دوران ہم پر ہیبت اور خوف طاری ہو جاتا تھا اس طرح جیسے کوئی کسی امیر کے سر پر تلوار اٹھائے کھڑا ہو۔

۱۵۸۔ روایت میں بیان ہوا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام جس وقت بازار جایا کرتے تھے تو کھجور اور آٹا اور نمک کپڑے میں ڈال کر یا اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر لے جاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے اپنے عیال کے لیے خوراک لے جانا بہت ہی مفید ہے اور یہ انسان کے کمال میں کمی کا باعث نہیں بنتا۔

۱۵۹۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک مرتبہ امیر المؤمنین علیہ السلام گھوڑے پر سوار تھے اور اپنے اصحاب کے قریب سے گذرے اصحاب نے آپ کا پیچھا کیا جب آپ کی نگاہ ان پر پڑی تو ان سے پوچھا آیا کوئی حاجت رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں یا امیر المؤمنین علیہ السلام ہمیں آپؑ کے پیچھے چلنا اچھا لگتا ہے فرمایا: واپس لوٹ جاؤ کیونکہ سوار کے پیچھے پیدل چلنا اس کے لیے تباہی اور پیدل چلنے والے کے لیے ذلّت کا باعث بنتا ہے۔

۵۰۔ حِلْمُہٗ

۱٦۰ ۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ أَفْضَلُ النَّاسِ حِلْمًا.(۱)

۱٦۱ ۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وآلِہٖ وسَلَّمَ :وَلَوْ کَانَ الْحِلْمُ رَجُلًا، لَکَانَ عَلِیًّا.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کا تحمل

۱٦۰۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:علی علیہ السلام تحمل اور صبر میں لوگوں سے افضل ہیں۔

۱٦۱۔ابن عباس سے نقل ہوا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:اگر صبر اور تحمل انسانی شکل اختیار کرلے تو وہ علی علیہ السلام ہوں گے۔

۵۱۔ صَبْرُہٗ

۱٦۲۔ فِی خُطْبَۃٍ لَہٗ علیہِ السَّلامُ ... :فَرَأَیْتُ أَنَّ الصَّبْرَ عَلٰی ہَاتَا أَحْجٰی، فَصَبَرْتُ وَفِی الْعَیْنِ قَذًی، وَفِی الْحَلْقِ شَجًا أَرٰی تُرَاثِیَ نَہْبًا.(۳)

۱٦۳ عَنْ عَلِیٍّ عَلَیہِ السَّلَامُ مَرْفُوعاً)قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ(یَا عَلِیُّ اکَیْفَ أَنْتَ إِذَا زَہِدَ النَّاسُ فِی الْآخِرَۃِ وَرَغِبُوا فِی الدُّنْیَا وَأَکَلُوا التُّرَاثَ أَکْلًا لَمًّا وَأَحَبُّوا الْمَالَ حُبًّا جَمًّا وَاتَّخَذُوْا دِیْنَ اللّٰہِ دَغَلًا وَمَالَ اللّٰہِ دُوَلًا قَالَ :قُلْتُ :یَا

۱۔ احقاق الحق ۱۵/ ۲۱۰

۲۔الفصول المائۃ ۴/ ۱۸۳، فرائد السمطین ۲/ ٦۸

۳۔نہج البلاغہ فیض / ۳۷، صبحی الصالح /۴۸، تذکرۃ الخواص / ۱۱۸ باختلاف فی موارد

رَسُولَ اللّٰهِ اَتْرُکُھُمْ وَاَتْرُکُ مَا فَعَلُوْهُ وَاِنِّیْ اُخْتَارُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ وَاَصْبِرُ عَلٰی مَصَائِبِ الدُّنْیَا وَھَوَاھَا حَتّٰی اَلْحَقَ بِکَ بِمَشِیَّةِ اللّٰهِ قَالَ: صَدَقْتَ یَا عَلِیُّ! اَللّٰھُمَّ اِفْعَلْ ذٰلِکَ بِهٖ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کا صبر

۱۶۲۔ حضرت نے نہج البلاغہ میں ارشاد فرمایا: جب میں نے دیکھا کہ ابھی صبر کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تو میں نے صبر کر لیا اس طرح جیسے کسی کی آنکھ میں کانٹا اور گردن میں ہڈی پھنسی ہوئی ہو میں دیکھ رہا تھا کہ میری میراث لوٹی جا رہی ہے۔

۱۶۳۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام تم اس وقت کیسے ہو گے جب لوگ آخرت کو بھول کر دنیا کے ساتھ دل لگائیں گے ثروت کو ایک ہی وقت میں کھا جائیں گے اور مال اور دولت سے بہت زیادہ محبت رکھیں گے خدا کے دین کو فریب کاری اور دھوکے کا وسیلہ بنائیں گے اور بیت المال کو ایک دوسرے کے ہاتھ میں چرخائیں گے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان کو اور ان کے کاموں کو چھوڑ کر خدا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آخرت کے راستے کا انتخاب کروں گا اور دنیا کے مصائب پر صبر کروں گا یہاں تک کہ رضایتِ الٰہی سے آپ کے ساتھ ملحق ہو جاؤں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ تم نے سچ کہا، خدایا! علی کے ساتھ ایسا ہی کرنا۔

۱۔ احقاق الحق ۸/ ۶۱۳

٥٢ ـ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلام وَزُهْدُهُ

١٦٤ ـ عَنْ قَبِيصَةَ بنِ جابرٍ قالَ :ما رَأَيْتُ أَزْهَدَ فِي الدُّنيا مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليهِ السَّلامُ.(١)

١٦٥ ـ بِالإِسنادِ، قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وسَلَّمَ :يا عَلِيُّ إِنَّ اللّهَ تَعالى قَدْ زَيَّنَكَ بِزِينَةٍ لَمْ تُزَيِّنِ الْعِبادُ بِزِينَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللّهِ تعالى مِنْها:هِيَ زِينَةُ الأَبْرارِ عِنْدَاللّهِ عَزَّ وَجَلَّ، الزُّهْدُ فِي الدُّنْيافَجَعَلَكَ لاتَرْزَأُ مِنَ الدُّنيا شَيئاً وَلا تَرْزَأُ الدُّنيا مِنْكَ شَيْئا وَوَهَبَ لَكَ حُبَّ الْمَساكِينِ فَجَعَلَكَ تَرضى بِهِمْ أَتْباعا وَيَرْضَوْنَ بِكَ إماما.(٢)

١٦٦ ـ بِالإِسنادِ، عَنْ أَبِي جَعفرٍ الباقِرِعليهِ السَّلامُ أَنَّهُ قالَ :وَاللّهِ إِنْ كانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلامُ لَيَأْكُلُ أَكْلَ الْعَبْدِوَيَجْلِسُ جِلْسَةَ الْعَبْدِ، وَإِنْ كانَ لَيَشْتَرِي الْقَمِيصَيْنِ السُّنْبُلانِيَّيْنِ فَيُخَيِّرُ غُلامَهُ خَيْرَهُما ثُمَّ يَلْبَسُ الآخَرَ.(٣)

١٦٧ ـ كانَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ :يَلْبَسُ لِباسا مَرْقُوعا وَنَعْلاهُ مِنْ لِيفٍ.(٤)

١٦٨ ـ بِالإِسنادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّهِ عليهِ السَّلامِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ أَنَّهُ كانَ يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَيُصْلِحُ الأُخْرى لايَرى بِذلِكَ بَأْسا.(٥)

١ـ كشف الغمة ١٦٥/١

٢ ـ احقاق الحق ٣/٣٩٠، اليقين/ ٨٥، المحجةالبيضاء ٣/١٩٠، كشفالغمة ١٧٠/١ باختلاف في موارد

٣ـ امالي الصدوق/ ٢٣٢، روضة المتقين ٢٦٢/١٣ باختلاف في موارد

٤ـ احقاق الحق ٣٠١/٨

٥ـ الكافي ٤٧٧/٦

۱۶۹ ـ وَكَانَ عَلِيٌّ عليه السَّلامُ يَرْقَعُ قَمِيصَهُ، وَيَقُولُ :إِنَّ لُبْسَ الْمَرْقُوعِ يُخَشِّعُ الْقَلْبَ وَيَقْتَدِي بِهِ الْمُؤْمِنُ.(۱)

۱۷۰ ـ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السَّلامُ :إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِي إِماماً لِخَلْقِهِ فَفَرَضَ عَلَيَّ التَّقْدِيرَ فِي نَفْسِي وَمَطْعَمِي وَمَشْرَبِي وَمَلْبَسِي كَضُعَفَاءِ النَّاسِ كَيْ يَقْتَدِيَ الْفَقِيرُ بِفَقْرِي وَلَا يُطْغِي الْغَنِيَّ غِنَاهُ.(۲)

۱۷۱ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ زَيدِ بنِ الْحَسَنِ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عبدِاللهِ عليهِ السَّلامُ يَقُولُ :كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلامُ أَشْبَهَ النَّاسِ طُعْمَةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْخُبْزَ وَالْخَلَّ وَالزَّيْتَ وَيُطْعِمُ النَّاسَ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام کا زُہد

۱۶۴۔ قبیصہ بن جابر نے کہا: میں نے اِس دنیا میں کسی کو بھی علی علیہ السلام سے زیادہ زاہد نہیں دیکھا۔

۱۶۵۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام خدا نے تم کو اس دنیا میں ایک ایسی زینت سے نوازا ہے جو خدا کے نزدیک بہترین زینت ہے۔ کسی اَور کو اس زینت سے نہیں نوازا، یہ زینت ان کی زینت ہے جو خدا کے نزدیک صالحین میں سے گنے جاتے ہیں اور یہ نیکی دنیا میں ہے تم کو خدا نے

۱۔ احقاق الحق ۸/ ۳۰۳

۲۔ حلیة الأبرار ۱/ ۳۴۰

۳۔ الکافی ۶/ ۳۳۱

ایسے قرار دیا ہے کہ دنیا تم سے دور ہے اور تم دنیا سے بیزار ہو اور تم کو مساکین کا دوست بنایا اور تم کو ایسے قرار دیا کہ تم ان کی پیروی سے خوش ہو اور وہ تمہاری امامت سے خوشحال ہیں۔

۱۶۶۔ امام باقر علیہ السلام سے نقل ہوا انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم علی علیہ السلام غلاموں کی مانند کھانا کھاتے تھے اور ان کی طرح بیٹھتے تھے اور معمولاً دو لباس سنبلانی خرید اکرتے تھے ان میں سے بہترین اور عمدہ لباس غلام کو دیا کرتے تھے اور دوسرا خود پہنا کرتے تھے۔

۱۶۷۔ روایت میں نقل ہوا کہ علی علیہ السلام پیوند لگا ہوا لباس پہنتے تھے اور آپ کے جوتے کھجور کی چھال سے بنے ہوئے تھے۔

۱۶۸۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: علی علیہ السلام بعض اوقات پاؤں میں ایک جوتا پہن کر چلتے تھے اور دوسرے کی مرمت کرتے تھے اور اس کام کو عیب نہیں سمجھتے تھے۔

۱۶۹۔ روایت میں نقل ہوا کہ علی علیہ السلام اپنے لباس کو خود پیوند لگاتے تھے اور فرماتے تھے پیوند والا لباس دل میں عاجزی اور انکساری پیدا کرتا ہے اور مؤمنین اس کی پیروی کرتے ہیں۔

۱۷۰۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: خداوند متعال نے مجھے لوگوں کا امام بنایا اور مجھ سے اقرار لیا گیا ہے کہ میں اپنی خوراک، لباس، اور خورد و نوش میں مسکین اور غریب لوگوں کی مانند زندگی بسر کروں تا کہ محتاج اور نیاز مند لوگ میرے فقر کی اطاعت کریں اور مالدار لوگ بے نیازی کی وجہ سے طاغوت اختیار نہ کریں۔

۱۷۱۔ زید بن حسن نے کہا میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا انہوں نے فرمایا: امیر المؤمنینؑ اپنی خوراک میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے زیادہ مُشابہ تھے خود روٹی، سرکہ اور زیتون کا تیل کھایا کرتے تھے اور لوگوں کو روٹی اور گوشت دیا کرتے تھے۔

۵۳ ۔ اَلدُّنْیَا عِنْدَ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَام

۱۷۲ ۔ عَنْ علیٍّ علیہِ السلامُ :لَدُنْیَاکُمْ عِنْدِیْ أَھْوَنُ مِنْ عُراقِ خِنْزِیرٍ عَلٰی یَدِ مَجْذومٍ.(۱)

۱۷۳ ۔ وَقَالَ)عَلِیٌّ(عَلیہِ السَّلامُ :یَا دُنْیا یَا دُنْیا أَبِیْ تَعَرَّضْتِ، أَمْ إِلَیَّ تَشَوَّقْتِ؟ لَا حَانَ حِیْنُکِ ھَیْھَاتَ غُرِّیْ غَیْرِیْ لَا حَاجَۃَ لِیْ فِیْکِ، قَدْ طَلَّقْتُکِ ثَلَاثًا لَا رَجْعَۃَ لِیْ فِیْکِ، وَلَہٗ عَلیہِ السَّلام:

طَلِّقِ الدُّنْیَا ثَلَاثًا وَاتَّخِذْ زَوْجاً سِوَاھَا
إِنَّھَا زَوْجَۃُ سَوْءٍ لَاتُبَالِیْ مَنْ أَتَاھَا(۲)

۱۷۴ ۔ قَالَ عبدُاللہِ بنُ عباسٍ :دَخَلْتُ عَلٰی أمیرِ المؤمِنینَ علیہِ السَّلامُ بِذِی قَارٍ وَھُوَ یَخْصِفُ نَعْلَہُ، فَقَالَ لِیْ :مَا قِیمَۃُ ھٰذَا النَّعْلِ؟ فَقُلْتُ :لَا قِیمَۃَ لَھا، فَقَالَ علیہِ السَّلامُ: وَاللّٰہِ لَھِیَ أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْ إِمْرَتِکُمْ إِلَّا أَنْ أُقِیمَ حَقّاً أَوْ أَدْفَعَ بَاطِلاً....(۳)

دنیا حضرت علی علیہ السلام کی نگاہ میں

۱۷۲۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: آپ کی یہ دنیا میرے نزدیک اس خنزیر کی ہڈی سے بھی پست تر ہے جو جذامی شخص کے ہاتھ میں ہے۔

---

۱ ۔ غرر الحکم / ۵۸۲

۲ ۔ مناقب آل أبیطالب ۲/ ۱۰۲

۳ ۔ نہج البلاغہ فیض / ۱۰۲، تذکرۃ الخواص / ۱۱۰ باختلاف یسیر

۱۷۳۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے دنیا! اے دنیا! آیا اپنے آپ کو مجھے پیش کر رہی ہو اور مجھ سے محبت کرنا چاہتی ہو؟ کبھی بھی تیرا وقت نہیں آئے گا افسوس! کسی اور کو دھوکا اور فریب دے، مجھے تیری ضرورت نہیں، میں نے تجھے تین طلاقیں دی ہیں اور تجھ سے رجوع نہیں کروں گا۔

(یہ شعر بھی حضرت علیؑ کا ہے)

دنیا کو تین طلاقیں دے کر دوسرا شریکِ حیات کا انتخاب کرلو، کیونکہ وہ بری ہمسفر ہے اور اس کے لیے فکرمند نہ ہو کہ کون اس کا پیچھا کرتا ہے۔

۱۷۴۔ عبداللہ بن عباس سے نقل ہے کہ میں "ذی قار" میں علی علیہ السلام کے پاس گیا اس وقت حضرتؑ اپنے جوتے کو پیوند لگا رہے تھے مجھ سے پوچھا: اس جوتے کی اہمیت کیا ہے؟ میں نے کہا: کوئی اہمیت نہیں: فرمایا: خدا کی قسم! یہ جوتا میرے نزدیک تمہاری حکمرانی سے محبوب تر ہے اور اس کی قدر و قیمت اس سے زیادہ ہے مگر یہ کہ میں حق کے لیے قیام کروں یا باطل کو روک لوں۔

۵۴۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَبِيعُ سَيْفَهُ

۱۷۵۔ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عن ابيه قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السَّلامُ عَلَى الْمِنبَرِ يَقُولُ: مَنْ يَشْتَرِي مِنِّي سَيْفِي هٰذا؟ فَلَوْ كَانَ عِنْدِي ثَمَنُ إِزَارٍ مَا بِعْتُهُ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: نُسَلِّفُكَ ثَمَنَ إِزَارٍ (قَالَ:) قَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ: وَكَانَتْ بِيَدِهِ الدُّنْيَا كُلُّهَا إِلَّا مَا كَانَ مِنَ الشَّامِ.(۱)

۱۷۶۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ مجمع التَّيْمِيِّ قَالَ: خَرَجَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ

۱۔ فضائل الخمسة ۳/۳، احقاق الحق ۸/ ۲۵۱، الاستیعاب ۳/ ۱۱۱۳، الامام علی ۳/ ۲۳۷ باختلاف فی موارد

السَّلَامُ بِسَيْفِهِ إِلَى السُّوقِ فَقَالَ :مَنْ يَشْتَرِي مِنِّي سَيْفِي هٰذَا فَلَوْ كَانَ عِنْدِي أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ أَشْتَرِي بِهَا إِزَارًا مَا بِعْتُهُ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام اپنی تلوار فروخت کرتے ہیں

۱۷۵۔ ابو حیان تیمی نے اپنے والد سے نقل کیا اس نے کہا: میں نے علی علیہ السلام کو منبر پر دیکھا فرما رہے تھے کون میری تلوار کو خریدے گا؟ اگر میرے پاس قمیض خریدنے کی رقم ہوتی تو اس کو نہ بیچتا۔ پس ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: ہم ایک قمیض کی رقم آپ کو قرض دیتے ہیں راوی کہتا ہے: عبدالرزاق نے کہا: اس وقت کی بات ہے جب کہ پوری دنیا کی حکمرانی علی علیہ السلام کے پاس تھی سوائے شام کے۔

۱۷۶۔ مجمع تیمی نے کہا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ہاتھ میں تلوار تھی بازار میں آئے اور فرمایا: کون میری اس تلوار کو خریدے گا؟ اگر میرے پاس قمیض خریدنے کے لیے چار درہم ہوتے تو میں اس تلوار کو فروخت نہ کرتا۔

۵۵۔ قَنَاعَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۷۷۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ قَالَ :كُنْتُ عَلَى عُنُقِ أَبِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيطَالِبٍ عليهِ السَّلَامُ يَخْطُبُ وَهُوَ يَتَرَوَّحُ بِكُمِّهِ فَقُلْتُ:

۱۔ احقاق الحق ۸/۲۵۲.

يَا أبَهْ أميرَالمُؤمنينَ يَجِدُ الحَرَّ؟ افَقالَ لِيَ :لا يَجِدُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا، وَلٰكِنَّهُ غَسَلَ قَمِيصَهُ وَهُوَ رَطِبٌ وَلَا لَهُ غَيْرُهُ فَهُوَ يَتَروَّحُ بِهِ.(١)

١٧٨ ـ عَنِ الأسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قالَا :دَخَلْنَا عَلَى أميرِالمُؤمنينَ عليهِ السَّلامُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ طَبَقٌ مِنْ خُوصٍ عَلَيْهِ قُرْصٌ أوْ قُرْصَانِ مِنْ شَعِيرٍ وإنَّ أسْطَارَ النُّخالَةِ لَتَبِينُ فِي الخُبْزِ وَهُوَ يَكْسِرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَيَأكُلُ بِمِلْحٍ جَرِيشٍ، فَقُلْنَا لِجارِيَةٍ لَهُ سَوْدَاءَ اسْمُهَا فِضَّةُ :ألَا نَخَلْتِ هٰذَا الدَّقِيقَ لِأميرِالمُؤمنينَ عليهِ السَّلامُ؟ فَقالَتْ :أيَأكُلُ هُوَ المُهَنَّا وَيَكُونُ الوِزْرُ فِي عُنُقِيَ؟ افَتَبَسَّمَ عليهِ السَّلامُ وَقالَ :أنَا أمَرْتُهَا ألَّا تَنْخُلَهُ، قُلْنَا :وَلِمَ يَا أميرَالمُؤمنينَ؟ قَالَ :ذٰلِكَ لَأجْدَرُ أنْ تَذِلَّ النَّفْسُ وَيَقْتَدِيَ بِيَ(لِيَ خ ل) المُؤمِنُ وَألْحَقَ بِأصْحَابِيَ.(٢)

١٧٩ ـ رُوِيَ عَن سُوَيد بنِ غَفَلَةَ قالَ :دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ عليهِ السَّلامُ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا وَبَيْنَ يَدَيْهِ إنَاءٌ فِيهِ لَبَنٌ أجِدُ رِيحَ حُمُوضَتِهِ فِي يَدِهِ رَغِيفٌ أرَى قِشَارَ الشَّعِيرِ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ يَكْسِرُهُ بِيَدِهِ وَيَطْرَحُهُ فِيهِ، فَقَالَ :ادْنُ فَأصِبْ مِنْ طَعَامِنَا، فَقُلْتُ :إنِّي صَائِمٌ....(٣)

١٨٠ ـ وَرُوِيَ أنَّ عَلِيًّا عليهِ السَّلامُ اجْتَازَ بِقَصَّابٍ وَعِنْدَهُ لَحْمٌ سَمِينٌ، فَقَالَ (يَا) أمِيرَ المُؤمِنِينَ :هٰذَا اللَّحْمُ سَمِينٌ اشْتَرِ مِنْهُ، فَقَالَ لَهُ :لَيْسَ الثَّمَنُ حَاضِرًا، فَقَالَ :أنَا أصْبِرُ يَا أمِيرَالمُؤمِنِينَ،فَقَالَ لَهُ :أنَا أصْبِرُ عَنِ اللَّحْمِ.(٣)

---

١ ـ الغارات ١/٩٨

٢ ـ مجموعة ورام ١/٣٨، احقاق الحق ٨/٢٧٧

٣ ـ ارشاد القلوب / ٢١٥

٣ ـ ارشاد القلوب / ١١٩

۱۸۱ ـ قَالَ عَلِیٌّ علیهِ السَّلامُ :إِنَّ أَمِيرَكُمْ هٰذَا قَدْ رَضِيَ مِنْ دُنْيَاكُمْ بِطِمْرَيْهِ، وَإِنَّهُ لَا يَأْكُلُ اللَّحْمَ فِي السَّنَةِ إِلَّا الْفِلْذَةَ مِنْ كَبِدِ أُضْحِيَةٍ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی قناعت

۱۷۷۔ ابواسحاق سبیعی سے نقل ہوا اس نے کہا: جمعہ کے دن میں اپنے والد کے کندھے پر سوار تھا اس وقت امیرالمؤمنین علیہ السلام خطبہ پڑھ رہے تھے اور اپنی آستینوں کو حرکت دے رہے تھے میں نے اپنے والد سے کہا: امیرُالمؤمنین علیہ السلام گرمی محسوس کر رہے ہیں، میرے والد نے کہا: نہ گرمی محسوس کر رہے ہیں اور نہ سردی بلکہ ان کی قمیض گیلی ہے چونکہ اس کے علاوہ اُن کے پاس کوئی اور قمیض نہیں اس کو ہلا رہے ہیں تا کہ خشک ہو جائے۔

۱۷۸۔ اَسود اور علقمہ کہتے ہیں: ہم علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے دیکھا کہ آپؑ کے سامنے کھجور کے پتّوں سے بنا ہوا تھال رکھا ہوا تھا اور اس میں ایک یا دو روٹیاں جَو کی رکھی ہوئیں تھیں جن پر بھوسی ظاہر تھی اور علی علیہ السلام روٹی کو زانو سے توڑ کر نمک کے ساتھ تناول فرما رہے تھے،ہم نے ان کی حبشی کنیز جس کا نام فِضّہ تھا اس سے کہا: امیرالمؤمنین علیہ السلام کے لیے آٹا کیوں نہیں چھانا؟ کنیز نے کہا: آیا امیرالمؤمنین علیہ السلام خوش مزہ اور لذیذ کھانا کھائیں اور اس کا گناہ مجھ پر ہو؟ علی علیہ السلام مسکرائے اور فرمایا: میں نے اسے کہا ہے کہ آٹے کو صاف نہ کرے،ہم نے کہا کیوں؟ یاامیرالمؤمنین علیہ السلام انہوں نے فرمایا: یہ اپنے نفس کو حقیر اور ذلیل کرنے کے لیے بہتر ہے، کیونکہ

۱۔ احقاق الحق ۸/۲۸۹

مؤمنین میری پیروی کرتے ہیں اور میں بھی اپنے اصحاب کے ساتھ متصل ہو جاؤں۔

۱۷۹۔ سوید بن غفلہ نے کہا: ہم علی علیہ السلام کے پاس گئے دیکھا آپ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے سامنے ایک برتن رکھا ہوا تھا جس میں تھوڑی سی لسی تھی اور اس کی کھٹائی کی بو محسوس ہو رہی تھی جَو سے بنی ہوئی روٹی جس پر جَو کے چھلکے ظاہر تھے ان کے ہاتھ میں تھی اس کو توڑ کر لسی میں ڈال رہے تھے اور مجھ سے فرمایا میرے قریب آؤ اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ، میں نے عرض کی میرا روزہ ہے۔

۱۸۰۔ نقل ہوا کہ علی علیہ السلام ایک قصاب کے قریب سے گذرے اس کے پاس موٹا تازہ گوشت رکھا ہوا تھا اس نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے کہا: یا امیر المؤمنین علیہ السلام یہ موٹا اور تازہ گوشت ہے مجھ سے خرید لو علی علیہ السلام نے فرمایا: پیسے نہیں ہیں قصاب نے کہا: میں صبر کرلوں گا فرمایا: میں گوشت کھانے سے صبر کرلوں گا۔

۱۸۱۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا حکمران تمہاری اس دنیا میں دو پُرانے لباس پر راضی ہے اور پورے سال میں گوشت نہیں کھاتا فقط قربانی کا تھوڑا سا جگر اس کے لیے کفایت کرتا ہے۔

۵۶۔ طَعَامُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامِ

۱۸۲۔ وَعَنِ الْأَحْنَفِ بنِ قيسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ عليهِ السَّلَامُ وَقْتَ إِفطارِهِ إذا دَعَا بِجِرَابٍ مختومٍ فيهِ سَوِيقُ الشَّعِيرِ قلتُ لهُ: يَا أَمِيرَ المؤمِنِينَ خِفْتَ أَنْ يُؤْخَذَ مِنهُ فَخَتَمْتَ فِيهِ؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنِّي خِفْتُ أَنْ يَلِتَّهُ "يَلُتَّهُ ظ" الْحَسَنُ أَوِ الْحُسَيْنُ بِسَمْنٍ أَوْ زَيْتٍ قُلْتُ: هُمَا حَرَامٌ عَلَيْكَ؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنْ يَجِبُ عَلَى الْأَئِمَّةِ أَنْ يَغْتَذُوا بِغِذَاءِ

ضُعَفاءِ النَّاسِ وَأَفْقَرِهِمْ كَيْلَا يَشْكُوَ الْفَقِيرُ مِنْ فَقْرِهِ وَلَا يَطْغى الْغَنِيُّ لِغِناهُ.(١)

١٨٣ ـ كانَ عَلِيّ عَلَيْهِ السَّلامُ يَطْبَخُ فِي كُلِّ يَوْمٍ صاعاً مِنَ الشَّعِيرِ وَوَضَعَهُ فِي شَيْءٍ وَيَخْتِمُ رَأْسَهُ وَيَأْكُلُ مِنْهُ عِنْدَ إِفْطارِهِ قُرْصاً، وَقَدْ يَأْكُلُ مِنْ دَقِيقِهِ غَيْرَ مَطْبُوخٍ، وَسُئِلَ عَنْ خَتْمِهِ فَقالَ عليهِ السَّلامُ: مَخافَةَ أَنْ يَلُتَّهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ بِزَيْتٍ.(٢)

١٨٤ ـ وَكانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلامُ يَخْتِمُ عَلَى الْجِرابِ الَّذِي فِيهِ دَقِيقُ الشَّعِيرِ الَّذِي يَأْكُلُ مِنْهُ وَيَقُولُ: لا أُحِبُّ أَنْ يَدْخُلَ بَطْنِي إِلَّا ما أَعْلَمُ.(٣)

١٨٥ ـ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثابِتٍ قالَ: أُتِيَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنينَ عليهِ السَّلامُ بِفالُوذَجٍ فَأَبى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ، وَقالَ: شَيْءٌ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لا أُحِبُّ أَنْ آكُلَ مِنْهُ.(٣)

١٨٦ ـ عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ: أَنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلامُ أُتِيَ بِالْفالُوذَجِ فَوُضِعَ قُدّامَهُ فَقالَ: وَاللهِ إِنَّكَ لَطَيِّبُ الرِّيحِ، حَسَنُ اللَّوْنِ، طَيِّبُ الْمَطْعَمِ، وَلكِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُعَوِّدَ نَفْسِي ما لَمْ تَعْتَدْ.(٥)

١٨٧ ـ عَنْ سَعْدِ بْنِ كلثومٍ قالَ: كُنْتُ عِنْدَ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلامُ، فَذَكَرَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طالِبٍ عَلَيْهِ السَّلامُ فَأَطْراهُ وَمَدَحَهُ بِما هُوَ

---

١ ـ احقاق الحق ٢٨٣/٨

٢ ـ احقاق الحق ٢٨٣/٨

٣ ـ احقاق الحق ٢٨٠/٨

٣ ـ ارشاد القلوب / ٢١٥، المناقب للخوارزمي، احقاق الحق ٢٨٧/٨ .باختلاف يسير

٥ ـ احقاق الحق ٢٨٦/٨

أَهلَهُ. ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا أَكَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيطَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ مِنَ الدُّنيَا حَرَاماً قَطُّ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ، وَمَا عُرِضَ لَهُ أَمرَانِ قَطُّ هُمَا لِلّٰهِ رِضىً إِلَّا أَخَذَ بِأَشَدِّهِمَا عَلَيهِ فِي دِينِهِ....(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی غذا

۱۸۲۔احنف بن قیس نے کہا: افطار کے وقت میں حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا حضرت نے جو کے آٹے کی تھیلی منگوائی جس کا منہ بندھا ہوا تھا میں نے کہا: یا امیر المومنین علیہ السلام اس خوف سے کہ کوئی اس تھیلی میں سے کچھ آٹا اٹھا نہ لے منہ باندھ کے رکھا ہوا ہے؟ فرمایا: نہیں! مجھے ڈر ہے کہ کہیں حسن یا حسین علیہما السلام اس آٹے پر مکھن یا زیتون کا تیل نہ لگا دیں۔ ہم نے کہا: کیا یہ دونوں چیزیں آپ پر حرام ہیں؟ فرمایا: نہیں! لیکن رہبرانِ قوم پر لازم ہے کہ ان کی غذا ایسی ہو جیسی غریب لوگ کھاتے ہیں تاکہ غریب اور محتاج لوگ اپنی غربت اور فقیری کی شکایت کرنے والے نہ ہوں اور دولت مند لوگ بے نیازی کی وجہ سے سرکشی اختیار نہ کریں۔

۱۸۳۔روایت میں نقل ہوا کہ علی علیہ السلام روزانہ تین کلو جو کے آٹے سے روٹی بنا کر اسے تھیلی میں ڈال کر تھیلی کا منہ بند کر دیتے تھے افطار کے وقت اس میں سے ایک روٹی نکال کر تناول فرماتے تھے اور کبھی کبھار صرف ستو تناول کرتے تھے حضرتؑ سے تھیلی کے باندھنے کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا مجھے خوف ہے کہ حسنؑ اور حسینؑ اس پر گھی نہ لگا دیں۔

۱۔ عوالم ۱۸/۹۰

۱۸۴۔ روایت میں بیان ہوا ہے کہ علی علیہ السلام جس تھیلی میں جَو کا آٹا تھا اس میں سے تناول فرما کر اس کو باندھ دیتے تھے اور فرماتے تھے میں پسند نہیں کرتا کہ سوائے اس چیز کے جسے میں جانتا ہوں کوئی چیز میرے شکم میں داخل ہو۔

۱۸۵۔ عدی بن ثابت نے کہا: امیر المومنین علیہ السلام کے لئے فالودہ لایا گیا، حضرتؑ نے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا: میں اس چیز کو کھانا پسند نہیں کرتا جسے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ کھایا ہو۔

۱۸۶۔ حبّہ عرنی نے کہا: علی علیہ السلام کے لیے فالودہ لایا گیا اور اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا، علی علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم تو بہت خوش رنگ خوشبودار اور لذیذ ہے، لیکن میں پسند نہیں کرتا کہ جس چیز کی مجھے عادت نہیں اس کی عادت ڈالوں۔

۱۸۷۔ سعد بن مکتوم نے کہا: ہم امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھے آپؑ نے امیر المومنینؑ کے فضائل بیان کیے جن فضائل کے حضرتؑ لائق تھے ان کی شان میں بیان فرمائے۔ اس کے بعد فرمایا: خدا کی قسم! علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے دنیا میں کبھی بھی حرام نہیں کھایا یہاں تک کہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور کوئی دو چیزیں جو باعثِ خوشنودیٔ خدا تھیں ان کو پیش نہیں کی گئیں مگر یہ کہ ان میں سے اہم ترین کو اپنے دین کے لیے پسند کیا۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ

فِیْ عَدالَتِهٖ وَحِفْظِهٖ لِبَیْتِ الْمالِ

٥٧ ـ عَدالَتُهٗ

١٨٨ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ أَعْدَلُ النَّاسِ فِی الرَّعِیَّةِ.(١)

١٨٩ ـ وَقَالَ (عَلِیٌّ) عَلَیْهِ السَّلَامُ فِی بَعْضِ خُطَبِهٖ :وَاللّٰهِ لَوْ أُعْطِیْتُ الْأَقَالِیْمَ السَّبْعَةَ بِمَا تَحْتَ أَفْلَاکِهَا عَلٰی أَنْ أَعْصِیَ اللّٰهَ فِی نَمْلَةٍ أَسْلُبُهَا جُلْبَ شَعِیْرَةٍ مَا فَعَلْتُهٗ، وَإِنَّ دُنْیَاکُمْ عِنْدِیْ لَأَهْوَنُ مِنْ وَرَقَةٍ فِی فَمِ جَرَادَةٍ تَقْضَمُهَا، مَا لِعَلِیٍّ وَنَعِیْمٍ یَفْنٰی وَلَذَّةٍ لَا تَبْقٰی؟(٢)

پانچویں فصل

حضرت علی علیہ السلام کی عدالت اور بیت المال کی تقسیم

حضرت علی علیہ السلام کی عدالت

١٨٨۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میری رعیت میں عادل ترین فرد ہیں۔

١۔ احقاق الحق ١٥/ ٣٩٢

٢۔ سفینة البحار ٣/ ١٣١

۱۸۹۔علی علیہ السلام نے ایک خطبے میں فرمایا: خدا کی قسم اگر مجھے سات آسمانوں کے نیچے جو کچھ بھی ہے اس کی ولایت دی جائے تا کہ میں ایک چیونٹی کے حق میں خدا کی نافرمانی کروں اور جو کے چھلکے کو اس سے لے لوں میں ہرگز ایسا نہیں کروں گا قطعاً یہ تمہاری دنیا میرے نزدیک اس پتے سے بھی پست تر ہے جسے ٹڈی اپنے منہ میں چباتی ہے۔علی کو ان فانی نعمتوں اور ختم ہونی والی لذتوں سے کیا کام؟!

۵۸۔عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبَیْتُ مَالِ الْمُسْلِمِیْنَ

۱۹۰۔بِالْإِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبراهیمَ النَّوْفَلِیِّ رَفَعَهُ إِلٰی جعفرِ بْنِ مُحمدٍ أَنَّهُ ذُکِرَ عَنْ آبَائِهِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ أَنَّ أَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلیهِ السَّلامُ کَتَبَ إِلٰی عُمَّالِهِ: أَدِقُّوْا أَقْلَامَکُمْ، وَقَارِبُوا بَیْنَ سُطُوْرِکُمْ، وَاحْذِفُوْا عَنِّی فُضُوْلَکُمْ، وَاقْصِدُوْا قَصْدَ الْمَعَانِیْ، وَإِیَّاکُمْ وَالْإِکْثَارَ، فَإِنَّ أَمْوَالَ الْمُسْلِمِیْنَ لَاتَحْتَمِلُ الْإِضْرَارَ.(۱)

۱۹۱۔ ... عَنْ هِلَالِ بْنِ مُسْلِمِ الْجُحْدرِیِّ قَالَ: سَمِعْتُ جَدِّیْ حَرَّةَ -أَوْ حَوَّةَ- قَالَ: شَهِدْتُ عَلِیَّ بْنَ أَبِیْ طَالِبٍ عَلیهِ السَّلامُ أُتِیَ بِمَالٍ عِنْدَ الْمَسَاءِ، فَقَالَ: اِقْسِمُوْا هٰذَا الْمَالَ: فَقَالُوْا: قَدْ أَمْسَیْنَا یَاأَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَأَخِّرْهُ إِلٰی غَدٍ، فَقَالَ لَهُمْ: تَقْبَلُوْنَ أَنْ أَعِیْشَ إِلٰی الْغَدِ؟ فَقَالُوْا: مَاذَا بِأَیْدِیْنَا؟ قَالَ: فَلَا تُؤَخِّرُوْهُ حَتّٰی تُقَسِّمُوْهُ، فَأُتِیَ بِشَمْعٍ فَقَسَّمُوْا ذٰلِکَ الْمَالَ مِنْ تَحْتِ لَیْلَتِهِمْ.(۲)

۱۹۲۔وَکَانَ عَلِیٌّ عَلیهِ السَّلَامُ یَقْسِمُ مَا فِیْ بَیْتِ الْمَالِ کُلَّ جُمُعَةٍ حَتّٰی لَا

۱۔الخصال /۳۱۰، نهج السعادة ۳/ ۳۰، البحار ۴۱/ ۱۰۵

۲۔البحار ۴۱/ ۱۰۷

يَتْرُكَ فِيهِ شَيْئاً، وَدَخَلَ مَرَّةً إِلَى بَيْتِ الْمَالِ فَوَجَدَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ فَقَالَ: يَا صَفْرَاءُ! إِصْفِرِّي وَيَا بَيْضَاءُ! اِبْيَضِّي وَغُرِّي غَيْرِي لَا حَاجَةَ لِي فِيكِ. (۱)

۱۹۳ ۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نَبَاتَةَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا أُتِيَ بِالْمَالِ؛ أَدْخَلَهُ بَيْتَ مَالِ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ جَمَعَ الْمُسْتَحِقِّينَ ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهُ فِي الْمَالِ فَنَثَرَهُ يَمْنَةً وَيَسْرَةً وَهُوَ يَقُولُ: يَا صَفْرَاءُ يَا بَيْضَاءُ! لَا تَغُرِّينِي غُرِّي غَيْرِي:

هٰذَا جَنَايَ وَخِيَارُهُ فِيهِ ۔۔۔ إِذْ كُلُّ جَانٍ يَدُهُ إِلَى فِيهِ

ثُمَّ لَا يَخْرُجُ حَتَّى يُفَرِّقَ مَا فِي بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ وَيُؤْتِيَ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، ثُمَّ يَأْمُرُ أَنْ يُكْنَسَ وَيُرَشَّ، ثُمَّ يُصَلِّيَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُطَلِّقُ الدُّنْيَا ثَلَاثاً، يَقُولُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ: يَا دُنْيَا لَا تَتَعَرَّضِينَ لِي وَلَا تَتَشَوَّقِينَ وَلَا تَغُرِّينِي، فَقَدْ طَلَّقْتُكِ ثَلَاثاً لَا رَجْعَةَ لِي عَلَيْكِ. (۲)

حضرت علی علیہ السلام اور مسلمانوں کا بیتُ المال

۱۹۰۔ محمد بن ابراہیم نوفلی سے نقل ہوا ہے کہ جعفر بن محمد نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ علی علیہ السلام نے اپنے خادمین سے فرمایا: اپنے قلموں سے باریک اور سطریں ملا کر لکھیں، زیادہ فاصلہ نہ رکھیں اور میرے لیے زیادہ تعریفیں نہ لکھیں مختصر معنی کریں اور زیادہ روی سے پرہیز کریں،

---

۱ ۔ احقاق الحق ۱۹/۱۸

۲ ۔ امالی الصدوق /۲۳۳

کیونکہ مسلمانوں کا مال ضائع اور اسراف کرنے کے لیے نہیں ہے۔

۱۹۱۔ ہلال بن محدری نے کہا میں نے اپنے جد حرّہ (یا حوہ) سے سنا اس نے کہا: ایک رات ہم حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں تھے آپؑ کے پاس مال لایا گیا حضرتؑ نے فرمایا: اس کو تقسیم کریں: انہوں نے کہا: یا امیر المومنین علیہ السلام ابھی رات ہے اس کو کل پر چھوڑیں: فرمایا: آپ اس کو قبول کرتے ہیں کہ کل میں زندہ رہوں گا؟ ہم کیا کر سکتے ہیں؟ فرمایا: کام میں دیر نہ کریں اور مال کو تقسیم کریں بس چراغ لائے اور رات ہی کو مال تقسیم کیا گیا۔

۱۹۲۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام ہر جمعہ کو پورا بیتُ المال تقسیم کرتے تھے اور اس میں سے ذرّہ بھی باقی نہیں چھوڑتے تھے ایک مرتبہ بیتُ المال میں داخل ہوئے وہاں پر کچھ مقدار سونا اور چاندی دیکھی ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے سونا! زرد ہو جا اور اے چاندی سفید ہو جا کسی اَور کو فریب دو! مجھے تمہاری ضرورت نہیں۔

۱۹۳۔ اصبغ بن نباتہ نے کہا: امیر المومنین علیہ السلام کی شخصیت ایسی تھی کہ جس وقت ان کے پاس مال لایا جاتا اس مال کو بیت المال میں رکھ دیتے اور اسی وقت حاجت مندوں کو جمع کرتے تھے اور اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو اموال میں ڈال کر ادھر اُدھر بکھیر دیتے اور فرماتے تھے اے سونا اے چاندی مجھے فریب نہ دو، کسی اَور کو دھوکہ دو! (یہ میرے ہاتھ کا چنا ہوا ہے اور چننے والے کا ہاتھ اس کے منہ کی طرف بلند ہے) اس وقت تک بیت المال سے باہر نہیں آتے تھے جب تک اسے تقسیم نہ کریں اور ہر ایک کو اس کا حق دیا کرتے تھے اس کے بعد فرماتے تھے کہ بیت المال کو جھاڑو دے کر پانی سے دھو دیں اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور سلام پھیرنے کے بعد دنیا کو تین طلاق دے کر فرماتے تھے: اے دنیا میرے پیچھے مت آ اور مجھے اپنا مشتاق نہ بنا اور فریب نہ دے میں

مدینے میں کھجور کی ٹہنی کا مالک ہوں ایک درہم بھی تمہارے مالِ غنیمت سے کم نہیں کروں گا اور تم اس بات پر یقین کرلو آیا تم یہ تصور کرتے ہو کہ میں اپنے لیے نہیں رکھتا اور تمہیں دے دیتا ہوں؟ اس دوران عقیل کھڑے ہو کر کہتے ہیں: آپ خدا کی قسم! مجھے اور اُس سیاہ غلام کو برابر کر رہے ہیں جو مدینے میں رہتا ہے؟ علی علیہ السلام نے فرمایا: بیٹھ جاؤ! تمہارے علاوہ کوئی اور یہاں پر گفتگو کرنے والا نہیں تھا؟ تم اس سیاہ غلام پر کیا برتری رکھتے ہو؟ مگر یہ کہ تم میں تقویٰ اور پرہیزگاری زیادہ ہو۔

۱۹۵۔ عمرو بن علاء نے کہا: جس وقت عقیل نے بیت المال میں سے علی علیہ السلام سے اپنا حصہ طلب کیا امیر المؤمنین علیہ السلام نے ان سے فرمایا: جمعہ کے دن تک صبر کرو۔ عقیل نے صبر کیا: جمعہ کے دن نماز سے فارغ ہو کر امیر المؤمنین علیہ السلام نے عقیل سے فرمایا: اس شخص کے بارے میں تمہاری رائے کیا ہے جو ان سب لوگوں کے ساتھ خیانت کرے؟ کہا: اس قسم کا آدمی بہت ہی بُرا ہے۔ فرمایا: تم مجھ سے یہ چاہتے ہو کہ ان لوگوں کے ساتھ خیانت کروں اور ان کا حصہ تمہیں دے دوں؟!

٦٠ ـ نَمَاذِجُ مِنْ اِيْثَارِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١٩٦ ـ (وَرُوِيَ) أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ أَفْضَلُ السَّلَامِ: أَتَى سُوقَ الْكَرَابِيسِ، فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ وَسِيمٍ فَقَالَ: يَا هٰذَا اِعِنْدَكَ ثَوْبَانِ بِخَمْسَةِ دَرَاهِمَ؟ فَوَثَبَ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِعِنْدِي حَاجَتُكَ، فَلَمَّا عَرَفَهُ مَضَى عَنْهُ، فَوَقَفَ عَلَى غُلَامٍ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ اِعِنْدَكَ ثَوْبَانِ بِخَمْسَةِ دَرَاهِمَ؟ قَالَ: نَعَمْ عِنْدِي ثَوْبَانِ فَأَخَذَ ثَوْبَيْنِ أَحَدُهُمَا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ وَالْآخَرُ بِدِرْهَمَيْنِ. فَقَالَ: يَا قَنْبَرُ! خُذِ الَّذِي بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ، فَقَالَ: أَنْتَ أَوْلَى بِهِ تَصْعَدُ الْمِنْبَرَ وَتَخْطُبُ النَّاسَ، قَالَ: وَأَنْتَ شَابٌّ وَلَكَ شَرَهُ الشَّبَابِ وَأَنَا أَسْتَحْيِي مِنْ

نے تجھ کو تین طلاقیں دے دی ہیں اور کبھی بھی رُجوع نہیں کروں گا۔

۵۹۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُؤَدِّبُ عَقِيلاً

۱۹۴۔ عَنْ مُحمدِ بْنِ مسلمٍ عَنْ أَبِي عبدِاللّٰهِ عليهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا وَلِيَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيهِ ثُمَّ قَالَ: إِنِّي وَاللّٰهِ لاَ أَرْزَؤُكُمْ مِنْ فَيْئِكُمْ دِرْهَماً مَا قَامَ لِي عِذْقٌ بِيَثْرِبَ فَلْيُصَدِّقْكُمْ أَنْفُسُكُمْ، أَفَتَرَوْنِي مَانِعاً نَفْسِي وَمُعْطِيكُمْ؟ قَالَ: فَقَامَ إِلَيْهِ عَقِيلٌ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ فَقَالَ لَهُ: وَاللّٰهِ لَتَجْعَلَنِّي وَأَسْوَدَ بِالْمَدِينَةِ سَوَاءً؟ فَقَالَ: اِجْلِسْ، أَمَا كَانَ هٰهُنَا أَحَدٌ يَتَكَلَّمُ غَيْرُكَ وَمَا فَضْلُكَ عَلَيْهِ إِلاَّ بِسَابِقَةٍ أَوْ بِتَقْوَى.(۱)

۱۹۵۔ وَذَكَرَ عَمْرُو بْنُ عَلاءٍ أَنَّ عَقِيلاً لَمَّا سَأَلَ عَطَاءَهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ، قَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: تُقِيمُ إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَأَقَامَ فَلَمَّا صَلَّى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ الْجُمُعَةَ، قَالَ لِعَقِيلٍ: مَا تَقُولُ فِيمَنْ خَانَ هٰؤُلاَءِ أَجْمَعِينَ؟ قَالَ: بِئْسَ الرَّجُلُ ذَاكَ، قَالَ: فَأَنْتَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَخُونَ هٰؤُلاَءِ وَأُعْطِيَكَ؟(۲)

حضرت علی علیہ السلام عقیل کو تادیب کرتے ہیں

۱۹۴۔ محمد بن مسلم امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کر رہا ہے انہوں نے فرمایا: جس وقت علی علیہ السلام خلافت پر فائز ہوئے منبر پر بیٹھ کر خدا کی حمد وثنا کی اس کے بعد فرمایا: خدا کی قسم! جب تک میں

۱۔ الکافی ۱۲۹/۸

۲۔ البحار ۱۱۳/۴۱، الغارات ۱۵۰/۱ باختلاف فی موارد

رَبِّي أَنْ أَتَفَضَّلَ عَلَيْكَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلّى اللّهُ عليه و آله و سلم يَقُولُ: أَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ، وَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ.... (١)

١٩٧ ـ قَالَ الْبَاقِرُ عليه السَّلامُ فِي قَوْلِهِ تعالى: يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ قَالَ: مَرِضَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلامُ وَهُمَا صَبِيَّانِ صِغَارٌ (صَغِيرَانِ) فَعَادَهُمَا رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليه و آلِهِ وَمَعَهُ رَجُلانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا أَبَا الْحَسَنِ لَوْ نَذَرْتَ فِي ابْنَيْكَ نَذْرًا انَّ اللّهَ عافاهُمَا، فَقَالَ: أَصُومُ ثَلاثَةَ ايّامٍ شُكْرًا لِلّهِ تعالى وَكَذٰلِكَ قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلامُ، وَقَالَ الصَّبِيَّانِ: وَنَحْنُ أَيْضًا نَصُومُ ثَلاثَةَ ايّامٍ وَكَذٰلِكَ قَالَتْ: جَارِيَتُهُمْ فِضَّةٌ فَأَلْبَسَهُمَا اللّهُ الْعَافِيَةَ فَأَصْبَحُوا صِيامًا وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ طَعامٌ، فَانْطَلَقَ عَلِيٌّ عليهِ السلامُ إلى جَارٍ لَهُ مِنَ الْيَهُودِ(٢) يُقَالُ لَهُ: شَمْعُونُ يُعالِجُ الصُّوفَ؛ فَقَالَ: هَلْ لَكَ أَنْ تُعْطِيَنِي جَزَّةً مِنْ صُوفٍ تَغْزِلُهَا لَكَ ابْنَةُ مُحَمَّدٍ بِثَلاثَةِ أَصْوَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ؟ قالَ: نَعَمْ فَأَعْطَاهُ فَجَاءَ بِالصُّوفِ، وَالشَّعِيرِ وَأَخْبَرَ فاطِمَةَ عليها السَّلامُ فَقَبِلَتْ وَأطَاعَتْ؛ ثُمَّ عَمَدَتْ فَغَزَلَتْ تِلْكَ الصُّوفِ؛ ثُمَّ أخَذَ صاعًا مِنَ الشَّعِيرِ فَطَحَنَتْهُ وَعَجَنَتْهُ وَخَبَزَتْ مِنْهُ خَمْسَةَ أَقْرَاصٍ لِكُلِّ واحِدٍ قُرْصًا، وَصَلَّى عَلِيٌّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَوَاتُ اللّهِ عَلَيْهِمَا الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أتَى مَنْزِلَهُ فَوُضِعَ الْخِوانُ وَجَلَسُوا خَمْسَتُهُمْ فَأَوَّلُ لُقْمَةٍ كَسَرَهَا عَلِيٌّ عليهِ السَّلامُ إِذًا مِسْكِينٌ قَدْ وَقَفَ بِالبَابِ، فَقَالَ: السَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ أَنَا مِسْكِينٌ مِنْ مَسَاكِينِ الْمُسْلِمِينَ أَطْعِمُونِي مِمَّا تَأْكُلُونَ أَطْعَمَكُمُ اللّهُ مِنْ مَوَائِدِ الْجَنَّةِ، فَوَضَعَ عَلِيٌّ

---

١ ـ روضة الواعظين ١٠٧/١

٢ ـ وفي رِوايةِ إرْشادِ الْقُلوبِ، ص ٢٢٣، هكذا: فَآجَرَ عَلِيٌّ عليه السَّلامُ نَفْسَهُ لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ يَسْقِي نَخْلًا بِشَيْءٍ مِنْ شَعِيرٍ وَأَتَى بِهِ إِلَى الْمَنْزِلِ.

اللُّقْمَةَ مِنْ يَدِهِ، (...إلى أنْ قال:) وَعَمَدَتْ (أي فاطِمَةُ عليها السَّلامُ) إلى ما كانَ على الْخِوانِ فَدَفَعَتْهُ إلى الْمِسْكِينِ؛ وَباتُوا جِياعاً وَأصْبَحُوا صِياماً لَمْ يَذُوقُوا إلّا الْماءَ الْقُراحَ، ثُمَّ عَمَدَتْ إلى الثُّلْثِ الثّانِي مِنَ الصُّوفِ فَغَزَلَتْهُ ثُمَّ أخَذَتْ صاعاً مِنَ الشَّعِيرِ فَطَحَنَتْهُ وَعَجَنَتْهُ وَخَبَزَتْ مِنْهُ خَمْسَةَ أقْراصٍ لِكُلِّ واحِدٍ قُرْصاً وَصَلّى عَلِيٌّ الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ، ثُمَّ أتى مَنْزِلَهُ فَلَمّا وُضِعَ الْخِوانُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَجَلَسُوا خَمْسَتُهُمْ فَأوَّلُ لُقْمَةٍ كَسَرَها عَلِيٌّ إذا يَتِيمٌ مِنْ يَتامَى الْمُسْلِمِينَ قَدْ وَقَفَ بِالْبابِ، فَقالَ: اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ أنَا يَتِيمٌ مِنْ يَتامَى الْمُسْلِمِينَ أطْعِمُونِي مِمّا تأكُلُون أطْعَمَكُمُ اللهُ مِنْ مَوائِدِ الْجَنَّةِ، فَوَضَعَ عَلِيٌّ اللُّقْمَةَ مِنْ يَدِهِ (...إلى أنْ قالَ:) ثُمَّ عَمَدَتْ فاطِمَةُ إلى جَمِيعِ مافِي الْخِوانِ، وَأعْطَتْهُ وَباتُوا جِياعاً لَمْ يَذُوقُوا إلّا الْماءَ الْقُراحَ وَأصْبَحُوا صِياماً، وَعَمَدَتْ فاطِمَةُ عَلَيها السَّلامُ، فَغَزَلَتِ الثُّلْثَ الْباقِيَ مِنَ الصُّوفِ وَطَحَنَتِ الصّاعَ الْباقِيَ؛ وَعَجَنَتْ وَخَبَزَتْ مِنْهُ خَمْسَةَ أقْراصٍ لِكُلِّ واحِدٍ مِنْهُمْ قُرْصاً وَصَلّى الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ عَلَيهِمَا السَّلامُ، ثُمَّ أتى مَنْزِلَهُ فَقُرِّبَ إلَيْهِ الْخِوانُ وَجَلَسُوا خَمْسَتُهُمْ فَأوَّلُ لُقْمَةٍ كَسَرَها عَلِيٌّ عليه السَّلامُ إذا أسِيرٌ مِنْ أُسَراءِ الْمُشْرِكِينَ قَدْ وَقَفَ بِالْبابِ فَقالَ: اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ تأسِرُونَنا، وَتَشُدُّونَنا وَلاتُطْعِمُونَنا؟ فَوَضَعَ عَلِيٌّ عليه السَّلامُ اللُّقْمَةَ مِنْ يَدِهِ (...إلى أنْ قالَ:) وَعَمَدُوا إلى ما كانَ عَلَى الْخِوانِ فَأعْطَوْهُ، وَباتُوا جِياعاً وَأصْبَحُوا مُفْطِرِينَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ. قالَ شُعَيْبٌ فِي حَدِيثِهِ: وَأقْبَلَ عَلِيٌّ عليه السَّلامُ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيهِمَا السَّلامُ نَحْوَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَهُما يَرْتَعِشانِ كَالْفِراخِ مِنْ شِدَّةِ الْجُوعِ، فَلَمّا بَصُرَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ قالَ: يا أبَا الْحَسَنِ شَدَّ ما يَسُوءُنِي ما أرى بِكُمْ، اِنْطَلِقْ إلَى ابْنَتِي فاطِمَةَ،

فَانطَلَقُوا وَهِيَ فِي مِحْرَابِها قد لَصَقَ بَطْنُها بِظَهْرِهَا مِنْ شِدَّةِ الْجُوعِ، وَغارَتْ عَيْنَاها فَلَمَّا رَآها رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وَآلِهِ ضَمَّها إِلَيْهِ فَقَالَ :وَا غَوْثَاهُ بِاللّٰهِ أَنْتُم مُنْذُ ثَلاثٍ فِيمَا أَرى وَأَنا غافِلٌ عَنكُمْ فَهَبَطَ جَبْرَئيلُ عليهِ السّلامُ فقالَ :يا مُحَمَّدُ خُذْ ما هَنَّأَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِبَيْتِكَ، قالَ :وَمَا آخُذُ يا جَبْرَئيلُ؟ قالَ :هَلْ أَتى عَلَى الْإِنْسانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ، حَتّى بَلَغَ إِلى قَوْلِهِ :(... إِنَّ هٰذا كانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُوراً)(۱)

۱۹۸ ـ قَدْ رَوَى الْخاصُّ وَالْعامُّ أَنَّ الآياتِ مِنْ هٰذِهِ السُّورَةِ وَهِيَ قَوْلُهُ :﴿ إِنَّ الأَبْرارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كانَ مِزاجُها كافُوراً، عَيْناً يَشْرَبُ بِهَا عِبادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُونَها تَفْجِيراً، يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخافُونَ يَوْماً كانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيراً، وَيُطْعِمُونَ الطَّعامَ عَلى حُبِّهِ مِسْكِيناً وَيَتِيماً وَأَسِيراً، إِنَّما نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزاءً وَلا شُكُوراً، إِنّا نَخافُ مِنْ رَبِّنا يَوْماً عَبُوساً قَمْطَرِيراً، فَوَقاهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُوراً، وَجَزاهُمْ بِما صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيراً.. ﴾(۲) إِلى قولِهِ :كانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُوراً، نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَفاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ وَجارِيَةٍ لَهُمْ تُسَمّى فِضَّةَ وَهُوَ الْمَرْوِيُّ عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ وَمُجاهِدٍ وَأَبِي صالِحٍ).(۳)

حضرت علی علیہ السلام کے ایثار کی چند مثالیں

۱۹۶ـ روایت میں نقل ہوا ہے کہ علی علیہ السلام کپڑے کے بازار میں داخل ہوئے آپ کی ایک

۱ـ روضۃ الواعظین ۱/۱۶۰، تفسیر ابوالفتوح ۱۱/۳۴۶، تفسیر فرات الکوفی / ۱۹۶، ارشادالقلوب / ۲۲۲ باختلاف فی موارد، اوردہ فی مجمع البیان / ۱۰ ملخصاً

۲ـ انسان / ۷ـ۱۲

۳ـ تفسیر مجمع البیان ۴۰۳ / ۹ - ۱۰

خوبصورت شخص سے ملاقات ہوئی اس سے فرمایا: اے شخص کیا تمہارے پاس پانچ درہم والے دو لباس ہیں وہ شخص اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر عرض کرتا ہے یاامیر المومنین علیہ السلام! جو آپ کو چاہیے میرے پاس موجود ہے۔ جب علی علیہ السلام نے دیکھا کہ اس شخص نے انہیں پہچان لیا ہے تو اسے چھوڑ کر ایک غلام کے پاس آئے اور اس سے فرمایا: اے غلام! کیا تمہارے پاس پانچ درہم والے دو لباس ہیں؟ کہا جی ہاں میرے پاس دو لباس ہیں اُن دو لباس میں سے ایک لباس کو تین درہم اور دوسرے کو دو درہم میں خریدا اور قنبر سے فرمایا: تین درہم والا لباس تم لے لو قنبر نے عرض کی: آپؑ اس کے لائق ہیں اور یہ لباس آپ کی شخصیت کے مطابق ہے کیونکہ آپ منبر پر جا کر لوگوں کو خطبے سناتے ہیں۔ فرمایا: تم جوان ہو اور جوانی کی خواہشات تم میں ہیں اور میں بارگاہِ الٰہی میں شرم محسوس کرتا ہوں کہ خود کو تم پر ترجیح دوں، میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا: اپنے غلاموں کو وہ لباس پہنائیں جو خود پہنتے ہو اور وہی کھانا کھلائیں جو خود کھاتے ہو۔

۱۹۷۔ امام باقر علیہ السلام نے کلام الٰہی ''یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ'' کے بارے میں فرمایا: حَسَن اور حُسین علیہما السلام دونوں بچپن میں بیمار ہو گئے پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دو اصحاب کے ساتھ ان کی عیادت کے لیے آئے۔ ان میں سے ایک نے علی علیہ السلام سے عرض کی اگر آپ اپنے ان دو فرزندوں کے لئے نذر کرو تو خدا انہیں شفا دے گا علی علیہ السلام نے فرمایا: شکرِ الٰہی کی خاطر میں تین دن روزے رکھوں گا۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے ایسے ہی فرمایا: اور بچوں نے بھی کہا ہم بھی تین دن روزے رکھیں گے اور ان کی کنیز فِضّہ نے بھی کہا، خدا نے حَسَن اور حُسین علیہما السلام کو شفا دی اور سب نے روزے رکھنا شروع کر دیے اس دن ان کے پاس غذا نہیں تھی علی علیہ السلام اپنے یہودی ہمسایہ کے پاس آئے جس کا نام شمعون تھا جو اُون کا کام کرتا تھا اس سے فرمایا: کیا تم مجھے کچھ مقدار میں اُون دو گے تاکہ اس کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی تین صاع جَو

کے بدلے میں کات لے اس نے کہا: ہاں اور کچھ مقدار اُون حضرتؑ کو دے دی حضرتؑ اُون اور جَو کو گھر لائے اور فاطمہ علیہا السلام کو بتایا۔ فاطمہ علیہا السلام نے قبول کیا اور اطاعت کی اس وقت حضرت فاطمہ علیہا السلام نے اُون کا تیسرا حصہ کات لیا اور تین کیلو جَو اٹھا لیے اور ان کا آٹا نکال کر پانچ روٹیاں بنائیں ہر ایک فرد کے لیے ایک روٹی پکائی علی علیہ السلام نے مغرب کی نماز رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ادا کی اور گھر تشریف لائے، دستر خوان لگایا گیا پانچوں افراد دستر خوان پر بیٹھ گئے، علی علیہ السلام نے پہلا لقمہ ہی توڑا تھا کہ نابینا نے صَدا دی اے آلِ محمدؐ تم پر سلام ہو میں ایک نابینا مسلمان ہوں جو کچھ خود کھا رہے ہو مجھے بھی کھلاؤ، خداوند تم کو بہشتی دستر خوان کا کھانا عطا کرے گا علی علیہ السلام نے لقمہ رکھ دیا ،......

فاطمہ علیہا السلام نے سارا کھانا اٹھا کر نابینا کو دے دیا، سب بھوکے رہ گئے اور فقط پانی کے ساتھ افطار کیا دوسرے دن فاطمہ علیہا السلام نے کچھ مقدار اور اُون کو کاتا اور تین کیلو جَو پیس کر آٹا گوندھا اور پانچ روٹیاں بنائیں حضرت علی علیہ السلام نے مغرب کی نماز رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھی اور گھر تشریف لائے دستر خوان بچھایا گیا پانچوں افراد دستر خوان پر بیٹھ گئے علی علیہ السلام نے پہلا لقمہ توڑا ہی تھا کہ باہر سے ایک یتیم مسلمان کی آواز سنائی دی اس نے کہا: اے آلِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سلام ہو تم پر میں ایک یتیم مسلمان ہوں جو کچھ خود کھا رہے ہو مجھے بھی کھلاؤ، خدا آپ کو بہشتی دستر خوان سے نعمتیں عطا کرے گا علی علیہ السلام نے لقمہ رکھ دیا (اور فرمایا:) فاطمہ علیہا السلام نے دستر خوان کا تمام کھانا اس یتیم کو دے دیا خود بھوکے رہ گئے اور پانی کے ساتھ افطار کیا تیسرے دن پھر روزہ رکھا تیسرے دن فاطمہ علیہا السلام نے باقی بچی ہوئی اُون کو کات لیا اور باقی ماندہ جَو کا آٹا بنایا اور پانچ روٹیاں پکائیں اور ہر ایک کے لیے ایک روٹی بنائی علی علیہ السلام نے مغرب کی نماز پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھی اور گھر تشریف لائے جس وقت دستر خوان لگایا گیا تو پانچوں افراد دستر خوان پر بیٹھ گئے علی علیہ السلام نے پہلا لقمہ اٹھایا ہی تھا کہ ایک

مشرک اَسیر نے گھر کے دروازے پر آواز دی اے آلِ محمدؑ! سلام ہو آپ پر آپ ہمیں اَسیر کر کے قید میں بند کر دیتے ہیں کیا مجھے کھانا نہیں دو گے؟ علی علیہ السلام نے لقمہ رکھ دیا اور جو کچھ بھی دستر خوان پر تھا سب کا سب اَسیر کو دے دیا اور خود بھوکے رہ گئے اور ان کے پاس کوئی چیز بھی نہیں تھی جس سے وہ افطار کرتے۔

شُعیب نے حدیث میں نقل کیا ہے کہ: علی علیہ السلام حسَن اور حُسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر رسولِ خداؐ کے پاس لائے اس وقت یہ دونوں بچے سخت بھوک کی وجہ سے کانپ رہے تھے۔ جس وقت پیغمبرؐ کی نگاہ ان پر پڑی تو فرمایا: یا اباالحسنؑ! آپ کی حالت دیکھ کر کس قدر مجھ پر ناگوار ہے! بیٹی فاطمہؑ کے گھر چلیں، سب روانہ ہوئے جب فاطمہ علیہا السلام کے گھر پہنچے اس وقت فاطمہ علیہا السلام محرابِ عبادت میں تھیں۔ بھوک کی شدت کی وجہ سے آپ کا شکم پیٹھ کے ساتھ ملا ہوا تھا اور آنکھیں اندر کی طرف داخل ہو گئیں تھیں، جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کی یہ حالت دیکھی ان کو اپنے قریب بٹھایا اور فریاد بلند کی: آہ! تین دن سے آپ اس حالت میں گذار رہے ہیں اور مجھے خبر تک نہیں! اس وقت جبرئیل نازل ہوئے اور فرمایا: یا محمدؐ! لے لو اس مبارک باد کو جو خداوند نے تیرے خاندان کے بارے میں عطا کی ہے: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا جبرئیلؑ کس چیز کو لے لوں؟ جبرئیلؑ نے (سورۂ دَھــر کی) هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ سے اِس آیت تک تلاوت کی: 'اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا۔'

۱۹۸۔ شیعہ اور سنی دونوں نے روایت کی ہے کہ اس سورہ کی آیات اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ سے كَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا یعنی یقیناً نیک لوگ (جنت میں) مشروب کے ایسے ساغر پئیں گے جن میں کافور کی آمیزش ہوگی... یہ لوگ نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے جس کی سختی پھیل رہی

ہوگی خوف رکھتے ہیں اور (باوجودیکہ ان کو خود طعام کی حاجت ہے) اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (اور ان سے کہتے ہیں کہ) ہم تم کو خالص اللہ کے لیے کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ۔ بے شک ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کے عذاب کا خوف ہے جو سخت مصیبت کا انتہائی طویل دن ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ انہیں اس دن کے شر سے بچا لے گا اور انہیں تازگی اور سرور بخشے گا اور ان کے صبر کے بدلے میں انہیں جنت میں ریشمی لباس عطا کرے گا... (اور ان سے کہے گا یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش (خدا کے ہاں) مقبول ہوئی تک حضرت علی ؑ، بی بی فاطمہؑ، امام حسنؑ، امام حسینؑ اور ان کی کنیز فضہؓ کی شان میں نازل ہوئیں۔ یہی روایت ابن عباسؓ، مجاہد اور ابو صالح سے بھی مروی ہے۔

٦١ - عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ وَرِعَایَةُ الْأَرَامِلِ

١٩٩ - وَنَظَرَ عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ إِلَى امْرَأَةٍ عَلَى كَتِفِهَا قِرْبَةُ مَاءٍ، فَأَخَذَ مِنْهَا الْقِرْبَةَ فَحَمَلَهَا إِلَى مَوْضِعِهَا، وَسَأَلَهَا عَنْ حَالِهَا فَقَالَتْ: بَعَثَ عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ صَاحِبِیْ إِلَى بَعْضِ الثُّغُوْرِ فَقُتِلَ، وَتَرَکَ عَلَیَّ صِبْیَاناً یَتَامٰى، وَلَیْسَ عِنْدِیْ شَیْءٌ، فَقَدْ أَلْجَأَتْنِی الضَّرُوْرَةُ إِلَى خِدْمَةِ النَّاسِ، فَانْصَرَفَ وَبَاتَ لَیْلَتَهُ قَلِقاً فَلَمَّا أَصْبَحَ حَمَلَ زِنْبِیْلاً فِیْهِ طَعَامٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَعْطِنِیْ أَحْمِلْهُ عَنْکَ، فَقَالَ: مَنْ یَحْمِلُ وِزْرِیْ عَنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ؟ فَأَتٰى وَقَرَعَ الْبَابَ، فَقَالَتْ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: أَنَا ذٰلِکَ الْعَبْدُ الَّذِیْ حَمَلَ مَعَکِ الْقِرْبَةَ، فَافْتَحِیْ فَإِنَّ مَعِیَ شَیْئاً لِلصِّبْیَانِ، فَقَالَتْ: رَضِیَ اللّٰهُ عَنْکَ وَحَکَمَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْطَالِبٍ، فَدَخَلَ وَقَالَ: إِنِّیْ أَحْبَبْتُ اکْتِسَابَ الثَّوَابِ، فَاخْتَارِیْ بَیْنَ أَنْ تَعْجِنِیْنَ وَتَخْبِزِیْنَ وَبَیْنَ أَنْ تُعَلِّلِیْنَ الصِّبْیَانَ لِأَخْبِزَ أَنَا، فَقَالَتْ: أَنَا بِالْخُبْزِ أَبْصَرُ وَعَلَیْهِ أَقْدَرُ،

وَلٰكِنْ شَأنُكَ وَالصِّبيانَ، فَعَلِّلْهُمْ حتى أفْرِغَ مِنَ الْخُبزِ، قال(۱) فَعَمَدَتْ إلَى الدَّقيقِ فَعَجَنَتْهُ، وَعَمَدَ عَلِيٌّ عليه السّلامُ إلَى اللَّحمِ فَطَبَخَهُ، وَجَعَلَ يُلَقِّمُ الصِّبيانَ مِنَ اللَّحمِ وَالتَّمرِ وَغَيرِهِ، فَكُلَّما ناوَلَ الصِّبيانَ مِنْ ذٰلِكَ شَيئاً قالَ لَهُ: يا بُنَيَّ! اِجْعَلْ عَلِيَّ بْنَ أبي طالِبٍ في حِلٍّ مِمّا أمَرَ في أمْرِكَ فَلَمّا اخْتَمَرَ الْعَجينُ قالَتْ: يا عبدَاللهِ اُسْجُرِ التَّنُّورَ فَبادَرَ بِسَجْرِهِ فَلَمّا اَشْعَلَهُ وَلَفَحَ في وَجْهِهِ جَعَلَ يَقُولُ: ذُقْ يا عَلِيُّ هٰذا جَزاءُ مَنْ ضَيَّعَ الْأرامِلَ وَالْيَتامىٰ، فَرَأتْهُ امْرَأةٌ تَعْرِفُهُ فَقالَتْ: وَيْحَكِ اِهٰذا اَميرُ الْمُؤمِنينَ، قالَ: فَبادَرَتِ الْمَرْأةُ وَهِيَ تَقولُ: وا حَيائي مِنْكَ يا اَميرَ الْمُؤمِنينَ فَقالَ: بَلْ وا حَيائي مِنْكِ يا أمَةَ اللهِ فيما قَصَّرْتُ في أمْرِكِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام اور بیوہ عورتوں کی دیکھ بھال

۱۹۹۔ ایک دن حضرت علی علیہ السلام کا راستے سے گذر ہوا انہوں نے ایک عورت کو دیکھا جس نے پانی کی مشک اٹھائی ہوئی تھی حضرت علی علیہ السلام نے اس سے مشک لے کر اسے اس کی منزل مقصود تک پہنچایا۔ اور اسی ضمن میں اس سے احوال پرسی بھی کی عورت نے کہا: حضرت علی بن ابی طالبؑ نے میرے شوہر کو ایک محاذ پر بھیجا وہ وہاں پر قتل ہو گیا اس وقت میرے پاس چند یتیم بچے ہیں جن کی دیکھ بھال کر رہی ہوں اور میری مالی حالت بہت خراب ہے مجبور ہوں کہ لوگوں کے کام کاج کروں علی علیہ السلام گھر واپس آئے اور رات سے لے کر صبح تک پریشان رہے صبح سویرے جس ٹوکری میں کھانا رکھا ہوا تھا اس کو اٹھایا اور اس عورت کے گھر کی طرف روانہ ہوئے راستے میں کسی نے حضرت علیؑ سے

۱۔ میری نظر میں قامت صحیح ہے۔

۲۔ البحار ۵۲/۴۱

کہا نوکری مجھے دے دیں میں اٹھاؤں گا فرمایا: قیامت کے دن کون میرا بھاری وزن اٹھائے گا؟
علی علیہ السلام اس عورت کے گھر پہنچے دستک دی عورت نے کہا: کون ہے؟ علی علیہ السلام نے فرمایا: میں وہی ہوں جس نے کل تمہاری مدد کی اور مشک کو گھر تک پہنچایا، دروازہ کھولیں میں بچّوں کے لیے کچھ لایا ہوں عورت نے کہا: خدا تم سے راضی ہو اور میرے اور علی علیہ السلام کے درمیان فیصلہ کرے۔ علی علیہ السلام گھر میں داخل ہوئے اور فرمایا: مجھے ثواب کمانا بہت پسند ہے ان دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرو یا آٹا گُوندھ کر روٹی پکاؤ یا بچّوں کی دیکھ بھال کرو اور میں روٹی پکاؤں۔ عورت نے کہا میں روٹی پکانے میں ماہر ہوں اور بہتر یہی ہے کہ میں اس کام کو انتخاب کروں تم بچوں کی دیکھ بھال کرو جب تک میں روٹی پکانے سے فارغ ہو جاؤں اُس وقت عورت نے آٹا گوندھا اور علی علیہ السلام نے گوشت پکایا حضرت علی علیہ السلام گوشت اور کھجور کے لقمے بنا بنا کر بچّوں کو کھلا رہے تھے اور ہر لقمہ کھلاتے وقت فرما رہے تھے۔ بچّو! جس مشکل کا بھی آپ کو سامنا کرنا پڑا علی بن ابی طالب علیہ السلام کو معاف کرو۔ جس وقت آٹا تیار ہو گیا عورت نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا تم تنور جلاؤ۔ حضرت علی علیہ السلام نے تنور جلایا۔ جس وقت آگ کے شعلے بھڑکنے لگے اور ان کی حرارت آپ کے چہرے تک پہنچی تو اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے اے علی! چکھ لو! یہ اس کی سزا ہے۔ جس نے بیوہ عورتوں اور یتیم بچّوں کی دیکھ بھال نہیں کی۔ اسی دوران ایک عورت جو حضرت علی علیہ السلام کو پہچانتی تھی گھر میں داخل ہوئی گھر کی مالکہ سے کہا: حیف ہو تم پر! یہ امیرالمومنین علیہ السلام ہیں عورت بہت شرمسار ہوئی لیکن حضرت علی علیہ السلام نے اس سے فرمایا: اے خدا کی بندی! مجھے تم سے شرمندہ ہونا چاہیے کیونکہ مجھ سے کوتاہی ہوئی ہے۔

۶۲۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ كَفَالَةُ الْأَيْتَامِ

۲۰۰۔ أَبُو الطُّفَيْلِ :رَأَيْتُ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدْعُو الْيَتَامَىٰ فَيُطْعِمُهُمُ الْعَسَلَ، حَتَّىٰ

قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ :لَوَدَدْتُ أَنِّي كُنْتُ يَتِيْمًا.(۱)

۲۰۱ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليهِ السَّلامُ قَالَ :قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليهِ السَّلامُ :أَنَا الْهَادِي وَالْمُهْتَدِي، وَأَبُو الْيَتَامَى، وَزَوْجُ الْأَرَامِلِ وَالْمَسَاكِينِ، وَأَنَا مَلْجَأُ كُلِّ ضَعِيفٍ، وَمَأْمَنُ كُلِّ خَائِفٍ....(۲)

حضرت علی علیہ السلام اور یتیموں کی سرپرستی

۲۰۰۔ ابوالطفیل نے کہا: میں نے علی علیہ السلام کو دیکھا وہ یتیموں کو بلا کر شہد کھلا رہے تھے اس وقت ان کے ایک صحابی نے کہا اچھا تھا کہ میں بھی یتیم ہوتا۔

۲۰۱۔ ابوبصیر نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: میں ہدایت کرنے والا ہوں اور ہدایت یافتہ ہوں اور یتیموں کا باپ اور بیوہ عورتوں اور مسکینوں کی مدد کرنے والا ہوں میں ہر کمزور اور ضعیف کی پناہ گاہ ہوں اور ہر خوف زدہ کے لیے امان ہوں۔

۶۳۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَحْرِيرُ الرِّقَابِ

۲۰۲ ۔ عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ عَنْ أَبِي عبدِاللّٰهِ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :إِنَّ عَلِيًّا عَلَيهِ السَّلَامُ أَعْتَقَ أَلْفَ مَمْلُوكٍ مِنْ)مَالِهِ-خل(كَدِّ يَدِهِ.(۳)

۱۔ البحار ۲۹/۴۱ ۲۔ الاختصاص / ۲۳۲

۳۔ المحاسن ۲/ ۶۲۴، البحار ۴۳/۴۱، حلیة الابرار ۱/ ۳۶۲، الکافی ۵/۷۴ باختلاف یسیر ،الغارات ۱/ ۹۲ باختلاف فی موارد

۲۰۳ ـ عَنِ الباقِرِ علیهِ السَّلامُ أنّهُ قالَ :أعْتَقَ عَلِیٌّ علیهِ السَّلامُ ألفَ عَبْدٍ....(۱)

حضرت علی علیہ السلام اور غلاموں کو آزاد کرنا

۲۰۲ ـ زید بن شحام نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے ہزار غلاموں کو آزاد کیا۔

۲۰۳ ـ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: علی علیہ السلام نے ہزار غلاموں کو آزاد کیا۔

۶۴ ـ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ یُؤاخِذُ وُلَاتَهُ

۲۰۴ ـ وَمِنْ کِتابٍ لَهُ علیهِ السَّلامُ إلَی عُثْمانَ بْنِ حُنَیْفٍ الأَنْصارِیِّ - وَهُوَ عامِلُهُ عَلَی الْبَصْرَةِ - وَقَدْ بَلَغَهُ أَنَّهُ دُعِیَ إِلَی وَلِیمَةِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِها فَمَضَی إِلَیْها :أَمَّا بَعْدُ یَاابْنَ حُنَیْفٍ اَفَقَدْ بَلَغَنِی أَنَّ رَجُلاً مِنْ فِتْیَةِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ دَعاکَ إِلَی مَأْدُبَةٍ فَأَسْرَعْتَ إِلَیْها، تُسْتَطابُ لَکَ الأَلْوانُ، وَتُنْقَلُ إِلَیْکَ الْجِفانُ، وَمَا ظَنَنْتُ أَنَّکَ تُجِیبُ إِلَی طَعامِ قَوْمٍ عائِلُهُمْ مَجْفُوٌّ، وَغَنِیُّهُمْ مَدْعُوٌّ، فَانْظُرْ إِلَی ما تَقْضِمُهُ مِنْ هذَا الْمَقْضَمِ، فَما اشْتَبَهَ عَلَیْکَ عِلْمُهُ فَالْفِظْهُ، وَمَا أَیْقَنْتَ بِطِیبِ وَجْهِهِ فَنَلْ مِنْهُ .أَلا وَإِنَّ لِکُلِّ مَأْمُومٍ إِماماً یَقْتَدِی بِهِ، وَیَسْتَضِیءُ بِنُورِ عِلْمِهِ، أَلا وَإِنَّ إِمامَکُمْ قَدِ اکْتَفَی مِنْ دُنْیاهُ بِطِمْرَیْهِ، وَمِنْ طُعْمِهِ بِقُرْصَیْهِ، أَلا وَإِنَّکُمْ لا تَقْدِرُونَ عَلَی ذلِکَ، وَلکِنْ أَعِینُونِی بِوَرَعٍ وَاجْتِهادٍ، وَعِفَّةٍ وَسَدادٍ، فَوَاللّهِ ما کَنَزْتُ مِنْ دُنْیاکُمْ تِبْراً، وَلا ادَّخَرْتُ مِنْ غَنائِمِها وَفْراً، وَلا أَعْدَدْتُ

---

۱ ـ احقاق الحق ۸/ ۶۰۰

لِبَالِي ثَوْبِي طِمْرا ...وَلَوْ شِئْتُ لَاهْتَدَيْتُ الطَّرِيقَ إِلَى مُصَفَّى هٰذَا الْعَسَلِ، وَلُبَابِ هٰذَا الْقَمْحِ، وَنَسَائِجِ هٰذَا الْقَزِّ، وَلٰكِنْ هَيْهَاتَ أَنْ يَغْلِبَنِي هَوَايَ، وَيَقُودَنِي جَشَعِي إِلَى تَخَيُّرِ الْأَطْعِمَةِ، وَلَعَلَّ بِالْحِجَازِ أَوِ الْيَمَامَةِ مَنْ لَا طَمَعَ لَهُ فِي الْقُرْصِ، وَلَا عَهْدَ لَهُ بِالشِّبَعِ، وَأَبِيتَ مِبْطَاناً وَحَوْلِي بُطُونٌ غَرْثَى، وَأَكْبَادٌ حَرَّى، أَوْ أَكُونَ كَمَا قَالَ الْقَائِلُ:

وَحَسْبُكَ دَاءً أَنْ تَبِيتَ بِبِطْنَةٍ　　　وَحَوْلَكَ أَكْبَادٌ تَحِنُّ إِلَى الْقِدِّ(۱)

حضرت علی علیہ السلام اپنے گورنروں کی باز پرسی کرتے ہیں

۲۰۴۔"حضرت علی علیہ السلام کے خطوط میں سے ایک خط جو انہوں نے اپنے بصرہ کے گورنر عثمان بن حُنَیف انصاری کو لکھا جب حضرتؑ کو اطلاع ملی کہ عثمان بن حنیف کو بصرہ کے ایک شخص نے دعوت دی اور عثمان اس کی دعوت کھانے گیا ہے" اَمَّا بَعْدُ! اے حنیف کے بیٹے! مجھے اطلاع ملی ہے بصرہ کے ایک نوجوان نے تجھے دعوت کے لیے بلایا اور تو نے اس کی دعوت قبول کی ہے' اس نے تیرے لیے کئی قسموں کے کھانے تیار کیے اور مختلف قسم کے برتن لایا میرے گمان میں نہیں تھا تو اُن کی دعوت کو قبول کرے گا جو حاجت مندوں کو بھگا دیتے ہیں اور ستمگاروں کی دعوت کرتے ہیں۔ ابھی نگاہ کرو کہ کس چیز کو دسترخوان پر کھا رہے ہو! کچھ غذا تیرے لیے مشکوک ہے اس کو منہ سے نکال دے اور جس چیز کا یقین ہے کہ حلال کے ذریعہ سے مہیا ہوئی ہے اس کو کھالے جان لو کہ ہر شخص کو ایک پیشوا کی پیروی کرنی چاہیے اور اس سے علم حاصل کرنا چاہیے جان لیں کہ تمہارے پیشوا نے اس دنیا میں دو پرانے لباس اور دو جو کی روٹیوں پر اکتفا کیا جان لیں کہ اس کام کے لیے تمہارے پاس قدرت

۱۔ نهج البلاغة فيض / ۹۵۶، صبحی الصالح / ۴۱۶

نہیں لیکن پرہیزگاری، عفت کی تلاش و کوشش میں میری مدد کرو۔ خدا کی قسم! میں نے تمہاری اِس دنیا میں نہ کوئی زر و دولت جمع کی، نہ ہی غنائم میں اور مال میں ذخیرہ کیا ہے اور نہ ہی اپنے پُرانے لباس کو تبدیل کرنے کے لیے کوئی دوسرا پرانا لباس فراہم کیا ہے۔ اگر میں ایسا چاہتا تو اپنے لیے خالص شہد اور پشم سے بنا ہوا لباس مہیا کر سکتا تھا لیکن یہ محال ہے کہ ہوائے نفس مجھ پر غلبہ کرے اور حرص مجھے مختلف کھانوں کی طرف لے جائے اور شاید کوئی حجاز یا یمامہ میں موجود ہو جس کے پاس کھانے کے لیے روٹی نہ ہو اور نہ ہی کبھی پیٹ بھر کے کھایا ہو کیا میں پیٹ بھر کر سو جاؤں اور میرے اطراف میں بھوکے پیٹ اور پیاسے جگر موجود ہوں یا ایسا بن کر رہوں جس طرح کسی نے یہ شعر کہا ہے: یہ درد آپ کے لیے کافی ہے رات کو پیٹ بھر کر سو جاؤ اور دوسری طرف لوگ بھوکے ہوں اور اس تمنّا میں ہوں کہ کہیں سے خوراک کا چھلکا میسر ہو جائے۔

۶۵۔ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ

۲۰۵۔ وَفِیْ عَهْدِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلٰی مَالِکِ الْاَشْتَرِ النَّخَعِیِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

هٰذَا مَا اَمَرَ بِهٖ عَبْدُاللّٰهِ عَلِیٌّ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ مَالِکَ بْنَ الْحَارِثِ الْاَشْتَرِ فِیْ عَهْدِهٖ اِلَیْهِ... اَمَرَهٗ بِتَقْوَی اللّٰهِ، وَاِیْثَارِ طَاعَتِهٖ، وَاتِّبَاعِ مَا اَمَرَ بِهٖ فِیْ کِتَابِهٖ: مِنْ فَرَائِضِهٖ وَسُنَنِهِ الَّتِیْ لَا یَسْعَدُ اَحَدٌ اِلَّا بِاتِّبَاعِهَا، وَلَا یَشْقٰی اِلَّا مَعَ جُحُوْدِهَا وَاِضَاعَتِهَا، وَاَنْ یَنْصُرَ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ بِقَلْبِهٖ، وَیَدِهٖ وَلِسَانِهٖ، فَاِنَّهٗ جَلَّ اِسْمُهٗ قَدْ تَکَفَّلَ بِنَصْرِ مَنْ نَصَرَهٗ، وَاِعْزَازِ مَنْ اَعَزَّهٗ.

وَأَمَرَهُ أَنْ يَكْسِرَ نَفْسَهُ عِنْدَ الشَّهَوَاتِ، وَيَزَعَهَا عِنْدَ الْجَمَحَاتِ فَإِنَّ النَّفْسَ أَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ، إِلَّا مَا رَحِمَ اللَّهُ....

أَنْصِفِ اللَّهَ وَأَنْصِفِ النَّاسَ مِنْ نَفْسِكَ وَمِنْ خَاصَّةِ أَهْلِكَ وَمَنْ لَكَ فِيهِ هَوًى مِنْ رَعِيَّتِكَ، فَإِنَّكَ إِلَّا تَفْعَلْ تَظْلِمْ ! وَمَنْ ظَلَمَ عِبادَ اللَّهِ؛ كانَ اللَّهُ خَصْمَهُ دُونَ عِبَادِهِ، وَمَنْ خَاصَمَهُ اللَّهُ؛ أَدْحَضَ حُجَّتَهُ، وَكانَ لِلَّهِ حَرْباً حَتَّى يَنْزِعَ وَيَتُوبَ، وَلَيْسَ شَيْءٌ أَدْعَى إِلَى تَغْيِيرِ نِعْمَةِ اللَّهِ وَتَعْجِيلِ نِقْمَتِهِ مِنْ إِقامَةٍ عَلَى ظُلْمٍ، فَإِنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ دَعْوَةَ الْمُضْطَهَدِينَ، وَهُوَ لِلظَّالِمِينَ بِالْمِرْصَادِ....(١)

ثُمَّ اللَّهَ اللَّهَ فِي الطَّبَقَةِ السُّفْلَى مِنَ الَّذِينَ لا حِيلَةَ لَهُمْ مِنَ الْمَسَاكِينِ وَالْمُحْتَاجِينَ وَأَهْلِ الْبُؤْسَى وَالزَّمْنَى، فَإِنَّ فِي هٰذِهِ الطَّبَقَةِ قَانِعاً وَمُعْتَرّاً، وَاحْفَظْ لِلَّهِ مَا اسْتَحْفَظَكَ مِنْ حَقِّهِ فِيهِمْ، وَاجْعَلْ لَهُمْ قِسْماً مِنْ بَيْتِ مَالِكَ، وَقِسْماً مِنْ غَلَّاتِ صَوَافِي الْإِسْلامِ فِي كُلِّ بَلَدٍ، فَإِنَّ لِلْأَقْصَى مِنْهُمْ مِثْلَ الَّذِي لِلْأَدْنَى، وَكُلٌّ قَدِ اسْتُرْعِيتَ حَقَّهُ، فَلَا يَشْغَلَنَّكَ عَنْهُمْ بَطَرٌ، فَإِنَّكَ لَا تُعْذَرُ بِتَضْيِيعِ التَّافِهِ لِإِحْكَامِكَ الْكَثِيرَ الْمُهِمَّ، فَلَا تُشْخِصْ هَمَّكَ عَنْهُمْ، وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لَهُمْ، وَتَفَقَّدْ أُمُورَ مَنْ لا يَصِلُ إِلَيْكَ مِنْهُمْ مِمَّنْ تَقْتَحِمُهُ الْعُيُونُ، وَتَحْقِرُهُ الرِّجالُ، فَفَرِّغْ لِأُولٰئِكَ مِنْ أَهْلِ الْخَشْيَةِ وَالتَّوَاضُعِ، فَلْيَرْفَعْ إِلَيْكَ أُمُورَهُمْ، ثُمَّ اعْمَلْ فِيهِمْ بِالْإِعْذَارِ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ تَلْقَاهُ، فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ مِنْ بَيْنِ الرَّعِيَّةِ أَحْوَجُ إِلَى الْإِنْصَافِ مِنْ غَيْرِهِمْ، وَكُلٌّ فَأَعْذِرْ إِلَى اللَّهِ فِي تَأْدِيَةِ حَقِّهِ إِلَيْهِ، وَتَعَهَّدْ أَهْلَ الْيُتْمِ وَذَوِي الرِّقَّةِ فِي السِّنِّ مِمَّنْ لَا حِيلَةَ لَهُ وَلَا يَنْصِبُ لِلْمَسْأَلَةِ نَفْسَهُ، وَذٰلِكَ عَلَى الْوُلَاةِ ثَقِيلٌ، وَالْحَقُّ كُلُّهُ ثَقِيلٌ، وَقَدْ يُخَفِّفُهُ اللَّهُ عَلَى أَقْوَامٍ

---

١ ـ نهج البلاغه فيض / ٩٨٢، صبحي الصالح / ٤٢٦

طَلَبُوا الْعَاقِبَةَ فَصَبَّرُوا أَنْفُسَهُمْ، وَوَثِقُوا بِصِدْقِ مَوْعُودِ اللّٰهِ لَهُمْ.... (۱)

وَإِيَّاكَ وَالْمَنَّ عَلَىٰ رَعِيَّتِكَ بِإِحْسَانِكَ، أَوِ التَّزَيُّدَ فِيمَا كَانَ مِنْ فِعْلِكَ، أَوْ أَنْ تَعِدَهُمْ فَتُتْبِعَ مَوْعِدَكَ بِخُلْفِكَ، فَإِنَّ الْمَنَّ يُبْطِلُ الْإِحْسَانَ، وَالتَّزَيُّدَ يُذْهِبُ بِنُورِ الْحَقِّ، وَالْخُلْفَ يُوجِبُ الْمَقْتَ عِنْدَاللّٰهِ وَالنَّاسِ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ :كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَاللّٰهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ. (۲)

۲۰۶ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :أَوْصَىٰ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ :إِنَّ أَبَا نَيْزَرَ وَرِيَاحًا وَجُبَيْرًا عُتِقُوا عَلَىٰ أَنْ يَعْمَلُوا فِي الْمَالِ خَمْسَ سِنِينَ. (۳)

حضرت علی علیہ السلام اور مُستضعفین

۲۰۵۔ حضرت علی علیہ السلام نے جو مالک اشتر کو خط لکھا:

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت ہی مہربان اور رحم والا ہے، یہ بندۂ خدا امیر المؤمنین علیہ السلام کا فرمان ہے مالک اشتر کو جو اُن کے ساتھ پیمان باندھا گیا، اس کو خدا کے خوف کا حکم دے رہے ہیں کہ خدا کی اطاعت کو دوسرے کاموں پر مقدم کرنا اور جو کچھ بھی خدا کی کتاب میں ذکر ہوا ہے واجبات اور سُنّتِ الٰہی کی پیروی کرے وہ اَحکامات اور فرامین جن کی پیروی کرنے کے بغیر کسی کو سعادت حاصل نہیں ہوگی اور جو بھی اس کی سُنّت اور فرمان کا انکار کرے سوائے بدبختی

۱۔ نہج البلاغہ فیض / ۱۰۱۰، صبحی الصالح / ۴۳۸

۲۔ نہج البلاغہ فیض / ۱۰۲۲، صبحی الصالح / ۴۴۴، تحف العقول / ۸۴ باختلاف فی موارد.

۳۔ البحار ۷۱/ ۴۲

کے کوئی اور چیز حاصل نہیں ہوگی اور ان کو حکم دے رہے ہیں ہاتھ اور زبان اور قلب سے خدا کی مدد کرے کیونکہ خداوند اس کو کامیابی عطا کرے گا جو اس کی مدد کرے گا اور جو خدا کو دوست رکھتا ہے خدا اس کو دوست رکھتا ہے اور اس کو حکم دے رہے ہیں کہ خواہشات نفسانی سے پرہیز کرے اور جس وقت نفس اس پر حملہ کرے تو اس کو بھگا دے کیونکہ نفس اس کو برائی پر مجبور کرتا ہے مگر وہ انسان نفس کا شکار نہیں ہوتا جس پر خدا کی رحمت ہو۔ خدا کے ساتھ اور لوگوں کے ساتھ، اپنے نزدیکی رشتہ داروں اور رعیت کے ساتھ جن کو دوست رکھتے ہو عدل اور انصاف کرو چنانچہ اگر ایسا نہ کیا تو ظلم کیا ہے اور جو بھی خدا کے بندوں پر ظلم کرے خدا بندوں کی بجائے خود اس کا دشمن ہے اور خدا جس کا دشمن ہو اس کی دلیل کو قبول نہیں کرے گا وہ ایسے ہے جیسے خدا کے ساتھ جنگ کر رہا ہے یہاں تک کہ وہ اس عمل سے دور ہو جائے اور توبہ کرے اور ظلم کے بغیر کوئی چیز بھی خدا کی نعمت میں تبدیلی نہیں لاتی اور خدا کے غضب کو فوراً فراہم نہیں کرتی کیونکہ خداوند مظلوموں کی فریاد کو سنتا ہے اور ظالموں کا مقابلہ کرتا ہے۔

بس خُدا سے ڈرو خدُا سے ڈرو بالخصوص معاشرے کے محروم طبقہ کے لوگوں کے لیے جو بیچارے اور مفلس لوگ ہیں جن کے پاس کچھ بھی نہیں محتاج ہیں مشکلات اور سختیوں کا شکار ہیں چنانچہ اس محروم طبقہ میں کچھ ایسے فقیر بھی ہیں جو تھوڑی سی چیز پر صبر کر لیتے ہیں اور دوسروں کے مزاحم نہیں بنتے اور ایسے فقیر بھی ہیں جو اپنی حاجت کو پورا کرنے کے لیے دوسروں کے پیچھے لگے رہتے ہیں پس خدا کی رضایت اور اس کے حق کی اطاعت کر جس کو اس نے ان لوگوں کے لیے معین کیا ہے اور اس کا حکم دیا ہے اس کو انجام دے اور کچھ حصہ بیتُ المال میں سے اور کچھ حصہ ان غلات میں سے جو زمینیں غنائم اسلام میں سے ہیں شہر میں محروم طبقہ کے لوگوں کے لیے قرار دے چونکہ

دُور رہنے والے مسلمان اور قریب رہنے والے دونوں برابر کے حصّہ دار ہیں اور تم مسئول ہو کہ مُساوات میں رعایت کرو کہیں یہ ایسا نہ ہو کہ حکومت کی خوشی تم کو ان کی مدد اور دسترسی سے روک لے. کبھی بھی زیادہ اور اہم کاموں کی وجہ سے چھوٹی مسئولیّت اور ذمّہ داری کو چھوڑ دینا قابلِ قبول نہیں ہوگا اور ہمیشہ ان کی مشکلات کی فکر میں رہو اور ان سے بے توجّہی نہ کرو بالخصوص ان لوگوں کے مسائل اور مشکلات کو حل کرو جن کی پہنچ تم تک نہیں ہے اور آنکھیں ان کو حقارت سے دیکھتی ہیں اور لوگ ان کو حقیر جانتے ہیں ایسے گروہ کے لیے ان افراد میں سے ایک فرد کا انتخاب کرو جو تمہارے لیے موردِ اطمینان ہو فروتن اور خداترس ہو تاکہ ان کے بارے میں تحقیق کرے اور ان کے مسائل تم تک پہنچائے، تم ان کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے ایسا عمل انجام دو تاکہ خدا کی بارگاہ میں تمہارا عُذر قابلِ قبول ہو چونکہ وہ لوگ تمہاری رعیّت میں سے دوسروں کی نسبت زیادہ عدالت کے نیاز مند ہیں پس ہر ایک کے حق کو ادا کرنے میں خدا کے نزدیک تمہارے پاس عُذر اور حُجّت ہو یتیموں اور بوڑھوں میں جو لاچار و مجبور ہیں جن کے پاس کوئی حیلہ نہیں اور دوسروں سے سوال نہیں کرتے ان کی حاجت کو پورا کرو البتہ یہ کام حکمرانوں کے لیے بھاری اور سنگین ہے اور ہر حق کا وزن بھاری ہے خُداوند ان لوگوں کے کندھے سے اس کا وزن ہلکا کر دیتا ہے جو آخرت کے طالب ہیں اور اپنے نفس کو صبر کرنے پر مجبور کرتے ہیں اور پرودگار کے کیے ہوئے وعدے پر مطمئن ہیں جن لوگوں کی خدمت کی ہے ان سے مت کہو کہ میں نے تم پر احسان کیا ہے یا جو کچھ بھی انجام دیا ہے اس کو بڑا نہ سمجھو یا لوگوں سے جو وعدہ کیا ہے اس کی خلاف ورزی نہ کرو احسان جتلانا نیک کام کی اجرت کو ختم کر دیتا ہے اور کام کو بڑا سمجھنا حق کے نور کو بجھا دیتا ہے اور وعدہ خلافی کرنا خدا کے غضب اور لوگوں کے غصے کو زیادہ کرتا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے: خدا کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ جو

کہو اس پر عمل نہ کرو ۔

۲۰۶۔امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام نے وصیت کی اور فرمایا: ابو نیزر، رباح اور جبیر اس شرط پر آزاد کیے گئے ہیں کہ وہ پانچ سال بیت المال میں کام کریں گے۔

٦٦ ـ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْبَرَكَةُ فِيْ كَدِّهِ وَغَرْسِهِ

۲۰۷ ـ عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جعفرٍ عليهِ السَّلامُ قَالَ :لَقِيَ رَجُلٌ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليهِ السَّلَامُ وَتَحْتَهُ وَسَقٌ مِنْ نوى، فَقَالَ لَهُ :مَا هٰذا يَا أَبَا الْحَسَنِ تَحْتَكَ؟ فَقَالَ :مِائَةُ أَلْفِ عَذْقٍ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ :فَغَرَسَهُ فَلَمْ يُغادِرْ مِنْهُ نَواةٌ واحِدَةٌ.(۱)

۲۰۸ ـ قَالَ ابْنُ دَأْبٍ :فَكَانَ يَحْمِلُ الْوَسَقَ فِيهِ ثَلَاثُمِائَةِ أَلْفِ نَواةٍ فَيُقَالُ لَهُ :مَا هٰذا؟فَيَقولُ :ثَلَاثُمِائَةِ أَلْفِ نَخْلَةٍ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَيَغْرِسُ النَّوى كُلَّها فَلَا تَذْهَبُ مِنْهُ نَواةٌ يَنْبُعُ وَأَعاجِيبُها.(۲)

۲۰۹ ـ عَنْ أَبِي عَبدِاللهِ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليهِ السَّلَامُ كَانَ يَخْرُجُ وَمَعَهُ أَحْمَالُ النَّوى .فَيُقَالُ لَهُ :يَا أَبَا الْحَسَنِ !مَا هٰذا مَعَكَ؟ فَيَقُولُ :نَخْلٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَيَغْرِسُهُ فَلَمْ يُغادِرْ)فَما يُغادِرُ(مِنْهُ وَاحِدَةً.(۳)

---

۱ ـ البحار ۵۸/۴۱، حلية الأبرار ۳۶۲/۱ باختلاف يسير

۲ ـ الاختصاص / ۱۵۲

۳ ـ البحار ۵۸/۴۱، حلية الأبرار ۳۶۲/۱، الكافى ۷۷/۵

حضرت علی علیہ السلام کی محنت اور شجر کاری کی برکتیں

۲۰۷۔ زُرارہ نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا انہوں نے فرمایا: ایک شخص نے امیر المؤمنین علیہ السلام کو دیکھا وہ کھجور کی گٹھلیوں پر بیٹھے ہوئے تھے، ان سے پوچھا ابُوالحسنؑ! کس چیز پر بیٹھے ہوئے ہیں؟ فرمایا: انشاءاللہ ایک لاکھ کھجور کے درختوں پر، وہ شخص کہتا ہے علی علیہ السلام نے سب کو کاشت کیا ایک گٹھلی بھی باقی نہ چھوڑی۔

۲۰۸۔ ابن دأب کہتا ہے: علی علیہ السلام نے اپنے کندھے پر بوجھ اٹھایا ہوا تھا جس میں تین لاکھ کھجور کی گٹھلیاں تھیں۔ ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمایا: تین لاکھ کھجور کے درخت اگر خدا نے چاہا تو۔ پھر آپؑ نے تمام گٹھلیوں کو ینبع کی زرخیز زمین میں کاشت کر دیا اور کوئی دانہ بھی ضائع نہ ہوا۔

۲۰۹۔ امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا انہوں نے فرمایا: امیر المؤمنین علیہ السلام کھجور کی گٹھلیوں کا وزن اٹھا کر باہر جا رہے تھے، ان سے پوچھا گیا: ابُوالحسنؑ! یہ کس چیز کا وزن ہے؟ فرمایا: اگر خدا نے چاہا تو درخت ہیں، پھر ان کو کاشت کیا اور ایک دانہ بھی باقی نہ چھوڑا۔

۶۷ - سَخَاءُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَرَمُهُ

۲۱۰ - وَفِي حَدِيثِ ابنِ عباسٍ اَنَّ الْمِقْدَادَ قَالَ لَهُ: أَنَا مُنْذُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مَا طَعِمْتُ شَيْئًا، فَخَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلَامُ وَبَاعَ دِرْعَهُ بِخَمْسِمِائَةٍ، وَدَفَعَ إِلَيْهِ بَعْضَهَا وَانْصَرَفَ مُتَحَيِّرًا فَنَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ: اِشْتَرِ مِنِّي هٰذِهِ النَّاقَةَ مُؤَجَّلًا، فَاشْتَرَاهَا بِمِائَةِ دِرْهَمٍ

وَمَضَى الْأَعْرَابِيُّ، فَاسْتَقْبَلَهُ آخَرُ وَقَالَ :بِعْنِيَ هٰذِهِ النَّاقَةَ بِمِائَةٍ وَخَمْسِينَ دِرْهَماً فَبَاعَ وَصَاحَ يَاحَسَنُ وَيَا حُسَيْنُ! أُمْضِيَافِي طَلَبِ الْأَعْرَابِيِّ، وَهُوَ عَلَى الْبَابِ، فَرَآهُ النَّبِيُّ فَقَالَ وَهُوَ مُتَبَسِّمٌ :يَا عَلِيُّ اَلْأَعْرَابِيُّ صَاحِبُ النَّاقَةِ جَبْرَئِيلُ وَالْمُشْتَرِي مِيكَائِيلُ، يَا عَلِيُّ؛ اَلْمِائَةُ عَنِ النَّاقَةِ وَالْخَمْسِينَ بِالْخَمْسِ الَّتِي دَفَعْتَهَا إِلَى الْمِقْدَادِ ثُمَّ تَلَا :وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا.(۱)

۲۱۱ـ وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ :قِيلَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ :كَمْ تَتَصَدَّقُ؟ كَمْ تُخْرِجُ مَالَكَ؟ أَلَا تُمْسِكُ؟ قَالَ :إِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَبِلَ مِنِّي فَرْضاً وَاحِداً لَأَمْسَكْتُ،وَلٰكِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَدْرِي أَقَبِلَ سُبْحَانَهُ مِنِّي شَيْئاً أَمْ لَا؟(۲)

حضرت علی علیہ السلام کی سخاوت اور کرامت

۲۱۰۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ مقداد نے حضرت علی علیہ السلام سے عرض کی تین دن سے میں نے کھانا نہیں کھایا حضرت علی علیہ السلام اپنے بیت الشرف سے باہر نکلے اور پانچ سو درہم میں اپنی زرہ فروخت کی اور اس رقم میں سے کچھ حصہ مقداد کو دے کر حالانکہ باقی بچے ہوئے واپس لوٹے، راستے میں ایک اعرابی (بادیہ نشین) نے حضرت سے کہا اس اونٹ کو مجھ سے اُدھار خرید لو حضرت علی علیہ السلام نے سو درہم کا اونٹ خرید لیا اعرابی چلا گیا، ایک اور شخص پہنچا اور کہا اس اونٹ کو مجھے ڈیڑھ سو درہم میں بیچ دو علی علیہ السلام نے اونٹ فروخت کر دیا۔ آپؑ گھر کے قریب کھڑے تھے حسن اور حسین علیہما السلام کو آواز دی اور فرمایا: اعرابی

۱۔ مناقب آل ابیطالب ۷۸/۲

۲۔ البحار ۱۳۸/۴۱

کے پیچھے جائیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو دیکھا اور تبسم کرتے ہوئے فرمایا:

یا علی علیہ السلام اونٹ کے مالک جبرئیل اور خریدنے والے میکائیل تھے، یا علی! سو درہم اونٹ کے بدلے میں اور پچاس درہم پانچ درہم کے بدلے میں جو مقداد کو دیے اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی: ''وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا...''

۲۱۱۔ محمد بن فضیل بن غزوان نے کہا: حضرت علی علیہ السلام سے کہا گیا: کتنا صدقہ دیتے ہو؟! اور اپنے مال میں سے کتنا خرچ کرتے ہو؟! آیا کچھ اپنے لیے نہیں رکھتے ہو؟ فرمایا: خدا کی قسم اگر یہ جان لوں کہ خداوند نے مجھ سے ایک واجب عمل کو قبول کر لیا ہے تو کچھ اپنے لیے بھی رکھ لوں گا لیکن خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ خدا نے مجھ سے کوئی چیز قبول کی ہے یا نہیں؟

۶۸ ۔ اَلتَّصَدُّقُ بِالْخَاتَم

۲۱۲ ۔ عَنِ الحَسنِ بنِ زيدٍ، عَنْ أبيهِ زيدِ بنِ حسنٍ عَنْ جدِّهِ قَالَ :سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقولُ :وَقَفَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ سَائِلٌ وَهُوَ رَاكِعٌ فِي صَلاةِ التَّطَوُّعِ فَنَزَعَ خَاتَمَهُ فَأَعْطَاهُ السَّائِلَ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وَآلِهِ وسَلَّمَ فَأَعْلَمَهُ ذٰلِكَ فَنَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وآلِهِ وسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةُ :إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وسلّم، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.(۱)

۲۱۳ ۔ وَرَوَى الثَّعْلَبِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ:

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ العَبَّاسِ كَانَ عَلَى شَفِيرِ زَمْزَمَ وَهُوَ يَقُولُ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

---

۱ ۔ إحقاق الحق ۳/۱۴

عَليهِ وَآلهِ يَقولُ :وَهُو (يَكرِرُ الأحاديثَ) إذْ أقْبَلَ رَجُلٌ مُعْتَمٌّ بِعِمامَةٍ وَقَدْ غَطّى بِها أكْثَرَ وَجْهِهِ فَكانَ ابْنُ عَبّاسٍ لايَقولُ، قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليهِ وَآلهِ إلّا وَقالَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ :قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَليهِ وَآلهِ، فَقالَ لَهُ ابْنُ عَبّاسٍ :بِاللهِ عَلَيكَ مَنْ أنْتَ؟ فَكَشَفَ العِمامَةَ عَنْ وَجْهِهِ وَقالَ :أيُّها النّاسُ !مَنْ عَرَفَني فَقَدْ عَرَفَني وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْني فَأنَا أعْرِفُهُ بِنَفْسي أنَا جُنْدَبُ بْنُ جُنادَةَ أبُوذَرّ الغِفاريُّ سَمِعْتُ رَسولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عليهِ وَآلهِ بِهاتَيْنِ وَإلّا صُمَّتا (يَعْني اُذُنَيْهِ) وَرَأَيْتُهُ بِهاتَيْنِ (يَعْني عَيْنَيْهِ) وَإلّا عُمِيَتا، يَقُولُ :عَلِيٌّ قائِدُ البَرَرَةِ، عَلِيٌّ قاتِلُ الكَفَرَةِ، مَنْصُورٌ مَنْ نَصَرَهُ مَخْذُولٌ مَنْ خَذَلَهُ مَلْعُونٌ مَنْ جَحَدَ وِلايَتَهُ، أمَا إنّي صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عليهِ وَآلهِ صَلاةَ الظُّهْرِ فَسَألَ سائِلٌ في المَسْجِدِ فَلَمْ يُعْطِهِ أحَدٌ شَيْئاً فَرَفَعَ السّائِلُ يَدَهُ إلَى السَّماءِ وَقالَ :اَللّٰهُمَّ! اُشْهِدُكَ أنّي سَألْتُ في مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عليهِ وَآلهِ فَلَمْ يُعْطِني أحَدٌ شَيْئاً، وَكانَ أميرُ المُؤْمِنينَ عليهِ السَّلامُ راكِعاً فَأوْمى إلَيْهِ بِخُنْصِرِهِ اليُمْنى وَكانَ يَتَخَتَّمُ فيها فَأقْبَلَ السّائِلُ حَتّى أخَذَ الخاتَمَ مِنْ خُنْصِرِهِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَليهِ وَآلهِ شاهَدَهُ فَلَمّا فَرَغَ مِنْ صَلاتِهِ رَفَعَ رَأْسَهُ إلَى السَّماءِ وَقالَ :اَللّٰهُمَّ !إنَّ أخي مُوسى سَألَكَ فَقالَ :رَبِّ اشْرَحْ لي صَدْري وَيَسِّرْ لي أمْري وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِساني يَفْقَهُوا قَوْلي وَاجْعَلْ لي وَزيراً مِنْ أهْلي هارُونَ أخِي اشْدُدْ بِهِ أزْري وَأشْرِكْهُ في أمْري اَللّٰهُمَّ فَأنْزَلْتَ عَلَيْهِ قُرآناً ناطِقاً سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأخيكَ وَنَجْعَلُ لَكُما سُلْطاناً فَلا يَصِلُونَ إلَيْكُما بِآياتِنا اَللّٰهُمَّ وَأنَا مُحَمَّدٌ نَبِيُّكَ وَصَفِيُّكَ اَللّٰهُمَّ فَاشْرَحْ لي صَدْري وَيَسِّرْ لي أمْري وَاجْعَلْ لي وَزيراً مِنْ أهْلي عَلِيّاً أخِي اُشْدُدْ بِهِ ظَهْري.

وَقالَ أبُوذَرّ :فَما اسْتَتَمَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَليهِ وَآلهِ كَلامَهُ حَتّى نَزَلَ

جَبْرَائِيلُ عَلَيهِ السَّلامُ مِنْ عِنْدِ اللهِ فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ اِقْرَأْ، قَالَ :وَمَا أَقْرَأُ، قَالَ :اِقْرَأْ :إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ.(١)

حضرت علی علیہ السلام نے انگوٹھی زکوٰۃ میں دی

۲۱۲۔ حَسَن بن زید نے اپنے والد زید بن حَسَن اور اس نے اپنے اجداد سے نقل کیا اس نے کہا: میں نے عمار یاسر سے سنا اس نے کہا: حضرت علی علیہ السلام نافلہ نماز کے رکوع میں تھے کہ ایک سائل نے ان کے نزدیک آ کھڑے ہو کر مدد مانگی، حضرت علی علیہ السلام نے انگوٹھی اتاری اور سائل کو دے دی۔ سائل پیغمبرؐ کے پاس آیا اور اس ماجرے سے ان کو آگاہ کیا تو اس وقت یہ آیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی ''اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ...'' رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس جس کا میں مولا ہوں علیؑ بھی اس کے مولا ہیں، خداوندا! دوست رکھ اُس کو جو اِن کو دوست رکھتا ہے اور اُس کے ساتھ دشمنی رکھ جو اِن کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے۔

۲۱۳۔ ثعلبی نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن عباس زمزم کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث نقل کر رہے تھے اسی دوران ایک شخص جس نے سر پر عمامہ رکھا ہوا تھا اور عمامے سے اپنے چہرے کو ڈھانپا ہوا تھا داخل ہوا ابن عباس جو بھی حدیث رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کر رہے تھے یہ شخص بھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث نقل کر رہا تھا ابنِ عباس نے اس سے کہا:

---

١ ۔ ارشاد القلوب / ٢٢٠، نورالابصار / ٨٦، كشف الغمة ١ / ١٦٦، مجمع البيان ٣ / ٢١٠، تذكرة الخواص / ٣٢ باختلاف في موارد

اے لوگو جو بھی مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو مجھے نہیں جانتا میں اپنا تعارف کروا رہا ہوں: میں جُندُب بن جُنادہ ابُوذَر غفاری ہوں، میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے رسولِ خدا ﷺ سے سنا اور اگر نہ سنا تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں اور ان دونوں آنکھوں سے دیکھا اگر نہ دیکھا ہو تو میری دونوں آنکھیں اندھی ہو جائیں، حضرت ﷺ نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام صالحین کے رہبر اور کافروں کے قاتل ہیں جو ان کی مدد کرے گا اس کی مدد ہوگی اور جو ان کی مدد کرنے سے دریغ کرے گا وہ پشیمان ہوگا اور جو ان کی ولایت کا منکر ہوگا وہ ملعون ہے۔ جان لیں! ایک دن میں نے ظہر کی نماز پیغمبر ﷺ کے ساتھ ادا کی ایک سائل مسجد میں داخل ہوا اور کچھ مانگا لیکن کسی نے اس کو کوئی چیز نہ دی، سائل نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور کہا: خدایا گواہ رہنا، میں رسولِ خدا ﷺ کی مسجد میں گدائی کرنے آیا ہوں لیکن کسی نے کوئی چیز نہیں دی۔ حضرت علی علیہ السلام حالتِ رکوع میں تھے چھوٹی انگلی سے جس میں انگوٹھی پہن رکھی تھی سائل کو اشارہ کیا سائل آیا اور حضرت علیؑ کی انگلی سے انگوٹھی اتار لی پیغمبر ﷺ یہ ماجرا دیکھ رہے تھے: جس وقت علی علیہ السلام کی نماز ختم ہوئی پیغمبر ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف بلند کیا اور فرمایا: خُدایا میرے بھائی موسیٰؑ نے تجھ سے درخواست کی اور کہا: پروردگارا تُو میرے لیے میرے سینہ کو کشادہ فرما اور میرا کام میرے لیے آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تا کہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ لیں اور میرے خاندان میں سے میرے بھائی ہارونؑ کو میرا وزیر بنا دے اس کے ذریعہ سے میری پُشت مضبوط کر دے اور میرے کام میں اس کو میرا شریک بنا۔ خدایا! تو نے پھر اُس کلام کو ان پر نازل کیا جو قرآن ناطق ہے" اور جلد ہی اس کے بازو کو اس کے بھائی کے ذریعہ سے مضبوط بنایا اور تم دونوں کو اپنے معجزات کے ذریعہ سے مسلط کریں گے تا کہ وہ تم تک نہ پہنچ سکیں"۔ خدایا! میں محمد ﷺ تیرا

بھیجا ہوا پیغمبر ہوں تو میرے لیے میرے سینہ کو کشادہ فرما اور میرا کام میرے لیے آسان کردے اور میرے خاندان میں سے میرے بھائی علی علیہ السلام کو میرا وزیر بنادے اس کے ذریعہ سے میری پشت مضبوط کردے۔

ابوذر کہتا ہے: ابھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعا ختم نہیں ہوئی تھی کہ جبرئیلؑ خدا کی طرف سے نازل ہوئے اور کہا: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پڑھ. پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا پڑھوں؟ کہا پڑھ :

"اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ"

تمہارے مالک اور سرپرست بس یہی ہیں: خُدا ، اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ مومنین جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں۔

دُوسرا حصّہ

فضائل اور مناقب حضرت علی علیہ السلام

قرآن اور احادیث میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فَضَائِلُهُ فِى الْكِتَابِ

٦٩ ـ فَضَائِلُهُ فِى الْكِتَابِ

٢١٣ ـ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (رض) :لَمَّا نَزَلَتْ :إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَنَا الْمُنْذِرُوَعَلِيٌّ الْهَادِى، وَبِكَ يَا عَلِيُّ يَهْتَدِى الْمُهْتَدُوْنَ مِنْ بَعْدِى.(١)

٢١٥ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِى عَبْدِاللّهِ عَلَيهِ السَّلامُ فِى قَوْلِهِ تعالىٰ :يُرِيْدُ اللّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ قَالَ :فَذٰلِكَ الْيُسْرُ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِى طَالِبٍ عليهِ السَّلامُ.(٢)

٢١٦ ـ عَنِ الرِّضَا، عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ: السَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ نَزَلَتْ فِيَّ.(فِيَّ نَزَلَتْ).(٣)

٢١٧ ـ عَنِ الرِّضَا عَنْ آبائِهِ عليهمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: نَزَلَتْ "اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً" فِي عَلِيٍّ عليه السَّلامُ.(٣)

١ـ احقاق الحق ٣١٠/٣، اثبات الهداة ٢٣٧/٢، نور الابصار ٨٧/ باختلاف فى موارد

٢ـ البحار ١٢٨/٣٦، الحكم الزاهرة ٧٦/١

٣ـ البحار ٣٣٥/٣٥   ٣ـ البحار ٣٥/٤١

٢١٨ ـ عَنْ اَبِی جعفرٍ علیه السَّلامُ فِیْ قَوْلِهِ :وَمَثَلُ الَّذِینَ یُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ قالَ :نَزَلَتْ فِیْ عَلِیٍّ.(١)

٢١٩ ـ عَنْ اَبِی جعفرٍ علیه السَّلامُ فِی قولِهِ "أُولَٰئِکَ یُسَارِعُونَ فِی الْخَیْرَاتِ" (الآیة) قَالَ :عَلِیُّ بْنُ أَبِی طالِبٍ علیهِ السَّلامُ لَمْ یَسْبِقْهُ أَحَدٌ.(٢)

٢٢٠ ـ بِالإسْنادِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ و آلِهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَولِهِ تعالیٰ: "وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِینَ" قالَ :هُوَ عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ.(٣)

٢٢١ ـ عَنْ اَبِی بَصِیرٍ عَنِ اَبِی عَبْدِاللّٰهِ عَلیهِ السَّلامُ فِیْ قَوْلِهِ تَعَالیٰ:"ذَٰلِکَ الْکِتَابُ لَارَیْبَ فِیهِ" قالَ :الْکِتَابُ عَلِیٌّ لَا شَکَّ فِیهِ هُدًی لِلْمُتَّقِینَ.(٤)

٢٢٢ ـ بِالإسْنادِ، عَنْ جابِرِ الْجُعْفِیِّ قَالَ:سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلیهِ السَّلامَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ :وَمَنْ یُعْرِضْ عَنْ ذِکْرِ رَبِّهِ یَسْلُکْهُ عَذَابًا صَعَدًا قالَ :مَنْ أَعْرَضَ عَنْ عَلِیٍّ یَسْلُکْهُ الْعَذَابَ الصَّعَدَ، وَهُوَ أَشَدُّ الْعَذَابِ.(٥)

٢٢٣ ـ جَعْفَر الْفَزَارِیّ مُعَنْعَنًا عَنْ أَبِیْ جَعْفَرٍ علیهِ السَّلامُ قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعالیٰ :قُلْ هَٰذِهِ سَبِیلِی أَدْعُو إِلَی اللّٰهِ عَلَیٰ بَصِیرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِی قَالَ :مَنِ اتَّبَعَنِی، عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ علیهِ السَّلامُ.(٦)

---

١ ـ تفسیر العیاشی ١٣٨/١، البحار ٣٥/٣١

٢ ـ البحار ٣٣٢/٣٥، مناقب آل أبیطالب ١١٦/٢

٣ ـ احقاق الحق ٣٠٦/٣، البحار ٣١/٣٦

٤ ـ البحار ٢٠٢/٣٥ ٥ ـ البحار ٣٩٥/٣٥

٦ ـ البحار ٢٥/٣٦

٢٢٤ ـ عَنْ عَبدِالرَّحْمنِ بْنِ كَثيرٍ عَنْ أَبِي عَبدِاللهِ عليهِ السَّلامُ :فِي قولِهِ تعالىٰ : وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ قالَ :اَلنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَمِيرُالمُؤْمِنِينَ عليهِ السَّلامُ.(١)

٢٢٥ ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضيلِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليهِ السَّلامُ فِي قولِهِ :وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ قالَ :اَلْفَضْلُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرَحْمَتُهُ أَميرُالْمُؤْمِنينَ عليهِ السَّلامُ).(٢)

٢٢٦ ـ عَنِ الباقِرِعليهِ السَّلامُ فِي قولِهِ تعالىٰ :يَاۤ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ قالَ :مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليهِ السَّلامُ.(٣)

٢٢٧ ـ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قالَ :سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍعليهِ السَّلامُ عَنْ قَولِ اللّٰهِ تَعالىٰ :قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ فَقالَ :إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ عليهِ السَّلامُ هِيَ الْوَاحِدَةُ الَّتِي قالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعالىٰ:إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ.(٤)

٢٢٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إبراهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سماعَةَ عَنْ أَبِي عبدِاللّٰهِ عليهِ السَّلامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ :وَأَوْفُوا بِعَهْدِي قالَ :بِوِلَايَةِ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ عليهِ السَّلامُ: أُوفِ بِعَهْدِكُمْ أُوَفِّ لَكُمُ الْجَنَّةَ.(٥)

---

١ ـ البحار ٣٥/٣٨٦، الكافي ١/٤٢٥

٢ ـ تفسير العياشي ١/٢٦١

٣ ـ تفسير نور الثقلين ٢/٢٨١، اثبات الهداة ٢/٩٩

٤ ـ الكافي ١/٤٢٠، اثبات الهداة ٢/٧، البحار ٢٣/١٢٣

٥ ـ البحار ٣٥/٩٧ باختلاف يسير، الكافي ١/٤٣١

۲۲۹ ـ قَدْ رُوِیَ عَنْ مَوْلَانَا؛ مُوسَی بْنِ جَعْفَرِ الْکاظِمِ عَلَیهِ السَّلامُ أنَّ قَوْلَهُ تَعَالَیٰ: تَرَاهُمْ رُکَّعاً سُجَّداً یَبْتَغُونَ فَضْلاً مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَاناً سِیمَاهُمْ فِی وُجُوهِهِمْ مِنْ أثَرِ السُّجُودِ نَزَلَ فِی أمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ علیه السَّلامُ.(۱)

۲۳۰ ـ عَنْ أَبِی بَصِیرٍ، عَنْ أَبِیْ جَعْفَرٍ علیهِ السَّلامُ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ: وَبِالْوَالِدَیْنِ إِحْسَاناً قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وآلهِ وَسَلَّمَ أَحَدُ الْوَالِدَیْنِ وَعَلِیٌّ الْآخَرُ.(۲)

۲۳۱ ـ عَنِ الْبَاقِرِ عَلَیهِ السَّلَامُ فِیْ قَوْلِه: إِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ قَالَ: التَّسْلِیمُ لِعَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَیهِ السَّلَامُ بِالْوِلَایَةِ.(۳)

پہلی فصل

حضرت علی علیہ السلام کے فضائل قرآن کی نگاہ میں

۲۱۴۔ ابن عباس کہتے ہیں: جس وقت یہ آیت (اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ) نازل ہوئی تو پیغمبر نے فرمایا: میں عذابِ الٰہی سے ڈرانے والا ہوں اور علی علیہ السلام ہدایت کرنے والے ہیں یا علی علیہ السلام!

---

۱ ـ کشف الیقین فی فضائل أمیر المؤمنین علیه السلام / ۱۱۹

۲ ـ البحار ۸/۳٦

۳ ـ البحار ۳۳۱/۳۵

میرے بعد راستہ ڈھونڈنے والے تیرے توسّل سے راستہ ڈھونڈیں گے۔

۲۱۵۔امام صادق علیہ السلام نے کلام الٰہی (یُرِیْدُ اللّٰهُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ) کے بارے میں فرمایا: "یُسر" (آرام) سے مراد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۲۱۶۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے اَجداد سے نقل کیا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت: وَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ "میری شان میں نازل ہوئی ہے۔

۲۱۷۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے اَجداد سے نقل کیا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (وہ لوگ جو دن اور رات کو چھپ کر یا ظاہر ہو کر اپنے مال کو خدا کے راہ میں خرچ کرتے ہیں) یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۲۱۸۔امام باقر علیہ السلام سے نقل ہوا انہوں نے فرمایا: گفتارِ خداوند: "ان کی طرح جو خدا کی رضایت کے لیے اپنے اموال کو خرچ کرتے ہیں" علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۲۱۹۔امام باقر علیہ السلام نے گفتارِ خداوند: "وہ جو نیک عمل کرنے میں جلدی کرتے ہیں" کے بارے میں فرمایا: اس عمل میں کسی نے بھی علی بن ابی طالب علیہ السلام پر سبقت نہیں کی۔

۲۲۰۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گفتارِ خداوند "صَالِحُ مُؤمنین" کے بارے میں فرمایا: وہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۲۲۱۔ابو بصیر نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا حضرت نے گفتارِ خداوند: "ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْهِ" کے بارے میں فرمایا: "کتاب" سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں اس میں کوئی شک نہیں وہ پرہیزگاروں کے راہنما ہیں۔

۲۲۲۔جابر جعفی کہتے ہیں: میں نے امام باقر علیہ السلام سے کلام الٰہی "جو بھی یادِ خدا سے منہ

پھیرے گا خداوند اس کو سخت عذاب میں مبتلا کرے گا'' کے بارے میں پوچھا فرمایا: جو بھی حضرت علیؑ سے منہ پھیرے گا خداوند اس پر سخت عذاب نازل کرے گا۔

۲۲۳۔ جعفر فزاری نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت '' کہہ دو کہ یہی میرا سیدھا راستا ہے، میں اور میرے پیروکار بصیرت کے ساتھ خدا کی طرف بلائیں گے'' کی تفسیر پوچھی تو امامؑ نے فرمایا یہاں پیروکار سے مراد علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۲۲۴۔ عبداللہ بن کثیر سے نقل ہوا کہ امام صادق علیہ السلام نے گفتارِ الٰہی ''قَسَم ہے شاہد اور مشہود کی'' کے بارے میں فرمایا: یہ دونوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المؤمنینؑ ہیں۔

۲۲۵۔ محمد بن فضیل نے ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا حضرت نے گفتارِ خداوند: ''اگر فضلِ خدا اور رحمت تم پر نہ ہوتی...'' کے بارے میں فرمایا: فضلِ خدا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رحمتِ خدا امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں۔

۲۲۶۔ امام باقر علیہ السلام نے گفتارِ خداوند: ''اے مُومنین تقویٰ خدا اختیار کرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ'' کے بارے میں فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ ہو جاؤ۔

۲۲۷۔ ابوحمزہ کہتے ہیں: امام باقر علیہ السلام سے گفتارِ خداوند: ''کہہ دو فقط تم کو ایک چیز کی نصیحت کرتا ہوں'' کے بارے میں پوچھا فرمایا: فقط تم کو ولایتِ علی بن ابی طالب علیہ السلام کی نصیحت کرتا ہوں۔ یہ وہی چیز ہے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا: ''اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ''۔

۲۲۸۔ علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے اس نے ابن ابی عمیر سے اور اس نے سماعۃ سے اور اس نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا کہ حضرت نے گفتارِ خداوند: ''میرے وعدہ کی وفا کریں'' کے بارے میں فرمایا: حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت سے وفا کریں'' تا کہ میں تمہارے وعدہ کی

وفا کروں''یعنی تمہارے لیے بہشت کی وفا کروں۔

۲۲۹۔ ہمارے مولا موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت نقل ہوئی ہے کہ گفتارِ خداوند: ''ان کو حالتِ رکوع اور سجدہ میں دیکھ رہے ہو کہ وہ خدا کے فضل اور خوشنودی کے پیچھے ہیں اور سجدہ کے آثار ان کے چہروں پر نمایاں ہیں'' یہ آیت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۲۳۰۔ ابوبصیر سے نقل ہوا اس نے کہا: امام باقر علیہ السلام نے گفتارِ خداوند ''وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا'' کے بارے میں فرمایا: ایک باپ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دُوسرے باپ حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

۲۳۱۔ امام باقر علیہ السلام نے گفتارِ خداوند: ''بے شک خدا کے نزدیک دین، دینِ اسلام ہے'' کے بارے میں فرمایا: اسلام یعنی ولایتِ علی علیہ السلام کو قبول کرنا''۔

الْفَصلُ الثّانِی
فِیْ ذِکْرِ بَعْضِ مُقامَاتِهِ وَمَنْزِلَتِهِ فِی السَّنة

۰۷.بَعْضُ مُقامَاتِهِ وَمَنْزِلَتِهِ

۲۳۲ـ ... عَنْ عَلِیّ بْنِ مُوسَی الرِّضا عَنْ آبائِهِ علیهمُ السَّلامُ قالَ :قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :خُلِقْتُ أَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ نُورٍ واحِدٍ.(۱)

۲۳۳ـعَنِ ابنِ عبّاسٍ قَالَ :سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه علیهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ لِعَلِیّ علیهِ السَّلامُ :خُلِقْتُ أَنَا وَأَنْتَ مِنْ نُورِ اللّٰهِ تَعالَی.(۲)

۲۳۴ـعَنْ سَلْمَانَ قَالَ :سَمِعْتُ حَبِیْبِی رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ :کُنْتُ أَنَا وَعَلِیٌّ نُوْرًا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ یَخْلُقَ اللّٰهُ آدَمَ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفِ عَامٍ، فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ؛ قَسَّمَ اللّٰهُ ذٰلِکَ النُّوْرَ جُزْئَیْنِ، فَجُزْءٌ أَنَا وَجُزْءٌ عَلِیٌّ.(۳)

۲۳۵ـبِالْإِسْنادِ، عَنْ أَبِی عَبْدِاللّٰهِ علیهِ السَّلامُ قَالَ :عَمَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِیّاًعَلَیْهِ السَّلامُ بِیَدِهِ، فَسَدَ لَهامِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَقَصَّرَها مِنْ خَلْفِهِ قَدْرَ أَرْبَعِ أَصابِعَ، ثُمَّ قالَ :أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ، ثُمَّ قالَ :أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ،فقالَ (ثُمَّ قالَ) :هٰکَذا تِیجانُ الْمَلائِکَةِ.(۴)

۱ـ عیون اخبار الرضا ۵۸/۲، أمالی الصدوق/ ۱۹۶، غایة المرام/ ۲۹

۲ـاحقاق الحق ۲۵۳/۵

۳ـاحقاق الحق ۲۴۳/۵، ارشاد القلوب/ ۲۱۰ باختلاف فی موارد

۴ـ البحار ۶۹/۴۲، الغدیر ۲۹۱/۱ باختلاف فی موارد

٢٣٦ ـ وَقالَ (النَّبِيُّ) صلّى الله عليه وآله وسلّم: أنا كالشَّمْسِ وَعلِيٌّ كالْقَمَرِ وَأهْلُ بَيْتِي كالنُّجُومِ، بِأيِّهِم اقْتَدَيْتُم اهْتَدَيْتُمْ.(١)

٢٣٧ (في حديث) عَنْ أبي ذَرّ قالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ الله صَلّى الله عليه وآلِهِ وَسلَّمَ يَقُولُ: لَوْلا أنا وَعَلِيٌّ ماعُرِفَ الله، وَلَوْلا أنا وَعَلِيٌّ ما عُبِدَ الله، وَلَوْلا أنا وَعَلِيٌّ ما كانَ ثَوابٌ وَلا عِقابٌ، وَلا يَسْتُرُ عَلِيّاً عَنِ اللهِ سَتْرٌ وَلا يَحْجُبُهُ عَنِ اللهِ حِجابٌ، وَهُوَ السَّتْرُ وَالْحِجابُ فيما بَيْنَ اللهِ وَبَيْنَ خَلْقِهِ).(٢)

٢٣٨ ـ قالَ رَسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ أعْظَمُ النّاسِ عِنْدَ اللهِ مَزِيَّةً.(٣)

٢٣٩ ـ عَنْ أبي بَصيرٍ، عَنْ أبي جعفرٍ عليه السّلامُ قالَ: خَرَجَ أميرُ المُؤْمِنينَ عليه السّلامُ ذاتَ لَيْلَةٍ بَعْدَ عَتَمَةٍ وَهُوَ يَقُولُ: هَمْهَمَةٌ هَمْهَمَةٌ وَلَيْلَةٌ مُظْلِمَةٌ، خَرَجَ عَلَيْكُمُ الإمامُ عَلَيْهِ قَميصُ آدَمَ، وَفي يَدِهِ خاتَمُ سُلَيْمانَ، وَعَصا مُوسى عليه السّلامُ.(٤)

٢٤٠ ـ قالَ رَسُولُ الله صلى الله عليه وآله وسلم: عَلِيٌّ مُفَرِّجُ كُرْبَتي.(٥)

٢٤١ ـ قالَ رَسُولُ الله صَلّى الله عَليه وَآلِهِ وسلم: عَلِيٌّ أبُو الأئِمَّةِ الطّاهِرِينَ.(٦)

٢٤٢ ـ قال رَسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عليه وآلِهِ وَسلم: عَلِيٌّ عَلَى الحَوْضِ خَليفَتي.(٧)

---

١ ـ عوالي اللئالي ٨٦/٤
٢ ـ سليم بن قيس / ٢٣٧
٣ ـ احقاق الحق ٣٨٣/١٥
٤ ـ البحار ٨١/١٣، الكافي ٢٣١/١
٥ ـ احقاق الحق ١٧٤/٥١
٦ ـ احقاق الحق ٥٨٦/١٥
٧ ـ احقاق الحق ٢١٩/١٥

٢٤٣ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وآلِهِ وسَلَّمَ: عَلِيٌّ صاحِبُ حَوْضِي يَوْمَ القِيامَةِ.(١)

٢٤٤ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وآلِهِ وسَلَّمَ: عَلِيٌّ آخِرُ النَّاسِ بِي عَهْدًا عِنْدَ الْمَوْتِ.(٢)

٢٤٥ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وآلِهِ وسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: جَعَلْتُكَ عَلَماً فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ أُمَّتِي.(٣)

٢٤٦ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ بَابُ عِلْمِي وَمُبَيِّنٌ لِأُمَّتِي مَا أُرْسِلْتُ بِهِ مِنْ بَعْدِي، حُبُّهُ إِيمَانٌ وَبُغْضُهُ نِفَاقٌ وَالنَّظَرُ إِلَيْهِ رَأْفَةٌ وَمَوَدَّتُهُ عِبَادَةٌ.(٤)

٢٤٧ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليهِ وآلِهِ وسَلَّمَ: عَلِيٌّ أَكْرَمُ الْخَلْقِ وَأَعَزُّهُمْ عَلَى رَسُولِ اللهِ.(٥)

٢٤٨ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ أَقْرَبُ الْخَلْقِ إِلَى النَّبِيِّ.(٦)

٢٤٩ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليهِ وآلِهِ وسَلَّمَ: عَلِيٌّ أَتْقَى النَّاسِ.(٧)

٢٥٠ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ أَوَّلُ مَنْ يَلْقَانِي عِنْدَ الْحَوْضِ.(٨)

---

١ ـ احقاق الحق ٤/٢٧٠
٢ ـ احقاق الحق ١٥/٣٠٣
٣ ـ احقاق الحق ٥١/٦٠٦
٤ ـ ينابيع المودة / ٢٣٥
٥ ـ احقاق الحق ١٥/٥٦٢
٦ ـ احقاق الحق ٥١/٣٠٦
٧ ـ احقاق الحق ٥١/٣٠٨
٨ ـ احقاق الحق ٥١/٣٢١

۲۵۱ ـ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ حُجَّةُ اللّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(۱)

۲۵۲ ـ بِالْإِسْنَادِ عَنْ جابِرٍ قالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ وَالنَّاسُ مِنْ أَشْجارٍ شَتَّى.

۲۵۳ ـ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ عليهِ السَّلامُ: أَنْتَ تُبَيِّنُ لِأُمَّتِي مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْ بَعْدِي.(۲)

۲۵۴ ـ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَنَا وَعَلِيٌّ حُجَّةُ اللّهِ عَلى عِبادِهِ.(۳)

۲۵۵ ـ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: اَللّهُ وَرَسُولُهُ وَجِبْرَئِيلُ عَنْكَ راضُونَ.(۴)

۲۵۶ ـ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، فَقَالَ جِبْرائِيلُ: يا مُحَمَّدُ وَأَنَا مِنْكُما.(۵)

۲۵۷ ـ وَبِالْإِسْنادِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عليهِ السَّلامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يا عَلِيُّ! خُلِقَ النَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتَّى وَخُلِقْتُ أَنَا وأَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ، أَنَا أَصْلُها وَأَنْتَ فَرْعُها وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ أَغْصانُها وَشِيعَتُنا أَوْرَاقُها، فَمَنْ تَعَلَّقَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصانِها؛ أَدْخَلَهُ اللّهُ الْجَنَّةَ.(۶)

---

۱ ـ احقاق الحق ۵۱/ ۱۷۵ ۲ ـ المجروحین ۱/ ۳۸۰

۳ ـ ارشاد القلوب / ۲۳۶، کشف الغمة ۱/ ۱۶۱، تاریخ بغداد ۲/ ۸۸ باختلاف یسیر

۴ ـ احقاق الحق ۶/ ۸۳، کنز العمال ۱۳/ ۱۰۷ باختلاف یسیر

۵ ـ أمالی الطوسی ۱/ ۳۴۳، احقاق الحق ۵/ ۱۸۷ باختلاف یسیر

۶ ـ عیون اخبار الرضا ۲/ ۷۳

٢٥٨ ـ عَنْ اَبی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ علیه وَآلِهِ وسَلَّمَ قالَ :أَتانِیْ جَبْرَئیلُ علیهِ السَّلامُ فَقالَ :أُبَشِّرُکَ یَا مُحَمَّدُ بِمَا تَجُوزُ عَلَى الصِّرَاطِ؟ قالَ :قُلْتُ لَهُ: بَلٰی، قالَ :تَجُوْزُ بِنُوْرِ اللّٰهِ وَیَجُوْزُ عَلِیٌّ بِنُوْرِکَ وَنُوْرُکَ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَتَجُوْزُ أُمَّتُکَ بِنُوْرِ عَلِیٍّ، نُوْرُ عَلِیٍّ مِنْ نُوْرِکَ، وَمَنْ لَمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ مَعَ عَلِیٍّ نُوْرًا فَمالَهُ مِنْ نُوْرٍ.(١)

٢٥٩ ـ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قال :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ علیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :صَلَّتِ الْمَلائِکَةُ عَلَیَّ وَعَلٰى عَلِیٍّ سَبْعَ سِنِینَ، قِیلَ :وَلِمَ ذٰلِکَ یا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قالَ :لَمْ یَکُنْ مَعِیَ مِنَ الرِّجَالِ غَیْرُهُ.(٢)

٢٦٠ ـ عَنِ ابْنِ أَبی لَیْلَى الْغِفارِیِّ قالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :سَتَکُوْنُ بَعْدِیْ فِتْنَةٌ، فَإِذَا کَانَ ذٰلِکَ فَالْزِمُوْا عَلِیَّ بْنَ أَبی طَالِبٍ فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ یَرانِیْ وَأَوَّلُ مَنْ یُصَافِحُنِی یَوْمَ الْقِیامَةِ، وَهُوَ مَعِیَ فِی السَّماءِ الْعُلْیَا وَهُوَ الْفَارُوْقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ.(٣)

٢٦١ ـ عَنِ الشَّعبِیِّ قَالَ :قَالَ عَلِیٌّ علیهِ السَّلامُ :قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیهِ وآلِهِ وسَلَّمَ :مَرْحَبًا بِسَیِّدِالْمُسْلِمِیْنَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِینَ فَقِیْلَ لِعَلِیٍّ :(فَما کَانَ ن ل) ما شُکْرُکَ؟ قَالَ :حَمِدْتُ اللّٰهَ تَعالٰى عَلٰى مَا آتانِیْ، وَسَأَلْتُهُ الشُّکْرَ عَلٰى مَا أَوْلَانِیْ وَأَنْ

---

١ ـ تفسیر فرات الکوفی / ١٠٣

٢ ـ کشف الغمة ١ / ٧٩، روضة الواعظین ١ / ٨٥، البحار ٣٠ / ٧٧، اعلام الوری / ١٨٥، الطرائف / ١٩ باختلاف یسیر، تفسیر ابوالفتوح ١١ / ٩ باختلاف فی موارد

٣ ـ البحار ٣٨ / ٣٦، اثبات الهداة ٢ / ٢١٨ باختلاف فی موارد

يَزِيدَنِي مِمّا أَعْطانِي.(١)

٢٦٢ قالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عليه وآلِهِ وَسَلَّمَ: يَأْتِيَ النّاسُ يَوْمَ الْقِيامَةِ بِالأَعْمالِ فَلا يَنفَعُهُمْ إِلّا مَنْ قَبِلْتُ أَنا وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طالِبٍ عَمَلَهُ.(٢)

٢٦٣ ـ بِالإِسْنادِ، عَنْ عَلِيٍّ عليهِ السَّلامُ قالَ: قالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يا عَلِيُّ إِأُحِبُّ لَكَ ما أُحِبُّ لِنَفْسِي وَأَكْرَهُ لَكَ ما أَكْرَهُ لِنَفْسِي.(٣)

٢٦٤ ـ قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ النّاسِ وُرُوْدًا عَلَى الحَوْضِ وَأَوَّلُهُمْ إِسْلامًا: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طالِبٍ عليهِ السَّلامُ.(٤)

٢٦٥ ـ بِالإِسْنادِ عَنْ عَلِيٍّ عَليهِ السَّلامُ قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَحَبُّ أَهْلِ بَيْتِي إِلَيَّ وَأَفْضَلُ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طالِبٍ.(٥)

٢٦٦ ـ بِالإِسْنادِ فِي حَدِيثٍ قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يا عَلِيُّ! أَنْتَ أَفْضَلُ أُمَّتِي فَضْلاً وَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَأَكْثَرُهُمْ عِلْمًا وَأَوْفَرُهُمْ حِلْمًا وَأَشْجَعُهُمْ قَلْبًا وَأَسْخاهُمْ كَفًّا.(٦)

---

١ ـ حِلية الاولياء ١/١٠٦، والامام على بن ابى طالب ٢/٣٣٠، جامع احاديث للسيوطى ١٦/٢٧٥، اليقين/ ٢٧١ باختلاف فى موارد

٢ ـ احقاق الحق ٧/١٣٢

٣ ـ احقاق الحق ٦/٥٥٦، فضائل الخمسة ٢/١٨٣، فرائد السمطين ١/٢١٦، عيون اخبار الرضا٢/٦٨ باختلاف فى موارد

٣ ـ ينابيع المودة / ٦١

٥ ـ أمالى الصدوق / ٣٨٥، غاية المرام / ٣٥٣، البحار ٣٨/١٦

٦ ـ امالى الصدوق / ٣٧، ينابيع المودة / ٦٣، البحار ٣٨/٩٠، اثبات الهداة ٣٩/٢ باختلاف فى موارد

٢٦٧ ـ عَنْ جَعفرِ بنِ مُحمدٍ، عَن أبيهِ عليهمُ السّلامُ عَن جابرٍ قال: كُنتُ أنا وَالعَبّاسُ جالِسَينِ عِندَالنَّبِيّ صلَّى اللّهُ عليهِ وَآلِهِ وَسلَّمَ إِذْ دَخلَ عَلِيٌّ عليهِ السّلامُ فَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيهِ النَّبيُّ صَلَّى اللّهُ عليهِ وَآلهِ وسَلَّمَ السَّلامَ وَقامَ إِلَيهِ وَعانَقَهُ وَقَبَّلَ مابَينَ عَينَيهِ وَأجلَسَهُ عَنْ يَمِينِهِ، فقَالَ العَبّاسُ: يا رَسُولَ اللّهِ أتُحِبُّهُ؟ فقَالَ: يا عَمُّ وَاللّهِ! اللّهُ أشَدُّ حُبّاً لَهُ مِنّي، إنّ اللّهَ عَزَّوَجَلَّ جَعلَ ذُرِيّةَ كُلّ نَبِيّ في صُلبِهِ، وَجَعَلَ ذُرِيَّتِي في صُلبِ عَليّ.(١)

٢٦٨ ـ قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليهِ وآلهِ وسلَّمَ: أعطاني اللّهُ تعالى خَمساً، وَأعطى عَلِيّاً خَمساً: أعطاني جَوامِعَ الكَلِمِ، وَأعطى عَلِيّاً جَوامِعَ العِلمِ. وَجَعَلَني نَبِيّاً وَجَعَلَهُ وَصِيّاً. وَأعطانِي الكَوثَرَ وَأعطاهُ السَّلسَبِيلَ، وَأعطانِي الوَحيَ وَأعطاهُ الإلهامَ وَأسرِيَ بِي إِلَى السَّماءِ، وَفَتحَ لَهُ أبوابَ السَّماواتِ وَالحُجُبَ.(٢)

٢٦٩ ـ قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَليهِ وآلهِ وسلَّمَ لِعليّ: يا عَلِيُّ! اُوتِيتَ ثَلاثاً لَمْ يُؤتَهُنَّ أحَدٌ وَلا أنا، اُوتِيتَ صِهراً مِثلي وَلَمْ اُوتَ أنا مِثلي، وَاُوتِيتَ صِدِّيقَةً مِثلَ بِنتي وَلَمْ اُوتَ مِثلَها زَوجَةً، وَاُوتِيتَ الحَسَنَ وَالحُسَينَ مِن صُلبِكَ وَلَمْ اُوتَ مِن صُلبي مِثلَهُما وَلكِنَّكُم مِنّي وَأنا مِنكُم.(٣)

٢٧٠ ـ وَقَدْ رَوَى البَيهَقِيُّ يَرفَعُهُ بِسَندِهِ إِلى رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليهِ وآلهِ وَسلَّمَ، أنّهُ قالَ: مَنْ أرادَ أنْ يَنظُرَ إلى آدَمَ فِي عِلمِهِ وَإِلى نُوحٍ في تَقواهُ وَإِلى إبراهِيمَ في

---

١ ـ احقاق الحق ٧/ ٥

٢ ـ روضة الواعظين ١/ ١٠٩، انوار الهداية / ١٣٣

٣ ـ احقاق الحق ٣/ ٣٣٣، مناقب آل ابيطالب ٣/ ٢٦٢ باختلاف في موارد

حِلْمِهِ وَإِلى مُوسى فِيْ هَيْبَتِهِ وَإِلى عِيْسى فِيْ عِبادَتِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.(١)

٢٧١ ـ عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه و آله وَسَلَّمَ: مَنْ أَرادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلى إِبْراهِيمَ فِيْ حِلْمِهِ وَإِلى نُوحٍ فِي حُكْمِهِ وَإِلى يُوسُفَ فِي جَمالِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.(٢)

٢٧٢ ـ (وَرُوِيَ) اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ و آلِهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ ذاتَ يَوْمٍ إِلى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ وَحَوْلَهُ جَماعَةٌ مِنْ أَصْحابِهِ فَقالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلى يُوسُفَ فِيْ جَمالِهِ، وَإِلى إِبْراهِيمَ فِيْ سَخائِهِ وَإِلى سُلَيْمانَ فِيْ بَهْجَتِهِ، وَإِلى داوُدَ فِيْ قُوَّتِهِ؛ فَلْيَنْظُرْ إِلى هٰذا.(٣)

٢٧٣ ـ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ أَخُو الْمَلائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ.(٤)

٢٧٤ ـ بِالْإِسْنادِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَليهِ السَّلامُ فِيْ قَوْلِهِ (تَعالى): أَلْقِيا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ قالَ: فَقالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ تَبارَكَ وَتَعالى إِذا جَمَعَ النّاسَ يَوْمَ الْقِيامَةِ فِيْ صَعِيدٍ وَاحِدٍ؛ كُنْتُ أَنَا وَأَنْتَ يا عَلِيُّ يَوْمَئِذٍ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لِيْ وَلَكَ: قُوما فَأَلْقِيا مَنْ أَبْغَضَكُما وَخالَفَكُما وَكَذَّبَكُما فِي النّارِ.(٥)

٢٧٥ ـ بِالْإِسْنادِ، عَنْ عَبْدِالسَّلامِ بنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بنِ مُوسَى الرِّضا عَنْ آبائِهِ عليهمُ السَّلامُ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ما خَلَقَ اللّٰهُ

١ـ كشف الغمة ١/ ١١٢، المحجة البيضاء ٣/ ١٩٢، البحار ٣٩/ ٣٩

٢ ـ ذخائر العقبى / ٩٣

٣ـ روضة الواعظين ١/ ١٢٨

٤ـ احقاق الحق ١٥/ ٣٣٣

٥ـ تفسير الفرات / ١٦٦

خلقاً أفضلُ مِنّي وَلا أكرَمُ عَليهِ مِنّي، قالَ عَليٌّ عليه السَّلام: فَقُلتُ: يا رَسُولَ اللهِ فَأنتَ أفضَلُ أم جبرئيلُ؟ فقالَ صَلّى اللهُ عليه وَآلِهِ وَسلَّم: يا عَليُّ إنَّ اللهَ تَبارَكَ وَتَعالىٰ فَضَّلَ أنبياءَهُ المُرسَلينَ عَلىٰ مَلائِكَتِهِ المُقرَّبِينَ وَفَضَّلَني عَلىٰ جَمِيعِ النَّبِيِّينَ وَالمُرسَلِينَ وَالفَضلُ بَعدِي لَكَ يا عَليُّ وَلِلأئِمَّةِ مِن بَعدِكَ فَإنَّ المَلائِكَةَ لَخُدّامُنا وَخُدّامُ مُحِبِّينا، يا عَليُّ الَّذِينَ يَحمِلُونَ العَرشَ وَمَن حَولَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمدِ رَبِّهِم وَيَستَغفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِوَلايَتِنا، يا عَليُّ لَولا نَحنُ ما خَلَقَ اللهُ آدمَ وَلا حَوّا، وَلا الجَنَّةَ وَلا النّارَ، وَلا السَّماءَ وَلا الأرضَ، وَكَيفَ لا نَكُونُ أفضَلَ مِنَ المَلائِكَةِ وَقَد سَبَقناهُم إلَى التَّوحِيدِ وَمَعرِفَةِ رَبِّنا عَزَّوَجَلَّ وَتَسبِيحِهِ وَتَقدِيسِهِ وَتَهلِيلِهِ....(١)

٢٧٦ ـ بِالإسنادِ، عَن جَعفَرٍ عَن أبِيهِ عَن آبائِهِ عَلَيهِمُ السَّلامُ قالَ: قالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إنَّ اللهَ تَبارَكَ وَتَعالىٰ إذا جَمَعَ النّاسَ يَومَ القِيامَةِ وَعَدَني المَقامَ المَحمُودَ وَهُوَ وافٍ لِي بِهِ، إذا كانَ يَومُ القِيامَةِ نُصِبَ مِنبَرٌ لَهُ ألفُ دَرَجَةٍ لا كَمَراقِيكُم فَأصعَدُ حَتّى أعلُوَ فَوقَهُ فَيَأتِيني جَبرئيلُ بِلِواءِ الحَمدِ فَيَضَعُهُ فِي يَدِي وَيَقُولُ: يا مُحَمَّدُ! هٰذا المَقامُ المَحمُودُ الَّذِي وَعَدَكَ اللهُ. فَأقُولُ لِعَليٍّ عليهِ السَّلامُ: إصعَد فَيَكُونُ أسفَلَ مِنّي بِدَرَجَةٍ فَأضَعُ لِوائي الحمدَ فِي يَدِكَ، ثُمَّ يَأتِي رِضوانُ بِمَفاتِيحِ الجَنَّةِ فَيَقُولُ: يا مُحَمَّدُ! هٰذا المَقامُ المَحمُودُ الَّذِي وَعَدَكَ اللهُ فَيَضَعُها فِي يَدِي فَأضَعُها فِي حِجرِ عَليٍّ عليهِ السَّلامُ ثُمَّ يَأتِي مالِكُ خازِنُ النّارِ فَيَقُولُ: يا مُحَمَّدُ! هٰذا المَقامُ المَحمُودُ الَّذِي وَعَدَكَ اللهُ، هٰذِهِ مَفاتِيحُ النّارِ أدخِل عَدُوَّكَ وَعَدُوَّ ذُرِّيَّتِكَ وَعَدُوَّ اُمَّتِكَ النّارَ فَآخُذُها وَأضَعُها فِي حِجرِ عَليٍّ، فَالنّارُ وَالجَنَّةُ يَومَئِذٍ أسمَعُ

١ ـ كمال الدين/٢٥٣، رواه في المحجة البيضاء ١/٢٢٦

لِيَ وَلِعَلِيِّ عليه السّلام مِنَ الْعَرُوسِ لِزَوْجِها، فَهُوَ قَوْلُ اللّهِ تبارَكَ وَتعالى أَلْقِيا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنيدٍ أَلْقِ يا مُحَمَّدُ وَيا عَلِيُّ اِعَدُوَّكُما فِي النّارِ، ثُمَّ أَقُومُ فَأُثْنِي عَلَى اللّهِ ثَناءً لَمْ يُثْنِ عَلَيْهِ أَحَدٌ قَبْلِي، ثُمَّ أُثْنِي عَلَى الْمَلائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ، ثُمَّ أُثْنِي عَلَى الأَنْبِياءِ الْمُرْسَلِينَ.....(١)

٢٧٧ ـ قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليه وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ سَعِيدٌ فِي الدُّنيا وَمِنَ الصّالِحِينَ فِي الآخِرَةِ.(٢)

٢٧٨ ـ عَنْ عَلِيٍّ عليه السَّلامُ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليه وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْمالُ يَعْسُوبُ الْمُنافِقِينَ.(٣)

٢٧٩ ـ قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليه وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ عِتْرَةُ رَسُولِ اللّهِ.(٣)

٢٨٠ ـ قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليه وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ خَيْرُ أَهْلِ رَسُولِ اللّهِ.(٥)

٢٨١ ـ قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليه وآله وسَلَّمَ: عَلِيٌّ خَيْرُ إِخْوَتِي.(٦)

٢٨٢ ـ بالإسْناد، حَدَّثَنا أَنَسُ بْنُ مالِكٍ قالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّهِ صلى اللّهُ عليه وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلى أَبِي بَرزةَ الأَسْلَمِيِّ: فَقالَ لَهُ: وَأَنا أَسْمَعُهُ: يا أَبا بَرْزَةَ إِنَّ رَبَّ الْعالَمِينَ تَعالى عَهِدَ إِلَيَّ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عَهْداً فَقالَ: عَلِيٌّ رايَةُ الْهُدى، وَمَنارُ الإيمانِ

---

١ ـ تفسير الفرات / ١٦٧ ٢ ـ احقاق الحق ١٥ / ٥٢٣

٣ ـ البحار ٢٥/٣٠، الغدير ٨/٨٩، اليقين / ١٧٢

٣ ـ احقاق الحق ١٥ / ٥٦١ ٥ ـ احقاق الحق ١٥ / ٢٥٥

٦ ـ احقاق الحق ١٥ / ٢٥٩

وَإمامُ أوْلِيائي وَنورُ جَميعِ مَنْ أطاعَني، يا أبا بَرزَةَ إعَلِيُّ بْنُ أبي طالِبٍ مَعِيَ غَداً في الْقِيامَةِ عَلى حَوْضي وَصاحِبُ لِوائي وَمَعِي غَداً عَلى مَفاتيحِ خَزائِنِ جَنَّةِ رَبّي.(١)

٢٨٣ ـ بالإسنادِ، عَنْ زَيدِ بنِ عَلِيٍّ عَنْ أبيه عَنْ آبائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليهِ السَّلامُ قالَ: كانَ لي عَشَرَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآلهِ وسلّمَ ما أُحِبُّ أنَّ لي بِإحْداهنَّ ما طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ قالَ لي: يا عَلِيُّ أنتَ أخي في الدُّنيا وَالآخِرَةِ، وَأقْرَبُ الْخَلائِقِ مِنّي في الْمَوْقِفِ يَوْمَ الْقِيامَةِ، وَمَنْزِلي يُواجِهُ مَنْزِلَكَ في الْجَنَّةِ كَما يَتَواجَهُ مَنْزِلُ الأخَوَيْنِ في اللهِ، وَأنْتَ الْوَلِيُّ، وَالْوَزيرُ، وَالْوَصِيُّ، وَالْخَليفَةُ في الأهلِ وَالْمالِ وَفِي الْمُسْلِمينَ في كُلِّ غَيْبَةٍ، وَأنْتَ صاحِبُ لِوائي فِي الدُّنيا وَالآخِرَةِ، وَلِيُّكَ وَلِيّي وَوَلِيّي وَلِيُّ اللهِ وَعَدُوُّكَ عَدُوّي وَعَدُوّي عَدُوُّ اللهِ تَعالى.(٢)

٢٨٤ ـ قالَ عَلِيٌّ عليه السلام: كانَتْ لي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى اللهُ عليه وآلِه وسلَم لَمْ تَكُنْ لأحَدٍ مِنَ الْخَلائِقِ، فَكُنْتُ آتيهِ كُلَّ سَحَرٍ فَأقولُ: اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا نَبِيَّ اللهِ، فَإنْ تَنَحْنَحَ اِنْصَرَفْتُ إلى أهْلي، وَإلّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ.(٣)

٢٨٥ ـ قال رَسُول اللهِ صلى الله عليه وآله وسَلّمَ لِعَلِيٍّ عليهِ السّلامُ وَضَرَبَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، يا عَلِيُّ إلَكَ سَبْعُ خِصالٍ لايُحاجُّكَ فيهِنَّ أحَدٌ يَوْمَ الْقِيامَةِ: أنْتَ أوَّلُ الْمُؤْمِنينَ بِاللهِ ايماناً، وَأوْفاهُمْ بِعَهْدِ اللهِ، وَأقْوَمُهُمْ بِأمْرِ اللهِ، وَأرْأفُهُمْ بِالرَّعِيَّةِ، وَأقْسَمُهُمْ بِالسَّوِيَّةِ، وأعْلَمُهُمْ بِالْقَضِيَّةِ، وَأعْظَمُهُمْ مَزِيَّةً يَوْمَ الْقِيامَةِ.(٣)

---

١ ـ تاريخ بغداد ١٣/ ١٠٢

٢ ـ تيسير المطالب / ٦٥

٣ ـ خصائص امير المؤمنين عليه السلام / ١١٢

٣ ـ حلية الأولياء ١/ ١٠٦

٢٨٦ ـ عَنْ عَلِيّ عَليه السَّلامُ قَالَ: مَا رَمَدتُ مُنذُ تَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي عَينِي.(١)

٢٨٧ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ أَمِينِي.(٢)

٢٨٨ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ أَوفَى النَّاسِ بِعَهْدِ اللهِ.(٣)

٢٨٩ ـ عَنْ عُمَرَ، قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ لِعَلِيّ(عَليهِ السَّلَامُ): يَا عَلِيُّ اِيَدُكَ فِي يَدِي تَدخُلُ مَعِي يَومَ القِيَامَةِ حَيثُ أَدخُلُ.(٤)

٢٩٠ ـ عَنِ الرِّضَا عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيّ عَلَيهِ السَّلَامُ: أَنتَ نَجمُ بَنِي هَاشِمٍ.(٥)

٢٩١ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ أَفضَلُ أُمَّتِي عِندَ اللهِ.(٦)

---

١ ـ مسند احمد بن حنبل ١٢٥/١

٢ ـ احقاق الحق ٥٦٠/١٥

٣ ـ احقاق الحق ٣٨٧/١٥

٤ ـ احقاق الحق ٣٩٩/٦

٥ ـ البحار ٨٢/٢٣

٦ ـ احقاق الحق ٦٠٣/١٥، المسترشد / ٢٧٨، واثبات الهداة ٢٧٨/٢ باختلاف يسير

دوسری فصل

احادیث میں حضرت علی علیہ السلام کا مقام اور منزلت

۲۳۲۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے اَجداد سے نقل کیا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور علیؑ ایک نور سے خلق کیے گئے ہیں۔

۲۳۳۔ ابن عباس کہتے ہیں میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا میں اور تم خداوند کے نور سے خلق کیے گئے ہیں۔

۲۳۴۔ سلمان کہتے ہیں میں نے اپنے حبیب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا: آدمؑ کے خلق ہونے سے چودہ ہزار سال پہلے میں اور علیؑ بارگاہِ خداوندِ بزرگ میں ایک نور تھے جس وقت خدا نے آدمؑ کو خلق کیا اس نور کے دو حصے کیے ایک میں اور دوسرا حصہ علی علیہ السلام ہیں۔

۲۳۵۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے علی علیہ السلام کے سر پر عمامہ باندھا اس کی ایک طرف کو آگے لٹکا دیا اور دوسری طرف کو پشت سر چار انگلیوں کے برابر چھوٹا بنایا اس کے بعد ان سے فرمایا: چلیے: علی علیہ السلام چل دیے پھر فرمایا: آیئے علی علیہ السلام آئے پھر فرمایا: فرشتوں کا تاج اس طرح ہے۔

۲۳۶۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں آفتاب کی مثل ہوں اور علی علیہ السلام مہتاب کی مانند ہیں اور

میرا خاندان ستاروں کی مثل ہے، ان میں سے جس کی بھی پیروی کی ہدایت پالو گے۔

۲۳۷۔ ابوذر کہتے ہیں: میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرمایا: اگر میں اور علی علیہ السلام نہ ہوتے تو خدا کی پہچان نہ ہوتی اور اگر میں اور علی علیہ السلام نہ ہوتے تو خدا کی پرستش نہ ہوتی اور اگر میں اور علی علیہ السلام نہ ہوتے تو سزا اور جزا نہ ہوتی۔ کوئی بھی پردہ علی علیہ السلام اور خدا کے درمیان وجود نہیں رکھتا اور ان کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوگا، بلکہ علی علیہ السلام خدا اور اس کی مخلوق کے درمیان پردہ اور حجاب ہیں۔

۲۳۸۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام خدا کے نزدیک لوگوں میں بلند مرتبہ کا مالک ہے۔

۲۳۹۔ ابوبصیر نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا: ایک رات امیرالمؤمنینؑ رات کا کچھ حصہ گذر چکا تھا گھر سے باہر آئے اور فرمایا: شور و غل ہے اور رات اندھیری ہے! تمہارا پیشوا آدمؑ کا لباس پہن کر اور سلیمانؑ کی انگوٹھی اور موسیٰؑ کا عصا لے کر تمہارے لیے گھر سے باہر نکلا ہے۔

۲۴۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے غم کو دور رکھتا ہے۔

۲۴۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام ائمہ معصومین علیہم السلام کا باپ ہے۔

۲۴۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حوضِ کوثر پر میرا جانشین ہے۔

۲۴۳۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام قیامت کے دن میرے حوض کے مالک ہیں۔

۲۴۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام وہ آخری فرد ہے جس سے میں رحلت کے وقت ہم کلام ہوں گا۔

۲۴۵۔ پیغمبر ﷺ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: میں نے تم کو اپنے اور امت کے درمیان نشانہ ظاہر قرار دیا ہے۔

۲۴۶۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے علم کا دروازہ ہے اور جو کچھ میرے بعد بھیجا گیا ہے میری امت کے لیے بیان کرے گا اُس کی دوستی علامتِ ایمان اور اُس کی دشمنی نفاق کی علامت ہے اس کی طرف نگاہ کرنا مایۂ مہربانی اور اس کی مودّت عبادت ہے۔

۲۴۷۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے نزدیک لوگوں میں سے قابلِ احترام اور عزّت مند ہے۔

۲۴۸۔ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام لوگوں میں سے میرے قریب تر ہے۔

۲۴۹۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام لوگوں میں سے متّقی اور پرہیز گار ہے۔

۲۵۰۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام وہ پہلا فرد ہے جو حوضِ کوثر کے کنارے میرا دیدار کرے گا۔

۲۵۱۔ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام قیامت کے دن خدا کی حجت ہے۔

۲۵۲۔ جابر سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: میں اور علی علیہ السلام ایک درخت سے ہیں اور لوگ مختلف درختوں سے۔

۲۵۳۔ حسَن نے انَس سے اور اس نے پیغمبر ﷺ سے نقل کیا آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: تو میری امت کے لیے جو چیز میرے بعد باعثِ اختلاف ہوگی بیان کرے گا۔

۲۵۴۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: میں اور علی علیہ السلام حجتِ خدا ہیں اس کی مخلوق پر۔

۲۵۵۔ رسولِ خدا ﷺ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: خدا، پیغمبر ﷺ اور جبرئیلؑ تم سے

راضی ہیں۔

۲۵۶۔ابو سعید خدری سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام مجھ میں سے ہے اور میں علی علیہ السلام میں سے ہوں۔ جبرئیلؑ نے کہا: یا محمد ﷺ! میں تم میں سے ہوں۔

۲۵۷۔علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! لوگ مختلف درختوں سے خلق کیے گئے ہیں اور میں اور تم ایک درخت سے خلق ہوئے ہیں میں اس کی جڑ اور تم اس کا تنا ہو، حسنؑ اور حسینؑ علیہم السلام اس کی شاخیں اور ہمارے شیعہ اس کے پتے ہیں جو بھی ان شاخوں میں سے کسی ایک کے ساتھ لٹک جائے گا خدا اس کو بہشت میں داخل کرے گا۔

۲۵۸۔ابو ہریرہ سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور کہا: یا محمد ﷺ! آیا میں تم کو خوشخبری سناؤں کہ تم کس چیز کے توسّل سے پل صراط عبور کرو گے؟ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: میں نے کہا جی ہاں۔ جبرئیل نے کہا: خدا کے نور کے توسّل سے گزرو گے اور علی علیہ السلام تمہارے نور کے توسّل سے گذریں گے کیونکہ تمہارا نور خدا کا نور ہے اور تمہاری امت علیؑ کے نور کے توسّل سے عبور کرے گی. کیونکہ علی علیہ السلام کا نور تمہارا نور ہے اور جس کے نور کو خدا علی علیہ السلام کے ساتھ قرار نہیں دے گا اس کے پاس کوئی نور بھی نہیں ہوگا۔

۲۵۹۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: فرشتوں نے سات سال مجھ پر اور علی علیہ السلام پر درود بھیجا۔ آنحضرتؐ سے پوچھا گیا: کس لئے؟ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: اس لے کہ مَردوں میں اس کے سوا میرے ساتھ کوئی اور نہیں تھا۔

۲۶۰۔ابن ابی لیلیٰ غفاری کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا ﷺ سے سنا انہوں نے فرمایا: میرے بعد فتنہ کھڑا ہوگا۔ اس وقت علی علیہ السلام کے ساتھ رہو۔ کیونکہ وہ پہلا فرد ہے جو مجھے دیکھے گا

اور پہلا فرد ہے جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کرے گا۔ وہ بلندتر آسمان پر میرے ساتھ ہے وہ حق اور باطل کے درمیان جدائی پیدا کرے گا۔

۲۶۱۔ شعبی سے نقل ہوا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: آفرین ہو مسلمانوں کے سرور اور پرہیزگاروں کے پیشوا پر۔ علی علیہ السلام سے کہا گیا کیسے اس نعمت کا شکرادا کرو گے؟ فرمایا: جو کچھ خدا نے مجھے عطا کیا ہے اس کا شکر کروں گا اور اس سے التماس کی ہے کہ مجھے اپنی نعمتوں کے شکرادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی نعمتوں کو مجھ پر زیادہ کرے۔

۲۶۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ اپنے اعمال کے ساتھ وارد محشر ہوں گے فقط اس کا عمل فائدہ مند ہے، جس کے عمل کو میں اور علی علیہ السلام نے قبول کیا ہوگا۔

۲۶۳۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: یا علیؑ! جس چیز کو میں اپنے لیے پسند کرتا ہوں تمہارے لیے بھی پسند کرتا ہوں اور جس چیز کو میں اپنے لیے پسند نہیں کرتا تمہارے لیے بھی پسند نہیں کروں گا۔

۲۶۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام پہلے فرد ہیں جو حوضِ کوثر میں داخل ہوں گے اور پہلے فرد ہیں، جس نے اسلام قبول کیا ہے۔

۲۶۵۔ حضرت علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے نزدیک میرے خاندان میں سے محبوب ترین فرد ہے اور اتنے اونچے مقام والا ہے کہ میں اس کو اپنے بعد جانشین بنا رہا ہوں۔

۲۶۶۔ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم فضیلت کے لحاظ سے میری امت میں برترین فرد ہو اور صلح اور دوستی کے لحاظ سے سب سے آگے ہو

تم ان سب سے عاقل، دلیر، علیم اور مہربان ہو۔

۲۶۷۔ جعفر بن محمد نے اپنے والد سے اور انہوں نے جابر سے نقل کیا اس نے کہا: میں اور عباس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اسی وقت حضرت علی علیہ السلام داخل ہوئے اور سلام کیا۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور کھڑے ہو کر ان سے مصافحہ کیا اور ان کی پیشانی کا بوسہ لیا اور ان کو اپنی دائیں جانب بٹھایا عباس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ ان کو دوست رکھتے ہیں؟ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چچا جان خدا کی قسم! خدا اس کو بہت زیادہ دوست رکھتا ہے۔ خدا نے ہر ایک پیغمبر کی نسل کو اس پیغمبر کی صُلب میں قرار دیا ہے اور میری نسل کو علی علیہ السلام کی صُلب میں قرار دیا ہے۔

۲۶۸۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے مجھے پانچ بخشش اور علی علیہ السلام کو بھی پانچ بخشش عطا کی ہیں مجھے گفتگو جامع اور علی علیہ السلام کو دانش جامع عطا کی مجھے پیغمبر اور ان کو وصی قرار دیا ہے اور مجھے کوثر اور ان کو سلسبیل عطا کی مجھے وحی سے اور ان کو الہام سے نوازا ہے مجھے رات کو آسمان پر لے گئے اور علی علیہ السلام کے لئے آسمان کے دروازے اور پردے کھلے ہوئے ہیں۔

۲۶۹۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! تم کو تین ایسی خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو کسی اور کو اور مجھے عطا نہیں کی گئیں مجھ جیسا تمہاری ہمسر کا باپ ہے اور میں اس طرح نہیں ہوں تم میری بیٹی صدیقہ کے شوہر ہو اور میں اس کی نظیر نہیں ہوں اور تم اپنے صلب میں حسن اور حسین علیہما السلام نور رکھتے ہو کہ میں ان دونوں کی مانند اپنی صلب میں نہیں رکھتا۔ لہذا آپ سب مجھ میں سے ہیں اور میں تم میں سے ہوں۔

۲۷۰۔ بیہقی نے اپنی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا آنحضرتؐ نے فرمایا: جو کوئی بھی یہ چاہتا ہے کہ علم آدمؑ اور پرہیزگاری نوحؑ اور بُردباری ابراہیمؑ اور عظمت موسیٰؑ اور عبادتِ عیسیٰؑ پر

نظر کرے تو وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام پر نگاہ کرے۔

۲۷۱۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو حضرت ابراہیمؑ کی بردباری، حضرت نوحؑ کی فرمانبرداری اور حضرت یوسفؑ کا حسن دیکھنا چاہے وہ علی علیہ السلام کے چہرے کو دیکھے۔

۲۷۲۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چند اصحاب بیٹھے ہوئے تھے، آنحضرت نے علی بن ابی طالب علیہ السلام پر نگاہ کی اور فرمایا: جو کوئی بھی یہ پسند کرتا ہے کہ جمالِ یوسفؑ اور سخاوتِ ابراہیمؑ اور حشمتِ سلیمانؑ اور قدرتِ داؤدؑ پر نگاہ کرے تو وہ اس مرد پر نگاہ کرے۔

۲۷۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام مقرب فرشتوں کا بھائی ہے۔

۲۷۴۔ علی بن ابی طالب علیہ السلام نے گفتارِ خداوند: "اَلْقِیَافِیْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِیْدٍ" کے بارے میں نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جس وقت خداوند لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا تو یا علی علیہ السلام! میں اور تم عرش کے دائیں طرف مستقر ہوں گے، اس وقت خداوند مجھ سے اور تم سے کہے گا: کھڑے ہو جاؤ اور اپنے دشمنوں اور مخالفین اور منکروں کو آگ میں پھینک دو۔

۲۷۵۔ عبدالسلام بن صالح ہروی نے امام رضا علیہ السلام سے اور حضرتؑ نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے مجھ سے بہتر اور پُر فضیلت کسی اور کو خلق نہیں کیا۔ علی علیہ السلام نے فرمایا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپؐ افضل ہیں یا جبرئیلؑ؟ فرمایا: یا علی علیہ السلام! خداوند نے اپنے بھیجے ہوئے پیغمبروں کو اپنے مقرب فرشتوں پر برتری عطا کی ہے اور مجھے تمام پیغمبروں اور رسولوں پر برتری عطا کی ہے اور میرے بعد یہ برتری تمہیں اور تمہارے

بعد ائمہ کو نصیب ہو گی۔ ملائکہ ہمارے اور ہمارے محبین کے خدمتگوار ہیں یا علیؑ! جو عرش کو اٹھاتے ہیں اور اس کے اطراف میں موجود ہیں یہ سب اپنے پروردگار کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اور اُن کے لئے جنہوں نے ہماری ولایت کو قبول کیا ہے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ یا علیؑ! اگر ہم نہ ہوتے تو خداوند آدمؑ اور حوّا کو خلق نہ کرتا اور بہشت اور دوزخ اور آسمان وزمین کو خلق نہ کرتا۔ کس طرح ہم فرشتوں پر برتر نہ ہوں جب کہ ہم توحید اور معرفتِ پروردگار اور تسبیح و تقدیس میں ان سے مقدم تھے۔

۲۷۶۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے والدِ گرامی سے انہوں نے اپنے اَجدادِ بزرگوار سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جس وقت خداوند لوگوں کو جمع کرے گا میرے ساتھ پسندیدہ مقام کا وعدہ کیا جائے گا اور اس وعدہ کی وفا کی جائے گی۔ جب قیامت کا دن آ پہنچے گا، ایک منبر لگایا جائے گا جس کی ہزار سیڑھیاں ہوں گی اور وہ آپ کے منبر کی مانند نہیں ہے میں اس منبر پر بیٹھ جاؤں گا اور جبرئیلؑ پرچمِ حمد کو میرے ہاتھ میں دے گا اور کہے گا: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! یہ وہی پسندیدہ مقام ہے جس کا خدا نے آپؐ کے ساتھ وعدہ کیا تھا۔ بس میں علی علیہ السلام سے کہوں گا: اوپر آجائیں: علی علیہ السلام مجھ سے ایک سیڑھی نیچے بیٹھ جائیں گے اور میں یہ پرچمِ حمد ان کو دے دوں گا اس کے بعد ''رضوان'' بہشت کی چابیاں لائے گا اور کہے گا: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ وہی پسندیدہ مقام ہے جس کا خدا نے آپؐ کے ساتھ وعدہ کیا تھا اور چابیاں میرے ہاتھ میں دے گا اور میں ان کو علی علیہ السلام کے پاس رکھ دوں گا، اس وقت ''مالک'' خازنِ دوزخ آئے گا اور کہے گا: یا محمدؐ! یہ وہی پسندیدہ مقام ہے جس کا خدا نے آپؐ کے ساتھ وعدہ کیا تھا یہ دوزخ کی چابیاں ہیں، اپنے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کی نسل کو اور اپنی امت کے دشمنوں کو آگ میں ڈال دو میں چابیاں لے کر علی علیہ السلام کے پاس رکھ دوں

گا اس دن بہشت اور دوزخ میرے اور علی علیہ السلام کی فرمانبرداری میں ہوں گی دلہن سے بھی زیادہ جو اپنے شوہر کے تابع ہوتی ہے۔ یہ ہے کلام الٰہی کہ خداوند نے فرمایا: ''ہر کافر اور کفر پیشہ کو جہنم میں ڈال دو'' یعنی، یا محمدؐ اور یا علیؑ: اپنے دشمنوں کو آگ میں ڈال دو۔ اس کے بعد میں کھڑے ہو کر اس قدر خدا کی حمد و ثنا کروں گا کہ مجھ سے پہلے کسی نے ایسی ثنا نہیں کی ہوگی، پھر مُقرّب فرشتوں اور ان کے بعد بھیجے ہوئے پیغمبروں کی ثنا کروں گا۔

۲۷۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام اس دنیا میں نیک بخت اور آخرت میں صاحبانِ لیاقت میں سے ہیں۔

۲۷۸۔ حضرت علی علیہ السلام سے نقل ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام مومنین کے سردار و رہبر ہیں اور مال منافقین کا رہبر ہے۔

۲۷۹۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان میں سے ہیں۔

۲۸۰۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان میں سے بہترین فرد ہیں۔

۲۸۱ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے بہترین بھائیوں میں سے ہیں۔

۲۸۲۔ انس بن مالک کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ابو برزہ اسلمی کے پیچھے بھیجا اس وقت میں سن رہا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابو برزہ! رب العالمین نے علی علیہ السلام کے بارے میں میرے ساتھ عہد کیا ہے اور فرمایا ہے علی علیہ السلام ہدایت کے پرچم اور ایمان کا ستون اور میرے دوستوں کے پیشوا اور میرے تمام فرمانبرداروں کے راستہ کے نور ہیں۔ یا ابو برزہ! علی بن ابی طالب علیہ السلام قیامت کے دن میرے حوض پر میرے ساتھ ہیں، وہ میرے پرچم دار ہیں اور قیامت

کے دن پروردگار کی بہشت کی چابیاں اُن کے اختیار میں ہوں گی۔

۲۸۳۔ زید بن علی نے اپنے والدِ گرامی سے انہوں نے اپنے اَجداد اور انہوں نے علی علیہ السلام سے نقل کیا کہ آنحضرتؑ نے فرمایا: مجھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی دس خصوصیات حاصل ہوئی ہیں کہ میں پسند نہیں کرتا کہ ان میں سے ایک کو ان تمام کے بدلے میں جن پر خورشید کی شعاعیں پڑتی ہیں دے دوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: یا علیؑ! تم اس دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو اور قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے قریب ٹھہرنے والے تم ہو اور بہشت میں میرا گھر تمہارے گھر کے سامنے ہوگا اس طرح جیسے دو دینی بھائیوں کا گھر ایک دوسرے کے سامنے ہوتا ہے اور تم میرے دوست، وزیر اور وصی ہو اور میرے خاندان میں سے اور مال کے بارے میں بھی اور جہاں پر میں مسلمانوں کے درمیان نہیں ہوں تم میرے جانشین ہو تم دنیا اور آخرت میں میرے پرچم دار ہو تمہارا دوست میرا دوست اور تمہارا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔

۲۸۴۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایسا مقام اور منزلت رکھتا تھا اس منزلت کو اور لوگ نہیں رکھتے تھے میں ہر صبح صادق کے وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے جاتا تھا اور کہتا تھا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام ہو۔ اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گلہ صاف کرتے تھے تو میں گھر واپس آجاتا تھا ورنہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جاتا تھا۔

۲۸۵۔ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! تم میں ایسی سات خصلتیں پائی جاتی ہیں کہ قیامت کے دن کوئی بھی ان کے بارے میں آپ سے اظہار ناراضگی نہیں کرے گا۔ تم پہلے فرد ہو جو خدا پر ایمان لائے ہو اور تم دوسروں سے زیادہ وعدۂ خدا کے وفادار ہو اور دوسروں سے بہتر خدا کے فرمان کی اطاعت کرتے ہو اور دوسروں کی نسبت رعیت

کے ساتھ بہت زیادہ مہربان ہواور مساوات کی دوسروں سے بہتر رعایت کرتے ہواور قضاوت کرنے میں دوسروں سے زیادہ عقل مند ہواور قیامت کے دن تمہارا مرتبہ سب سے زیادہ ہوگا۔

۲۸۶۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جب سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری آنکھ میں آبِ دھان ڈالا تو اس وقت سے میں آنکھ کے درد میں مبتلا نہیں ہوا۔

۲۸۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے لیے قابلِ اعتماد ہیں۔

۲۸۸۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام دوسرے لوگوں سے زیادہ خدا کے وعدے کے وفادار ہیں۔

۲۸۹۔ عمرؓ کہتے ہیں: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے، قیامت کے دن جس جگہ میں جاؤں گا تم بھی داخل ہو گے۔

۲۹۰۔ امام رضا علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: تم ہاشمی خاندان کے ستارہ ہو۔

۲۹۱۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام خدا کے نزدیک میری امت میں سے برتر ہیں۔

۱۷۔ مُباهَاةُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالْمَلائِكَةِ بِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۲۹۲ ـ عَنْ جابِرِ بْنِ عَبدِاللّٰهِ الْانصاريّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليهِ وآلِهِ وسلَّمَ: إنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُباهِي بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كُلَّ يَوْمٍ عَلَى الْمَلائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ حَتّٰى يَقُولَ: بَخٍ بَخٍ هَنِيئاً لَكَ يَا عَلِيُّ.(۱)

۱۔ينابيع المودة / ۲۳۱، ملحقات احقاق ۲۱/ ۲۵۸

۲۹۳ ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ علیہِ السَّلَامُ :قَدْ بَاهَیَ اللّٰہُ بِکَ أَهْلَ سَبْعِ سَمَاوَاتِہٖ.(۱)

۲۹۴ ۔ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :یَفْتَخِرُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ آدَمُ بِابْنِہٖ شِیْثٍ، وَأَفْتَخِرُ أَنَا بِعَلِيِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ.(۲)

۲۹۵ ۔ فِیْ حَدِیْثٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :یَا عَلِیُّ ...وَإِنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَتَقَرَّبُ إِلَی اللّٰہِ تَقَدَّسَ ذِکْرُہٗ بِمَحَبَّتِکَ وَوِلَایَتِکَ، وَاللّٰہِ إِنَّ أَهْلَ مَوَدَّتِکَ فِی السَّمَاءِ لَأَکْثَرُ مِنْهُمْ فِی الْأَرْضِ....(۳)

۲۹۶ ۔ إِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ مَلَکَیْ عَلِيِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ لَیَفْتَخِرَانِ عَلٰی سَائِرِ الْأَمْلَاکِ،لِکَوْنِهِمَا مَعَ عَلِيٍّ، لِأَنَّهُمَا لَمْ یَصْعَدَا إِلَی اللّٰہِ مِنْہُ قَطُّ بِشَیْءٍ یُسْخِطُہٗ.(۴)

حضرت علی علیہ السلام پر خدا ، پیغمبرؐ اور فرشتوں کا فخر کرنا

۲۹۲ ۔جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند ہر روز اپنے مقرب ملائکہ کے ساتھ علی بن ابی طالب علیہ السلام پر افتخار کرتا ہے حتیٰ کہ کہتا ہے واہ واہ! علیؑ! مُبارک ہو تم کو۔

۲۹۳ ۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: خداوند سات آسمانوں پر رہنے والوں کے ساتھ تم پر افتخار کرتا ہے۔

---

۱ ۔احقاق الحق ۱۰۵/۶

۲ ۔ احقاق الحق ۵۳۲/۶، فرائد السمطین ۲۳۲/۱، البحار ۴۹/۳۹

۳ ۔ امالی الصدوق / ۲۷۲ ۔ ۴ ۔ الطرائف /۷۹، مناقب علی بن ابیطالب / ۱۲۷

۲۹۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن آدمؑ اپنے بیٹے ''شیثؑ'' پر افتخار کریں گے اور میں علی بن ابی طالب علیہ السلام پر افتخار کروں گا۔

۲۹۵۔ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! فرشتے تیری محبت اور ولایت کے ذریعے خدا سے تقرب حاصل کرتے ہیں، خدا کی قسم تمہارے زمین والے دوستوں سے آسمان والے دوست زیادہ ہیں۔

۲۹۶۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کے دو موکل فرشتے دوسرے ملائکہ پر افتخار کریں گے کیونکہ وہ علی علیہ السلام کے ساتھ ہیں اور ان کے کسی ایسے کام کو جو موجبِ خشمِ خدا ہو خدا کی طرف لے کر نہیں جاتے۔

۷۲۔ صُعُودُ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ عَلىٰ مَنكَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِكَسرِ الأَصنَامِ

۲۹۷۔ بِالإِسنَادِ عَن أَبِي هُرَيرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بنِ أَبِي طَالِبٍ يَومَ فَتحِ مَكَّةَ: أَمَا تَرىٰ هٰذَا الصَّنَمَ بِأَعلَى الكَعبَةِ؟ قَالَ: بَلىٰ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَأَحمِلُکَ فَتَنَاوَلُهُ؟ فَقَالَ: بَل أَنَا أَحمِلُکَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ لَو أَنَّ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ جَهِدُوا أَن يَحمِلُوا مِنِّي بَضعَةً وَأَنَا حَيٌّ مَا قَدِرُوا، وَلٰكِن قِف يَا عَلِيُّ فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلىٰ سَاقَي عَلِيٍّ فَوقَ القَربُوسِ ثُمَّ اقتَلَعَهُ مِنَ الأَرضِ بِيَدِهِ فَرَفَعَهُ حَتّىٰ تَبَيَّنَ بَيَاضُ إِبطَيهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا تَرىٰ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ: أَرىٰ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَد شَرَّفَنِي بِکَ حَتّىٰ أَنِّي لَو أَرَدتُ أَن أَمَسَّ السَّمَاءَ

لَمَسْتُهَا، فَقَالَ لَهُ :تَنَاوَلِ الصَّنَمَ يَا عَلِيُّ فَتَنَاوَلَهُ ثُمَّ رَمَى بِهِ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَحْتِ عَلِيٍّ وَتَرَكَ رِجْلَيْهِ فَسَقَطَ عَلَى الْأَرْضِ فَضَحِكَ .فَقَالَ لَهُ :مَا أَضْحَكَكَ يَا عَلِيُّ؟ فَقَالَ :سَقَطْتُ مِنْ أَعْلَى الْكَعْبَةِ فَمَا أَصَابَنِي شَيْءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :وَكَيْفَ يُصِيْبُكَ شَيْءٌ وَإِنَّمَا حَمَلَكَ مُحَمَّدٌ، وَأَنْزَلَكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ؟(۱)

حضرت علی علیہ السلام کا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوش پر سوار ہو کر بُتوں کو توڑنا

۲۹۷۔ابو ہُریرہ کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن علی علیہ السلام سے فرمایا: اس بُت کو خانہ کعبہ کی بلندی پر نہیں دیکھ رہے ہو؟ علی علیہ السلام نے عرض کی کیوں نہیں یا رسولِ خدا! پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تم کو کندھے پر اُٹھاتا ہوں تا کہ بُت کو نیچے لے آؤ: علی علیہ السلام نے عرض کی نہ، میں آپؐ کو کندھے پر اٹھاتا ہوں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم، اگر قبیلہ رَبِیعہ اور مُضَر تلاش وکوشش کریں کہ میرے زندہ ہوتے ہوئے میرے بدن کے ٹکڑے کو کندھے پر اٹھائیں اٹھا نہیں پائیں گے۔ لیکن یا علی علیہ السلام تم کھڑے ہو جاؤ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو زمین سے بلند کیا اور اتنا اوپر اٹھایا کہ آپ کے بغل کی سفیدی نمایاں ہوگئی، اس کے بعد ان سے فرمایا: یا علیؑ! کیا دیکھ رہے ہو؟ عرض کی میں دیکھ رہا ہوں کہ خداوند نے آپ کے توسّل سے مجھے اتنی شرافت عطا کی ہے کہ اگر میں چاہوں تو آسمان کو چھو سکتا ہوں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! بت کو اٹھالو علی علیہ السلام نے بت کو اٹھا کر

۱۔ مناقب علی بن ابیطالب / ۲۰۲، رواہ فی الطرائف / ۸۰ و کشف الیقین / ۴۳۶ باختلاف فی موارد

زمین پر پھینک دیا اسی دوران رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی علیہ السلام کے قدموں کے نیچے سے ہٹ گئے امیر المومنین علیہ السلام زمین پر گر پڑے اور مسکرانے لگے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! مسکراتے کیوں ہو؟ عرض کی کعبہ کی بلندی سے گرا ہوں اور کوئی تکلیف ہی نہیں ہوئی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیسے چوٹ لگتی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو اٹھایا اور جبرئیل نے اُتارا ہے۔

۷۳۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَيْلَةُ الْمَبِيْتِ

۲۹۸۔ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِ الحَدِيثِ أَوْحَى اللّٰهُ تَعَالَى إِلَى جِبْرِيلَ وَمِيْكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنْ اِنْزِلَا إِلَى عَلِيٍّ وَاحْرُسَاهُ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ إِلَى الصَّبَاحِ فَنَزَلَا إِلَيْهِ وَهُمْ يَقُولُوْنَ: بَخٍ بَخٍ امَنْ مِثْلُكَ يَاعَلِيُّ قَدْ بَاهَى اللّٰهُ بِكَ مَلَائِكَتَهُ (وَاَوْرَدَ الْإِمَامُ الْغَزَالِيُّ فِيْ كِتَابِ إِحْيَاءِ الْعُلُوْمِ): أَنَّ لَيْلَةَ بَاتَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ عَلَى فِرَاشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوْحَى اللّٰهُ تَعَالَى إِلَى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيلَ أَنِّي آخَيْتُ بَيْنَكُمَا وَجَعَلْتُ عُمْرَ أَحَدِكُمَا أَطْوَلَ مِنْ عُمْرِ الْآخَرِ، فَأَيُّكُمَا يُؤْثِرُ صَاحِبَهُ بِالْحَيَاةِ؟ فَاخْتَارَ كِلَاهُمَا الْحَيَاةَ وَأَحَبَّاهَا فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِمَا: أَفَلَا كُنْتُمَا مِثْلَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ آخَيْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ فَبَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ يَفْدِيْهِ بِنَفْسِهِ وَيُؤْثِرُهُ بِالْحَيَاةِ. اِهْبِطَا الْأَرْضَ فَاحْفَظَاهُ مِنْ عَدُوِّهِ، فَكَانَ جِبْرِيلُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَمِيْكَائِيلُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ يُنَادِيْ وَيَقُوْلُ: بَخٍ بَخٍ مَنْ مِثْلُكَ يَابْنَ أَبِي طَالِبٍ، يُبَاهِي اللّٰهُ بِكَ الْمَلَائِكَةَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَؤُفٌ بِالْعِبَادِ. (۱)

۲۹۹۔ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَوْحَى اللّٰهُ إِلَى

۱۔ نور الابصار / ۹۶

جَبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ أَنِّي آخَيْتُ بَيْنَكُمَا وَجَعَلْتُ عُمْرَ أَحَدِكُمَا أَطْوَلَ مِنْ عُمْرِ صَاحِبِهِ فَأَيُّكُمَا يُؤْثِرُ أَخَاهُ عُمْرَهُ؟ فَكِلَاهُمَا كَرِهَا الْمَوْتَ، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِمَا: أَنِّي آخَيْتُ بَيْنَ عَلِيٍّ وَلِيِّي وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّي فَآثَرَ عَلِيٌّ حَيَاةَ النَّبِيِّ فَرَقَدَ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ يَقِيهِ بِمُهْجَتِهِ، اِهْبِطَا إِلَى الْأَرْضِ وَاحْفَظَاهُ مِنْ عَدُوِّهِ فَهَبَطَا، فَجَلَسَ جَبْرَئِيلُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَمِيكَائِيلُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَجَعَلَ جَبْرَائِيلُ يَقُولُ: بَخٍ بَخٍ مَنْ مِثْلُكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكَ الْمَلَائِكَةَ؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ.(١)

٣٠٠ـ رَوَى أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَارِ أَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى جَبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ أَنِّي قَدْ آخَيْتُ بَيْنَكُمَا وَجَعَلْتُ عُمْرَ أَحَدِكُمَا أَطْوَلَ مِنْ عُمْرِ الْآخَرِ فَأَيُّكُمَا يُؤْثِرُ صَاحِبَهُ بِالْحَيَاةِ فَكِلَاهُمَا اخْتَارَا حُبَّ الْحَيَاةِ، فَأَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمَا: أَفَلَا كُنْتُمَا مِثْلَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ آخَيْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَبَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ يَقِيهِ (يَفْدِيهِ ن، خ) بِنَفْسِهِ اِهْبِطَا إِلَى الْأَرْضِ فَاحْفَظَاهُ مِنْ عَدُوِّهِ فَكَانَ جَبْرَائِيلُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَمِيكَائِيلُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَجَبْرَائِيلُ يُنَادِي: مَنْ مِثْلُكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ يُبَاهِي اللّٰهُ بِكَ الْمَلَائِكَةَ، وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّهِ: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَؤُوفٌ بِالْعِبَادِ.(٢)

٣٠١ـ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ عَلَيْهِ

---

١ ـ ينابيع المودة / ٩٢، الغدير ٣٨/٢ والطرائف / ٣٧ باختلاف في موارد

٢ ـ ارشاد القلوب / ٢٢٣، حلية الابرار ١ / ٢٨٠ باختلاف في موارد

السَّلَامُ حِيْنَ بَاتَ عَلٰى فِرَاشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.(۱)

۳۰۲۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَارِ وَمَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ وَيَتَغَشّٰى بِبُرْدَتِهٖ، فَبَاتَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُوَطِّنًا نَفْسَهُ عَلَى الْقَتْلِ، وَجَاءَتْ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بُطُوْنِهَا يُرِيْدُوْنَ قَتْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَرَادُوْا أَنْ يَضَعُوْا عَلَيْهِ أَسْيَافَهُمْ فَهُمْ لَا يَشُكُّوْنَ أَنَّهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: أَيْقِظُوْهُ لِيَجِدَ أَلَمَ الْقَتْلِ، وَيَرَى السَّيْفَ يَأْخُذُهُ، فَلَمَّا أَيْقَظُوْهُ فَرَأَوْهُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ تَرَكُوْهُ وَتَفَرَّقُوْا فِيْ طَلَبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر سونا

۲۹۸۔ بعض محدثین نے نقل کیا ہے کہ خداوند نے جبرئیل اور میکائیل کو وحی کی کہ علی علیہ السلام کے پاس جائیں اور اس رات سے لے کر صبح تک ان کی حفاظت کریں، پس جبرئیلؑ اور میکائیلؑ آسمان سے اترے اور کہا: واہ، واہ! یا علیؑ! خداوند اپنے فرشتوں کے ساتھ تم پر افتخار کر رہا ہے۔

غزالی نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں نقل کیا ہے کہ جس رات علی علیہ السلام رسولِ خداؐ کے بستر پر سوئے تو خداوند نے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ کو وحی کی کہ میں نے تمہارے درمیان اُخوت کو

۱۔ امالی الطوسی ۲/۶۱، حلیۃ الأبرار ۱/۲۷۳، البحار ۱۹/۵۵

۲۔حلیۃ الابرار ۱/۲۷۵

برقرار کیا ہے اور ایک کی عمر کو دوسرے کی عمر پر طولانی کیا ہے تم میں سے کون اپنی زندگی کو دوسرے پر فدا کرے گا؟ ان دونوں نے اپنی زندگی کو اہمیت دی اور اپنی زندگی سے اُنس اور محبّت کا اظہار کیا خداوند نے ان دونوں کو وحی کی۔ آیا تم علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرح نہیں ہو کہ میں نے محمدؐ اور اُن کے درمیان اخوت کو برقرار کیا ہے اور وہ پیغمبر کے بستر پر سوئے اور ان کی زندگی کو اپنی زندگی پر ترجیح دی اور اپنی جان کو ان پر فدا کر دیا؟ ابھی زمین پر اتریں اور ان کی دشمنوں سے حفاظت کریں۔ پس جبرئیلؑ ان کے سر کی طرف اور میکائیلؑ قدموں کی طرف کھڑے ہو گئے اور دونوں کہنے لگے واہ، واہ ہو ابوطالب کے فرزند پر جس پر خدا اپنے فرشتوں کے ساتھ افتخار کرتا ہے۔ تو اس وقت خداوند نے اس آیت کو نازل کیا ''بعض لوگ خدا کی رضایت حاصل کرنے کے لیے اپنی جانوں کو فروخت کر دیتے ہیں اور خدا اپنے بندوں پر مہربان ہے''۔

۲۹۹۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ پر وحی کی کہ میں نے تمہارے درمیان اخوت کو برقرار کیا ہے اور ایک کی عمر کو دوسرے کی عمر پر طولانی کیا ہے۔ تم میں سے کون اپنی عمر کو اپنے بھائی پر نثار کرے گا؟ دونوں نے موت سے ناراضگی کا اظہار کیا۔ خداوند نے ان پر وحی کی کہ میں نے اپنے ولی علی علیہ السلام اور اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان اخوت کو برقرار کیا ہے اور حضرت علی علیہ السلام نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو اپنی زندگی پر ترجیح دی ہے اور ان کے بستر پر سوئے اور اپنے خون سے ان کی حفاظت کی! ابھی زمین پر اتر جاؤ اور ان کی دشمنوں کے شر سے حفاظت کرو۔ پس دونوں اترے؛ جبرئیلؑ ان کے سرہانے اور میکائیلؑ ان کے قدموں کی طرف بیٹھ گئے، اور جبرئیلؑ نے کہا: واہ، واہ اے ابوطالب کے بیٹے: خداوند اپنے فرشتوں کے ساتھ تم پر افتخار کر رہا ہے اس وقت خداوند نے اس آیت کو نازل کیا '' وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِي نَفْسَهُ

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ"۔

۳۰۰۔ابوسعید خُدری کہتا ہے: جس وقت رسولِ خدا ﷺ غارِ حرا کی طرف روانہ ہوئے، خداوند نے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ پر وحی نازل کی کہ میں نے تمہارے درمیان برادری برقرار کی ہے اور ایک کی عمر کو دوسرے کی عمر پر طولانی کیا ہے۔ تم میں سے کون اپنی حیات کو دوسرے پر ایثار کرے گا؟ دونوں نے زندگی کے ساتھ محبت کا انتخاب کیا۔ خداوند نے ان پر وحی کی۔ آیا تم علی بن ابی طالب علیہ السلام کی مثل نہیں ہو کہ میں نے ان کے اور محمد ﷺ کے درمیان برادری کو برقرار کیا علی پیغمبرِ اکرم ﷺ کے بستر پر سوئے اور ان کی راہ میں فِدا کاری کی؟ ابھی زمین پر اُتر جاؤ اور ان کی ان کے دشمنوں کے شر سے حفاظت کرو۔ پس جبرئیلؑ ان کے سرہانے اور میکائیلؑ ان کے قدموں کی طرف بیٹھ گئے، اور جبرئیلؑ ندا دے رہے تھے: اے ابوطالبؑ کے فرزند! تمہاری مثل کون ہے؟ خدا اپنے فرشتوں کے ساتھ تم پر افتخار کر رہا ہے بس خداوند نے اس آیت کو علی علیہ السلام کی شان میں نازل فرمایا: "وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ"۔ (سورہ بقرہ آیت ۲۰۷)

۳۰۱۔حکیم بن جبیر نے علی بن حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے گفتارِ خداوند: "کچھ لوگ خدا کی خشنودی طلب کرنے کی خاطر اپنی جان کو بیچ دیتے ہیں کے بارے میں فرمایا: یہ آیت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی جس وقت پیغمبر ﷺ کے بستر پر سوئے۔

۳۰۲۔اَنس بن مالک کہتے ہیں: جس وقت رسولِ خدا ﷺ نے چاہا کہ غار کی طرف روانہ ہو اُس وقت ابوبکر بھی ان کے ساتھ تھے تو علی علیہ السلام سے فرمایا: یہ پوشاک اپنے اوپر ڈال کر ان

کے بستر پر سو جائیں۔ علی علیہ السلام شہادت کے لئے تیار تھے ان کے بستر پر سو گئے قبیلہ قریش کے چند لوگ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے کے لئے ان کے گھر میں داخل ہوئے تلوار نکالتے وقت ان کو یقین تھا کہ رسولِ خدا بستر پر سو رہے ہیں، ایک دوسرے سے کہنے لگے اس کو بیدار کریں تا کہ قتل ہونے کے درد کو محسوس کرے اور اپنے بدن پر تلوار کو چلتے دیکھے جب ان کو بیدار کیا دیکھا تو علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں ان کو چھوڑ کر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈھونڈنے کی جستجو میں لگ گئے، تو اس وقت خداوند نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا: ''وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ''.

۷۳۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَيْلَةُ الْمِعْرَاجِ

۳۰۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُئِلَ: بِأَيِّ لُغَةٍ خَاطَبَكَ رَبُّكَ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ؟ فَقَالَ: خَاطَبَنِي بِلُغَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَأَلْهَمَنِي أَنْ قُلْتُ: يَا رَبِّ إِخَاطَبْتَنِي أَنْتَ أَمْ عَلِيٌّ؟ فَقَالَ: يَا أَحْمَدُ إِنَّا شَيْءٌ لَا كَالْأَشْيَاءِ، لَا أُقَاسُ بِالنَّاسِ وَلَا أُوصَفُ بِالْأَشْبَاهِ، خَلَقْتُكَ مِنْ نُورِي وَخَلَقْتُ عَلِيًّا مِنْ نُورِكَ، فَطَلَعْتُ عَلَى سَرَائِرِ قَلْبِكَ فَلَمْ أَجِدْ إِلَى قَلْبِكَ أَحَبَّ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَخَاطَبْتُكَ بِلِسَانِهِ كَيْمَا يَطْمَئِنَّ قَلْبُكَ.(۱)

۳۰۴۔ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ

۱۔ کشف الیقین / ۲۲۹

الرّابِعَةِ رَأَيْتُ صُورَةَ عَلِيّ بْنِ أبِي طالِبٍ، فَقُلْتُ لِجبرئيلَ :هٰذَا أخِيْ عَلِيٌّ، فَأوْحى إلَيَّ أنَّ هٰذا مَلَكٌ خَلَقَهُ اللّٰهُ عَلى صُورَةِ عَلِيّ ابْنِ أبِي طالِبٍ يَزُوْرُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ ألْفَ مَلَكٍ يُسَبِّحُوْنَ وَيُكَبِّرُوْنَ وَثَوابُهُم لِمُحِبِّيْ عَلِيّ بْنِ أبِي طالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ.(١)

٣٠٥ـ قالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَا مَرَرْتُ بِسَماءٍ إلّا وَأَهْلُها يَشْتاقُوْنَ إلى عَلِيّ بْنِ أبِي طالِبٍ، وَما فِي الْجَنَّةِ نَبِيٌّ إلّا وَهُوَ يَشْتاقُ إلى عَلِيّ بْنِ أبِي طالِبٍ.(٢)

٣٠٦ ـ قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَمّا كانَتْ لَيْلَةُ الْمِعْراجِ نَظَرْتُ تَحْتَ الْعَرْشِ أمامِي فَإذا بِعَلِيّ بْنِ أبِي طالِبٍ قائِماً أمامِي تَحْتَ الْعَرْشِ يُسَبِّحُ اللّٰهَ وَيُقَدِّسُهُ، قُلْتُ :يا جبرئيلُ سَبَقَنِي عَلِيُّ بْنُ أبِي طالِبٍ؟ قالَ :لا لٰكِنِّيْ أُخْبِرُكَ :إعْلَمْ يا مُحَمَّدُ أنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُكْثِرُ مِنَ الثَّناءِ وَالصَّلاةِ عَلى عَلِيّ بْنِ أبِيْ طالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ فَوْقَ عَرْشِهِ فَاشْتاقَ الْعَرْشُ إلى عَلِيّ بْنِ أبِي طالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ فَخَلَقَ اللّٰهُ تَعالى هٰذَا الْمَلَكَ عَلى صُوْرَةِ عَلِيّ بْنِ أبِي طالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ تَحْتَ عَرْشِهِ لِيَنْظُرَ إلَيهِ الْعَرْشُ فَيَسْكُنَ شَوْقُهُ، وَجَعَلَ تَسْبِيحَ هٰذَا الْمَلَكِ وَتَقْدِيسَهُ وَتَمْجِيدَهُ ثَواباً لِشِيعَةِ أهْلِ بَيْتِكَ يا مُحَمَّدُ.(٣)

١ـ بشارة المصطفى/ ١٦٠

٢ـ احقاق الحق ١٠٨/٦، ذخائر العقبى/ ٩٥، جواهر المطالب/ ٢٥٧ باختلاف في موارد

٣ ـ مناقب آل ابيطالب ٢/ ٢٣٣، البحار ٩٧/٣٩

حضرت علی علیہ السلام اور شبِ معراج

۳۰۳۔ عبداللہ بن عمر کہتا ہے: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: خداوند نے شبِ معراج آپ سے کس زبان میں کلام کیا؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کی زبان میں مجھے اِلہام کیا تا کہ میں یہ کہوں: پروردگار! تو میرے ساتھ ہم کلام ہے یا علیؑ؟ خداوند نے مجھ سے فرمایا: یا احمدؐ! میں ایک موجود ہوں لیکن نہ دوسری موجودات کی طرح اور لوگوں کے ساتھ میرا مُقایسَہ ہی نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی میری مثل ہے۔ میں نے تم کو اپنے نُور سے خَلق کیا ہے اور علیؑ کو تیرے نُور سے خَلق کیا ہے میں نے تیرے دِل کے اندر جستجو کی ہے اور تیرے نزدیک کسی کو علی بن ابی طالب علیہ السلام سے زیادہ محبوب نہیں دیکھا اس لئے اس کی زبان میں تیرے ساتھ ہم کلام ہوا ہوں تا کہ تیرے دل کو سکون حاصل ہو جائے۔

۳۰۴۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس رات مجھے چوتھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے وہاں پر علی بن ابی طالب علیہ السلام کا دیدار کیا۔ جبرئیلؑ سے کہا یہ میرے بھائی علیؑ ہیں۔ مجھ پر وحی ہوئی کہ یہ ایک فرشتہ ہے جس کو خدا نے علی علیہ السلام کی شکل میں خَلق کیا ہے اور روزانہ ہزار فرشتے اس کی زیارت کرتے ہیں اور تسبیح و تقدیس کہتے ہیں اور ان کا ثواب علی علیہ السلام کے مُحِبّین کو ملتا ہے۔

۳۰۵۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں کسی ایسے آسمان سے نہیں گزرا مگر یہ کہ میں نے دیکھا اہلِ آسمان علی بن ابی طالب علیہ السلام کا اشتیاق رکھتے ہیں اور بہشت میں کوئی ایسا پیغمبر نہیں ہے جو علی بن ابی طالب علیہ السلام کے دیدار کا مشتاق نہ ہو۔

۳۰۶۔رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: معراج کی رات میں نے دیکھا کہ عرش کے نیچے میرے سامنے علی بن ابی طالب علیہ السلام کھڑے ہوئے ہیں اور خدا کی تسبیح وتقدیس کررہے ہیں، میں نے کہا: یاجبرئیل! علی بن ابی طالب علیہ السلام مجھ سے پہلے پہنچ گئے ہیں؟ فرمایا: نہ لیکن میں آپ کو ایک خبر سناتا ہوں: جان لیں یا محمد ﷺ خداوند عرشِ مُعلّٰی پر علی علیہ السلام کی بہت زیادہ ثناء کرتا ہے اور اس پر درود بھیجتا ہے اور عرش علی علیہ السلام کے دیدار کا مشتاق ہے۔خداوند نے اس فرشتہ کو علی علیہ السلام کی شکل میں اپنے عرش کے نیچے خلق کیا ہے تاکہ عرش اُس کو دیکھے اور اسکے اشتیاق کا شعلہ کم ہوجائے اور خداوند نے اس فرشتے کی تسبیح اور تقدیس وتمجید کے ثواب کو تمہارے خاندان کے پیروکاروں کے لیے مقرر کیا ہے۔

۷۵۔عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ وَلَیلَةُ البَدرِ

۳۰۷۔وَمِنْ مَقَامَاتِهِ فِی غَزْوَةِ بَدرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ لَیلَةَ البَدرِ اَنْ یَاتِیَهُ بِالْمَاءِ حِینَ قَالَ لِاَصْحَابِهِ :مَنْ یَلْتَمِسُ لَنَا الْمَاءَ ؟ فَسَکَتُوا عَنْهُ فَقَالَ عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ :اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَخَذَ الْقِرْبَةَ وَاَتَی الْقُلَیبَ فَمَلَاَ الْقِرْبَةَ وَاَخْرَجَهَا جَاءَتْ رِیحٌ فَاَهْرَقَتْهُ ثُمَّ عَادَ اِلَی الْقُلَیبِ فَجَاءَتْ رِیحٌ فَاَهْرَقَتْهُ فَلَمَّا کَانَتِ الرَّابِعَةُ مَلَاَهَا فَاَتَی بِهَا اِلَی النَّبِیِّ فَاَخْبَرَهُ بِخَبَرِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَمَّا الرِّیحُ الْاُوْلٰی فَجَبرَئیلُ فِی اَلفٍ مِنَ الْمَلَائِکَةِ سَلَّمُوْا عَلَیکَ وَاَمَّا الرِّیحُ الثَّانِیَةُ فَمِیکَائِیلُ فِی اَلفٍ مِنَ الْمَلَائِکَةِ سَلَّمُوا عَلَیکَ وَاَمَّا الرِّیحُ الثَّالِثَةُ فَاِسْرَافِیلُ فِی اَلفٍ مِنَ الْمَلَائِکَةِ سَلَّمُوْا عَلَیکَ.(۱)

۳۰۸۔بِالْاِسْنَادِ، عَنْ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا کَانَتْ لَیلَةُ بَدرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۔ اعلام الوریٰ / ۱۹۲، مناقب آل ابیطالب ۲/ ۲۴۲ باختلاف فی موارد، رواہ فی سفینة البحار ۸/ ۳۱۴ والبحار ۴۰/ ۷

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَسْتَقِي لَنَا مِنَ الْمَاءِ؟ فَأَحْجَمَ النَّاسُ قَالَ: فَقُمْتُ فَاحْتَضَنْتُ قِرْبَةً ثُمَّ أَتَيْتُ قَلِيباً بَعِيدَ الْقَعْرِ مُظْلِماً فَانْحَدَرْتُ فِيهِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى جَبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ تَأَهَّبُوا لِنُصْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَحِزْبِهِ فَهَبَطُوا مِنَ السَّمَاءِ، لَهُمْ دَوِيٌّ يَذْهَلُ مَنْ يَسْمَعُهُ فَلَمَّا حَاذَوُا الْقَلِيبَ وَقَفُوا وَسَلَّمُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ إِكْرَاماً وَتَبْجِيلاً وَتَعْظِيماً.(۱)

حضرت علی علیہ السلام اور شبِ بدر

۳۰۷۔ حضرت علی علیہ السلام کی منزلت میں سے ایک منزلت اور مقام یہ ہے کہ جنگِ بدر کے موقع پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو پانی لانے کے لئے بھیجا، اس وقت اپنے اصحاب سے فرمایا: کون ہمارے لیے پانی لائے گا؟ سب خاموش ہوگئے علی علیہ السلام نے عرض کی۔ اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: میں پانی لاؤں گا بس مشک اٹھائی اور کنویں پر پہنچے مشک پُر کی کہ اچانک ہوا چلی اور مشک کا پانی زمین پر گر گیا علی علیہ السلام دوبارہ کنویں پر آئے اور مشک بھری، اس مرتبہ بھی ہوا چلی اور پانی زمین پر گر گیا۔ یہاں تک کہ چوتھی بار مشک کو پُر کیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور پورا ماجرا ان کو سنایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پہلی ہوا جو چلی تو اس وقت جبرئیلؑ نے ہزار فرشتوں کے ساتھ تمہیں سلام کیا اور دوسری ہوا جو چلی وہ میکائیلؑ تھے اس نے بھی ہزار فرشتوں کے ساتھ تمہیں سلام کیا اور تیسری ہوا اسرافیلؑ تھے جس نے ہزار فرشتوں کے ساتھ تمہیں سلام کیا۔

۳۰۸۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: اُسی رات جس دن جنگِ بدر شروع ہوئی، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کون ہمارے لیے پانی لائے گا؟ سب نے انکار کیا میں کھڑا ہوا اپنے ساتھ مشک اٹھائی

۱۔ تذکرۃ الخواص / ۵۰، مناقب آل ابیطالب ۲ / ۲۴۱ مرسلاً باختلاف فی موارد

اور ایک گہرے اور تاریک کنویں پر پہنچا اور کنویں میں داخل ہوا اس وقت خداوند نے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ اور اسرافیلؑ پر وحی کی کہ وہ جنگ میں رسولِ خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدد کرنے کے لیے تیار رہیں، ملائکہ آسمان سے اس طرح اترے کہ سب کانوں نے ان کے آنے کی آواز سنی اور تمام چیزوں سے بے خبر ہو گئے۔ جب کنویں کے قریب پہنچے تو سب نے کھڑے ہو کر احترام اور تعظیم سے مجھے سلام کیا۔

۷۶۔ اِنَّ عَلِیّاً اِنْتَجَاهُ اللّٰهُ

۳۰۹۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَام يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ.(۱)

۳۱۰۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: فِيْ غَزْوَةِ الطَّائِفِ دَعَا عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَاجَاهُ، فَقَالَ النَّاسُ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ: اِنْتَجَاهُ دُوْنَنَا، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ خَطِيْباً فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! أَنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ: إِنِّيْ انْتَجَيْتُ عَلِيّاً وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ.(۲)

۱۔ فضائل الخمسة ۲/۱۱۷، صحیح الترمذی ۱۳۔۱۷۳، ذخائر العقبی ۸۵/، التاج ۲/۳۳۲

۲۔ الاختصاص / ۱۹۵

خدا کا حضرت علی علیہ السلام سے راز بیان کرنا

۳۰۹۔ جابر بن عبداللہ کہتے ہیں: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واقعہ طائف میں حضرت علی علیہ السلام کو بلایا اوران سے راز کی باتیں کیں لوگوں نے کہا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنے چچا کے بیٹے کے ساتھ راز کی گفتگو طولانی ہوگئی۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اس راز کی گفتگو نہیں کر رہا تھا بلکہ خدا اس کے راز بیان کر رہا تھا۔

۳۱۰۔ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں: رسولِ خدا نے جنگِ طائف میں حضرت علی علیہ السلام کو بلایا اوران سے راز کی باتیں کہیں۔ لوگوں نے بالخصوص ابوبکر اور عمر نے کہا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی علیہ السلام سے راز کی باتیں کر رہے ہیں ہم سے نہیں کرتے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا حمد اور ثناءِ الٰہی کے بعد فرمایا: اے لوگو آپ کہتے ہیں کہ میں نے علی علیہ السلام سے راز بیان کیا ہے خُدا کی قسم میں نے اس سے راز بیان نہیں کیا بلکہ خدا نے اس سے راز میں گفتگو کی ہے۔

۷۷۔ حَدِیثُ النَّجْویٰ

۳۱۱۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :قَالَ عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ :إِنَّ فِی كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَآیَةً مَا عَمِلَ بِهَا أَحَدٌ قَبْلِی، وَلَا یَعْمَلُ بِهَا أَحَدٌ بَعْدِی :یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا إِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً .قَالَ :فُرِضَتْ ثُمَّ نُسِخَتْ.(۱)

۳۱۲۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :كَانَ مَنْ نَاجَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقَ بِدِینَارٍ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ عَلَیهِ السَّلَامُ.(۲)

۱۔ فضائل الخمسة ۱/۲۹۳

۲۔ فضائل الخمسة ۱/۲۹۵

۳۱۳۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :نُهُوْا عَنْ مُنَاجَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يُقَدِّمُوْا صَدَقَةً، فَلَمْ يُنَاجِهِ إِلَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ قَدْ قَدَّمَ دِيْنَارًا فَتَصَدَّقَ بِهِ، ثُمَّ نَاجَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ عَشْرِ خِصَالٍ ثُمَّ نَزَلَتِ الرُّخْصَةُ.(۱)

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کرنا

۳۱۱۔ مجاہد کہتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے فرمایا: کتاب خدا میں یہ جو آیت آئی ہے کہ اے ایماندارو! جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی میں کوئی بات کرنی ہو تو پہلے کچھ خیرات دے دیا کرو کہ یہ تمہارے واسطے بہتر اور پاکیزہ بات ہے اس پر مجھ سے پہلے کسی نے عمل نہیں کیا اور نہ کرے گا کیونکہ یہ حکم پہلے واجب ہوا لیکن بعد میں منسوخ ہوگیا۔

۳۱۲۔ مجاہد کہتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو شخص بھی سرگوشی کرتا ایک دینار خیرات کرتا۔ اور جس نے سب سے پہلے ایک دینار صدقہ دینے کی طرح ڈالی وہ علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔

۳۱۳۔ مجاہد کہتے ہیں کہ لوگوں کو صدقہ دینے سے پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی میں بات کرنا منع تھا۔ صرف علی علیہ السلام نے ایک دینار صدقہ دیا اور آپ سے بات کی اور آپ سے دس خصلتوں کے بارے میں پوچھا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کی اجازت دے دی گئی۔

۷۸۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمُبَاهَلَةِ

۳۱۴۔ قَضِيَّةُ الْمُبَاهَلَةِ تَدُلُّ عَلَى فَضْلٍ تَامٍّ وَوَرَعٍ كَامِلٍ لِمَوْلَانَا أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

۱۔ فضائل الخمسة ۱/۲۹۵

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلِوَلَدَيْهِ وَزَوْجَتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ .حَيْثُ اسْتَعَانَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْلَامِ بَعْدَ الْفَتْحِ وَقَوِيَ سُلْطَانُهُ، وَفَدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْوُفُودُ . مِنْهُمْ مَنْ أَسْلَمَ وَمِنْهُمْ مَنِ اسْتَأْمَنَ لِيَعُودَ إِلَى قَوْمِهِ بِرَأْيِهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) فِيهِمْ .وَكَانَ مِمَّنْ وَفَدَ عَلَيْهِ أَبُو حَارِثَةَ أُسْقُفُ نَجْرَانَ فِي ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنَ النَّصَارَى، مِنْهُمُ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ وَعَبْدُ الْمَسِيحِ، فَقَدِمُوا الْمَدِينَةَ عِنْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَعَلَيْهِمْ لِبَاسُ الدِّيبَاجِ وَالصُّلُبُ، فَصَارَ إِلَيْهِمُ الْيَهُودُ وَتَسَاءَلُوا (تَسَاكُوا خ ل) بَيْنَهُمْ. فَقَالَتِ النَّصَارَى لَهُمْ :لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ وَقَالَتِ الْيَهُودُ :لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ كَمَا حَكَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ .فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْعَصْرَ تَوَجَّهُوا إِلَيْهِ، يَقْدُمُهُمُ الْأُسْقُفُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَا تَقُولُ فِي السَّيِّدِ الْمَسِيحِ؟ فَقَالَ :عَبْدُ اللَّهِ، اصْطَفَاهُ وَانْتَجَبَهُ .فَقَالَ الْأُسْقُفُ :أَتَعْرِفُ لَهُ أَبًا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَمْ يَكُنْ عَنِ النِّكَاحِ، فَيَكُونَ لَهُ أَبٌ .قَالَ :فَكَيْفَ قُلْتَ :إِنَّهُ عَبْدٌ مَخْلُوقٌ، وَأَنْتَ لَمْ تَرَ عَبْدًا مَخْلُوقًا إِلَّا عَنْ نِكَاحٍ وَلَهُ وَالِدٌ؟

فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْآيَاتِ مِنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : إِنَّ مَثَلَ عِيسَى عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ إِلَى قَوْلِهِ :فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ فَتَلَاهَا عَلَى النَّصَارَى، وَدَعَاهُمْ إِلَى الْمُبَاهَلَةِ،وَقَالَ :إِنَّ اللَّهَ أَخْبَرَنِي أَنَّ الْعَذَابَ يَنْزِلُ عَلَى الْمُبْطِلِ عَقِيبَ الْمُبَاهَلَةِ، وَيَتَبَيَّنُ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ .فَاجْتَمَعَ الْأُسْقُفُ وَأَصْحَابُهُ وَتَشَاوَرُوا، فَاتَّفَقَ رَأْيُهُمْ عَلَى اسْتِنْظَارِهِ إِلَى صَبِيحَةِ غَدٍ .فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَى رِحَالِهِمْ (رِجَالِهِمْ خ ل)، قَالَ الْأُسْقُفُ :انْظُرُوا مُحَمَّدًا، فَإِنْ غَدَا بِأَهْلِهِ وَوُلْدِهِ فَاحْذَرُوا مُبَاهَلَتَهُ، وَإِنْ غَدَا بِأَصْحَابِهِ فَبَاهِلُوهُ فَإِنَّهُ عَلَى غَيْرِ شَيْءٍ . وَقَالَ الْعَاقِبُ :وَاللَّهِ، لَقَدْ عَلِمْتُمْ (عَرَفْتُمْ خ ل)، يَا مَعْشَرَ النَّصَارَى، أَنَّ

مُحَمَّدًا نَبِيٌّ مُرسَلٌ، وَلَقَدْ جاءَكُمْ بِالفَصلِ مِنْ أَمرِ صَاحِبِكُمْ .وَاللهِ، مَا بَاهَلَ قَوْمٌ نَبِيّاً قَطُّ فَعَاشَ كَبِيرُهُمْ وَلَا نَبَتَ صَغِيرُهُمْ،وَلَئِنْ فَعَلْتُمْ لَتَهلِكُنَّ .فَإِنْ أَبَيْتُمْ إِلَّا إِلْفَ دِينِكُمْ وَالْإِقَامَةَ عَلَى مَا أَنْتُم عَلَيْهِ، فَوَادِعُوا الرَّجُلَ وَانْصَرِفُوا إِلَى بِلَادِكُمْ .فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنَ الغَدِ، وَقَدْ جَاءَ آخِذاً بِيَدِ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَمْشِيَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَفَاطِمَةُ (عَلَيْهَا السَّلَامُ) تَمْشِي خَلْفَهُ، فَسَأَلَ الْأُسقُفُ عَنهُمْ .فَقَالُوا :هٰذَا ابنُ عَمِّهِ وَصِهرُهُ وَأَبُو وُلْدِهِ وَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيْهِ؛ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. وَهٰذَانِ الطِّفْلَانِ ابْنَا ابْنَتِهِ مِنْ عَلِيٍّ وَهُمَا مِنْ أَحَبِّ الْخَلْقِ إِلَيْهِ، وَهٰذِهِ الْجَارِيَةُ فَاطِمَةُ ابْنَتُهُ، وَهِيَ أَعَزُّ النَّاسِ عِندَهُ وَأَقْرَبُهُمْ إِلَى قَلْبِهِ.

فَنَظَرَ الْأُسقُفُ إِلَى العَاقِبِ وَالسَّيِّدِ وَعَبْدِ الْمَسِيحِ، وَقَالَ لَهُمْ :انْظُرُوا، قَدْ جَاءَ بِخَاصَّتِهِ مِنْ وُلْدِهِ وَأَهْلِهِ لِيُبَاهِلَ بِهِمْ وَاثِقاً بِحَقِّهِ .وَاللهِ مَا جَاءَ بِهِمْ وَهُوَ يَتَخَوَّفُ الْحُجَّةَ عَلَيْهِ فَاحْذَرُوا مُبَاهَلَتَهُ . وَاللهِ لَوْ لَا مَكَانَةُ قَيْصَرٍ لَأَسْلَمْتُ لَهُ، وَلٰكِنْ صَالِحُوهُ عَلَى مَا يَتَّفِقُ بَيْنَكُمْ (سبق نبيكم خ ل) وَارْجِعُوا إِلَى بِلَادِكُمْ وَارْتَئُوا (ارْتَادُوا) لِأَنْفُسِكُمْ.

يَا مَعْشَرَ النَّصَارَى، إِنِّي لَأَرَى (لَأَرَى وَاللهِ خ ل) وُجُوهاً لَوْ شَاءَ اللهُ أَنْ يُزِيلَ جَبَلاً مِنْ مَكَانِهِ لَأَزَالَهُ بِهَا، فَلَا تُبَاهِلُوهُ فَتَهْلَكُوا وَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ نَصْرَانِيٌّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.(١)

١ـ كشف اليقين/ ٢١٣، الارشاد للمفيد/ ٨٩ باختلاف في موارد، رواه في الطرائف/ ٣٢ ملخصاً، والاختصاص/ ١٠٩ باختلاف كثير

مُباہلہ میں حضرت علی علیہ السلام کا مقام

۳۱۴۔ مُباہلہ کا واقعہ امیر المومنین علیہ السلام اور ان کی شریکِ حیات اور دو فرزندوں کی فضیلت بیان کر رہا ہے، چونکہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح اور کامیابی کے بعد اسلام کے پھیلانے کے لیے ان سے مدد لی اس کے بعد لوگ گروہ کی صورت میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے تھے اور چند لوگ اسلام قبول کر لیتے تھے اور ان میں سے چند لوگ پناہ لیتے تھے تا کہ وہ اپنی قوم کے پاس جا کر پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدبیر اور تجویز کو ان سے بیان کریں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے والے لوگوں میں نجران کا اُسقف ابو حارثہ تھا۔ وہ تیس عیسائیوں کو لے کر جن میں عاقب، سید اور عبدالمسیح شامل تھے نمازِ عصر کے وقت مدینہ میں داخل ہوا۔ انہوں نے ریشمی لباس پہنے ہوئے تھے اور صلیب بھی ان کے ہمراہ تھی، یہودی ان کے پاس آئے اور ان کے درمیان مسائل زیرِ بحث آئے۔ عیسائیوں نے کہا: تم کسی چیز پر کاربند نہیں ہو اور یہودیوں نے کہا تم عیسائی کسی چیز پر کاربند نہیں ہو اس مطلب کو خداوند نے قرآن میں بیان کیا ہے۔ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ عصر پڑھی تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے، پادری نے جو سب سے آگے تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: یا محمدؐ! مسیحؑ کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسیحؑ خدا کا بندہ ہے اور خدا نے اس کا انتخاب کیا ہے۔ پادری نے کہا: آیا آپ معتقد ہیں کہ اس کا باپ ہے؟ فرمایا: وہ ازدواج کے ذریعہ متولد نہیں ہوئے کہ ان کا باپ ہو۔ پادری نے کہا: آپ کس طرح فرما رہے ہیں کہ وہ خدا کی مخلوق اور بندہ ہے۔ حتیٰ کہ کوئی بندہ مخلوق نہیں ہے مگر یہ کہ وہ ازدواج کے ذریعہ پیدا ہوا ہو اور اس کا باپ بھی ہو؟ اس وقت خداوند نے ان آیات کو نازل کیا: ”بے شک اللہ کے نزدیک عیسٰیؑ کی مثال آدمؑ کی سی ہے...“ یہاں تک ”بس

خدا لعنت کرے جھوٹوں پر" اور پیغمبر ﷺ نے یہ آیات پڑھ کر سنائیں اور انہیں مُباہلہ کی دعوت دی اور فرمایا: خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ مُباہلہ کے بعد اہل باطل پر عذاب نازل ہوگا اور حق باطل سے جُدا ہوگا۔ پادری اور اس کے ساتھی جمع ہوئے اور تبادلۂ خیالات کیا۔ سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ کل صبح تک انتظار کیا جائے، جب اپنے مقام پر پہنچے تو ابوحارثہ نے کہا: دیکھو! اگر کل محمد ﷺ اپنے بچوں اور خاندان کے ساتھ آئیں تو مُباہلہ نہ کرنا اور اگر اپنے اصحاب کے ساتھ آئیں تو بغیر کسی خوف کے مُباہلہ کرنا عاقب نے کہا: اے عیسائیوں کے گروہ! خدا کی قسم: تم اچھی طرح جانتے ہو کہ محمدؐ خدا کا بھیجا ہوا پیغمبر ہے اور اس نے تمہارے پیغمبروں کے بارے میں آخری گفتگو کی ہے خدا کی قسم! آج تک کوئی ایسا نہیں ہے جس نے نبیوں کے ساتھ مُباہلہ کیا ہو اور ان کے بزرگ اور بڑے باقی اور بچے سالم رہے ہوں! اگر تم نے مُباہلہ کیا تو قطعاً ہلاک ہو جاؤ گے اگر آپ اپنے دین پر ضد کر رہے ہیں اور اپنے عقیدے پر باقی ہیں تو اس شخص کو چھوڑ دیں اور اپنے شہر واپس چلے جائیں دوسرے دن رسولِ خدا ﷺ کے پاس آئے، دیکھا کہ رسولِ خداؐ نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور حسَن اور حُسین علیہما السلام سب سے آگے اور فاطمہ علیہا السلام سب سے پیچھے چل رہے تھے، پادری نے ان کے بارے میں پوچھا، کہا گیا: یہ ان کے چچا کے بیٹے ان کے داماد اور ان کے بیٹوں کے باپ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں کہ ان کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں اور یہ خاتون ان کی بیٹی ہے جو ان کے نزدیک لوگوں میں سے سب سے زیادہ عزیز ہے اور سب سے زیادہ ان کے دل میں مقام رکھتی ہے پادری نے عاقب، سید اور عبدالمسیح کی طرف دیکھا اور ان سے کہا دیکھیے وہ اپنے خاندان اور فرزندوں کو ساتھ لائے ہیں تا کہ ان کے وسیلہ سے مُباہلہ کریں اور وہ اپنے حق پر مطمئن ہیں خدا کی قسم! وہ اس خوف سے ان کو ساتھ نہیں لائے کہ حجت ان کے خلاف

میں تمام ہوگی اس لیے ان کے ساتھ مُباہلہ کرنے سے پرہیز کریں۔ خدا کی قسم! اگر مجھے قیصر کی منزلت اور مقام کی حرص نہ ہوتی تو میں اسلام لے آتا ابھی آپ جس چیز پر متفق ہیں ان سے صلح کرلیں اور اپنے شہروں کو واپس چلے جائیں اور اپنے کاروبار میں مصروف ہوجائیں اے عیسائیوں کے گروہ! میں ایسے نورانی چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر خدا چاہے تو ان کی خاطر پہاڑوں کو اپنی جگہ سے حرکت دے سکتا ہے بس ان کے ساتھ مُباہلہ نہ کرنا ورنہ نابود ہوجاؤ گے اور قیامت تک اس زمین پر کوئی مسیحی باقی نہیں رہے گا۔

۷۹۔ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ وَحدِيثُ رَدِّ الشَّمسِ

۳۱۵۔ فَرُوِیَ عَنْ اَسماءَ بِنتِ عُمَیسٍ اَنَّها قالَتْ: بَینَما رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نائِمٌ ذاتَ یَومٍ وَرَأسُهُ فِی حِجرِ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلامُ فَفاتَتهُ العَصرُ حَتّٰی غابَتِ الشَّمسُ فَقالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَلِیّاً فِی طاعَتِکَ وَطاعَةِ رَسُولِکَ فارْدُدْ عَلَیهِ الشَّمسَ قالَتْ اَسماءُ: فَرَأَیتُها وَاللهِ غَرَبَتْ ثُمَّ طَلَعَتْ بَعدَ ما غَرَبَتْ وَلَمْ یَبْقَ جَبَلٌ وَلا اَرضٌ اِلّا طَلَعَتْ عَلَیهِ حَتّٰی قامَ عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلامُ وَتَوَضَّأَ وَصَلّٰی ثُمَّ غَرَبَتْ.(۱)

۳۱۶۔ بِالاِسنادِ، عَنْ اَبِی عَبدِاللهِ عَلَیهِ السَّلامُ قالَ: صَلّٰی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ العَصرَ فَجاءَ عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلامُ وَلَمْ یَکُنْ صَلّاها، فَاَوحَی اللهُ اِلٰی رَسُولِ اللهِ عِندَ ذٰلِکَ فَوَضَعَ رَأسَهُ فِی حِجرِ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلامُ: فَقامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ حِجرِهِ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمسُ فَقالَ: یا عَلِیُّ اَما صَلَّیتَ العَصرَ؟

۱۔ الفقیه ۱/ ۱۳۰، امالی المفید/ ۹۳، وتذکرة الخواص/ ۵۳ باختلاف فی موارد

فَقَالَ :لَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ .فَقَالَ :اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَلِیًّا کَانَ فِیْ طَاعَتِکَ فَارْدُدْ عَلَیْهِ الشَّمْسَ، فَرُدَّتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ عِنْدَ ذٰلِکَ.(۱)

علی علیہ السلام اور سُورج کے واپس لَوٹ آنے کی حدیث

۳۱۵۔ اَسماء بنت عُمَیس سے روایت نقل ہوئی ہے اس نے کہا: ایک دن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر مبارک حضرت علی علیہ السلام کے دامن میں رکھا ہوا تھا اس وقت انہیں نیند آ گئی اور علی علیہ السلام سے نمازِ عصر قضاء ہو گئی چونکہ سورج غروب ہو چکا تھا۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' خُدایا! علیؑ ہمیشہ تیری اور تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں رہا ہے سورج کو اس کے لئے واپس پلٹا دے'' اسماء کہتی ہیں، خدا کی قسم سورج غروب ہو چکا تھا میں نے دیکھا دوبارہ طلوع ہوا اور کوئی ایسا پہاڑ اور زمین نہیں تھی جس پر اس کی روشنی نہ پڑی ہو علی علیہ السلام اٹھے اور وضو کیا نماز پڑھی اس وقت پھر سورج غروب ہو گیا۔

۳۱۶۔ امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ ایک دن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر کی نماز پڑھ چکے تھے اُس وقت علی علیہ السلام نے نمازِ عصر نہیں پڑھی تھی آپؑ داخل ہوئے، اس وقت خداوند نے اپنے پیغمبرؐ پر وحی بھیجی، پس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر مُبارک علی علیہ السلام کے دامن میں رکھا جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر علی علیہ السلام کے دامن سے اٹھایا تو سورج غروب ہو چکا تھا، علی علیہ السلام سے پوچھا: کیا تم نے عصر کی نماز نہیں پڑھی؟ عرض کی نہیں اے پیغمبرِ خدا پس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خُدایا! علی علیہ السلام ہمیشہ تیری اطاعت میں رہا ہے سورج کو اس کے لیے واپس پلٹا دے اس وقت سورج واپس لوٹ آیا۔

۱۔ اثبات الهداة ۱/۳۲۱، البحار ۳۱/۱۶۹، جواهر المطالب ۱۰۹/ باختلاف فی موارد

٨٠ـ تَسلِيمُ الشَّمسِ عَلىٰ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ

٣١٧ـ بِالإسنادِ، عَنِ المُرتَضىٰ أَميرِالمُؤمِنينَ عَلِيِّ بنِ أَبي طالِبٍ عليهِ السَّلامُ، عَنِ المُصطَفىٰ مُحَمَّدٍ الأَمينِ سَيِّدِ الأَوَّلينَ وَالآخِرينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِم أَجمَعينَ :أَنَّهُ قالَ لِعَلِيِّ بنِ أَبي طالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ :يا أَبا الحَسَنِ، كَلِّمِ الشَّمسَ فَإِنَّها تُكَلِّمُكَ .قالَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ :اَلسَّلامُ عَلَيكَ أَيُّهَا العَبدُ المُطيعُ لِلّٰهِ فَقالَتِ الشَّمسُ :وَعَلَيكَ السَّلامُ يا أَميرَالمُؤمِنينَ وَإِمامَ المُتَّقينَ وَقائِدَ الغُرِّ المُحَجَّلينَ .يا عَلِيُّ، أَنتَ وَشيعَتُكَ فِي الجَنَّةِ . يا عَلِيُّ، أَوَّلُ مَن تَنشَقُّ عَنهُ الأَرضُ مُحَمَّدٌ ثُمَّ أَنتَ، وَأَوَّلُ مَن يُحيىٰ مُحَمَّدٌ ثُمَّ أَنتَ، وَأَوَّلُ مَن يُكسىٰ مُحَمَّدٌ ثُمَّ أَنتَ .ثُمَّ انكَبَّ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ ساجِدًا وَعَيناهُ تَذرِفانِ بِالدُّموعِ، فَانكَبَّ عَلَيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقالَ :يا أَخي وَحَبيبي . اِرفَع رَأسَكَ فَقَد باهَى اللّٰهُ بِكَ أَهلَ سَبعِ سَماواتٍ.(١)

٣١٨ـ عَن عَبدِاللّٰهِ بنِ مَسعودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، قالَ :كُنّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذا دَخَلَ عَلِيُّ بنُ أَبي طالِبٍ صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيهِ، فَقالَ رَسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يا أَبا الحَسَنِ، أَتُحِبُّ أَن أُرِيَكَ كَرامَتَكَ عَلَى اللّٰهِ؟ قالَ :نَعَم، بِأَبي أَنتَ وَأُمّي يا رَسولَ اللّٰهِ.

قالَ :إِذا كانَ غَدًا فَانطَلِق إِلَى الشَّمسِ مَعي فَإِنَّها سَتُكَلِّمُكَ بِإِذنِ اللّٰهِ تَعالىٰ.

قالَ :فَماجَت قُرَيشٌ وَالأَنصارُ بِأَجمَعِهِم، فَلَمّا أَصبَحَ صَلَّى الغَداةَ، وَأَخَذَ

١ـ اليقين/ ١٦٥، البحار ٣١/١٦٩ باختلاف يسير، المناقب للخوارزمى/ ١١٣ باختلاف فى موارد

بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ وَانْطَلَقَا، ثُمَّ جَلَسَا يَنْتَظِرَانِ طُلُوْعَ الشَّمْسِ، فَلَمَّا طَلَعَتْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَاعَلِیُّ، كَلِّمْهَا فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ وَاَنَّهَا سَتُكَلِّمُکَ.

فَقَالَ عَلِیٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ :اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَيُّهَا الْخَلْقُ السَّامِعُ الْمُطِيْعُ.

فَقَالَتِ الشَّمْسُ :وَعَلَيْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه، يَا خَيْرَ الْاَوْصِيَاءِ لَقَدْ اُعْطِيتَ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، فَقَالَ عَلِیٌّ:مَاذَا اُعْطِيتُ . قَالَتْ :لَمْ يُؤْذَنْ لِی اَنْ اُخْبِرَکَ فَيَفْتَتِنَ النَّاسُ، وَلٰكِنْ هَنِيْئاً لَکَ، الْعِلْمُ وَالْحِكْمَةُ فِی الدُّنْيَا، وَاَمَّا فِی الْآخِرَةِ فَاَنْتَ مِمَّنْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی :فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً ۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝

وَاَنْتَ مِمَّنْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِيْهِ:اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوٗنَ۝ فَاَنْتَ الْمُؤْمِنُ الَّذِی خَصَّکَ اللّٰهُ بِالْاِيْمَانِ .وَرُوِیَ اَنَّ الشَّمْسَ كَلَّمَتْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.(۱)

سورج کا حضرت علی علیہ السلام کو سلام کرنا

۲۱۷۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ پیغمبروں کے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: یا اباالحسن! سورج کے ساتھ گفتگو کرو اور وہ بھی تم سے گفتگو کرے گا، حضرت علی علیہ السلام نے خورشید سے مخاطب ہو کر فرمایا: سلام ہو تم پر اے خدا کے فرمانبردار بندے!

۱۔ الثاقب فی المناقب / ۲۵۵

سورج نے جواب میں کہا: سلام ہو تم پر اے امیر المؤمنین علیہ السلام اے پرہیزگاروں کے پیشوا اور سفید چہروں کے رہبر، یا علیؑ! تم اور تمہارے شیعہ بہشت میں ہوں گے، یا علیؑ! وہ پہلے شخص جن کے سامنے زمین پھٹ جائے گی محمدؐ ہیں، ان کے بعد آپؑ ہیں، وہ پہلے فرد جو زندہ ہوں گے محمدؐ ہیں ان کے بعد آپؑ ہیں اور وہ پہلے فرد جنہیں لباس پہنایا جائے گا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ان کے بعد آپؑ ہوں گے۔ اس وقت علی علیہ السلام سجدہ میں گر پڑے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود کو علیؑ پر گرا دیا اور فرمایا: اے میرے بھائی اور میرے دوست سر اٹھاؤ کہ خداوند اور سات آسمانوں کے رہنے والے تم پر افتخار کر رہے ہیں۔

۳۱۸۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں: ہم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے کہ علی علیہ السلام داخل ہوئے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: یَا اَبَا الْحَسَنؑ! کیا تمھیں پسند ہے کہ جو تمہاری منزلت خدا کے نزدیک ہے تمھیں دکھاؤں؟ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی جی ہاں، اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کل صبح کو میرے پاس آئیں خورشید کے پاس جائیں گے کہ سورج خدا کے اذن سے تمہارے ساتھ گفتگو کرے گا عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں: سب قریش اور انصار جمع ہو گئے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور دونوں روانہ ہو گئے اور ایک جگہ پر سورج کے طلوع ہونے کے انتظار میں بیٹھ گئے، جب سورج طلوع ہوا، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: اس سے گفتگو کرو، کیونکہ سورج کو حکم ملا ہوا ہے کہ تم سے گفتگو کرے علی علیہ السلام نے فرمایا: سلام و رحمت اور خدا کی برکات ہوں تم پر اے سننے والی اور فرمانبردار مخلوق! سورج نے کہا: سلام و رحمت اور خدا کی برکات ہوں آپ پر اے بہترینِ اوصیاء، تمھیں اس دنیا اور آخرت میں ایسی چیز عطا کی گئی ہے کہ نہ اس کو کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ

کسی کان نے سنا ہے۔ علیؑ نے فرمایا: کونسی چیز مجھے عطا کی گئی ہے؟ سورج نے کہا: مجھے اجازت نہیں ہے کہ تمہیں بتاؤں کیونکہ لوگ میرے خلاف فتنہ کھڑا کر دیں گے لہٰذا اس دنیا میں جو علم اور حکمت آپ کو دی گئی ہے آپؑ کو مبارک ہو... آپؑ آخرت میں ایک ایسی ہستی ہیں کہ جس کے بارے میں خداوند نے فرمایا: ''ان لوگوں کے اعمال کے بدلے میں کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے ڈھکی چھپی رکھی ہے اس کو تو کوئی شخص جانتا ہی نہیں''۔ اور آپؑ ان میں سے ہیں جن کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوا ''ہرگز نہیں یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے''۔ آپؑ وہ ہیں جس کو خدا نے خالص ایمان قرار دیا ہے۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ خورشید نے حضرتؑ سے تین مرتبہ گفتگو کی ہے۔

۸۱۔ حَدِیْثُ الْبِسَاطِ

۳۱۹۔ وَرُوِیَ عَنْ سَلمانَ الفارِسِیِّ (رہ) قَالَ: دَخَلَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِمَا بَالُكَ تُفَضِّلُ عَلِيًّا عَلَيْنَا فِيْ كُلِّ حَالٍ؟ فَقَالَ: مَا أَنَا فَضَّلْتُهُ بَلِ اللّٰهُ تَعَالٰى فَضَّلَهُ، فَقَالُوْا: وَمَا الدَّلِيْلُ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِذَا لَمْ تَقْبَلُوْا مِنِّيْ فَلَيْسَ مِنَ الْمَوْتِ عِنْدَكُمْ أَصْدَقُ مِنْ أَهْلِ الْكَهْفِ، وَأَنَا أَبْعَثُكُمْ وَعَلِيًّا وَأَجْعَلُ سَلْمَانَ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ إِلٰى أَصْحَابِ الْكَهْفِ حَتّٰى تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ، فَمَنْ أَحْيَاهُمُ اللّٰهُ لَهُ وَأَجَابُوْهُ كَانَ الْأَفْضَلَ، قَالُوْا: رَضِيْنَا، فَأَمَرَ بِبَسْطِ بِسَاطٍ لَهُ وَدَعَا بِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَجْلَسَهُ فِيْ وَسَطِ الْبِسَاطِ وَأَجْلَسَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلٰى قُرْنَةٍ مِنَ الْبِسَاطِ وَأَجْلَسَ سَلْمَانَ عَلَى الْقُرْنَةِ الرَّابِعَةِ ثُمَّ قَالَ: يَا رِيْحُ احْمِلِيْهِمْ إِلٰى أَصْحَابِ الْكَهْفِ وَرُدِّيْهِمْ إِلَيَّ.

قَالَ سَلْمَانُ: فَدَخَلَتِ الرِّيْحُ تَحْتَ الْبِسَاطِ وَسَارَتْ بِنَا وَإِذَا نَحْنُ بِكَهْفٍ عَظِيْمٍ

فَحَطَطْنَا، فَقَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ: يَا سَلْمَانُ! هٰذَا الْكَهْفُ وَالرَّقِيمُ فَقُلْ لِلْقَوْمِ: يَتَقَدَّمُونَ أَوْنَتَقَدَّمُ؟، فَقَالُوا: نَحْنُ نَتَقَدَّمُ، فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَصَلَّى وَدَعَا وَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَاأَصْحَابَ الْكَهْفِ فَلَمْ يُجِبْهُمْ أَحَدٌ، فَقَامَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ بَعْدَهُمْ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَدَعَا وَنَادَى يَاأَصْحَابَ الْكَهْفِ! فَصَاحَ الْكَهْفُ وَصَاحَ الْقَوْمُ مِنْ دَاخِلِهِ بِالتَّلْبِيَةِ، فَقَالَ أَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْفِتْيَةُ الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ فَزِدْنَاهُمْ هُدًى، فَقَالُوا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، يَا أَخَارَسُولِ اللّٰهِ وَوَصِيَّهُ وَأَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ، لَقَدْ أَخَذَ اللّٰهُ عَلَيْنَا الْعَهْدَ بَعْدَ إِيْمَانِنَا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَكَ يَا أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ بِالْوِلَاءِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَوْمِ الدِّينِ. فَسَقَطَ الْقَوْمُ عَلَى وُجُوهِهِمْ وَقَالُوا لِسَلْمَانَ: يَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ، فَقَالَ: مَا ذٰلِكَ لِيْ؟ فَقَالُوا: يَا أَبَا الْحَسَنِ اُرْدُنَا، فَقَالَ: يَا رِيحُ رُدِّينَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَحَمَلَتْنَا فَإِذَا نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَصَّ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ كُلَّمَاجَرَى وَقَالَ: هٰذَا حَبِيبِي جَبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْبَرَنِي بِهِ، فَقَالُوا: اَلْآنَ عَلِمْنَا فَضْلَ عَلِيٍّ عَلَيْنَا مِنْ عِنْدِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِأُمَّتِكَ. (۱)

حدیث بچھونا

۳۱۹۔ سلمان فارسی کہتے ہیں: ابوبکر، عمر اور عثمان پیغمبر ﷺ کے پاس آئے اور کہا: یارسول اللہ ﷺ آپ کیوں ہمیشہ علی علیہ السلام کو ہم سے زیادہ فضیلت دیتے ہیں؟ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: میں نے اس کو فضیلت اور برتری نہیں دی، خدا نے اس کو برتری عطا کی ہے، انہوں نے کہا: اس برتری کی دلیل کیا ہے؟ فرمایا: اگر میری بات پر یقین نہیں تو تمہارے نزدیک مُردوں میں

۱۔ ارشاد القلوب / ۲۶۸، الطرائف / ۸۳ اوردہ ملخصاً

سے اصحاب کہف کے علاوہ کوئی اور صادق نہیں ہے، میں تمہیں اور علیؑ کو ان کے پاس بھیجتا ہوں اور سلمان کو گواہ بنا رہا ہوں تا کہ ان کے پاس جا کر انہیں سلام کریں۔ بس جس کی خاطر خدا نے اصحاب کہف کو زندہ کیا اور انہوں نے اس کو سلام کا جواب دیا، وہی سب سے افضل ہے۔ کہا ہم راضی ہیں۔ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام کے لیے چادر بچھائی جائے، اس وقت ان سے فرمایا چادر کے درمیان میں بیٹھ جائیں اور وہ سب چادر کے ایک ایک کونے میں بیٹھ گئے اور سلمان بھی اس کے چوتھے کونے میں بیٹھ گئے، پیغمبر اکرم ﷺ نے ہوا سے فرمایا: اے ہوا انہیں اصحاب کہف کے پاس لے جا اور میرے پاس واپس لے آ۔

سلمان کہتے ہیں: اس وقت چادر کے نیچے ہوا چلی، ہوا ہمیں اُڑا کر لے گئی اچانک ہم نے دیکھا کہ ایک بڑی غار کے سامنے پہنچے ہوئے ہیں ہم نیچے اُترے امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: اے سلمان یہاں پر کہف اور رقیم ہے اس گروہ سے کہو: آیا وہ پہلے جاتے ہیں یا میں پہلے جاؤں؟ کہا ہم پہلے جائیں گے بس ہر ایک نے نماز پڑھی اور دعا مانگی اور کہا: اے اصحاب کہف تم پر سلام ہو! لیکن کسی نے ان کو جواب نہ دیا؛ امیر المؤمنین علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا مانگی اور اصحاب کہف کو آواز دی۔ غار میں ان کی آواز بلند ہوئی اور جواب دیا امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: سلام ہو آپ پر اے جواں مردو کہ آپ اپنے پروردگار پر ایمان لائے اور خدا نے آپ کی ہدایت کو بڑھایا۔ انہوں نے جواب میں کہا: سلام ہو آپ پر اے رسول خدا ﷺ کے بھائی اور وصی اور امیر المؤمنین! خداوند نے ہم سے عہد لیا ہے کہ خُدا اور اس کے پیغمبر ﷺ کے ایمان کے بعد قیامت کے دن تک جو جزاء کا دن ہے، اے امیر المؤمنینؑ آپ کی ولایت کے مطیع رہیں گے، بس وہ گروہ منہ کے بل زمین پر گر پڑا اور سلمان سے کہا: اے ابو عبداللہ! سلمان نے فرمایا: میرے ہاتھ

میں کچھ نہیں کہا: یا اباالحسنؑ ہمیں واپس لے جائیں۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے ہوا سے فرمایا: اے ہوا! ہمیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے جا۔ بس ہوا نے ہمیں اٹھایا اور اچانک ہم نے خود کو رسولِ خدا کے سامنے دیکھا۔ اس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پورا ماجرا ان کو سنایا اور فرمایا: جبرئیلؑ نے مجھے اطلاع دی ہے انہوں نے کہا: ابھی ہم نے جان لیا کہ علی علیہ السلام خدا کے نزدیک اُمّت کے تمام افراد میں سے افضل ہیں۔

۸۲ ۔ سَدُّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۳۲۰ ۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: سُدُّوا الْأَبْوَابَ الشَّارِعَةَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ.(۱)

۳۲۱ ۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: سُدُّوا أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ كُلَّهَا إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ.(۲)

۳۲۲ ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِأَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَسُدَّتْ إِلَّا بَابُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ.(۳)

۳۲۳ ۔ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَمَرَ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ أَنْ يَبْنِيَ مَسْجِدًا طَاهِرًا لَا يَسْكُنُهُ إِلَّا هُوَ وَابْنَا هَارُونَ شَبَّرُ وَشُبَيْرُ وَأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ مَسْجِدًا لَا يَسْكُنُهُ إِلَّا أَنَا وَعَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، سُدُّوا هٰذِهِ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ.(۴)

۱۔ امالی الصدوق / ۲۷۴، عیون اخبار الرضا ۲/ ۶۷، البحار ۳۹/ ۲۰

۲۔ فرائد السمطین ۱/ ۲۰۸، ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۲۴۸ باختلاف یسیر

۳۔ امالی الصدوق / ۲۷۴

۴۔ احقاق الحق ۵/ ۵۸۰

۳۲۴۔ عَنْ نَاصِحِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ....(۱)

۳۲۵۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ :كَانَ لِنَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ .فَقَالَ يَوْمًا :سُدُّوْا هٰذِهِ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ. فَتَكَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أُنَاسٌ (النَّاسُ خ ل)قَالَ:فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ :اَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ أُمِرْتُ بِسَدِّ هٰذِهِ الْأَبْوَابِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ، فَقَالَ فِيْهِ قَائِلُكُمْ .وَاللّٰهِ مَا سَدَدْتُ شَيْئًا وَلَا فَتَحْتُهُ وَلٰكِنِّيْ اُمِرْتُ بِشَيْءٍ فَاتَّبَعْتُهُ.(۲)

۳۲۶۔ (فِيْ حَدِيْثٍ) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَا أَنَا سَدَدْتُ أَبْوَابَكُمْ وَفَتَحْتُ بَابَ عَلِيٍّ،وَلٰكِنَّ اللّٰهَ فَتَحَ بَابَ عَلِيٍّ وَسَدَّ أَبْوَابَكُمْ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام کے در کے سوا باقی دروازے بند کرنا

۳۲۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسجد کے اندر جو بھی دروازے کھلے ہیں سب دروازے بند کیے جائیں لیکن علی علیہ السلام کے گھر کا دروازہ کھلا رہے۔

۳۲۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کے گھر کے دروازے کے علاوہ مسجد کے تمام دروازے بند کردیں۔

۱۔ احقاق الحق ۵/۵۶۹، صحیح الترمذی ۱۷۶/۳۱ باختلاف یسیر

۲۔ کشف الیقین / ۲۰۹، أمالی الصدوق / ۲۷۳، خصائص النسائی / ۷۲، المستدرک للحاکم ۱۲۵/۳ باختلاف یسیر وتذکرۃ الخواص / ۳۶ باختلاف فی موارد

۳۔ احقاق الحق ۵/۵۵۷

۳۲۲۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے انہوں نے کہا: رسولِ خدا ﷺ نے حکم فرمایا مسجد کے تمام دروازے بند کر دیئے گا، سوائے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے گھر کے دروازے کے۔

۳۲۳ پیغمبر ﷺ سے نقل ہوا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: خداوند نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو حکم دیا ایک پاک مسجد بنائیں جس میں وہ خود اور ہارونؑ کے دو بیٹے شبر اور شبیر رہائش کریں ان کے علاوہ کوئی اور رہائش نہ کرے اور مجھے بھی حکم دیا گیا کہ میں بھی ایک مسجد بناؤں جس میں میرے اور علیؑ اور حسن و حسین علیہم السلام کے علاوہ کوئی رہائش نہ کرے ابھی سوائے علی کے گھر کے دروازے کے سب دروازے بند کریں۔

۳۲۴۔ ناصح بن عبداللہ سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے حکم دیا کہ تمام دروازے بند کریں سوائے علی علیہ السلام کے گھر کے دروازے کے۔

۳۲۵۔ زید بن ارقم کہتے ہیں رسولِ خدا ﷺ کے چند اصحاب کے گھر کے دروازے مسجد کی طرف تھے ایک دن رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام کے گھر کے دروازے کے علاوہ سب دروازے بند کر دیں۔

یہ بات لوگوں کے درمیان باعثِ گفتگو بنی، رسولِ خدا ﷺ نے حمد و ثنا ء الٰہی کرنے کے بعد فرمایا: میں نے حکم دیا ہے کہ علی علیہ السلام کے گھر کے دروازے کے علاوہ سب دروازے بند کیے جائیں اور یہ بات آپ کے درمیان باعثِ گفتگو بنی ہوئی ہے خدا کی قسم! میں نے کسی کے دروازے کو نہ بند کیا ہے اور نہ کھولا ہے بلکہ میں نے اس حکم کی پیروی کی ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

۳۲۶۔ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: میں نے نہ تمہارے گھروں کا دروازہ بند کیا ہے اور نہ ہی علی علیہ السلام کے گھر کا دروازہ کھولا ہے بلکہ خدا نے علی علیہ السلام کے گھر کا دروازہ

کھولا ہے اور تمہارے گھروں کے دروازے کو بند کیا ہے۔

۸۳-عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ کَسُورَةِ الْإِخْلَاصِ

۳۲۷ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا مَثَلُ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مَثَلُ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فِي الْقُرْآنِ.(۱)

۳۲۸ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ إِمَا مَثَلُكَ فِي النَّاسِ إِلَّا كَمَثَلِ سُورَةِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فِي الْقُرْآنِ، مَنْ قَرَأَهَا مَرَّةً فَكَأَنَّمَا قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ،وَمَنْ قَرَأَهَا مَرَّتَيْنِ فَكَأَنَّمَا قَرَأَ ثُلُثَيِ الْقُرْآنِ، وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكَأَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ، وَكَذَا أَنْتَ يَا عَلِيُّ مَنْ أَحَبَّكَ بِقَلْبِهِ فَقَدْ أَخَذَ ثُلُثَ الْإِيمَانِ، وَمَنْ أَحَبَّكَ بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ فَقَدْ أَخَذَ ثُلُثَيِ الْإِيمَانِ، وَمَنْ أَحَبَّكَ بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ فَقَدْ جَمَعَ الْإِيمَانَ كُلَّهُ، وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيًّا، لَوْ أَحَبَّكَ أَهْلُ الْأَرْضِ كَمَا يُحِبُّكَ أَهْلُ السَّمَاءِ ؛ لَمَا عَذَّبَ اللهُ أَحَدًا مِنْهُمْ بِالنَّارِ.(۲)

۳۲۹ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبدِ اللهِ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلَامُ :مَثَلُكَ مَثَلُ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فَإِنَّهُ مَنْ قَرَأَهَا مَرَّةً فَكَأَنَّمَا قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَمَنْ قَرَأَهَا مَرَّتَيْنِ فَكَأَنَّمَا قَرَأَ ثُلُثَيِ الْقُرْآنِ، وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكَأَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْآنَ، وَكَذٰلِكَ مَنْ أَحَبَّكَ بِقَلْبِهِ كَانَ لَهُ مِثْلُ ثُلُثِ ثَوَابِ أَعْمَالِ الْعِبَادِ وَمَنْ أَحَبَّكَ بِقَلْبِهِ وَنَصَرَكَ بِلِسَانِهِ كَانَ لَهُ مِثْلُ ثُلُثَيْ أَعْمَالِ الْعِبَادِ وَمَنْ أَحَبَّكَ

---

۱ ـ مناقب علی بن أبیطالب/ ۷۰، کشف الیقین/ ۲۹۷، ینابیع المودة/ ۲۳۵ باختلاف فی موارد

۲ ـ احقاق الحق ۵/ ۶۲۱، المحاسن / ۱۵۳

بِقَلْبِهِ وَنَصَرَكَ بِلِسَانِهِ وَيَدِهِ كَانَ لَهُ مِثْلُ ثَوَابِ أَعْمَالِ العِبَادِ.(١)

٣٣٠ـ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ :سَمِعتُ الصَّادِقَ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَلَيهِمَا السَّلَامُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ :أَيُّكُمْ يَصُومُ الدَّهْرَ؟ فَقَالَ سَلْمَانُ رَحِمَهُ اللّٰهُ :أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :فَأَيُّكُمْ يُحْيِي اللَّيلَ؟ قَالَ سَلْمَانُ :أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ :فَأَيُّكُمْ يَخْتِمُ القُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ؟ فَقَالَ سَلْمَانُ :أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَغَضِبَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ :إِنَّ سَلْمَانَ رَجُلٌ مِنَ الفُرْسِ يُرِيدُ أَنْ يَفْتَخِرَ عَلَيْنَا !قُلْتَ أَيُّكُمْ يَصُومُ الدَّهْرَ؟ قَالَ :أَنَا وَهُوَ أَكْثَرُ أَيَّامِهِ يَأْكُلُ، وَقُلْتَ :أَيُّكُمْ يُحْيِي اللَّيلَ؟ فَقَالَ :أَنَا، وَهُوَ أَكْثَرُ لَيلِهِ نَائِمٌ وَقُلْتَ أَيُّكُمْ يَخْتِمُ القُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ؟ فَقَالَ :أَنَا وَهُوَ أَكْثَرُ أَيَّامِهِ صَامِتٌ !فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَهْ يَا فُلَانُ أَنَّى لَكَ بِمِثْلِ لُقْمَانَ الحَكِيمِ !سَلْهُ فَإِنَّهُ يُنْبِئُكَ .فَقَالَ الرَّجُلُ لِسَلْمَانَ :يَا عَبْدَ اللّٰهِ !أَلَيسَ زَعَمْتَ أَنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ؟ فَقَالَ :نَعَمْ .فَقَالَ :رَأَيْتُكَ فِي أَكْثَرِ نَهَارِكَ تَأْكُلُ .فَقَالَ: لَيسَ حَيثُ تَذْهَبُ إِنِّي أَصُومُ الثَّلَاثَةَ فِي الشَّهْرِ، وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ :مَنْ جَاءَ بِالحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَأَصِلُ شَعْبَانَ بِشَهْرِ رَمَضَانَ فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ .فَقَالَ :أَلَيسَ زَعَمْتَ أَنَّكَ تُحْيِي اللَّيلَ؟ قَالَ :إِنَّكَ أَكْثَرُ لَيلِكَ نَائِمٌ، فَقَالَ :لَيسَ حَيثُ تَذْهَبُ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ حَبِيبِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :(مَنْ بَاتَ عَلَى طُهْرٍ فَكَأَنَّمَا أَحْيَا اللَّيلَ) فَأَنَا أَبِيتُ عَلَى طُهْرٍ .فَقَالَ :أَلَيسَ زَعَمْتَ أَنَّكَ تَخْتِمُ القُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ؟ قَالَ :نَعَمْ، قَالَ :فَأَنْتَ أَكْثَرُ أَيَّامِكَ صَامِتٌ، فَقَالَ :لَيسَ حَيثُ تَذْهَبُ .وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ

---

١ ـ المحاسن / ١٥٣

حَبِيبِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ :(يَا أَبَا الْحَسَنِ! مَثَلُكَ فِيْ أُمَّتِي مَثَلُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، فَمَنْ قَرَأَهَا مَرَّةً؛ فَقَدْ قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرآنِ وَمَنْ قَرَأَهَا مَرَّتَيْنِ فَقَدْ قَرَأَ ثُلُثَيِ الْقُرآنِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثًا؛ فَقَدْ خَتَمَ الْقُرآنَ، فَمَنْ أَحَبَّكَ بِلِسَانِهِ فَقَدْ كَمُلَ لَهُ ثُلُثُ الْإِيمَانِ، وَمَنْ أَحَبَّكَ بِلِسَانِهِ وَقَلْبِهِ فَقَدْ كَمُلَ لَهُ ثُلُثَيِ الْإِيمَانِ وَمَنْ أَحَبَّكَ بِلِسَانِهِ وَقَلْبِهِ وَنَصَرَكَ بِيَدِهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ .وَالَّذِي بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ يَا عَلِيُّ لَوْ أَحَبَّكَ أَهْلُ الْأَرْضِ كَمَحَبَّةِ أَهْلِ السَّمَاءِ لَكَ لَمَا عُذِّبَ أَحَدٌ بِالنَّارِ) وَأَنَا أَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَامَ فَكَأَنَّهُ قَدْ أُلْقِمَ حَجَرًا.(۱)

حضرت علی علیہ السلام سورۂ اخلاص کی مثل ہیں

۳۲۷۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کی مثال میری امت میں ایسے ہے جیسے قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَد کی مثال قرآن میں۔

۳۲۸۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے اس نے کہا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! تمہاری مثال ان لوگوں کے درمیان ایسے ہے جیسے سورہ قُلْ ہُوَاللّٰہُ اَحَد کی قرآن میں، جو بھی سورہ اخلاص کو ایک مرتبہ پڑھے گا گویا کہ اس نے ایک سوم قرآن کو پڑھا، اور اگر کوئی اسے دو مرتبہ پڑھے گا گویا کہ اس نے دوسوم قرآن کو پڑھا، اور اگر کوئی اسے تین مرتبہ پڑھے گا، گویا کہ اس نے پورا قرآن پڑھا ہے یا علی علیہ السلام تم بھی ایسے ہو۔جس نے تمہیں دِل سے دوست رکھا اس نے ایک سوم ایمان حاصل کرلیا اور جس نے تمہیں دل اور زبان سے دوست رکھا، اس نے دوسوم ایمان حاصل کرلیا اور

۱۔معانی الاخبار / ۲۳۲

جس نے تمہیں دل، زبان اور عمل میں دوست رکھا، اس نے پورا ایمان حاصل کرلیا۔ مجھے اس کی قسم جس نے مجھے پیغمبر برحق انتخاب کیا ہے اگر اس زمین پر لوگ تمہیں جس طرح اہل آسمان دوست رکھتے ہیں دوست رکھیں تو خداوندان میں سے کسی پر بھی جہنم کی آگ کا عذاب نازل نہیں کرے گا۔

۳۲۹۔ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسولِ خدا نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے فرمایا: تمہاری مثال "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد" کی مانند ہے جس نے اس کو ایک بار پڑھا گویا اس نے ایک سوم قرآن کو پڑھا، اور جس نے اس کو دو مرتبہ پڑھا گویا اس نے دو سوم قرآن کو پڑھا، اور جس نے اس کو تین مرتبہ پڑھا، گویا اس نے پورا قرآن پڑھا، اسی طرح اگر کوئی تمہیں دل سے دوست رکھتا ہوگا اُسے لوگوں کے اعمال کی ایک سوم جزا ملے گی اور اگر کوئی تمہیں دل سے دوست رکھتا ہوگا اور زبان سے مدد کرے گا، اسے لوگوں کے اعمال کی دو سوم جزا ملے گی، اور اگر کوئی تمہیں دل سے دوست رکھے گا اور زبان و ہاتھ سے مدد کرے گا، گویا کہ اس نے لوگوں کے پورے اعمال کا ثواب حاصل کرلیا۔

۳۳۰۔ ابو بصیر کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا آنحضرتؑ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے اَجداد سے حدیث نقل کی ہے کہ ایک دن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم میں کون پوری عمر روزے رکھتا ہے؟

سلمان نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں! رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون پوری رات بیدار رہتا ہے؟ سلمان نے عرض کی: اے پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں، آنحضرتؐ نے فرمایا: تم میں سے کون روزانہ ختم قرآن کرتا ہے؟ سلمان نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں! اس وقت رسولِ خداؐ کے اصحاب، میں سے ایک صحابی نے غصہ میں آکر کہا: اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلمان ایرانی ہے اور وہ ہم پر فخر کرنا چاہتا ہے آپؐ نے فرمایا: تم میں سے کون ساری عمر روزے رکھتا ہے؟ اس نے کہا

میں، جبکہ وہ اکثر اوقات کھانا کھاتا ہے، اور آپؐ نے فرمایا: تم میں سے کون پوری رات بیدار رہتا ہے؟ اس نے کہا: میں، جبکہ وہ رات کو اکثر سوتا رہتا ہے اور آپ نے فرمایا: تم میں سے کون روزانہ ختمِ قرآن کرتا ہے؟ اس نے کہا میں، جبکہ وہ دن کو اکثر خاموش رہتا ہے۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: اے شخص خاموش ہو جا! تم کہاں اور فراستِ لُقمانِ حکیم کہاں! اس سے خود پوچھو تا کہ تم کو بتائے۔ اس شخص نے سلمان سے کہا: اے خدا کے بندے! تم نے کہا کہ ساری عمر روزے رکھتے ہو، سلمان نے کہا، جی ہاں! اس شخص نے کہا: میں نے اکثر تم کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا ہے، سلمان نے کہا: جیسے تم سوچ رہے ہو ویسے نہیں ہے۔ میں ہر مہینے میں تین دن روزے رکھتا ہوں خداوند نے فرمایا: ''جو شخص نیکی کرے گا تو اس کو دس گنا ثواب عطا ہوگا'' اور میں شعبان کے روزہ کو ماہِ رَمضان سے ملاتا ہوں، یہ روزہ پوری عمر کا روزہ ہے اس شخص نے کہا: اور تم نے کہا رات کو بیدار رہتے ہو؟ سلمان نے کہا: جی ہاں، اس شخص نے کہا: تم اکثر رات کو سوتے ہو، سلمان نے کہا: جیسے تم سوچ رہے ہو ویسے نہیں ہے۔ میں نے اپنے حبیب رسول خدا ﷺ سے سنا آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص باوضو سوئے گا گویا کہ وہ ساری رات بیدار رہا ہے، اور میں ہر رات باوضو سوتا ہوں۔ اس شخص نے کہا: تم نے کہا روزانہ قرآن کا ختم کرتے ہو، سلمان نے کہا، جی ہاں، اس شخص نے کہا: تم اکثر اوقات خاموش رہتے ہو، سلمان نے کہا جیسے تم سوچ رہے ہو ویسے نہیں ہے، میں نے اپنے حبیب رسولِ خدا ﷺ سے سُنا آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''یا ابوالحسنؑ! میری امت میں تمہاری مثال ایسی ہے جیسے ''قُلْ ہُوَاللہُ اَحَد'' کی قرآن میں جو شخص اس کو ایک مرتبہ پڑھے گا، حقیقت میں اس نے ایک سوم قرآن کو پڑھا، اور جو اس کو دو مرتبہ پڑھے گا، حقیقت میں اس نے دو سوم قرآن کو پڑھا اور جو شخص اس کو تین مرتبہ پڑھے گا، حقیقت میں اس نے پورا قرآن پڑھا۔

بس جو کوئی بھی تمہیں زبان سے دوست رکھے گا اس کا ایک سوم ایمان کامل ہوگا، اور ہر وہ شخص جو تمہیں زبان اور دل سے دوست رکھے گا اس کا دوسوم ایمان کامل ہوگا، اور ہر وہ شخص جو تمہیں زبان اور دل سے دوست رکھے گا اور ہاتھ سے تمہاری مدد کرے گا بس اس کا ایمان کامل ہوگیا۔ یا علیؑ! مجھے اُس کی قسم جس نے مجھے برحق پیغمبر انتخاب کیا! اگر زمین پر لوگ تمہیں اہلِ آسمان کی طرح دوست رکھتے تو کوئی بھی دوزخ کی آگ میں نہ جاتا" اور میں "قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ" کو ہر روز تین مرتبہ پڑھتا ہوں اس وقت یہ شخص ایسے خاموش ہو گیا جیسے کسی نے اُس کے منہ میں پتھر رکھا ہو۔

۸۴۔ اَلنَّبَأُ الْعَظِيْمُ

۳۳۱۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ اَنَّ الشِّيعَةَ يَسْئَلُونَكَ عَنْ تَفْسِيرِ هٰذِهِ الْآيَةِ عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ عَنِ النَّبَأِ الْعَظِيمِ قَالَ: فَقَالَ: ذٰلِكَ اِلَيَّ اِنْ شِئْتُ أَخْبَرْتُهُمْ وَاِنْ شِئْتُ لَمْ اُخْبِرْهُمْ، قَالَ: فَقَالَ: لٰكِنِّي اُخْبِرُكَ بِتَفْسِيرِهَا، قَالَ: فَقُلْتُ: عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ قَالَ: فَقَالَ: هِيَ فِي اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَا لِلّٰهِ آيَةٌ أَكْبَرُ مِنِّي وَلَا لِلّٰهِ مِنْ نَبَإٍ عَظِيمٍ أَعْظَمُ مِنِّي وَلَقَدْ عُرِضْتُ وِلَايَتِي عَلَى الْأُمَمِ الْمَاضِيَةِ فَأَبَتْ اَنْ تَقْبَلَهَا، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ قَالَ: هُوَ وَاللّٰهِ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.(۱)

۳۳۲۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى عَمَّ

۱۔ بصائر الدرجات / ۷۶

يَتَسَآئَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِالْعَظِيْمِ الَّذِیْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ قَالَ :قَالَ أَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

مَا لِلّٰهِ نَبَأٌ أَعْظَمُ مِنِّیْ وَمَا لِلّٰهِ آيَةٌ أَكْبَرُ مِنِّیْ، وَقَدْ عُرِضَ فَضْلِیْ عَلَی الْأُمَمِ الْمَاضِيَةِ عَلٰی

اخْتِلَافِ أَلْسِنَتِهَا فَلَمْ تُقِرَّ بِفَضْلِیْ.(۱)

۳۳۳۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ النَّبَأُ الْعَظِيْمُ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام نبا العظیم ہیں

۳۳۱۔ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں: میں نے امام باقر علیہ السلام سے عرض کی،آپ پر قربان ہو جاؤں شیعہ آپ سے اس آیت کی تفسیر پوچھتے ہیں،"عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِالْعَظِيْمِ "فرمایا:اس آیت کی تفسیر نہ کرو، میں نے عرض کی میرے لیے تفسیر کریں کہ اس آیت "عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ..." کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا: یہ آیت امیر المؤمنین علیہ السلام کے بارے میں ہے۔

امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: خداوند کی مجھ سے بڑی کوئی آیت نہیں اور مجھ سے بڑی کوئی خبر نہیں، میری ولایت کو پہلے والی امتوں کے لئے پیش کیا گیا لیکن انہوں نے قبول نہ کیا، میں نے عرض کی اس آیت "قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيْمٌ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ "کا مطلب کیا ہے،فرمایا: خدا کی قسم یہ آیت بھی علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۳۳۲۔امام رضا علیہ السلام سے فرمانِ الٰہی "عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِالْعَظِيْمِ الَّذِیْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ" کے بارے میں منقول ہے حضرتؑ نے فرمایا: امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: خدا کے

۱۔سفینۃ البحار ۱۶۳/۸

۲۔ملحقات الاحقاق ۵۳۵/۲۰

پاس. مجھ سے بڑی کوئی خبر نہیں اور مجھ سے بڑی کوئی آیت نہیں، میری فضیلت کو پہلے والی اُمتوں کے لیے مختلف زبانوں میں پیش کیا گیا لیکن انہوں نے میری فضیلت کو تسلیم نہ کیا۔

۳۳۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام عظیم خبر ہے۔

۸۵۔ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ مِثْلُ سَفِينَةِ نُوحٍ

۳۳۴۔ فِي حَدِيثٍ عَنْ عَلِيٍّ عليهِ السّلامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ! مَثَلُكَ فِي أُمَّتِي كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَها نَجا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ.(۱)

۳۳۵۔ وَبِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عباسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (فِي حديثٍ) أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ: أَنْتَ إِمَامُ أُمَّتِي وَخَلِيفَتِي عَلَيْهَا بَعْدِي، مَثَلُكَ وَمَثَلُ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ بَعْدِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ.(۲)

۳۳۶۔ (فِي حَدِيثٍ) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَليهِ السَّلَامُ ... فَكَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّنِي وَيُبْغِضُكَ لِأَنَّكَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ، لَحْمُكَ مِنْ لَحْمِي، وَدَمُكَ مِنْ دَمِي، وَرُوحُكَ مِنْ رُوحِي، وَسَرِيرَتُكَ مِنْ سَرِيرَتِي، وَعَلَانِيَتُكَ مِنْ عَلَانِيَتِي، وَأَنْتَ إِمَامُ أُمَّتِي، وَخَلِيفَتِي عَلَيْهَا بَعْدِي، سَعَدَ مَنْ أَطَاعَكَ وَشَقِيَ مَنْ عَصَاكَ وَرَبِحَ مَنْ تَوَلَّاكَ وَخَسِرَ مَنْ عَادَاكَ، وَفَازَ مَنْ لَزِمَكَ، وَهَلَكَ مَنْ فَارَقَكَ، مَثَلُكَ وَمَثَلُ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ (بَعْدِي) مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا

۱۔ الخصال ۲/۵۷۳، تفسیر نور الثقلین ۲/۳۶۰

۲۔ اثبات الهداة ۱/۶۱۲

وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ....(۱)

حضرت علی علیہ السلام کشتیٔ نوحؑ کی مانند ہیں

۳۳۴۔ حضرت علی علیہ السلام سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تمہاری مثال میری امت میں کشتیٔ نوحؑ کی طرح ہے جو اس پر سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جس نے روگردانی کی وہ غرق ہو گیا۔

۳۳۵۔ ابن عباس سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: تم میرے بعد میری اُمت کے پیشوا اور میرے جانشین ہو تمہاری مثال اور ائمہ علیہم السلام کی مثال جو تمہاری اولاد میں سے ہیں مثل کشتیٔ نوحؑ کی ہے جو اس پر سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو اس سے دُور رہا وہ غرق ہو گیا۔

۳۳۶۔ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: جھوٹ بولتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ مجھے دوست رکھتا ہے جب کہ وہ تمہارا دشمن ہے تم مجھ میں سے ہو اور میں تم میں سے ہوں تمہارا گوشت میرا گوشت، اور تمہارا خون میرا خون، اور تمہاری روح میری روح، تمہارا ظاہر اور باطن میرا ظاہر اور باطن ہے۔ تم میرے بعد میری امت کے رہبر اور میرے جانشین ہو گے جو تمہاری پیروی کرے گا وہ خوش قسمت اور جو تمہاری نافرمانی کرے گا وہ بدبخت ہوگا جو تم سے محبت کرے گا اسے فائدہ ہوگا اور جو تم سے دشمنی کرے گا اسے نقصان پہنچے گا

۱۔ کمال الدین / ۲۴۱

تمہارا ساتھ دینے والے کامیاب ہوں گے اور تم سے رُوگردانی کرنے والے نابود ہو جائیں گے۔ تمہاری اور ائمہ علیہم السلام کی مثال جو تمہاری اولاد میں سے ہیں سفینۂ نوحؑ جیسی ہے جو بھی اس پر سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو سوار نہ ہوا وہ غرق ہو گیا۔

۸۶۔ عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ سَفِینَةُ النَّجاةِ

۳۳۷۔ بالإسنادِ عَنِ الرِّضا عَلِیّ بنِ مُوسیٰ عَن أبِیهِ عَن آبائِهِ عَن أمِیرِ المُؤمِنِینَ عَلِیِّ بنِ أبِی طالِبٍ عَلَیهِمُ السَّلامُ قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لِکُلِّ أُمَّةٍ صِدِّیقٌ وَفارُوقٌ، وَصِدِّیقُ هٰذِهِ الأُمَّةِ وَفارُوقُها عَلِیُّ بنُ أبِی طالِبٍ إنَّ عَلِیّاً سَفِینَةُ نَجاتِها وَبابُ حِطَّتِها.(۱)

۳۳۸۔ بالإسنادِ، عَن عَلِیِّ بنِ مُوسَی الرِّضا عَن أبِیهِ عَن آبائِهِ عَلَیهِمُ السَّلامُ قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَن أحَبَّ أن یَستَمسِکَ بِدِینِی وَیَرکَبَ سَفِینَةَ النَّجاةِ بَعدِی فَلیَقتَدِ بِعَلِیِّ بنِ أبِی طالِبٍ، وَلیُعادِ عَدُوَّهُ وَلیُوالِ وَلِیَّهُ، فَإنَّهُ وَصِیِّی وَخَلِیفَتِی عَلی أُمَّتِی فِی حَیاتِی وَبَعدَ وَفاتِی، وَهُوَ إمامُ کُلِّ مُسلِمٍ وَمُسلِمَةٍ، وَأمِیرُ کُلِّ مُؤمِنٍ وَمُؤمِنَةٍ بَعدِی، قَولُهُ قَولِی وَأمرُهُ أمرِی، وَنَهیُهُ نَهیِی، وَتابِعُهُ تابِعِی، وَناصِرُهُ ناصِرِی، وَخاذِلُهُ خاذِلِی، ثُمَّ قالَ: مَن فارَقَ عَلِیّاً بَعدِی لَم یَرَنِی وَلَم أرَهُ یَومَ القِیامَةِ؛ وَمَن خالَفَ عَلِیّاً حَرَّمَ اللهُ عَلَیهِ الجَنَّةَ وَجَعَلَ مَأواهُ النّارَ، وَمَن خَذَلَ عَلِیّاً خَذَلَهُ اللهُ یَومَ القِیامَةِ، وَمَن نَصَرَ عَلِیّاً نَصَرَهُ اللهُ یَومَ القِیامَةِ وَلَقَّنَهُ حُجَّتَهُ عِندَ المُساءَلَةِ.....(۲)

۱۔ تفسیر نور الثقلین ۱/ ۸۲، اثبات الهداة ۲/ ۲۸ باختلاف فی موارد

۲۔ اثبات الهُداة ۱ی/ ۵۰۳، احقاق الحق ۵/ ۵۶ باختلاف یسیر

حضرت علی علیہ السلام نجات کی کشتی ہیں

۳۳۷۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے والدِ گرامی سے حضرتؑ نے اپنے اجداد علیہم السلام سے اور انہوں نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر امت میں صِدّیق اور فارُوق ہوتے ہیں اور اس امت کے صِدّیق اور فارُوق علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں علی علیہ السلام امت کے لیے نجات کی کشتی اور گناہوں کی مغفرت کا وسیلہ ہیں۔

۳۳۸۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے والد سے اور حضرتؑ نے اپنے اجداد سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ میرے آئین کو مضبوطی سے تھامے رہے اور نجات کی کشتی پر سوار ہوئے سے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی پیروی کرنی چاہیے اور ان کے دشمنوں سے دشمنی اور ان کے دوستوں سے دوستی رکھے، کیونکہ وہ میری زندگی میں اور میرے بعد میری امت پر میرے وصی اور جانشین ہیں اور وہ ہر مسلمان مرد اور عورت کے پیشوا ہیں اور میرے بعد ہر باایمان مرد اور عورت کے حکمران ہیں ان کا کلام میرا کلام اور ان کا فرمان میرا فرمان، اور ان روکنا میرا روکنا اور ان کا پیروکار میرا پیرو اور ان کا مددگار میرا مددگار اور ان کو تنہا چھوڑنے والا مجھے تنہا چھوڑنے والا ہے اس کے بعد فرمایا: اور جو میرے بعد علی علیہ السلام سے جدا ہوگا قیامت کے دن نہ وہ مجھے دیکھے گا اور نہ میں اس کو دیکھوں گا اور جو علی علیہ السلام کی مخالفت کرے گا خداوند بہشت کو اس پر حرام کردے گا اور دوزخ کو اس کا ٹھکانہ بنائے گا اور جو علی علیہ السلام کی حمایت کرے گا خدا قیامت کے دن اس کا ساتھ دے گا اور سوال و جواب کے وقت ان کی حجت اور دلیل کو سمجھائے گا۔

٨٧ـ عَلِيٌّ عليه السَّلامُ بَابُ اللّهِ

٣٣٩ـ بالإسناد، عن مُحَمّد بن الفُرات عَن أبي جعفر مُحَمّد بن عَليّ البَاقِر عَن أبِيهِ عَن جده عليهم السَّلامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَليه وَآلِهِ وَسَلَّم :إنَّ عَلِيَّ بْنَ أبِي طَالِبٍ عليه السَّلامُ خَلِيفَةُ اللّهِ وَخَلِيفَتِي وَحُجَّةُ اللّهِ وَحُجَّتِي وَبابُ اللّهِ وَبابِي وَصَفِيُّ اللّهِ وَصَفِيِّي وَحَبِيبُ اللّهِ وَحَبِيبِي وَخَلِيلُ اللّهِ وَخَلِيلِي وَسَيْفُ اللّهِ وَسَيْفِي وَهُوَ أخِي وَصَاحِبِي وَوَزِيرِي وَوَصِيِّي مُحِبُّهُ مُحِبِّي وَمُبْغِضُهُ مُبْغِضِي وَوَلِيُّهُ وَلِيِّي وَعَدُوُّهُ عَدُوِّي وَحَرْبُهُ حَرْبِي وَسِلْمُهُ سِلْمِي وَقَوْلُهُ قَوْلِي وَأمْرُهُ أمْرِي وَزَوْجَتُهُ ابْنَتِي وَوِلْدُهُ وِلْدِي وَهُوَ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَخَيْرُ أُمَّتِي أجْمَعِينَ.(١)

٣٤٠ـ بالإسناد، عَن النُّعمَان بن سعْد، عَن أمير المُؤمنين عليه السَّلامُ قَالَ :أنَا حُجَّةُ اللّهِ وَأنَا خَلِيفَةُ اللّهِ وَأنَا صِراطُ اللّهِ وَأنَا بابُ اللّهِ وَأنَا خازِنُ عِلْمِ اللّهِ وَأنَا الْمُؤْتَمَنُ عَلى سِرِّ اللّهِ وَأنَا إمامُ الْبَرِيَّةِ بَعْدَ خَيْرِ الْخَلِيقَةِ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّهُ عليه وَآله وَسَلَّمَ.(٢)

٣٤١ـ بِإسْنادِهِ عَن يَاسِر الْخَادِمِ، عَن الرِّضا، عَن آبائه عَليهم السَّلامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليه وآله وسلم لِعَلِيّ عليه السلام :يَا عَلِيُّ أنْتَ حُجَّةُ اللّهِ، وَأنْتَ بابُ اللّهِ، وَأنْتَ الطَّرِيقُ إلَى اللّهِ، وَأنْتَ النَّبَأُ الْعَظِيمُ، وَأنْتَ الصِّراطُ الْمُسْتَقِيمُ، وَأنْتَ الْمَثَلُ الأعْلى،....(٣)

١ـ امالى الصدوق / ١٦٩، البحار ٣٨/ ١٥١، بشارة المصطفى / ٣١، احقاق الحق ٣/ ٢٩٧ باختلاف في موارد

٢ـ امالى الصدوق / ٣٩ ٣ـ البحار ٣٦/ ٣

۳۴۲ـ عَنْ أَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ مُوْسَی الرِّضَا، عَنْ أَبِیهِ عَنْ آبائِهِ، عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ: یَا عَلِیُّ اَنْتَ حُجَّةُ اللّٰهِ وَاَنْتَ بَابُ اللّٰهِ وَاَنْتَ طَرِیقُ اللّٰهِ وَاَنْتَ النَّبَأُ الْعَظِیمُ وَاَنْتَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیمُ وَاَنْتَ الْمَثَلُ الْأَعْلٰی، یَا عَلِیُّ اَنْتَ إِمَامُ الْمُسْلِمِینَ وَأَمِیرُ الْمُؤْمِنِینَ وَخَیْرُ الْوَصِیِّینَ وَسَیِّدُ الصِّدِّیقِینَ، یَا عَلِیُّ اَنْتَ الْفَارُوقُ الْأَعْظَمُ وَاَنْتَ الصِّدِّیقُ الْأَکْبَرُ یَا عَلِیُّ اَنْتَ خَلِیفَتِی عَلٰی اُمَّتِی وَاَنْتَ قَاضِی دَیْنِی وَاَنْتَ مُنْجِزُ عِدَاتِی.... (۱)

۳۴۳ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عَلَیهِ السَّلَامُ یَقُولُ :کَانَ أَمِیرُ الْمُؤْمِنِینَ عَلَیهِ السَّلَامُ بَابَ اللّٰهِ الَّذِی لَا یُؤْتَی إِلَّا مِنْهُ، وَسَبِیلَهُ الَّذِی مَنْ سَلَکَ بِغَیْرِهِ هَلَکَ،وَکَذٰلِکَ جَرٰی لِلْأَئِمَّةِ الْهُدَاةِ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ، جَعَلَهُمُ اللّٰهُ أَرْکَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِیدَ بِأَهْلِهَا،وَحُجَّتَهُ الْبَالِغَةَ عَلٰی مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرٰی.(۲)

حضرت علی علیہ السلام خدا کا دروازہ ہیں

۳۳۹ـ محمد بن فرات نے امام باقر علیہ السلام سے حضرتؑ نے اپنے والدِ گرامی سے اور حضرتؑ نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علی علیہ السلام تم خدا کے اور میرے خلیفہ ہو،خُدا کی حجت اور میری حجت ،خدا کا دروازہ اور میرا دروازہ،خدا کے انتخاب

۱ـ عیون الاخبار ۶/۲

۲ـ الاختصاص / ۱۷

کیے ہوئے اور میرے انتخاب کیے ہوئے ، خدا کے دوست اور میرے دوست ، خدا کے خلیل اور میرے خلیل اور خدا کی تلوار اور میری تلوار ہو۔ وہ میرے بھائی میرے ساتھی اور وزیر ہیں، ان کو دوست رکھنے والا میرا دوست اور ان سے دشمنی رکھنے والا میرا دشمن ہے، ان کا ہم رائے میرا ہم رائے اور ان کا مخالف میرا مخالف ہے، ان کے ساتھ جنگ میرے ساتھ جنگ، ان کے ساتھ صلح میرے ساتھ صلح ہے، ان کا کلام میرا کلام، ان کا فرمان میرا فرمان ہے، ان کی شریکِ حیات میری بیٹی ہے اور ان کی اولاد میری اولاد ہے اور وہ اوصیاء کے سردار اور میری امت کے بہترین فرد ہیں۔

۳۴۰۔ نعمان بن سعد نے امیر المومنین علیہ السلام سے نقل کیا ہے حضرتؑ نے فرمایا: میں خدا کی حجت اور اس کا خلیفہ ہوں، میں خدا کا راستہ اُس کا دروازہ اور اس کے علم کا خزانے دار ہوں میں خدا کے راز کا امین ہوں اور میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین اور بہترینِ خلقِ خدا کے بعد لوگوں کا پیشوا ہوں۔

۳۴۱۔ یاسرِ خادم نے امام رضا علیہ السلام سے حضرتؑ نے اپنے اَجدادِ بزرگوار سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم خدا کی حُجت، خدا کا دروازہ اور راہِ خدا ہو تم ایک عظیم خبر ہو اور تم راہِ مستقیم ہو اور تم بہترین نمونہ ہو۔

۳۴۲۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے والد سے حضرتؑ نے اپنے اَجدادِ مبارک علیہم السلام سے اُنہوں نے امام حُسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! تم خدا کی حجت ، خدا کا دروازہ اور خدا کا راستہ ہو۔ تمُ وہی خبرِ عظیم، سیدھا راستہ اور بہترین نمونہ ہو، یا علی علیہ السلام! تم مسلمانوں کے امیر المومنین اور پیشوا اور بہترینِ اَوصیاء اور سچوں کے سَرور ہو، یا علی علیہ السلام! تم فاروقِ اعظم اور صدیقِ اکبر ہو، یا علی علیہ السلام! تم میری امت کے درمیان میرے جانشین ہو اور میرے قرض کو

ادا کرو گے اور میرے وعدوں کو پورا کرو گے۔

۳۴۳۔ مُفضّل بن عمر کہتا ہے: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا حضرتؑ نے فرمایا: امیر المؤمنین علیہ السلام خدا کا دروازہ ہیں، پس اسی دروازہ سے داخل ہونا چاہیے اور وہ خدا کا راستہ ہیں، جو شخص دوسرے راستے سے جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا، ہدایت کرنے والے ائمہ علیہم السلام بھی ایک دوسرے کے بعد اسی طرح ہیں، خدا نے انہیں ارکانِ زمین قرار دیا ہے تا کہ زمین اپنے رہنے والوں کو جھٹکے نہ دے، خدا حُجّت کو زمین پر اور زمین کے اندر رہنے والوں تک پہنچاتے ہیں۔

۸۸۔ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ بَابُ الدِّيْنِ

۳۴۴۔ عَنْ عَبدِاللهِ بْنِ مَسعودٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ بَابُ الدِّيْنِ مَنْ دَخَلَ فِيهِ كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِراً.(۱)

حضرت علی علیہ السلام دین کا دروازہ ہیں

۳۴۴۔ عبداللہ بن مسعود سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام دین کا دروازہ ہیں جو اس میں داخل ہو گا وہ مؤمن ہے اور جو خارج ہو گا وہ کافر ہے۔

۸۹۔ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ بَابُ الْهُدٰى

۳۴۵۔ عَنِ ابْنِ عَباسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :اِنَّ عَلِيّاً بابُ الْهُدٰى

۱۔ احقاق الحق ۷/۱۵۴

بَعْدِیْ، وَالدَّاعِیْ إِلٰی رَبِّیْ،وَهُوَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلاً مِمَّنْ دَعَا إِلَی اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحاً.(۱)(۲)

۳۴۶۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ :نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ فَقَالَ :هٰذَا بَابُ الْهُدیٰ الَّذِیْ مَنْ دَخَلَهُ کَانَ آمِناً وَهُوَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰی عِبَادِهِ.(۳)

۳۴۷۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِیهِ عَلَیهِ السَّلَامُ قَالَ :عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ بَابُ الْهُدیٰ مَنْ خَالَفَهُ کَانَ کَافِراً وَمَنْ أَنْکَرَهُ دَخَلَ النَّارَ.(۴)

۳۴۸۔ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ قَالَ :سَمِعْتُ جَدِّیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِیْ خُطْبَةٍ (أَنَّهُ قَالَ) :إِنَّ عَلِیّاً (هُوَ خ ل) مَدِیْنَةُ هُدیً، فَمَنْ دَخَلَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَکَ.(۵)

حضرت علی علیہ السلام ہدایت کا دروازہ ہیں

۳۴۵۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے بعد ہدایت کا دروازہ ہیں اور لوگوں کو میرے پروردگار کی طرف دعوت دیتے ہیں، وہ صالح ترین مؤمن ہیں۔ کون اپنی گفتار میں اس کے مقابلے میں ہوسکتا ہے جو خدا کی طرف دعوت دے اور عملِ صالح انجام

۱۔ فصلت/ ۳۳ ۲۔البحار ۳۶/ ۲۸

۳۔ المسترشد/ ۲۱۸ ۴۔عقاب الاعمال/ ۲۴۹

۵۔ملحقات الاحقاق ۲۰/ ۳۳۶، البحار ۴۰/ ۲۰۲

دے؟''۔

۳۴۶۔ ابو ہریرہ کہتا ہے: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرف نگاہ کی اور فرمایا: یہ وہی دروازۂ ہدایت ہیں جو اس میں داخل ہوگا محفوظ رہے گا اور اس کے بندوں پر حجّتِ خدا ہیں۔

۳۴۷۔ محمد بن جعفر علیہ السلام نے اپنے والد سے نقل کیا حضرتؑ نے فرمایا: علی علیہ السلام ہدایت کا دروازہ ہیں جو ان کی مخالفت کرے گا وہ کافر ہے اور جو ان کا منکر ہوگا وہ جہنّم میں جائے گا۔

۳۴۸۔ حُسین بن علی علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اپنے جدِّ امجد سے سنا حضرتؐ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا: علی علیہ السلام ہدایت کا شہر ہیں جو اس میں داخل ہوگا نجات پائے گا اور جو داخل نہیں ہوا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

۹۰۔ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ بَابُ الْإِيمَانِ وَالْأَمَانِ

۳۴۹۔ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليهِ السّلامُ يَقُولُ: إِنَّ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بَابٌ فَتَحَهُ اللّٰهُ، فَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِراً.....(۱)

۳۵۰۔ بِالْإِسْنَادِ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ عَلِيّاً عليهِ السّلامُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْهُدَى، فَمَنْ دَخَلَ مِنْ بَابِ عَلِيٍّ كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِراً وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كَانَ فِي الطَّبَقَةِ الَّذِينَ

۱۔ الكافی ۳۸۸/۲، البحار ۹۷/۴۰، ارشاد القلوب / ۱۷۹

لِلّٰهِ فِيهِمُ الْمَشِيئَةُ.(۱)

۳۵۱۔ بِالْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَعَاشِرَ النَّاسِ، اِعْلَمُوا أَنَّ لِلّٰهِ بَاباً مَنْ دَخَلَهُ أَمِنَ مِنَ النَّارِ، فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِهْدِنَا إِلَى هٰذَا الْبَابِ حَتّٰى نَعْرِفَهُ. قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَأَخُو رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَخَلِيفَةٌ عَلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ.(۲)

علی علیہ السلام امن اور ایمان کا دروازہ ہیں

۳۴۹۔ ابوحمزہ کہتے ہیں: میں نے امام باقر علیہ السلام سے سنا، حضرتؑ نے فرمایا: علی علیہ السلام وہ دروازہ ہیں، جس کو خدا نے کھولا ہے، جو اس میں داخل ہوگا وہ مؤمن ہے اور جو خارج ہو وہ کافر ہے۔

۳۵۰۔ ابراہیم بن ابی بکر کہتا ہے: میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا حضرتؑ نے فرمایا: اے لوگوں کے گروہ! جان لو کہ خدا کا ایک دروازہ ہے کہ جو اس میں داخل ہوگا وہ دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا ابوسعید خدری نے کھڑے ہوکر کہا اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ایسے دروازے کی رہنمائی فرمائیں تا کہ ہم اس کو پہچان لیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں جو سردارِ اوصیاء، امیر المؤمنین، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی اور سب لوگوں پر اس کے جانشین ہیں۔

۱۔ الکافی ۳۸۸/۲

۲۔ الیقین / ۲۴۲

۳۵۱۔ ابن عباس کہتے ہیں: میں نے رسول خدا ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: اے گروہِ انسان جان لیں کہ خدا کا ایک دروازہ ہے جو کوئی اس دروازے سے داخل ہو جہنّم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔ ابو سعید خُدری کھڑے ہوئے اور کہا: اے رسولِ خدا ﷺ ہمیں اس دروازے کی رہنمائی کریں تا کہ ہم اس دروازے کو پہچان سکیں، پیغمبر ﷺ نے فرمایا: وہ دروازہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں جو اوصیاء کے سردار، امیر المومنین، رسولِ خالقِ کائنات کے بھائی اور اُن کے بعد تمام لوگوں پر جانشین ہیں۔

۹۱۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ

۳۵۲۔ عَنْ سعيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَباسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذْ جاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ: وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ فَمَا حَبْلُ اللّٰهِ الَّذِیْ نَعْتَصِمُ بِهِ؟ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى يَدِ عَلِيٍّ وَقَالَ: تَمَسَّكُوْا بِهٰذَا هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ.(۱)

۳۵۳۔ عَنِ ابْنِ يَزِيْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ اَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِهِ: وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعاً قَالَ: عَلِيُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ.(۲)

۳۵۴۔ (فِیْ حَدِيْثٍ) قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَا حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ اَلَّذِیْ أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى خَلْقَهُ أَنْ يَعْتَصِمُوْا بِهِ فِیْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ

۱۔ احقاق الحق ۱۳/۳۸۵

۲۔ تفسير العياشی ۱/۱۹۴، تفسير نور الثقلين ۱/۳۷۷، البحار ۳۶/۱۵

جَمِیعاً.(۱)

۳۵۵ـ بالإسناد عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ اُسَیْدٍ الْغِفارِیِّ قالَ :قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّی اللّهُ علیه وَآلِهِ وَسَلَّمَ :یا حُذَیْفَةُ إنَّ حُجَّةَ اللّهِ عَلَیْکُمْ (عَلَیْکَ خل) بَعْدی عَلِیُّ بْنُ أبی طالِبٍ، اَلْکُفْرُ بِهِ کُفْرٌ بِاللّهِ وَالشِّرْکُ بِهِ شِرْکٌ بِاللّهِ وَالشَّکُّ فِیهِ شَکٌّ بِاللّهِ وَالْإلْحادُ فِیهِ إلْحادٌ بِاللّهِ وَالْإنْکارُ لَهُ إنْکارٌ لِلّهِ وَالْإیمانُ بِهِ ایمانٌ بِاللّهِ لِأنَّهُ أخُو رَسُولِ اللّهِ وَوَصِیُّهُ وَإمامُ اُمَّتِهِ وَمَوْلاهُمْ وَهُوَ حَبْلُ اللّهِ الْمَتِینُ وَعُرْوَتُهُ الْوُثْقَی الَّتِی لَاانْفِصامَ لَها وَسَیُهْلَکُ فِیهِ اثْنانِ وَلاذَنْبَ لَهُ، مُحِبٌّ غالٍ وَمُقَصِّرٌ قالٍ، یاحُذَیْفَةُ لا تُفارِقَنَّ عَلِیّاً فَتُفارِقَنی وَلا تُخالِفَنَّ عَلِیّاً فَتُخالِفَنی، إنَّ عَلِیّاً مِنّی وَأنَا مِنْهُ،مَنْ أسْخَطَهُ فَقَدْ أسْخَطَنی وَمَنْ أرْضاهُ فَقَدْ أرْضانی.(۲)

علی علیہ السلام خدا کی مضبوط رسّی ہیں

۳۵۶ـ سعید بن جبیر نے ابنِ عباس سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: ہم پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک بادیہ نشین شخص وارد ہوا اور کہا: اے پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم نے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں ''خدا کی رسّی کو پکڑیں'' خدا کی کونسی رسّی ہے. جس کو ہم تھامیں؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ پر رکھا اور فرمایا: ان سے چپٹے رہیں، یہ ہیں خدا کی مضبوط رسّی۔

۱ـ حلیة الأبرار ۱/۲۸۶

۲ـ امالی الصدوق/ ۱۶۵، رواہ فی اثبات الهداة ۲/ ۵۷ والاثنا عشرية / ۶۲ باختلاف فی موارد

۳۵۳۔ابن یزید کہتے ہیں ، میں نے حضرت ابوالحسن علیہ السلام سے گفتارِ خداوند" تم سب خدا کی رسی سے چمٹے رہو" کے بارے میں سوال کیا: حضرتؑ نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام خدا کی مضبوط رسی ہیں۔

۳۵۴۔علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: میں ہوں خدا کی مضبوط رسی خُداوند مُتعال نے جس سے تمسک کرنے کا لوگوں کو حکم دیا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہوا ہے" سب کے سب خدا کی رسی کو تھامے رہو"۔

۳۵۵۔حُذیفہ بن اَسید غفاری کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے حذیفہ! میرے بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام تم پر خدا کی حُجت ہیں'ان پر کفر اختیار کرنا خدا پر کفر ہے اور ان پر شریک اختیار کرنا خدا پر شریک ہے'اُن کو ردّ کرنا خدا کو ردّ کرنا ہے'ان کے بارے میں غلَط سوچنا خدا کے بارے میں ٹیڑھا پن کرنا ہے اور ان کا اِنکار کرنا خدا کا اِنکار ہے،ان پر ایمان لانا خدا پر ایمان لانا ہے لہٰذا وہ رسولِ خدا کے بھائی ان کے وصی اور ان کی امت کے مولا اور پیشوا ہیں اور وہ ہیں خدا کی مضبوط اور محکم رسی اور مضبوط ترین دستہ جو کبھی بھی بوسیدہ نہیں ہوگا اور جلد ہی دو قسم کے لوگ ان کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے اور ان کا گناہ علی علیہ السلام پر نہیں ہے: ایک وہ جو ان کی دوستی میں اِفراط اور تفریط کریں دوسرے وہ جو ان سے دشمنی کریں'اے حذیفہ! کبھی بھی علی علیہ السلام سے جدا نہ ہونا کہ مجھ سے جدا ہو جاؤ گے اور ہرگز ان کی مخالفت نہ کرنا کہ مجھ سے مخالفت کرو گے علی علیہ السلام مجھ میں سے ہے اور میں علی علیہ السلام میں سے ہوں۔جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا اور جس اسے راضی کیا اس نے مجھے راضی کیا۔

۹۲۔ عَلِیٌّ عَلَیہِ السَّلَامُ الْعُرْوَۃُ الْوُثْقٰی

۳۵۶۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :سَتَکُوْنُ بَعْدِی فِتْنَۃٌ مُظْلِمَۃٌ لَا یَنْجُو مِنْھَا اِلَّا مَنْ تَمَسَّکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی، قِیْلَ :وَمَا ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ :عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَیہِ السَّلَامُ.(۱)

۳۵۷۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ عَلَیہِ السَّلَامُ :أَنْتَ الْعُرْوَۃُ الْوُثْقٰی.(۲)

۳۵۸۔(فِیْ حَدِیْثٍ) قَالَ عَلِیٌّ عَلَیہِ السَّلَامُ :أَنَا عُرْوَۃُ اللّٰہِ الْوُثْقٰی الَّتِی لَا انْفِصَامَ لَھَا، وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام قابل اعتماد سہارا ہیں

۳۵۶۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ایک اندھا فتنہ برپا ہوگا اس سے فقط وہ شخص بچے گا جو اس قابل اعتماد سہارے کو تھام لے گا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! وہ قابل اعتماد سہارا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۳۵۷۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! تم عروۃ الوثقیٰ ہو۔

۳۵۸۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: میں وہ مضبوط ریسمان الٰہی ہوں جو کبھی نہیں ٹوٹے گی اور اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔

۱۔ اثبات الھداۃ ۲/۲۰۶ ۲۔ البحار ۳۶/۲۰

۳۔ حلیۃ الأبرار ۱/۲۸۶

٩٣ ـ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ الصِّراطُ الْمُسْتَقِيمُ

٣٥٩ ـ عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ قالَ :قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ :أَنْتَ الطَّرِيقُ الْواضِحُ وَأَنْتَ الصِّراطُ الْمُسْتَقِيمُ، وَأَنْتَ يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ.(١)

٣٦٠ ـ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبّاسٍ قالَ :قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ :يا عَلِيُّ أَنْتَ صاحِبُ حَوْضِي، وَصاحِبُ لِوائِي، وَمُنْجِزُ عِداتِي وَحَبِيبُ قَلْبِي وَوارِثُ عِلْمِي وَأَنْتَ مُسْتَوْدَعُ مَوارِيثِ الأَنْبِياءِ وَأَنْتَ أَمِينُ اللهِ فِي أَرْضِهِ وَأَنْتَ حُجَّةُ اللهِ عَلى بَرِيَّتِهِ وَأَنْتَ رُكْنُ الإِيمانِ وَأَنْتَ مِصْباحُ الدُّجى وَأَنْتَ مَنارُ الْهُدى، وَأَنْتَ الْعَلَمُ الْمَرْفُوعُ لأَهْلِ الدِّينِ، مَنْ تَبِعَكَ نَجا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنكَ هَلَكَ وَأَنْتَ الطَّرِيقُ الْواضِحُ، وَأَنْتَ الصِّراطُ الْمُسْتَقِيمُ، وَأَنْتَ قائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ وَأَنْتَ يَعْسُوبُ الدِّينِ، وَأَنْتَ مَوْلى مَنْ أَنَا مَوْلاهُ وَأَنَا مَوْلى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ لا يُحِبُّكَ إِلّا طاهِرُ الْوِلادَةِ وَلا يُبْغِضُكَ إِلّا خَبِيثُ الْوِلادَةِ، وَما عُرِجَ بِي إِلَى السَّماءِ وَكَلَّمَنِي رَبِّي إِلّا قالَ لِي :يا مُحَمَّدُ اقْرَأْ عَلِيّاً مِنِّي السَّلامَ، وَعَرِّفْهُ أَنَّهُ إِمامُ أَوْلِيائِي وَنُورُ أَهْلِ طاعَتِي، فَهَنِيئاً لَكَ يا عَلِيُّ هذِهِ الْكَرامَةُ!(٢)

٣٦١ ـ عَنِ الصّادِقِ عَلَيهِ السَّلامُ :اِهْدِنَا الصِّراطَ الْمُسْتَقِيمَ يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلامُ.(٣)

---

١ ـ إحقاق الحق ٣٧٨/١٤ ٢ ـ اثبات الهداة ٥٩/٢

٣ ـ تفسير العياشي ٢٣/١، البحار ٢٣٠/٩٢

۳۶۲ـ بِالإِسْنَادِ، عَنْ أَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ :اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ: أَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ علیه السَّلَامُ. (۱)

۳۶۳ـ بِالإِسْنَادِ عَنْ أَبِیْ حَمْزَةَ الثُّمَالِیِّ عَنْ أَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ قَالَ :هُوَ وَاللّٰهِ عَلِیٌّ الْمِیْزَانُ وَالصِّرَاطُ. (۲)

علی علیہ السلام سیدھا راستہ ہیں

۳۵۹ـ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: تم کھلا راستہ ہو اور تم سیدھا راستہ ہو اور تم مؤمنین کے سرور ہو۔

۳۶۰ـ ابن عباس کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ تم حوض کے مالک اور میرے پرچم دار ہو اور میرے وعدوں کو پورا کرو گے اور تم میرے دل کے دوست اور میرے علم کے وارث ہو تم پیغمبروں کی میراث کے امین ہو اور اس زمین پر خدا کے امین اور اس کی مخلوق پر حجت ہو تم ایمان کے رکن اندھیرے کے چراغ اور ہدایت کے مینار ہو، تم دینداروں کی بلند علامت ہو جس نے آپ کی پیروی کی وہ رہائی پالے گا اور جس نے پیروی نہ کی وہ ہلاک ہو جائے گا تم ہو وہ کھلا راستہ اور تم ہو وہ صراطِ مستقیم، تم نورانی چہروں کے رہبر اور دین کے پیشوا ہو اور جس کے تم مولا ہو میں اسی کا مولا ہوں اور میں ہر باایمان مرد اور عورت کا مولا ہوں

۱۔ البحار ۳۶۶/۳۵

۲۔ بصائر الدرجات / ۷۹

حلال زادے کے سوا تم کو کوئی دوست نہیں رکھے گا اور حرام زادے کے علاوہ تمہیں کوئی دشمن نہیں رکھے گا مجھے آسمان پر نہیں لے جایا گیا اور پروردگار نے مجھ سے کلام نہیں کیا مگر یہ کہ مجھ سے فرمایا: یا محمدؐ! میرا اسلام علی علیہ السلام تک پہنچا دو اور ان سے کہہ دو کہ وہ میرے دوستوں کے پیشوا اور میری اطاعت کرنے والوں کے لیے روشنی ہیں۔ یا علی علیہ السلام! یہ کرامت اور بزرگی وعظمت آپ کو مبارک ہو۔

۳۶۱۔ امام صادق علیہ السلام نے اِس آیت "تو ہمیں سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھ" کے بارے میں فرمایا: سیدھا راستہ امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔

۳۶۲۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: سیدھا راستہ امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔

۳۶۳۔ ابو حمزہ ثمالی سے نقل ہوا ہے اس نے کہا: میں نے امام صادق علیہ السلام سے کلام الٰہی: "یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس کی پیروی کریں" کے بارے میں سوال کیا فرمایا: خدا کی قسم وہ علی علیہ السلام ہیں جو میزان بھی ہیں اور صراط بھی۔

۹۴ ۔ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ خَيرُ البَشَرِ

۳۶۴ ۔ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ خَيرُ البَشَرِ مَنْ أَبَى فَقَدْ كَفَرَ.(۱)

۳۶۵ ۔ بِالإِسنَادِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ ... حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :(يَا عَلِيُّ إن -ع) أَنْتَ خَيرُ البَشَرِ، وَلَا يَشُكُّ فِيكَ إِلَّا كَافِرٌ.(۲)

۱ ۔ إثبات الهداة ۲/ ۱۷۱، الشهاب / ۳۳، المسترشد / ۲۷۹ باختلاف يسير

۲ ۔ أمالي الصدوق / ۷۲، عيون أخبار الرضا ۲/ ۵۹، اثبات الهداة ۲/ ۳۰ باختلاف يسير

٣٦٦ـ رُوِیَ عَنْ عَلِيّ (عليه السَّلام) قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِیْ :أَنْتَ خَيْرُ الْبَشَرِ، ما شَکّ فِيْهَا(فيه) إِلاَّ كَافِرٌ.(١)

٣٦٧ـ قَالَ النَّبِیُّ صَلّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يا عَلِیُّ أَنْتَ خَيْرُ الْبَشَرِ مَنْ شَکَّ فِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ.(٢)

٣٦٨ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ مَنْ يَمْشِیْ عَلَی وَجْهِ الْأَرْضِ بَعْدِیْ عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ.(٣)

٣٦٩ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ خَيْرُ الْخَلْقِ.(٤)

٣٧٠ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيّ عَلَيهِ السَّلَامُ :أَنْتَ خَيْرُ أُمَّتِیْ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.(٥)

٣٧١ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ :إِعْلَمْ أَنَّ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْأَئِمَّةِ كُلِّهِمْ، وَلَهُ ثَوَابُ أَعْمَالِهِمْ، وَعَلَی قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فُضِّلُوْا.(٦)

٣٧٢ـ قَالَ النَّبِیُّ صَلّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَا أَعْطَانِیْ رَبِّیْ فَضِيْلَةً، إِلاَّ وَقَدْ خَصَّ عَلِيّاً بِمِثْلِهَا.(٧)

١ـ احقاق الحق ١٥/٢٧٢، البحار ٣/٣٨ وأمالي الصدوق / ٧٢ باختلاف فی بعض الألفاظ

٢ـ احقاق الحق ٣٥٥/٤

٣ـ كشف الغمة ١٥٧/١، إثبات الهداة ٢١٢/٢، احقاق الحق ٢١٢/١٥، كشف اليقين / ٢٩٢ باختلاف يسير

٤ـ احقاق الحق ٢٦٥/١٥

٥ـ كشف الغمة ١٥٧/١، كشف اليقين / ٢٨٥

٦ـ البحار ٩٢/٣٩

٧ـ إحقاق الحق ١٠٤/٦

٣٧٣ـ عَن ابنِ عبّاسٍ قالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَفْضَلُ مَنْ خَلَقَ اللهُ تَعالى غَيرِي.....(١)

٣٧٤ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَفْضَلُ رِجالِ العَالَمِينَ.(٢)

٣٧٥ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَفْضَلُ أُمَّتِي عِنْدَ اللهِ.(٣)

٣٧٦ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَا اكْتَسَبَ مُكْتَسِبٌ مِثْلَ فَضْلِ عَلِيٍّ، يَهْدِي صَاحِبَهُ إِلَى الهُدى وَيَرُدُّهُ عَنِ الرَّدى.(٤)

٣٧٧ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ خَيْرُ مَنْ يُصَلِّي إِلَى القِبْلَةِ بَعْدِي.(٥)

٣٧٨ـ قَالَ رَسُوْلُ الله صَلّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ خَيْرُ النَّاسِ.(٦)

٣٧٩ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلّى اللهِ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ خَيْرُ الأُمَّةِ.(٧)

١ـ إثبات الهداة ٢٣٨/٢ ٢ـ احقاق الحق ٣١٢/١٥

١ـ احقاق الحق ٢٠٣/١٥

٣ـ فضائل الخمسة ١٦٧/١، الغدير ٣٦٣/٥ بادنى التفاوت، احقاق الحق ٢٩/١٧

٥ـ احقاق الحق ٢١٢/١٥ ٦ـ احقاق الحق ٢٠٠/١٥

٧ـ احقاق الحق ٢٨٠/١٥

حضرت علی علیہ السلام بہترین انسان

۳۶۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام بہترین انسان ہیں، جو انکار کرے وہ کافر ہے۔

۳۶۵۔ علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے اپنے والدِ گرامی سے حضرتؑ نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میرے والد علی بن ابی طالبؑ نے حدیث بیان فرمائی: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم بہترین انسان ہو، کافر کے علاوہ کوئی بھی تمہارا منکر نہیں۔

۳۶۶۔ علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے حضرتؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم بہترین انسان ہو، کافروں کے بغیر کسی نے تم پر شک نہیں کیا۔

۳۶۷۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم بہترین انسان ہو جس نے تم پر شک کیا وہ کافر ہوگیا۔

۳۶۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد بہترین فرد جو اس زمین پر چلے گا وہ علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

۳۶۹۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام خدا کی بہترین مخلوق ہیں۔

۳۷۰۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم اس دنیا اور آخرت میں میری امت کے بہترین فرد ہو۔

۳۷۱۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: امیر المؤمنین علیہ السلام خدا کے نزدیک سب ائمہ علیہم السلام سے افضل ہیں اور ائمہ علیہم السلام کے اعمال کا ثواب ان سے ہے اور انہوں نے اپنے اعمال کے مطابق برتری حاصل کی ہے۔

۳۷۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پروردگار نے مجھے کوئی ایسی فضیلت عطا نہیں کی مگر یہ کہ وہی خصوصیات علی علیہ السلام کو بھی عطا کیں۔

۳۷۳۔ ابن عباس کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے علاوہ خدا کی تمام مخلوقات پر افضل ہیں۔

۳۷۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام دنیا کے مَردوں پر افضل ہیں۔

۳۷۵۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام خدا کے نزدیک میری امت میں سے بہترین فرد ہیں۔

۳۷۶۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی نے بھی علی علیہ السلام کی طرح فضیلت حاصل نہیں کی۔

۳۷۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد علی علیہ السلام بہترین فرد ہیں جو قبلہ کی طرف نماز ادا کریں گے۔

۳۷۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام مَردوں میں سے بہترین مرد ہیں۔

۳۷۹۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میری اُمت کے بہترین فرد ہیں۔

۹۵۔ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ؟ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنِّي

۳۸۰۔ بِالْإِسْنَادِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ؟ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ؟ مَاتُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ؟ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي (وَأَنَا مِنْهُ) وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي. (۱)

۱۔ مناقب علي بن أبيطالب/ ۲۲۴، ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۱۳۶، كنز العمال ۱۱/ ۵۹۹، المراجعات/ ۱۵۳، صحيح الترمذى ۱۳/ ۱۶۵ والتاج ۳/ ۲۹۷ باختلاف في موارد

۳۸۱ـ بِالْإِسْنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ جعفرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ (فِي حَدِيثٍ) :إِنَّ عَلِيّاً مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ، رُوحُهُ مِنْ رُوحِي وَطِينَتُهُ مِنْ طِينَتِي وَهُوَ أَخِي وَوَصِيِّي وَخَلِيفَتِي عَلى أُمَّتِي فِي حَيَاتِي وَبَعْدَ مَوْتِي، مَنْ أَطَاعَهُ أَطَاعَنِي، وَمَنْ وَافَقَهُ فَقَدْ وَافَقَنِي،وَمَنْ خَالَفَهُ فَقَدْ خَالَفَنِي.(۱)

۳۸۲ـ عَنْ اُمِّ سلمة قَالَتْ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ حَيْثُ يَكُونُ أَكُونُ.(۲)

۳۸۳ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍرَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنِّي كَرُوحِي فِي جَسَدِي.(۳)

۳۸۴ـ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنكَ، سِيطَ لَحْمُكَ بِلَحْمِي وَدَمُكَ بِدَمِي، وَأَنْتَ السَّبَبُ فِيمَا بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ خَلْقِهِ بَعْدِي، فَمَنْ جَحَدَ وِلَايَتَكَ قَطَعَ السَّبَبَ الَّذِي فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ وَكَانَ مَاضِياً فِي الدَّرَكَاتِ.(۴)

۳۸۵ـ عَنْ حَبَشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ.(۵)

۱ـ اثبات الهداة ۲/ ۵۱ — ۲ـ احقاق الحق ۵/ ۳۱۷

۳ـ احقاق الحق ۵/ ۲۴۲ — ۴ـ سليم بن قيس / ۲۴۳

۵ـ احقاق الحق ۵/ ۲۷۴، ينابيع المودة / ۵۴، مسند احمد ۵/ ۱۷۱، سنن ابن ماجه ۱/ ۵۵،مناقب على بن ابيطالب / ۲۲۷، التاج ۳/ ۳۳۱ وصحيح الترمذى ۱۳۳/ ۱۶۹ باختلاف يسير

٣٨٦ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ مِنِّيْ وَأَنَا مِنهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ.(١)

٣٨٧ ـ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ عَلِيّاً مِنِّيْ وَأَنَا مِنهُ وَهُوَ مَوْلٰى (وَلِيُّ خ ل) كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ.(٢)

٣٨٨ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ مِنِّي.(٣)

٣٨٩ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ.(٣)

٣٩٠ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِيْ عَبْدِاللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ :يَا عَلِيُّ أَنْتَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنكَ وَلِيُّكَ وَلِيِّيْ وَوَلِيِّيْ وَلِيُّ اللهِ، وَعَدُوُّكَ عَدُوِّيْ، وَعَدُوِّيْ عَدُوُّ اللهِ .

يَا عَلِيُّ أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكَ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكَ....(٥)

٣٩١ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ :يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ أَنْتُمْ أَصْحَابِيْ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ، فَمَنْ قَاسَهُ بِغَيْرِهِ، فَقَدْ جَفَانِيْ وَمَنْ جَفَانِيْ (فَقَدْ) آذَانِيْ، وَمَنْ آذَانِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ رَبِّيْ.(٦)

٣٩٢ ـ (فِيْ حَدِيْثٍ) عَنْ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

---

١ ـ مناقب على بن ابيطالب / ٢٣٠

٢ ـ ذخائر العقبى / ٦٨، مسند احمد ٥ / ٦٠٦ فى حديث

٣ ـ احقاق الحق ٥ / ٢٧٩ ٣ ـ احقاق الحق ٥ / ١٨١

٥ ـ امالي المفيد / ٢١٣ ٦ ـ فرائد السمطين ٢ / ٦٨، إحقاق الحق ٣ / ٥٠٢

عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنهُ، لَحمُهُ لَحمِي وَدَمُهُ دَمِي.(۱)

۳۹۳۔قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ :أَنتَ مِنِّي وَأَنَا مِنكَ.(۲)

علی علیہ السلام سے کیا چاہتے ہو؟!علی علیہ السلام مجھ سے ہیں

۳۸۰۔روایت میں نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے تین مرتبہ مخاطب ہو کر فرمایا:علی علیہ السلام سے کیا چاہتے ہو؟!علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں میرے بعد وہ ہر مؤمن کے سرپرست ہیں۔

۳۸۱۔امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے انہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا آنحضرتؐ نے فرمایا:علی علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں اس کی رُوح میری رُوح سے ہے اور اس کی مٹی میری مٹی سے ہے وہ میری زندگی میں اور میرے بعد میرے بھائی،میرے وصی اور میری امت میں سے میرے جانشین ہیں:جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی حمایت کی اس نے میری حمایت کی اور جس نے اس کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی ہے۔

۱۸۲۔ام سلمہؓ کہتی ہیں:پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:علی علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں جس جگہ وہ ہوں گے میں بھی وہیں ہوں گا۔

۱۔ إحقاق الحق ۴۴۸/۶

۲۔ صحیح البخاری ۱۱۴۰/۳، احقاق الحق ۳۱۳/۵، عیون اخبار الرضا ۵۹/۲، التاج ۲۹۶/۳،وصحیح الترمذی ۱۶۷/۱۳ باختلاف یسیر

۳۸۳۔ابن مسعود سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کی نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے روح کی بدن سے۔

۳۸۴۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہوا ہے کہ: یَاعلی علیہ السلام! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں تمہارا گوشت میرے گوشت سے اور تمہارا خون میرے خون سے ملا ہوا ہے، میرے بعد تم خدا اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ ہو، جو تمہاری ولایت کا انکار کرے گا، خدا اور اس کے درمیان جو واسطہ ہے وہ قطع ہو جائے گا اور وہ دوزخ کے طبقات میں داخل ہوگا۔

۳۸۵۔حبشی بن جُناده کہتے ہیں: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے فرمایا: علیؑ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ علی علیہ السلام اور میرے علاوہ کوئی بھی رسالت کو پہنچانے والا نہیں ہے۔

۳۸۶۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، وہ میرے بعد ہر مؤمن کے سرپرست ہیں۔

۳۸۷۔عمران بن حصین سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں وہ میرے بعد ہر مؤمن کے مولا ہیں۔

۳۸۸۔میں علیؑ سے ہوں اور علیؑ بھی مجھ سے ہیں۔

۳۸۹۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں۔

۳۹۰۔امام صادق علیہ السلام نے اپنے اَجداد سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یَاعلیؑ! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں تمہارا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست خدا کا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ یَاعلیؑ! جو تمہارے ساتھ جنگ

کرے گا میں اس کے ساتھ جنگ کروں گا اور جو تمہارے ساتھ صلح کرے گا میں بھی صلح کروں گا۔

۳۹۱۔ابن عباس کہتے ہیں: رسولِ خدا ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف سے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! تم میرے صحابی ہو، علی بن ابی طالب علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں اور جو علی علیہ السلام کا مقایسہ کسی دوسرے سے کرے گا اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور جو مجھ پر ظلم کرے گا اس نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے اور جو مجھے تکلیف پہنچائے گا خدا کی لعنت اس پر ہوگی۔

۳۹۲۔ایک حدیث میں حضرت علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: علیؑ مجھ سے ہے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں اس کا گوشت میرا گوشت اور اس کا خون میرا خون ہے۔

۳۹۳۔پیغمبر ﷺ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: تم مجھ سے اور میں تم سے ہوں۔

۹۶۔ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ نَفسِي

۳۹۴۔ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ نَفسِي.(۱)

۳۹۵۔قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ مِنِّي كَنَفسِي.(۲)

۳۹۶۔قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَصلِي وَجَعفَرُ فَرعِي.(۳)

۳۹۷۔وَقَولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ مِنِّي كَنَفسِي، طَاعَتُهُ طَاعَتِي وَمَعصِيَتُهُ مَعصِيَتِي.(۴)

۱۔ احقاق الحق ۱۵/۴۴۷
۲۔ احقاق الحق ۶/۴۵۷
۳۔احقاق الحق ۶/۴۸۶
۴۔ الإثنا عشرية / ۶۱

حضرت علی علیہ السلام میری رُوح ہیں

۳۹۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میری جان ہیں۔

۳۹۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کی نسبت مجھ سے میری جان کی مانند ہے۔

۳۹۶۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میری جڑ اور جعفر شاخ ہیں۔

۳۹۷۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہوا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام کی نسبت مجھ سے میری روح کی مانند ہے، اس کی پیروی میری پیروی اور اس کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔

۹۷۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ رَأْسِي

۳۹۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ رَأْسِيْ (مِثْلُ رَأْسِيْ خ ل) مِنْ بَدَنِيْ. (۱)

حضرت علی علیہ السلام کی مثال ایسی ہے جیسے سر کی بدن سے

۳۹۸۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کی نسبت مجھ سے ایسی ہے جیسے میرے سر کی میرے بدن سے۔

۱۔ البحار ۳۸/۳۱۹، الغدیر ۱۰/۲۷۸، نور الأبصار/۸۹، فضائل الخمسة ۱/۲۹۷، غایة المرام/۳۵۵، کشف الیقین/ ۲۹۹، الشهاب/ ۳۳

۹۸ ـ عَلِیٌ عَلَیهِ السَّلَامُ نَظِیرِیٗ

۳۹۹ ـ عَنْ أنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَا مِنْ نَبِیٍّ إِلَّا وَلَهُ نَظِیرٌ فِی أُمَّتِهِ،فَعَلِیٌّ نَظِیرِیٗ.(۱)

علی علیہ السلام میری مثل ہیں

۳۹۹ـ انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر پیغمبر اپنی امت میں سے مثل رکھتے ہیں،اور علی علیہ السلام میری مثل ہیں۔

۹۹ـ عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ أخِی

۴۰۰ ـ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّهُ سَمِعَ نَبِیَّ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، یَقُولُ :إِنَّ أَخِی وَوَزِیرِی وَخَیْرَ مَنْ أُخَلِّفُهُ بَعْدِی عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ.(۲)

۴۰۱ ـ عَنْ زَیْدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ أَبِیهِ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ أَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ عَلَیهِ السَّلَامِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :یَا عَلِیُّ إِنَّ اللهَ تَعَالَی أَمَرَنِی

---

۱ ـ احقاق الحق ۶/ ۳۶۰، غایة المرام/ ۳۵۵، ینابیع المودة/ ۲۳۵ (فی حدیث) واثبات الهداة۲/ ۲۳۹ باختلاف یسیر

۲ ـ کشف الغمة ۱/ ۱۵۳، امالی الصدوق / ۲۸۳

أنْ أتخِذَكَ أخاً وَوَصِيّاً، فَأنْتَ أخي وَوَصِيّي وَخليفَتِي عَلى أهْلِي فِي حَياتِي وَبَعْدَ مَوْتِي، مَنْ تَبِعَكَ فَقَدْ تَبِعَنِي وَمَنْ تَخلَّفَ عَنْكَ فَقَدْ تَخلَّفَ عَنِّي، وَمَنْ كَفرَ بِكَ فَقَدْ كَفرَ بِي، وَمَنْ ظَلَمَكَ فَقَدْ ظَلَمَنِي، يا عَلِيُّ !أنْتَ مِنِّي وأنا مِنْكَ يا عَلِيُّ لَوْ لا أنْتَ لَما قُوتِلَ أهْلُ النَّهرِ .فَقالَ :فَقلتُ :يا رَسُولَ اللهِ !وَمَنْ أهْلُ النَّهرِ؟ قالَ :قَوْمٌ يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلامِ كَما يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.(١)

٣٠٢ ـ بِالإِسْنادِ عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ قالَ :قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إنَّ اللهَ تَبارَكَ وَتَعالى آخى بَيْنِي وَبَيْنَ عَلِيِّ بْنِ أبي طالِبٍ وَزَوَّجَهُ ابْنَتِي مِنْ فَوْقِ سَبعِ سَماواتٍ، وَأشْهَدَ عَلى ذلِكَ مُقَرَّبِي مَلائِكَتِهِ وَجَعَلَهُ وَصِيّاً وَخَلِيفَةً، فَعَلِيٌّ مِنِّي وَأنا مِنهُ مُحِبُّهُ مُحِبِّي وَمُبْغِضُهُ مُبْغِضِي وَإنَّ المَلائِكَةَ لَتَقَرَّبُ إلَى اللهِ بِمَحَبَّتِهِ.(٢)

٣٠٣ ـ بِالإِسنادِ، قالَ أبُو عَبدِاللهِ عليه السَّلامُ في حَديثٍ طَويلٍ يَقُولُ في آخِرِهِ :إنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قالَ لِأُمِّ سَلَمَةَ (رض) :يا أُمَّ سَلَمَةَ ! إسْمَعِي وَاشْهَدِي هذا عَلِيُّ بْنُ أبيطالِبٍ أخِي فِي الدُّنيا وَأخِي فِي الآخِرَةِ، يا أُمَّ سَلَمَةَ ! إسْمَعِي وَاشْهَدِي هذا عَلِيُّ بْنُ أبيطالِبٍ وَزِيرِي فِي الدُّنيا وَوَزِيرِي فِي الآخِرَةِ، يا أُمَّ سَلَمَةَ إسْمَعِي وَاشْهَدِي هذا عَلِيُّ بْنُ أبِي طالِبٍ حامِلُ لِوائِي فِي الدُّنيا وَحامِلُ لِوائِي فِي الآخِرَةِ، يا امَّ سَلَمَةَ إسْمَعِي وَاشْهَدِي هذا عَلِيُّ بنُ أبيطالِبٍ وَصِيِّي وَخَليفَتِي مِنْ بَعْدِي وَقاضِي عِداتِي وَالذّائِدُ عَنْ حَوْضِي، ياأُمَّ سَلَمَةَ إسْمَعِي وَاشْهَدِي هذا عَلِيُّ بْنُ أبِي طالِبٍ سَيِّدُ المُسْلِمِينَ، وَإمامُ المُتَّقِينَ، وَقائِدُالغُرِّ المُحَجَّلِينَ .وَقاتِلُ النّاكِثِينَ

---

١ ـ أمالي الطوسي ١/ ٢٠٣

٢ ـ اثبات الهداة ٢/ ٥٥، امالي الصدوق/ ١٠٨

وَالْمارِقِينَ وَالْقاسِطِينَ قُلْتُ :يا رَسُوْلَ اللهِ مَنِ النّاكِثُوْنَ؟قالَ :اَلَّذِيْنَ يُبايِعُوْنَهُ بِالْمَدِيْنَةِ وَيَنْكُثُوْنَهُ بِالْبَصْرَةِ قُلْتُ :مَنِ الْقاسِطُوْنَ؟ قالَ :مُعاوِيَةُ وَأَصْحابُهُ مِنْ أَهْلِ الشّامِ .(ثُمَّ) قُلْتُ :مَنِ الْمارِقُوْنَ؟ قالَ :أَصْحابُ النَّهْرَوانِ.(١)

٣٠٤- عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عقيصا عَنْ سَيِّدِ الشُّهَداءِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عَنْ سَيِّدِ الْأَوْصِياءِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ :قالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يا عَلِيُّ إِنَّتَ أَخِي وَأَنَا أَخُوكَ، أَنَا الْمُصْطَفى لِلنُّبُوَّةِ وَأَنْتَ الْمُجْتَبى لِلْإِمامَةِ وَأَنَا صاحِبُ التَّنْزِيْلِ وَأَنْتَ صاحِبُ التَّأْوِيْلِ، وَأَنَا وَأَنْتَ أَبُوْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، يا عَلِيُّ إِنَّتَ وَصِيِّي وَخَلِيْفَتِي وَوَزِيْرِي وَوارِثِي وَأَبُوْ وُلْدِي، شِيْعَتُكَ شِيْعَتِي وَأَنْصارُكَ أَنْصارِي وَأَوْلِياؤُكَ أَوْلِيائِي وَأَعْداؤُكَ أَعْدائِي، يا عَلِيُّ إِنَّتَ صاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ غَداً وَأَنْتَ صاحِبِي فِي الْمَقامِ الْمَحْمُوْدِ وَأَنْتَ صاحِبُ لِوائِي فِي الْآخِرَةِ كَما أَنْتَ صاحِبُ لِوائِي فِي الدُّنْيا، لَقَدْ سَعِدَ مَنْ تَوَلّاكَ وَشَقِيَ مَنْ عاداكَ، وَإِنَّ الْمَلائِكَةَ لَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ تَقَدَّسَ ذِكْرُهُ بِمَحَبَّتِكَ وَوِلايَتِكَ، وَاللهِ إِنَّ أَهْلَ مَوَدَّتِكَ فِي السَّماءِ لَأَكْثَرُ مِنْهُمْ فِي الْأَرْضِ، يا عَلِيُّ إِنَّتَ أَمِيْنُ أُمَّتِي وَحُجَّةُ اللهِ عَلَيْها بَعْدِي، قَوْلُكَ قَوْلِي وَأَمْرُكَ أَمْرِي وَطاعَتُكَ طاعَتِي وَزَجْرُكَ زَجْرِي وَنَهْيُكَ نَهْيِي وَمَعْصِيَتُكَ مَعْصِيَتِي وَحِزْبُكَ حِزْبِي وَحِزْبِي حِزْبُ اللهِ وَمَنْ يَتَوَلَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْغالِبُوْنَ.(٢)

٣٠٥- عَنِ الصّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ قالَ :قالَ رَسُوْلُ

١- معاني الاخبار / ١٩٥

٢- امالي الصدوق / ٢٧٢

اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يا عَلِيُّ اَنْتَ أَخي وَأَنا أَخُوكَ، يا عَلِيُّ اَنْتَ مِنّي وَأَنا مِنكَ، يا عَلِيُّ اَنْتَ وَصِيّي وَخَليفَتي وَحُجَّةُ اللّهِ عَلى أُمَّتي بَعدي، لَقَدْ سَعِدَ مَنْ تَوَلاكَ وَشَقِيَ مَنْ عاداكَ.(١)

٣٠٦ ـ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضاعَلَيهِ السَّلامُ :عَنْ أَبيهِ عَنْ آبائِهِ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيهِمُ السَّلامُ قالَ :قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يا عَلِيُّ اَنْتَ أَخي وَوَزيري وَصاحِبُ لِوائي فِي الدُّنْياوَالْآخِرَةِ وَأَنْتَ صاحِبُ حَوْضي، مَنْ أَحَبَّكَ أَحَبَّني وَمَنْ أَبْغَضَكَ أَبْغَضَني.(٢)

٣٠٧ ـ قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَخي وَوَزيري وَوَصِيّي عَلِيُّ بْنُ أَبي طالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ.(٣)

٣٠٨ ـ آخى رَسُولُ اللّهِ صَلَى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحابِهِ فَآخى بَيْنَ أَبي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَفُلانٍ وَفُلانٍ فَجاءَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ فَقالَ: آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحابِكَ وَلَمْ تُؤاخِ بَيْني وَبَيْنَ أَحَدٍ، فَقالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَنْتَأَخي فِي الدُّنْيا وَالآخِرَةِ.(٤)

٣٠٩ ـ جابِرُ بْنُ عَبدِاللّهِ وَ سَعيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ قالا :إِنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آخى بَيْنَ أَصْحابِهِ فَبَقِيَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوبَكْرٍ

---

١ ـ امالي الصدوق / ٢٩٥

٢ ـ عيون الاخبار ٢٩٣/١، اثبات الهداة ٢٦/٢ باختلاف يسير

٣ ـ أمالي الطوسي ٢٧٨/١

٤ ـ الغدير ١١٣/٣، صحيح الترمذي ١٦٩/١٣ باختلاف في موارد

وَعُمَرَ وَعَلِيّ، فَآخى بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَقالَ لِعَلِيّ: أَنْتَ أَخِي وَأَنَا أَخُوكَ، فَإِنْ نَاكَرَكَ أَحَدٌ، فَقُلْ: أَنَا عَبْدُاللهِ وَأَخُو رَسُولِ اللهِ لا يَدَّعِيهَا بَعْدَكَ إِلَّا كَذَّابٌ.(١)

٣١٠ ـ عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: لَمَّا آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ النَّاسِ آخَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَلِيّ (صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ).(٢)

٣١١ ـ بِالإِسْنَادِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَخِي وَوَزِيرِي وَخَلِيفَتِي فِي أَهْلِي وَخَيْرُ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِي، يَقْضِي دَيْنِي وَيُنْجِزُ بِوَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.(٣)

٣١٢ ـ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ مَكْتُوباً عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ أَخُوهُ.(٤)

٣١٣ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيّ: أَنْتَ أَخِي وَأَنَا أَخُوكَ.(٥)

٣١٤ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَكْتُوبٌ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ أَخُو رَسُولِ اللهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ اللهُ السَّمَاوَاتِ بِأَلْفَيْ عَامٍ.(٦)

٣١٥ ـ بِالإِسْنَادِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ أَخِي

---

١ ـ الغدير ٣/١١٥ ٢ ـ فرائد السمطين ١/١١١

٣ ـ أمالي المفيد/ ٦١

٥٣ ـ كشف الغمة ١/٣٣٩

٥ ـ احقاق الحق ١٥/٥١٣

٦ ـ الطرائف/ ٦٣، كشف الغمة ١/٣٣٩ باختلاف يسير، المسترشد/ ٣٨٠ باختلاف في موارد

وَصاحِبِي وَابْنُ عَمِّي وَخَيْرُ مَنْ تَرَكْتُ بَعْدِي يَقْضِي دَيْنِي، وَيُنْجِزُ مَوْعِدِي.(١)

٣١٦ ـ عن جعفر الصّادق عن آبائه عن امير المؤمنين عليهم السّلام قال: قال رسول اللّه صلّى اللّه عليه وآله وسلّم: أنتَ أخي وَوارِثي وَوَصِيّي، مُحِبُّكَ مُحِبّي وَمُبْغِضُكَ مُبْغِضي، يا عَليُّ! أنا وَأنْتَ أبَوا هٰذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ ساداتٌ فِي الدُّنْيا وَمُلُوكٌ فِي الْآخِرَةِ مَنْ عَرَفَنا فَقَدْ عَرَفَ اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ أنْكَرَنا فَقَدْ أنْكَرَ اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ.(٢)

٣١٧ ـ بالإسناد، عن زيد بن عليّ عن آبائه عن عليّ عليه السّلام قال: كان لي عشر من رسول اللّه صلّى اللّه عليه وآله وسلّم لم يعطهنّ احد قبلي ولا يعطاهنّ أحدٌ بعدي، قال لي: يا عَليُّ! أنْتَ أخي فِي الدُّنْيا وَأخي فِي الْآخِرَةِ وَأنْتَ أقْرَبُ النّاسِ مِنّي مَوْقِفاً يَوْمَ الْقِيامَةِ وَمَنْزِلي وَمَنْزِلُكَ فِي الْجَنَّةِ مُتَواجِهانِ كَمَنْزِلِ الْأخَوَيْنِ، وَأنْتَ الْوَصِيُّ وَأنْتَ الْوَلِيُّ وَأنْتَ الْوَزيرُ، عَدُوُّكَ عَدُوّي وَعَدُوّي عَدُوُّ اللّهِ وَوَلِيُّكَ وَلِيّي وَوَلِيّي وَلِيُّ اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ.(٣)

٣١٨ ـ بالإسناد، عن جابر الجعفيّ، قال سمعت جابر بن عبداللّه الأنصاريّ يقول: سمعت رسول اللّه صلّى اللّه عليه وآله وسلّم يقول لعليّ بن أبي طالب عليه السّلام: يا عَليُّ! أنْتَ أخي وَوَصِيّي وَوارِثي وَخَليفَتي عَلى أُمَّتي فِي حَياتي وَبَعْدَ وَفاتي مُحِبُّكَ مُحِبّي وَمُبْغِضُكَ مُبْغِضي وَعَدُوُّكَ عَدُوّي وَوَلِيُّكَ وَلِيّي.(٤)

---

١ ـ اثبات الهداة ٢/١١٢، البحار ٣٨/١٢

٢ ـ احقاق الحق ٤/٢٢٧

٣ ـ امالي الصدوق / ٤٢

٤ ـ امالي الصدوق / ١٠٨

٣١٩ـ بالإسناد، عن عليّ بن موسى الرضا عليه السلام عن أبيه عن آبائه عليهم السلام قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم: يا عليّ أنت أخي ووزيري وصاحب لوائي في الدنيا والآخرة وأنت صاحب حوضي من أحبّك أحبّني، ومن أبغضك أبغضني.(١)

٣٢٠ـ قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم: عليّ أخي في الدنيا والآخرة.(٢)

٣٢١ـ عن أبي ذرّ، أنّ رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم قال: لكلّ نبيّ خليل وإنّ خليلي وأخي عليّ.(٣)

٣٢٢ـ عن ابن عبّاس قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم لعليّ: أنت أخي وصاحبي.(٤)

٣٢٣ـ قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم: عليّ أحبّ إخوتي.(٥)

٣٢٤ـ قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم لعليّ عليه السلام: أما ترضى أنّك خير أمّتي في الدنيا والآخرة، وأنّك أخي ووارثي؟(٦)

٣٢٥ـ بالإسناد، قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم: أحبّ إخواني إليّ عليّ بن أبي طالب عليه السلام، وأحبّ أعمامي إليّ حمزة.(٧)

١ـ غاية المرام/ ٦١٥ ٢ـ احقاق الحق ٣/ ١٩٥، كنز العمال ١١/ ٦٠٢

٣ـ احقاق الحق ٣/ ٢٢٣ ٤ـ الاستيعاب ٣/ ١٠٩٨

٥ـ احقاق الحق ١٥/ ٥٤٣ ٦ـ المسترشد/ ٢٩٠

٧ـ امالي الصدوق/ ٢٢٣

علی علیہ السلام میرے بھائی ہیں

۴۰۰۔ سلمان فارسی کہتے ہیں: میں نے پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: میرے بھائی اور وزیر جو ایک بہترین فرد ہے جس کو میں اپنے بعد اپنا جانشین بناؤں گا وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۴۰۱۔ زید بن علی نے اپنے والد سے جعفرتؑ نے حسین بن علی علیہ السلام سے انہوں نے امیر المؤمنینؑ سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! خداوند نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں اپنا بھائی اور وصی انتخاب کروں، تم میرے بھائی اور وصی ہو میری زندگی میں اور میری رحلت کے بعد میرے خاندان کے جانشین ہو جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تمہاری اطاعت نہ کی اس نے میری اطاعت نہیں کی، جس نے تم سے کفر کیا اس نے مجھ سے کفر کیا، جس نے تم پر ستم کیا اس نے مجھ پر ستم کیا ہے۔ یا علیؑ! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں، یا علیؑ! اگر تم نہ ہوتے تو ''اہلِ نہر'' قتل نہ ہوتے۔ علی علیہ السلام فرماتے ہیں: میں نے عرض کی اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ''اہلِ نہر'' کون ہیں؟ فرمایا ایک گروہ ہے جو اسلام سے خارج ہوگا اسی طرح جیسے تیر کمان سے خارج ہوتا ہے۔

۴۰۲۔ ابن عباس کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے میرے اور علی علیہ السلام کے درمیان اخوت کو برقرار کیا ہے اور ساتویں آسمان پر میری بیٹی کی اس کے ساتھ شادی ہوئی ہے اور مقرب فرشتوں کو گواہ بنایا، اور اس کو میرا وصی اور خلیفہ قرار دیا۔ اس لیے علی علیہ السلام مجھ سے ہے اور

میں علی علیہ السلام سے ہوں، اس کا دوست میرا دوست ہے اور اس کا دشمن میرا دشمن ہے ملائکہ ان کی محبت کے توسّل سے خدا کا تقرّب حاصل کرتے ہیں۔

۴۰۳۔ امام صادق علیہ السلام نے طولانی حدیث کے آخر میں فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمّ سلمہ رض سے فرمایا: غور سے سنو اور گواہ رہو کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام دنیا میں اور آخرت میں میرے بھائی ہیں، اُمّ سلمہ غور سے سنو اور شاہد رہو کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام اس دنیا اور آخرت میں میرے وزیر ہیں اُمّ سلمہ! غور سے سنو اور گواہ رہو کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام اس دنیا میں میرے پرچم بردار ہیں اور روزِ قیامت لوائے حمد کو کندھے پر اٹھائیں گے۔

اُمّ سلمہ غور سے سنو اور شاہد رہو کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے بعد میرے وصی و جانشین ہیں اور میرے وعدوں کی وفا کریں گے اور میرے حوض کا دفاع کریں گے۔ اُمّ سلمہ! غور سے سنو اور گواہ رہو کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام مسلمانوں کے سرور اور پرہیزگاروں کے پیشوا اور نورانی چہروں کے رہبر اور ناکثین اور مارقین اور قاسطین کے قاتل ہیں۔ میں نے پوچھا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ناکثین کون ہیں؟ فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو مدینے میں ان کی بیعت کریں گے اور بصرہ میں اپنی بیعت کو توڑ دیں گے۔ میں نے پوچھا! قاسطین کون ہیں؟ فرمایا: معاویہ اور اس کے شام والے طرفدار۔ میں نے پوچھا مارقین کون ہیں فرمایا: نہروان کے لوگ (یعنی خوارج)۔

۴۰۴۔ ابو سعید عقیصا نے سیّد الشہداء حُسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا اور حضرتؑ نے سرورِ اوصیاء علی بن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں میں نبوّت کے لیے انتخاب کیا گیا ہوں اور آپ امامت کے لیے انتخاب کیے گئے ہیں، میں صاحب قرآن مجید ہوں اور آپ صاحبِ تاویل

ہیں، میں اور آپ اس امت کے دو باپ ہیں، یا علی علیہ السلام! تم میرے وصی، جانشین، وزیر، وارث اور میری اولاد کے باپ ہو، تمہارے پیروکار میرے پیروکار، تمہارے مددگار میرے مددگار اور تمہارے دوست میرے دوست، اور تمہارے دشمن میرے دشمن ہیں اے علیؑ! کل آپ حوض کے کنارے میرے ساتھ ہوں گے اور اس پسندیدہ مقام پر میرے ہمراہ ہوں گے، جس طرح اس دنیا میں میرے پرچم دار ہو روزِ آخرت بھی میرے پرچم دار ہو گے۔ درحقیقت جو تمہیں دوست رکھے گا وہ خوش بخت ہے اور جو تمہیں دشمن رکھے گا وہ بد بخت ہے اور ملائکہ تمہاری محبت اور دوستی کے توسّل سے خداوند کا تقرّب حاصل کریں گے۔ خدا کی قسم! اہلِ زمین سے اہلِ آسمان تمہارے زیادہ دوست ہیں۔ یا علیؑ! تم میری امت کے امین ہو اور میرے بعد ان پر حجت خدا ہو تمہاری گفتار میری گفتار، تمہارا فرمان میرا فرمان، اور تمہاری اطاعت میری اطاعت، اور تمہارا انکار میرا انکار تمہارا روکنا میرا روکنا، اور تمہاری نافرمانی میری نافرمانی، تمہارا لشکر میرا لشکر اور میرا لشکر خدا کا لشکر ہے۔'' اور جس شخص نے خدا اور رسول اور ایمانداروں کو اپنا سرپرست بنایا (جان لے کہ) کامیابی لشکرِ خدا ہی کو حاصل ہے۔

۴۰۵۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! آپ میرے بھائی ہیں اور میں آپ کا بھائی ہوں۔ یا علیؑ! آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں، یا علیؑ! آپ میرے وصی اور جانشین ہیں اور میرے بعد میری امت پر خدا کی حُجّت ہیں درحقیقت جو آپ کو دوست رکھے گا وہ خوش بخت ہوگا اور جو آپ کو دشمن رکھے گا وہ بد بخت ہوگا۔

۴۰۶۔ حسین بن خالد نے امام رضا علیہ السلام سے اور حضرتؑ نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے اَجداد سے اور انہوں نے علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! آپ

میرے بھائی اور میرے وزیر اور دنیا اور آخرت میں میرے پرچم دار ہیں آپؑ میرے حوض کے مالک ہیں جو آپ کو دوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے۔

۴۰۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے بھائی ، وزیر اور وصی ہیں۔

۴۰۸۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان اخوت برقرار کی عُمر اور ابوبکر کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا اور اسی طرح دوسروں کے درمیان بھی اخوت برقرار کی۔ اسی دوران علی علیہ السلام پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی، آپؐ نے اصحاب کے درمیان اخوت کو برقرار کیا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اس دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

۴۰۹۔ جابر بن عبداللہ اور سعید بن مسیب نے کہا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان برادری برقرار کی، اس وقت خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابوبکر، عمر اور علی علیہ السلام باقی رہ گئے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر اور ابوبکر کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا، اور علی علیہ السلام سے فرمایا: آپ میرے بھائی ہیں اور میں آپ کا بھائی ہوں، اگر کوئی آپ کو جانتا نہ ہو تو کہہ دیجیے: میں خدا کا بندہ اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں، آپ کے بعد جھوٹوں کے علاوہ کوئی اور یہ دعویٰ نہیں کرے گا۔

۴۱۰۔ مکحول نے ابوامامہ سے نقل کیا ہے: جس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے درمیان برادری اور اخوت برقرار کی علی علیہ السلام کو اپنا بھائی بنایا۔

۴۱۱۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے خاندان کے نگہبان، میرے

بھائی، وزیر اور جانشین ہیں وہ بہترین فرد ہیں جسے میں اپنا جانشین بنا رہا ہوں وہ میرے دَین کو ادا کرے گا اور میرے وعدہ پورا کرے گا۔

۴۱۲۔ جابر سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ جنّت کے دروازے پر لکھا ہوا تھا خدا کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمدؐ ﷺ خدا کے رسول ہیں اور علی بن ابی طالب علیہ السلام ان کے بھائی ہیں۔

۴۱۳۔ پیغمبر ﷺ سے نقل ہے آنحضرتؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں۔

۴۱۴۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: آسمانوں کو خلق کرنے سے دو ہزار سال پہلے بہشت کے دروازے پر لکھا ہوا تھا، محمد ﷺ خدا کے پیغمبر اور علی علیہ السلام پیغمبر خدا کے بھائی ہیں۔

۴۱۵۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے بھائی، ہمنشین اور میرے چچا کے بیٹے ہیں۔

۴۱۶۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے اَجداد سے اور انہوں نے علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: آپ میرے بھائی، وارث، اور وصی ہیں آپ کو دوست رکھنے والا میرا دوست ہے اور آپ کو دشمن رکھنے والا میرا دشمن ہے۔ یا علی علیہ السلام آپ اور میں اس امت کے دو باپ ہیں، یا علیؑ! میں، آپ اور ائمہ علیہم السلام جو آپ کی اولاد سے ہیں، اس دنیا میں لوگوں کے سرور اور آخرت میں ان کے حاکم ہیں، جس نے ہمیں پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا، اور جس نے ہمارا انکار کیا اس نے خدا کا انکار کیا۔

۴۱۷۔ زید بن علی نے اپنے اَجداد سے انہوں نے علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے حضرتؐ نے فرمایا:

مجھے خدا کی طرف سے دس خصوصیات عطا ہوئیں ، جو مجھ سے پہلے کسی کے بھی پاس نہیں تھیں اور نہ ہی میرے بعد کسی کے پاس ہوں گی۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! آپ اس دنیا میں اور آخرت میں میرے بھائی ہیں، اور قیامت کے دن آپ لوگوں میں سے میرے قریب تر ہوں گے آپ کا گھر اور میرا گھر بہشت میں ایسے ہوں گے جیسے دو بھائیوں کے گھر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوتے ہیں آپ میرے وصی، ولی اور وزیر ہیں، آپ کا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے اور آپ کا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست خدا کا دوست ہے۔

۴۱۸۔ جابر جعفی کہتے ہیں: میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا اس نے کہا رسول خداؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: تم میری حیات میں اور میری رحلت کے بعد میری امت کے درمیان میرے بھائی اور وصی اور وارث اور جانشین ہو تم کو دوست رکھنے والا میرا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے جو تمہاری مخالفت کرے گا اس نے میری مخالفت کی اور جو تم سے محبت کرے گا اس نے مجھ سے محبت کی ۔

۴۱۹۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے والد سے حضرتؑ نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! تم اس دنیا اور آخرت میں میرے بھائی، وزیر اور علمدار ہو اور تم میرے حوض کے مالک ہو جو تمہیں دوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا اور جو تم سے دشمنی رکھے گا اس نے مجھ سے دشمنی رکھی ۔

۴۲۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام اس دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہیں۔

۴۲۱۔ ابوذر کہتے ہیں: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر پیغمبر کا کوئی دوست ہوتا ہے اور میرے دوست اور بھائی علی علیہ السلام ہیں۔

۴۲۲۔ ابن عباس کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: آپ میرے بھائی اور ہم صحبت ہیں۔

۴۲۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے بھائیوں میں سے محبوب ترین بھائی ہیں۔

۴۲۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: آیا تم خوش نہیں ہو کہ اس دنیا اور آخرت میں میری امت کے بہترین فرد اور میرے بھائی اور وارث ہو۔

۴۲۵۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے بہترین بھائی اور حضرت حمزہ میرے بہترین چچا ہیں۔

۱۰۰۔ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ حَبِیبِی

۴۲۶۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِیٌّ حَبِیبِی. (۱)

۴۲۷۔ عَنْ بَشِیرِ الدَّهَّانِ، عَنْ أَبِی عَبْدِاللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: فِی مَرَضِهِ الَّذِی تُوُفِّیَ فِیهِ: اُدْعُوا لِی خَلِیلِی، فَأَرْسَلَتَا إِلَی أَبَوَیْهِمَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَیْهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَعْرَضَ عَنْهُمَا، ثُمَّ قَالَ: اُدْعُوا لِی خَلِیلِی، فَأُرْسِلَ إِلَی عَلِیٍّ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَیْهِ أَکَبَّ عَلَیْهِ یُحَدِّثُهُ، فَلَمَّا خَرَجَ لَقِیَاهُ فَقَالَا لَهُ: مَا حَدَّثَکَ خَلِیلُکَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِی أَلْفَ بَابٍ یَفْتَحُ کُلُّ بَابٍ أَلْفَ بَابٍ. (۲)

۱۔ احقاق الحق ۵۲۶/۵۱

۲۔ الحکم الزاهرة ۱۱۱ / ۲ به نقل از الکافی ۲۹۶/۱

٤٢٨ ـ بالإسناد، عن أمّ سلمة زوجة النبي صلّى الله عليه وآله وسلّم قالت: قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم: في مرضه الذي توفّي فيه: أدعوا لي خليلي، فأرسلت عائشة إلى أبيها فلمّا جاء غطّى رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم وجهه وقال: أدعوا لي خليلي فرجع أبوبكر وبعثت حفصة إلى أبيها، فلمّاجاء غطّى رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم وجهه وقال: أدعوا لي خليلي فرجع عمر، وأرسلت فاطمة إلى علي عليه السّلام فلمّاجاء قام رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم فدخل ثمّ جلّل عليّاً بثوبه، قالت: قال عليّ عليه السّلام: فحدّثني بألف حديث حتّى عرقت وعرق رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم فسال عليّ عرقه وسال عليه عرقي.(١)

٤٢٩ ـ عن عبدالله بن عمر أنّ رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم قال في مرضه: أدعوا لي أخي، فدعي له عمر فأعرض عنه ثمّ قال: أدعوا لي أخي، فدعي له أبوبكر فأعرض عنه ثمّ قال: أدعوا لي أخي، فدعي له عثمان فأعرض عنه. ثمّ دعي عليّ بن أبي طالب عليه السّلام فستره بثوبه وأكبّ عليه فلمّا خرج من عنده، قيل له ما قال؟ قال: علّمني ألف باب كلّ باب (يفتح) ألف باب.(٢)

٤٣٠ ـ عن عائشة أنّها قالت: قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم وهو في بيتي لمّا حضره الموت: أدعوا لي حبيبي، فدعوت إليه أبابكر فنظر إليه الرّسول فوضع رأسه ثمّ قال: أدعوا لي حبيبي. قلت: ويلكم أدعوا له عليّ بن أبي طالب عليه

٢ـ الإختصاص/ ٢٧٩

٣ـ المجروحين ٢/ ١٣

السَّلَامُ، فَوَاللّٰهِ لَا یُرِیْدُ غَیْرَہٗ، فَلَمَّا رَآہُ فَرَجَ الثَّوْبَ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْهِ ثُمَّ اُدْخَلَهُ فِیْهِ، فَلَمْ یَزَلْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَحْتَضِنُهُ حَتّٰی قُبِضَ وَیَدُہٗ عَلَیْهِ.(۱)

۴۳۱۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ).(۲)

۴۳۲۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ اَحَبُّ الرِّجَالِ اِلَیَّ.(۳)

۴۳۳۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ اَحَبُّ اَهْلِی اِلَیَّ.(۴)

حضرت علی علیہ السلام میرے دوست ہیں

۴۲۶۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے دوست ہیں۔

۴۲۷۔بشیر دھان نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: رسول خداؐ نے جس بیماری میں وفات پائی فرمایا: میرے دوست کو میرے پاس بلائیں (عائشہؓ اور حفصہؓ) دونوں نے اپنے اپنے والد کو بلانے کے لیے آدمی بھیجا جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ ان دونوں پر پڑی تو ان سے اپنا منہ موڑ لیا اس کے بعد فرمایا: میرے دوست کو میرے پاس بلائیں علی علیہ السلام کو بلانے کے لیے آدمی بھیجا جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ ان پر پڑی تو آپؐ ان پر جھک گئے اور باتیں کرنے لگے ، جب علی علیہ السلام خارج ہوئے تو ان دونوں کی ان سے ملاقات ہوئی، پوچھا: آپ کے دوست نے آپؑ سے

۱۔ ارشاد القلوب / ۲۳۴

۲۔ احقاق الحق ۱۵/ ۵۳۰

۳۔ احقاق الحق ۱۵/ ۵۳۲

۴۔ احقاق الحق ۱۵/ ۵۳۳

کیا کہا؟ علی علیہ السلام نے فرمایا: میرے لیے ہزار باب حدیث بیان فرمائی کہ ہر ایک باب سے ہزار باب نکلتے ہیں۔

۴۲۸۔ اُمّ سلمہؓ ہمسرِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہوا ہے انھوں نے کہا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس بیماری میں وفات پائی فرمایا: میرے دوست کو میرے پاس بلائیں' عائشہؓ نے اپنے والد کو بلانے بھیجا۔ جب ان کے والد آئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا منہ پھیر لیا اور فرمایا: میرے دوست کو میرے پاس بلائیں، ابوبکرؓ واپس چلے گئے اور حفصہؓ نے اپنے والد کو بلانے بھیجا، جب ان کے والد آئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا منہ پھیر لیا اور فرمایا: میرے دوست کو میرے پاس بلائیں عمرؓ واپس چلے گئے اور فاطمہ علیہا السلام نے علی علیہ السلام کو بلانے بھیجا۔ جب علی علیہ السلام آئے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لباس ان کو پہنایا فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا کہ علی علیہ السلام نے بتایا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے ہزار حدیث نقل کی یہاں تک کہ میں پسینے میں شرابور ہو گیا اور وہ خود بھی پسینے میں شرابور ہو گئے ان کا پسینہ میرے پسینے میں اور میرا پسینہ ان کے پسینے میں مل گیا۔

۴۲۹۔ عبداللہ بن عمر سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیماری میں فرمایا: میرے بھائی کو میرے پاس بلائیں، پس عمرؓ کو ان کے پاس بلایا گیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے اپنا رخ موڑ لیا اور فرمایا: میرے بھائی کو میرے پاس بلائیں، پس ابوبکرؓ کو آنحضرتؐ کے پاس بلایا گیا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے بھی اپنا رخ موڑ لیا اور دوبارہ فرمایا: میرے بھائی کو میرے پاس بلائیں، پس عثمانؓ کو ان کے پاس بلایا گیا لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے بھی اپنا چہرہ پھیر لیا اس کے بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام کو بلایا گیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لباس ان کو پہنایا اور خود کو ان پر گرا دیا جب علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو کر واپس آئے ان سے پوچھا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کہا؟ فرمایا: مجھے علم کے ایک ہزار باب تعلیم

کیے کہ ہر باب سے ہزار باب نکلتے ہیں۔

۴۳۰۔ عائشہؓ کہتی ہیں: رسولِ خدا ﷺ رحلت کے وقت میرے گھر میں تھے فرمایا: میرے دوست سے کہیں آجائے، میں نے ابوبکرؓ سے آنے کو کہا، پیغمبر ﷺ نے اس کی طرف نگاہ کی اور اپنے سر کو زمین پر رکھا اس کے بعد فرمایا: میرے دوست سے کہیں آجائے میں نے کہا: حیف ہو تم پر! علی بن ابی طالب علیہ السلام کو بلائیں پیغمبرؐ ان کے بغیر کسی اور کو نہیں چاہتے۔ جب علی علیہ السلام آئے تو پیغمبرؐ نے ان کی طرف دیکھا اور جو چادر آپ نے اوڑھی ہوئی تھی علی علیہ السلام کو اس چادر کے نیچے جگہ دی اور ان کو اپنے گلے سے لگایا اور زندگی کے آخری لحات تک اپنے ہاتھ ان سے جدا نہ کیے۔

۴۳۱۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے نزدیک لوگوں میں سے محبوب ترین فرد ہیں۔

۴۳۲۔ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے نزدیک مردوں میں سے محبوب ترین ہیں۔

۴۳۳۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے نزدیک میرے خاندان میں سے محبوب ترین فرد ہیں۔

۱۰۱۔ عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلامُ وَحَدِیثُ الطَّیرِ المَشوِیِّ

۴۳۴۔ حَدَّثَنِی اَنَسُ بنُ مالِکٍ قالَ: اَهدَت اُمُّ اَیمَنَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَیرًا فَقالَ: اَللّٰهُمَّ ائتِنِی بِاَحَبِّ خَلقِکَ اِلَیکَ یَاکُلُ مَعِی مِن هذَا الطَّیرِ، فَدَخَلَ عَلِیُّ بنُ اَبِی طالِبٍ (صَلَواتُ اللهِ عَلَیهِ)، فَقالَ: اَللّٰهُمَّ وَالِیَّ.(۱)

۴۳۵۔ عَن اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِطَیرٍ فَقالَ: اَللّٰهُمَّ ائتِنِی

۱۔ احقاق الحق ۳۵۸/۵، الامام علی ۱۱۳/۲ باختلاف فی موارد

بِأَحَبِّ خَلْقِکَ إِلَیْکَ یَأْکُلُ مَعِی مِنْ هٰذَا الطَّائِرِ، قَالَ :فَجَاءَ عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ عَلَیهِ السَّلَامُ فَقَالَ :اَللّٰهُمَّ إِلَیَّ اَللّٰهُمَّ إِلَیَّ.(۱)

۴۳۶ـ عَنْ أَنَسٍ قَالَ :اُهْدِیَ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَیرٌ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ ائْتِنِیْ بِأَحَبِّ خَلْقِکَ إِلَیْکَ،فَجَاءَ عَلِیٌّ فَأَکَلَ مَعَهٗ.(۲)

۴۳۷ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ :اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کَانَ عِنْدَهٗ طَائِرٌ فَقَالَ :اَللّٰهُمَّ ائْتِنِی بِأَحَبِّ خَلْقِکَ إِلَیْکَ یَأْکُلُ مَعِیَ مِنْ هٰذَا الطَّیْرِ.فَجَاءَ اَبُوبَکْرٍ فَرَدَّهٗ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَرَدَّهٗ ثُمَّ جَاءَ عَلِیٌّ فَاَذِنَ لَهٗ.(۳)

علی علیہ السلام اور مرغ بریاں کی حدیث

۴۳۴ـ انس بن مالک نے حدیث نقل کی ہے کہ ام ایمن نے مرغ بریاں بہ طور ہدیہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدایا! اپنی محبوب ترین ہستی کو میرے پاس بھیج تا کہ وہ میرے ساتھ اس مرغ کو کھائے اسی دوران علی بن ابی طالب علیہ السلام داخل ہوئے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدایا ان کو میرے پاس بھیج۔

۴۳۵ـ انس سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مرغ بریاں لایا گیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدایا اپنی محبوب ترین ہستی کو میرے پاس بھیج تا کہ وہ میرے ساتھ اس مرغ کو کھائے انس کہتا

۱ـ إحقاق الحق ۳۳۲/۵، الصحیح الترمذی ۱۷۰/۱۳ باختلاف فی موارد

۲ـ احقاق الحق ۳۳۶/۵، الطرائف ۷۲/ باختلاف یسیر

۳ـ خصائص امیر المؤمنین للنسائی / ۵۱

ہے اس وقت علی علیہ السلام داخل ہوئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدایا! ان کو میرے پاس بھیج خدایا! ان کو میرے پاس بھیج۔

۴۳۶۔ انس سے نقل ہوا ہے کہ مرغِ بریاں بہ طور ہدیہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا، پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدایا اپنی محبوب ترین ہستی کو میرے پاس بھیج۔ اس وقت علی علیہ السلام آئے اور آنحضرتؐ کے ساتھ کھانا کھایا۔

۴۳۷۔ انس بن مالک کہتے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مرغِ بریاں رکھا ہوا تھا فرمایا: خدایا! اپنی محبوب ترین ہستی کو میرے پاس بھیج تا کہ وہ میرے ساتھ اس مرغ سے کھائے۔ ابوبکر آئے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو واپس لوٹا دیا، اس کے بعد عمر آئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو بھی واپس لوٹا دیا، لیکن جس وقت علی علیہ السلام آئے پیغمبر نے ان کو اجازت دی۔

۱۰۲۔ مَنْزِلَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۴۳۸۔ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَغَضِبَ فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَذْكُرُوْنَ مَنْ لَهُ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ اللّٰهِ كَمَنْزِلَتِيْ، وَمَقَامٌ كَمَقَامِيْ إِلَّا النُّبُوَّةُ.(۱)

۴۳۹۔ بِالْإِسْنَادِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَكَفُّهُ فِيْ كَفِّ عَلِيٍّ وَهُوَ يُقَبِّلُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا مَنْزِلَةُ عَلِيٍّ مِنْكَ؟ قَالَ: إِنَّ مَنْزِلَةَ عَلِيٍّ مِنِّيْ، كَمَنْزِلَتِيْ مِنَ اللّٰهِ.(۲)

۱۔ البحار ۲۷/۱۱۴، فضائل الشیعة / ۲ وملحقات الاحقاق ۲۱/۳۱۹ باختلاف فی موارد

۲۔ المسترشد / ۲۹۳

حضرت علی علیہ السلام کا مقام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں

۴۳۸۔ابن عمر کہتے ہیں: ہم نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علی علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا: پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خفا ہو گئے اور فرمایا: اس گروہ کو کیا ہو گیا ہے کہ ہمیشہ ان کے بارے میں سوال کرتے ہیں جو تمام اوصاف میں نبوت کے علاوہ خدا کے نزدیک؛ منزلت اور مقام کے لحاظ سے میری منزلت اور مقام کی مثل ہیں۔

۴۳۹۔عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ان کا ہاتھ علی علیہ السلام کے ہاتھ میں تھا اور ان کا بوسہ لے رہے تھے میں نے عرض کی: اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! علی علیہ السلام کا مقام آپ کی نظر میں کیسے ہے؟ فرمایا: علی علیہ السلام کی منزلت میری نظر میں ایسے ہے جیسے میری منزلت خدا کی نظر میں ہے۔

۱۰۳ ۔ وَصْفُهُ بِالسِّیَادَةِ

۴۴۰۔قَالَ)النَّبِیُّ(صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وسلّم :عَلِیٌّ سَیِّدُ الْمُؤْمِنِینَ.(۱)

۴۴۱۔قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وسلّم :عَلِیٌّ سَیِّدُ الْأَوْصِیَاءِ .(۲)

۴۴۲۔قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وسلّم :عَلِیٌّ سَیِّدُ الْأَوْلِیَاءِ .(۳)

۱۔الکافی ۱/۳۵۴ ۲۔احقاق الحق ۱۵/۵۸

۳۔ احقاق الحق ۲۵/۴۲

٤٤٣ـ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدمَ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ.(١)

٤٤٤ـ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :"اُدْعُوا لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ" يَعْنِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَسْتَ سَيِّدَ الْعَرَبِ؟ فَقَالَ: " أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ" فَلَمَّا جَاءَ ؛ أَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَأَتَوْهُ .فَقَالَ لَهُمْ :يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلى مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَداً؟ .قَالُوا :بَلى يَا رَسُولَ اللهِ،قَالَ :هٰذَا عَلِيٌّ فَأَحِبُّوهُ بِحُبِّي، وَأَكْرِمُوهُ بِكَرَامَتِي فَإِنَّ جَبْرَئِيلَ أَمَرَنِي بِذٰلِكَ، قُلْتُ لَكُمْ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.(٢)

٤٤٥ـ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ :نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ :هٰذَا خَيْرُ الْأَوَّلِينَ مِنْ أَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرَضِينَ، هٰذَا سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَسَيِّدُ الصِّدِّيقِينَ وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ.(٣)

٤٤٦ـ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ (رحِمَهُ اللهُ) قَالَ :نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ فَقَالَ :سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا وَسَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ.(٤)

٤٤٧ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى الله عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ فَقَالَ :قُلْ لَه :أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا وَسَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ، مَنْ

١ـ المستدرک للحاکم ٣/ ١٢٢

٢ـ حلية الأولياء ١/ ١٠٢

٣ـ اثبات الهداة ٢/ ٢٢٢

٤ـ أمالي المفيد/ ١٩، جواهر المطالب ١/ ١٠٣ والمراجعات/ ١٧٥ باختلاف في موارد

أَحَبَّکَ فَقَدْ أَحَبَّنِیْ وَمَنْ أَبْغَضَکَ فَقَدْ أَبْغَضَنِی.....(۱)

۴۳۸۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَیهِ السَّلَامُ فَقَالَ :أَنْتَ سَیِّدٌ فِی الدُّنْیَا وَسَیِّدٌ فِی الْآخِرَةِ، مَنْ أَحَبَّکَ فَقَدْ أَحَبَّنِیْ، وَحَبِیْبِیْ حَبِیْبُ اللّٰهِ وَمَنْ أَبْغَضَکَ فَقَدْ أَبْغَضَنِیْ وَبَغِیْضِیْ بَغِیْضُ اللّٰهِ، فَالْوَیْلُ لِمَنْ أَبْغَضَکَ بَعْدِیْ.(۲)

۴۳۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ :یَا عَلِیُّ أَنْتَ سَیِّدٌ فِی الدُّنْیَا وَسَیِّدٌ فِی الْآخِرَةِ مَنْ أَحَبَّکَ فَقَدْ أَحَبَّنِیْ وَمَنْ أَحَبَّنِیْ فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰهَ وَمَنْ أَبْغَضَکَ فَقَدْ أَبْغَضَنِیْ وَمَنْ أَبْغَضَنِیْ فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام میں قائدانہ اوصاف

۴۴۰۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام مومنین کے سردار ہیں۔

۴۴۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام اوصیاء کے سردار ہیں۔

۴۴۲۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام اولیاء کے سردار ہیں۔

۴۴۳۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں فرزندانِ آدمؑ کا سردار ہوں اور علی علیہ السلام عرب کے سردار ہیں۔

۱۔ تذکرة الخواص / ۵۲

۲۔ کشف الغمة ۱/ ۹۴، إحقاق الحق ۴/ ۹۳ باختلاف یسیر، المراجعات/ ۱۷۵ باختلاف فی موارد

۳۔ بشارة المصطفی / ۲۰۸، امالی الطوسی ۱/ ۳۱۶

۴۴۴۔ ابن ابی لیلیٰ نے حسنؑ بن علیؑ سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: سَرورِ عَرَب (یعنی علی بن ابی طالب علیہ السلام) سے کہیں میرے پاس آئے عائشہ نے کہا مگر آپ عرب نہیں ہیں؟ فرمایا: میں فرزندانِ آدمؑ کا سرور ہوں اور علی علیہ السلام عرب کے سرور ہیں، پس جس وقت علی علیہ السلام آئے ان کو انصار کے پاس بھیجا، انصار آئے، پیغمبر ﷺ نے ان سے فرمایا: اے انصار کا گروہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کو ایک چیز کی رہنمائی کروں اگر اس سے تمسک کیا تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے انہوں نے کہا: جی ہاں اے رسولِ خدا! پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا: وہ علیؑ ہیں انہیں میری محبت کی خاطر دوست رکھیں، اور میری کرامت کی خاطر ان کا احترام کریں لہٰذا جبرئیل نے مجھے حکم دیا ہے کہ اسے خداوندِ بزرگ کی طرف سے آپ کو بتاؤں۔

۴۴۵۔ ابوذر کہتے ہیں: پیغمبر ﷺ نے علی بن ابی طالب علیہ السلام پر نگاہ کی اور فرمایا: یہ اہلِ آسمان اور زمین والوں میں سے بہترین رہنما ہیں، یہ اوصیاء کے سرور اور پچوں اور پرہیزگاروں کے امام ہیں۔

۴۴۶۔ عبداللہ بن عباس سے نقل ہوا ہے کہ اس نے کہا: پیغمبر ﷺ نے علی علیہ السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا: یہ دنیا اور آخرت میں لوگوں کے سرور ہیں۔

۴۴۷۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے اس نے کہا: رسولِ خدا ﷺ نے مجھے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے پاس بھیجا اور فرمایا: ان سے کہو تم اس دنیا اور آخرت میں سردار ہو، جو تمہیں دوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا ہے اور جو تمہارے ساتھ دشمنی کرے گا اس نے میرے ساتھ دشمنی کی ہے۔

۴۴۸۔ ابن عباس کہتے ہیں: رسولِ خدا ﷺ نے علی علیہ السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا: آپ دنیا

اور آخرت میں سردار ہیں، جو آپ کو دوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا ہے اور میرا دوست خدا کا دوست ہے اور جو آپ سے دشمنی کرے گا اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ افسوس ہے ان پر جو میرے بعد آپ سے دشمنی کریں گے۔

۴۴۹۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم اس دنیا اور آخرت میں سردار ہو، جو تمہیں دوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا اور جو تم سے دشمنی کرے گا اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جو مجھ سے دشمنی کرے گا اس نے خدا کے ساتھ دشمنی کی ہے۔

۱۰۳۔ مَنْ أُولِي الْأَمْرِ؟

۴۵۰۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ: الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ.(۱)

۴۵۱۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَرَفْنَا اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَمَنْ أُولُوا الْأَمْرِ الَّذِينَ قَرَنَ اللَّهُ طَاعَتَهُمْ بِطَاعَتِكَ؟ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: هُمْ خُلَفَائِي يَا جَابِرُ وَأَئِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ (مِنْ) بَعْدِي أَوَّلُهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي

۱۔ کمال الدین / ۲۲۲

طَالِبٍ، ثُمَّ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الْمَعْرُوفُ فِي التَّوْرَاةِ بِالْبَاقِرِ وَسَتُدْرِكُهُ يَا جَابِرُ، فَإِذَا لَقِيتَهُ فَاقْرَئْهُ مِنِّي السَّلَامَ، ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى، ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ سَمِيِّي وَكَنِيِّي حُجَّةُ اللهِ فِي أَرْضِهِ، وَبَقِيَّتُهُ فِي عِبَادِهِ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، ذَاكَ الَّذِي يَفْتَحُ اللّٰهُ تَعَالَى ذِكْرَهُ عَلَى يَدَيْهِ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، ذَاكَ الَّذِي يَغِيبُ عَنْ شِيعَتِهِ وَأَوْلِيَائِهِ غَيْبَةً لَا يَثْبُتُ فِيهَا عَلَى الْقَوْلِ بِإِمَامَتِهِ إِلَّا مَنِ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ.....(۱)

اُولی الامر کون ہیں

۴۵۰۔ ابو بصیر سے نقل ہوا ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے کلام الٰہی ''اے ایماندارو خدا کی اطاعت کرو اور اس کے رسولؐ کی اور جو تم میں سے صاحبانِ حُکم ہے'' کے بارے میں فرمایا: قیامت کے دن تک صاحبانِ حکم وہ ائمہ علیہم السلام ہیں جو علی علیہ السلام اور فاطمہ علیہا السلام کی اولاد ہیں۔

۴۵۱۔ جابر بن یزید جعفی کہتے ہیں: میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا اس نے کہا: جب یہ آیت یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تو میں نے کہا: اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا اور رسولؐ کو ہم نے پہچان لیا ہے، یہ اُولی الامر جن کی اطاعت کو خدا نے آپ کی اطاعت کے ساتھ ملا دیا ہے یہ کون ہیں؟ فرمایا: اے جابر! وہ میرے بعد

۱۔ کمال الدین / ۲۵۳

میرے جانشین اور مسلمانوں کے پیشوا ہیں اُن میں سے پہلے علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں ان کے بعد حَسَن اور حُسین علیہما السلام ان کے بعد علی بن حسین علیہ السلام اور ان کے بعد محمد بن علی علیہ السلام جو تورات میں باقر معروف ہیں اور تم اے جابر ان کے ساتھ ملاقات کرو گے جس وقت ان کو دیکھنا میرا سلام کہنا، ان کے بعد جعفر بن محمد علیہ السلام ہیں ان کے بعد موسیٰ بن جعفر علیہ السلام اور ان کے بعد علی بن موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بعد محمد بن علی علیہ السلام ان کے بعد علی بن محمد علیہ السلام اور ان کے بعد حسن بن علی علیہ السلام اور ان کے بعد میرے ہم نام ہم کُنیت اور زمین پر خدا کی حُجّت اور اس کی مخلوق میں سے باقی رہنے والے حسنؑ بن علیؑ کے بیٹے محمد مہدی علیہ السلام ہیں، یہ وہ ہستی ہیں جن کے ذریعہ سے خداوند اپنے ذِکر اور حمد کو پوری کائنات میں پھیلائے گا یہ وہ ہیں جو اپنے شیعہ اور اولیاء کی نظروں سے غائب رہیں گے تنہا یہ وہ ہستی ہیں کہ ان پر ایمان کے لئے خداوند نے لوگوں کے دلوں کا امتحان لیا ہے کہ کون ان کے عقیدۂ امامت پر ثابت قدم رہتا ہے۔

۱۰۵۔ دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۴۵۲۔ بِالْإِسْنَادِ، اُمُّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَيْشاً فِيهِمْ عَلِيٌّ، قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ لَاتُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيّاً.(۱)

۴۵۳۔ (فِيْ حَدِيْثٍ) قَالَ (النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ): اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ قَالَ(عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ): فَمَا وَجَدْتُ حَرّاً وَلَا بَرْداً بَعْدَ يَوْمَئِذٍ....(۲)

۱۔ صحیح الترمذی ۱۳/ ۱۷۸، جواهر المطالب ۱/ ۲۴۱ و ذخائر العقبیٰ/ ۹۳ باختلاف یسیر

۲۔ سنن ابن ماجه ۱/ ۵۵، ذخائر العقبی/ ۷۴

علی علیہ السلام کے حق میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعا

۴۵۲۔اُمِ عطیہ کہتی ہیں: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر کو روانہ کیا جن کے درمیان علی علیہ السلام بھی موجود تھے وہ کہتی ہیں: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا جب کہ آنحضرتؐ نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: خدایا! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک علیؑ کو نہ دیکھ لوں۔

۴۵۳۔حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے حق میں دعا کی اور فرمایا: خدایا! سردی اور گرمی کو اس سے دور کر علی علیہ السلام نے فرمایا: اس دن کے بعد میں نے کبھی گرمی اور سردی محسوس نہ کی۔

۱۰۶۔عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلامُ الصِّدِّیقُ الْاَکْبَرُ وَفَارُوقُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

۴۵۴۔ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ :سَمِعْتُ عَلِیاًعَلیهِ السَّلامُ یَقُولُ :أَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَأَخُوْ رَسُوْلِهِ وَأَنَاالصِّدِّیْقُ الْأَکْبَرُ لَایَقُوْلُهَا بَعْدِیْ إِلَّا کَذَّابٌ مُفْتَرٍ، صَلَّیْتُ قَبْلَ النَّاسِ سَبْعَ سِنِیْنَ.(۱)

۴۵۵۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ الصِّدِّیْقُ الْأَکْبَرُ.(۲)

۱۔احقاق الحق ۳/۳۸۶، اعلام الوری / ۱۸۵، کنزالعمال ۱۲۲/۳۱، الغدیر ۳/ ۲۲۱ باختلاف یسیر، سنن ابن ماجه ۱/۵۵، المراجعات / ۸۳باختلاف فی موارد، جامع الاحادیث للسیوطی ۶/ ۲۲۳ باختلاف یسیر

۲۔ احقاق الحق ۱۵/ ۲۸۳

۴۵۶ ـ عَنْ أَبِیْ سخیلَةَ قَالَ :حَجَجْتُ أَنَا وَسَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَمَرَرْنَا بِالرَّبْذَةِ وَجَلَسْنَا إِلَی أَبِیْ ذَرِّ الْغِفَارِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَقَالَ لَنَا :إِنَّهُ سَتَكُوْنُ بَعْدِی فِتْنَةٌ وَلَا بُدَّ مِنْهَا فَعَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَالشَّيْخِ عَلِيِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَالْزَمُوْهُمَا، فَأَشْهَدُ عَلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنِّیْ سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ :عَلِيٌّ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِیْ وَأَوَّلُ مَنْ صَدَّقَنِیْ وَأَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهُوَ الصِّدِّيْقُ الْأَكْبَرُ، وَهُوَ فَارُوْقُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَهُوَ يَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَالُ يَعْسُوْبُ الْمُنَافِقِيْنَ.(۱)

۴۵۷ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :سَتَكُوْنُ مِنْ بَعْدِی فِتْنَةٌ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَالْزَمُوْا عَلِيَّ بْنَ أَبِیْ طَالِبٍ، فَإِنَّهُ الْفَارُوْقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ.(۲)

۴۵۸ ـ عَنْ أَبِيْذَرٍّ وَسَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (قَالَا) :أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ :أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِیْ وَأَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ الصِّدِّيْقُ الْأَكْبَرُ وَفَارُوْقُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَيَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ.(۳)

۴۵۹ ـ بِالْإِسْنَادِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاذَرٍّ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ :أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِیْ وَأَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنْتَ الصِّدِّيْقُ الْأَكْبَرُ وَأَنْتَ الْفَارُوْقُ الْأَعْظَمُ تُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَأَنْتَ يَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَالُ يَعْسُوْبُ الْكَافِرِيْنَ.(۴)

---

۱ ـ امالی الطوسی ۱/ ۱۴۷، فرائد السمطین ۱/ ۳۹ باختلاف یسیر فی بعض الألفاظ

۲ ـ کشف الغمة ۱/ ۱۴۳ ۳ ـ غایة المرام/ ۵۰۵

۴ ـ الیقین/ ۵۱۳ باختلاف فی موارد، اعلام الوری/ ۱۸۵ باختلاف یسیر، تفسیر ابوالفتوح ۱/ ۹ باختلاف فی موارد

علی علیہ السلام اِس امت کے صدّیقِ اکبر اور فارُوقِ اعظم ہیں

۴۵۴۔ عباد بن عبداللہ کہتے ہیں: میں نے علی علیہ السلام سے سنا حضرتؑ نے فرمایا: میں خدا کا بندہ اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں اور میں صدّیقِ اکبر ہوں، میرے بعد جھوٹے اور تہمت لگانے والے کے علاوہ کوئی بھی اس کا دعوا نہیں کرے گا میں نے اوروں سے سات سال پہلے نماز ادا کی۔

۴۵۵۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام صدیق اکبر ہیں۔

۴۵۶۔ ابو سخیلہ کہتے ہیں: میں اور سلمان حج پر گئے جب مقام ربذہ پر پہنچے، ابوذر غفاری کے پاس گئے، ابوذر نے ہم سے کہا: میرے بعد ایک بڑا فتنہ کھڑا ہوگا اور اس کے علاوہ کوئی اور چارہ ہی نہیں، اس وقت آپ خدا کی کتاب اور مرد بزرگ علی بن ابی طالب علیہ السلام ان دونوں کے مدافع اور محافظ رہیں۔ کیونکہ میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گواہ بنا رہا ہوں میں نے خود آنحضرتؐ سے سنا فرمایا: علی علیہ السلام پہلے فرد ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور پہلے فرد ہیں جس نے میری نبوّت کا اقرار کیا۔ اور پہلے فرد ہیں جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کریں گے۔ وہ اس امت کے صدیق اکبر اور فاروق ہیں جو حق اور باطل کو جدا کریں گے اور وہ مؤمنین کے سرور ہیں اور منافقین کے سرور مال اور دولت ہیں۔

۴۵۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد ایک بڑا فتنہ کھڑا ہوگا اس وقت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا ساتھ نہ چھوڑنا چونکہ وہ حق اور باطل کے درمیان جدائی ڈالیں گے۔

۴۵۸۔ابوذر اور سلمان نے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ وہ پہلے شخص ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور پہلے شخص ہیں جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کریں گے۔ یہ اس امت کے صدیقِ اکبر اور فاروق ہیں، اور مومنین کے سرور ہیں۔

۴۵۹۔ابوذر کہتے ہیں: میں نے رسولِ خدا ﷺ سے سنا آنحضرت نے علی علیہ السلام سے فرمایا: آپ پہلے فرد ہیں جو مجھ پر ایمان لائے ہیں آپ پہلے فرد ہوں گے جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کریں گے۔ آپ صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم ہیں کہ حق اور باطل کو جدا کریں گے آپ مؤمنین کے سرور ہیں لیکن کافروں کا سردار مال اور دولت ہے۔

۱۰۷۔عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۴۶۰۔عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَهُ، لَا يَفْتَرِقَانِ حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.(۱)

۴۶۱۔ وَقَالَ(النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ): اَلْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ أَيْنَمَا مَالَ).(۲)

۴۶۲۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ، وَالْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ حَيْثُ كَانَ.(۳)

۴۶۳ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :اَلْحَقُّ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ حَيْثُ دَارَ.(۴)

۱۔جامع الأخبار / ۵۱ ، أنوار الهداية / ۱۳۴، بشارة المصطفى / ۲۰

۲۔ الکافی ۱/ ۳۵۴   ۳۔ جامع الاحادیث للسیوطی ۱۰/ ۳۴۷

۴۔ فرائد السمطین ۱/ ۱۷۷

٢٦٤ـ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ الْحَقَّ مَعَ عَلِيٍّ، وَعَلِيّاً مَعَ الْحَقِّ لَنْ يَزُوْلَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.(١)

٢٦٥ـ مُسْنَدُ أَبِي يَعْلَى عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: مَرَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَقُّ مَعَ ذَا، اَلْحَقُّ مَعَ ذَا.(٢)

٢٦٦ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللهُ عَلِيّاً، اَللّٰهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ.(٣)

٢٦٧ـ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَرَأَيْتُهَا تَبْكِي وَتَذْكُرُ عَلِيّاً وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ وَلَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(٤)

٢٦٨ـ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ! إِنَّ الْحَقَّ مَعَكَ وَالْحَقُّ عَلَى لِسَانِكَ وَفِي قَلْبِكَ وَبَيْنَ عَيْنَيْكَ.(٥)

٢٦٩ـ (فِي حَدِيْثٍ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: اَلْحَقُّ لَنْ

١ـ كشف اليقين / ٢٣٣

٢ـ مناقب آل أبيطالب ٣/ ٦٢، البحار ٣٨/ ٢٨، احقاق الحق ٥/ ٦٣٣

٣ـ فرائد السمطين ١/ ٧٦، الطرائف / ١٠٢، صحيح الترمذی ٢/ ٦٦٢، اثبات الهداة ٢/ ٢٢٨، كشف الغمة ١/ ١٤٧، البحار ٣٨/ ٣٥، المستدرک للحاكم ٣/ ١٢٤

٤ـ احقاق الحق ٥/ ٦٢٣، تاريخ بغداد ١٤/ ٣٢٢، البحار ٣٨/ ٢٩

٥ـ البحار ٣٨/ ٣٢، كشف الغمة ١/ ١٣٦، احقاق الحق ٥/ ٦٣٢، اثبات الهداة ٢/ ٢١٠ باختلاف في موارد

يَزالَ مَعَ عَلِيٍّ، وَعَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ لَنْ يَخْتَلِفا وَلَنْ يَفْتَرِقا.(١)

۲۷۰ـ قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :اَلْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ، وَعَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ يَدُورُ مَعَهُ حَيْثُ ما دارَ.(٢)

۲۷۱ـ عَنِ ابنِ عَبّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قالَ :عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَهُ، وَهُوَ الْإِمامُ وَالْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِى، مَنْ تَمَسَّكَ بِهِ فازَ وَنَجا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ ضَلَّ وَغَوى، يَلِى غُسْلِى وَتَكْفِينِى وَيَقْضِى دَيْنِى وَأَبُو سِبْطَيَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلامُ ....(٣)

۲۷۲ـ عَنْ أَبِى ذَرٍّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قالَتْ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ عَلِيّاً مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَهُ، لَنْ يَزُولا حَتّى يَرِدا عَلَيَّ الْحَوْضَ.(٤)

۲۷۳ـ قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ.(٥)

۲۷۴ـ بِالْإِسْنادِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قالَ لِعَلِيٍّ :أَنْتَ مَعَ الْحَقِّ والْحَقُّ مَعَكَ حَيْثُما دارَ.(٦)

۲۷۵ـ قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)لِعَلِيٍّ :)أَنْتَ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَكَ.(٧)

۱ـ البحار ۳۵/۳۸، احقاق الحق ۶۳۷/۵

۲ـ الشهاب / ۳۳، تفسير ابوالفتوح ۶۱۹/۱، كشف اليقين / ۲۳۳ باختلاف فى موارد

۳ـ اثبات الهداة ۵۷۳/۱

۴ـ البحار ۳۲/۳۸

۵ـ احقاق الحق ۶۳۷/۵

۶ـ احقاق الحق ۶۲۳/۵

۷ـ احقاق الحق ۶۳۳/۵، اثبات الهداة ۲۰۹/۲

۴۷۶۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :قَالَ لِعَلِيٍّ :يَا عَلِيُّ اِسْتُقَاتِلُکَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، وَاَنْتَ عَلَى الْحَقِّ، فَمَنْ لَمْ يَنْصُرْکَ يَوْمَئِذٍ فَلَيْسَ مِنِّيْ.(۱)

۴۷۷۔ فِيْ حَدِيْثٍ عَنْ اَبِيْذَرٍّ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ، وَالْحَقُّ مَعَهٗ وَعَلٰى لِسَانِهٖ، وَالْحَقُّ يَدُوْرُ حَيْثُمَا دَارَ عَلِيٌّ.(۲)

۴۷۸۔ وَعَنْ سَلْمَانَ وَاَبِيْذَرٍّ وَالْمِقْدَادِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :اِنَّ عَلِيًّا مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ كَيْفَمَا دَارَ بِهٖ، فَاِنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِيْ وَاَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهُوَ الصِّدِّيْقُ الْاَكْبَرُ وَالْفَارُوْقُ الْاَعْظَمُ، يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَهُوَ وَصِيِّيْ وَوَزِيْرِيْ وَخَلِيْفَتِيْ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ.(۳)

۴۷۹۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ وَالْحَقُّ يَدُوْرُ حَيْثُمَا دَارَ عَلِيٌّ.(۴)

علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق علی علیہ السلام کے ساتھ ہے

۴۶۰۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ، یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر مجھ سے ملیں گے۔

۱۔ احقاق الحق ۶۳۵/۵ ۲۔ البحار ۲۸/۳۸

۳۔ اثبات الهداة ۴۶/۲، البحار ۳۰/۳۸ باختلاف فی موارد

۴۔ البحار ۲۹/۳۸

۴۶۱۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام جدھر بھی جائیں حق ان کے ساتھ ہے۔

۴۶۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق علی علیہ السلام کے ساتھ ہے، جس جگہ پر بھی ہوں۔

۴۶۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام جہاں کہیں بھی جائیں حق ان کے ساتھ ہوگا۔

۴۶۴۔ اُمِ سلمہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق علی علیہ السلام کے ساتھ ہے یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ حوضِ کوثر کے کنارے مجھ سے ملیں گے۔

۴۶۵۔ ابو یعلیٰ عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدریؓ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: علی بن ابی طالب علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب سے گذرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حق ان کے ساتھ ہے، حق ان کے ساتھ ہے۔

۴۶۶۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا کی رحمت ہو علی علیہ السلام پر، وہ جس جگہ پر بھی ہوں اے خدا حق کو ان کے ساتھ قرار دے۔

۴۶۷۔ ابوذر کا غلام ابو ثابت کہتا ہے: میں اُمِ سلمہ کے قریب سے گذرا دیکھا کہ رو رہی ہیں اور علی علیہ السلام کے بارے میں فرما رہی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق علی علیہ السلام کے ساتھ ہے یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں کہ قیامت کے دن حوضِ کوثر کے کنارے مجھ سے ملیں گے۔

۴۶۸۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یا علی علیہ السلام! حق آپ کے ساتھ

اور آپ کی زبان پر اور قلب اور دو آنکھوں کے درمیان ہے۔

۴۶۹۔ ایک حدیث میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہوا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: حق ہمیشہ علیؑ کے ساتھ ہے اور علی علیہ السلام بھی حق کے ساتھ ہے ان دونوں کا آپس میں اختلاف بھی نہیں ہے اور کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے۔

۴۷۰۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حق علی کے ساتھ اور علیؑ حق کے ساتھ ہے جدھر بھی حق جائے گا علیؑ بھی اس کے ساتھ ساتھ ہوں گے۔

۴۷۱۔ ابن عباس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: علیؑ ہمیشہ حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہوگا وہ میرے بعد میرے جانشین اور پیشوا ہیں جو بھی ان سے تمسک کرے گا وہ کامیاب ہوگا اور رہائی پالے گا اور جو ان سے تمسک نہیں کرے گا وہ گمراہ اور سرگردان ہو جائے گا، وہ میرے غسل اور کفن کو انجام دیں گے اور میرے قرض کو ادا کریں گے، وہ میرے دو نواسوں حسَن اور حُسین علیہما السلام کے باپ ہیں۔

۴۷۲۔ ابوذر سے نقل ہوا ہے کہ اُمّ سلمہ نے کہا: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر مجھ سے ملیں گے۔

۴۷۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق علی علیہ السلام کے ساتھ ہے۔

۴۷۴۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: آپ حق کے ساتھ اور حق جدھر بھی جائے آپ کے ساتھ ہوگا۔

۴۷۵۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: آپ حق کے ساتھ ہیں اور حق بھی آپ کے ساتھ۔

۴۷۶۔عمار یاسر کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یاعلی علیہ السلام! جلد ہی باغیوں کا گروہ آپ کے ساتھ جنگ کرے گا، لیکن آپ حق پر ہیں، جو کوئی بھی اس دن آپ کی مدد نہیں کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

۴۷۷۔ایک حدیث میں ابوذر سے نقل ہوا ہے اس نے کہا: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرت نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کی زبان پر اور ان کے ساتھ ہے اور جہاں کہیں بھی علی علیہ السلام جاتے ہیں حق بھی ان کے ساتھ جاتا ہے۔

۴۷۸۔سلمان، ابوذر اور مقداد سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق بھی ہر وقت ان کے ساتھ ہے چونکہ علی علیہ السلام پہلے فرد ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور پہلے فرد ہوں گے جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کریں گے۔ وہ صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم ہیں جو حق اور باطل کے درمیان جدائی ڈالیں گے اور وہ میرے وصی اور وزیر ہیں اور میرے بعد میری امت کے درمیان میرے جانشین ہوں گے۔

۴۷۹۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق علیؑ کے ساتھ ہے، جہاں کہیں بھی علیؑ جاتے ہیں حق بھی ان کے ساتھ گھومتا ہے۔

۱۰۸۔عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ

۴۸۰۔بِالْإِسْنَادِ، عَنْ ثَابِتٍ مَوْلَى آلِ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مَعَ الْقُرْآنِ، وَالْقُرْآنُ مَعَهُ لَا

يَفْتَرِقَانِ حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.(۱)

۳۸۱۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ.(۲)

۳۸۲۔فِيْ حَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ :وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْقُرْآنِ، وَالْحَقُّ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ وَلَنْ يَفْتَرِقَا؛ حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.(۳)

علی علیہ السلام قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی علیہ السلام کے ساتھ ہے

۳۸۰۔ابوذر کے خاندان کے غلام ثابت نے اُمّ سلمہ سے نقل کیا ہے اس نے کہا: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن ان کے ساتھ ہے یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوضِ کوثر کے کنارے مجھ سے ملاقات کریں گے۔

۳۸۱۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن بھی ان کے

۱۔احقاق الحق ۵/ ۶۲۱، البحار ۳۸/ ۳۵، کشف الیقین / ۲۳۶، کشف الغمة ۱/ ۱۴۸، الطرائف / ۱۰۳ باختلاف یسیر، المستدرک للحاکم ۱۲۴ / ۳ وجامع الاحادیث للسیوطی ۱۰/ ۳۴۷ باختلاف فی موارد

۲۔احقاق الحق ۵/ ۶۴۳

۳۔احقاق الحق ۵/ ۶۲۵، تیسیر المطالب / ۵۵

ساتھ ہے۔

۴۸۲۔ ایک حدیث میں نقل ہوا ہے کہ ام سلمہؓ نے کہا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے رسولِ خدا ﷺ سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام قرآن اور حق کے ساتھ ہیں اور حق اور قرآن علی علیہ السلام کے ساتھ ہیں یہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوضِ کوثر کے کنارے مجھ سے ملیں گے۔

۱۰۹۔ اِنّی تارِکٌ فِیکُم خَلِیفَتَینِ، کِتَابَ اللّٰهِ وَ عَلِیَّ بنَ اَبِی طَالِبٍ

۴۸۳۔ عَن زَیدِ بنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِنِّی تَارِکٌ فِیکُم خَلِیفَتَینِ: کِتَابَ اللّٰهِ وَعَلِیَّ بنَ أَبِیطَالِبٍ، وَهُوَ أَفضَلُ لَکُم مِن کِتَابِ اللّٰهِ، لِأَنَّهُ مُتَرجِمٌ لَکُم مَا فِی کِتَابِ اللّٰهِ.(۱)

میں آپ کے درمیان دو جانشین چھوڑے جا رہا ہوں خدا کی کتاب اور علی علیہ السلام

۴۸۳۔ زید بن ثابت کہتے ہیں: رسول خدا ﷺ نے فرمایا: میں آپ کے درمیان دو جانشین چھوڑے جا رہا ہوں ایک خدا کی کتاب ہے اور دوسرے علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور علی علیہ السلام تمہارے لئے خدا کی کتاب سے بہتر ہیں کیونکہ وہ خدا کی کتاب کے ترجمان ہیں۔

۱۱۰۔ نُزُولُ المَاءِ مِنَ السَّمَاءِ لِعَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ

۴۸۴۔ رَوَى الخَوَارِزمِیُّ بِإِسنَادِهِ إِلَى أَنَسِ بنِ مَالِکٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

۱۔ اثبات الهداة ۲/ ۲۴۲، مائة منقبة / ۱۳۰ باختلاف فی موارد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ :اِمْضِيَا إِلَى عَلِيٍّ -عَلَيْهِ السَّلَامُ -حَتَّى يُحَدِّثَكُمَا بِمَا كَانَ مِنْهُ فِي لَيْلَتِهِ، وَأَنَا عَلَى أَثَرِكُمَا .قَالَ أَنَسٌ :فَمَضَيَا وَمَضَيْتُ مَعَهُمَا، فَاسْتَأْذَنَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ -عَلَيْهِ السَّلَامُ -فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا.

فَقَالَ :يَا أَبَابَكْرٍ اِحَدَثَ شَيْءٌ؟ قَالَ : (لَا) وَمَا حَدَثَ إِلَّا خَيْرٌ .قَالَ :(قَالَ) لِي رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -وَلِعُمَرَ :اِمْضِيَا إِلَى عَلِيٍّ حَتَّى يُحَدِّثَكُمَا بِمَا كَانَ مِنْهُ فِي لَيْلَتِهِ .وَجَاءَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -فَقَالَ :يَا عَلِيُّ اِحَدِّثْهُمَا مَا كَانَ مِنْكَ فِي لَيْلَتِكَ .فَقَالَ :أَسْتَحْيِي، يَا رَسُولَ اللّٰهِ.فَقَالَ :حَدِّثْهُمَا .فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ .فَقَالَ عَلِيٌّ :أَرَدْتُ الْمَاءَ لِلطَّهَارَةِ وَأَصْبَحْتُ وَخِفْتُ أَنْ تَفُوتَنِي الصَّلَاةُ، فَوَجَّهْتُ الْحَسَنَ فِي طَرِيقٍ وَالْحُسَيْنَ فِي طَرِيقٍ فِي طَلَبِ الْمَاءِ فَأَبْطَأَا عَلَيَّ فَأَحْزَنَنِي ذٰلِكَ، فَرَأَيْتُ السَّقْفَ قَدِانْشَقَّ وَنَزَلَ عَلَيَّ مِنْهُ سَطْلٌ مُغَطًّى بِمِنْدِيلٍ.فَلَمَّا صَارَ فِي الْأَرْضِ نَحَّيْتُ الْمِنْدِيلَ عَنْهُ وَإِذَا فِيهِ مَاءٌ فَتَطَهَّرْتُ لِلصَّلَاةِ وَاغْتَسَلْتُ وَصَلَّيْتُ، ثُمَّ ارْتَفَعَ السَّطْلُ وَالْمِنْدِيلُ وَالْتَأَمَ السَّقْفُ .فَقَالَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ- لِعَلِيٍّ -عَلَيْهِ السَّلَامُ -أَمَّا السَّطْلُ فَمِنَ الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الْمَاءُ فَمِنْ نَهْرِ الْكَوْثَرِ، وَأَمَّا الْمِنْدِيلُ فَمِنِ اسْتَبْرَقِ الْجَنَّةِ .مَنْ مِثْلُكَ يَا عَلِيُّ فِي لَيْلَتِكَ وَجِبْرِيلُ -عَلَيْهِ السَّلَامُ- يَخْدِمُكَ؟(١)

---

١ ـ كشف اليقين / ٣٠١، الطرائف / ٨٥، الثاقب للمناقب / ٢٧٢، مناقب على بن ابيطالب للمغازلى / ٩٣ باختلاف فى موارد

علی علیہ السلام کے لئے آسمان سے پانی نازل ہونا

۴۸۴۔ خوارزمی اپنی سند سے اَنَس بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکرؓ اور عمرؓ سے فرمایا: علی علیہ السلام کے پاس جاؤ تا کہ کل رات جوان کے ساتھ واقعہ پیش آیا تمہارے لیے بیان کریں، میں بھی تمہارے پیچھے آرہا ہوں اَنَس کہتے ہیں عمرؓ اور ابوبکرؓ روانہ ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ روانہ ہوا، جس وقت علی علیہ السلام کے گھر پہنچے ان سے داخل ہونے کی اجازت طلب کی حضرت علی علیہ السلام گھر سے باہر آئے اور ابوبکرؓ سے پوچھا آیا کوئی واقعہ پیش آیا ہے؟ ابوبکرؓ نے کہا نہیں، خیر اور خیریت کے علاوہ اور کوئی بات نہیں، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اور عمرؓ سے فرمایا: علی علیہ السلام کے پاس جاؤ تا کہ کل رات جو واقعہ ان کے ساتھ پیش آیا تمہارے لیے بیان کریں، اسی دوران پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچے اور علی علیہ السلام سے فرمایا: جو واقعہ کل آپ کے ساتھ پیش آیا ان کے لیے بیان کردو۔ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی: اے رسولِ خدا بیان کرنے سے مجھے شرم محسوس ہوتی ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کے لیے بیان کردو کیونکہ خدا بھی حق کو بیان کرنے سے شرم وعار نہیں کرتا، علی علیہ السلام نے فرمایا: میں صبح سویرے اٹھ کر طہارت کے لیے گیا پانی موجود نہیں تھا، میں خوف زدہ ہوگیا کہ نماز قضا نہ ہوجائے حَسَن اور حُسین علیہما السلام کو علیحدہ پانی لانے کے لیے بھیجا، انہوں نے دیر کی غم اور خوف نے میرے پورے بدن کو لپیٹ میں لے رکھا تھا، اس وقت میں نے دیکھا کمرے کی چھت میں سوراخ ہوا اور پانی کی بالٹی جو تولیہ میں لپٹی ہوئی تھی میرے لیے اتری، جب بالٹی زمین پر پہنچی، میں نے تولیہ ہٹایا دیکھا کہ بالٹی میں پانی ہے، میں نے اپنے جسم کو دھویا، غسل کیا اور نماز ادا کی اس کے بعد بالٹی اور تولیہ آسمان کی طرف واپس ہوئے اور کمرے کی چھت آپس میں مل گئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: وہ بالٹی بہشت سے اور پانی نہر کوثر اور تولیہ بہشتی لباس سے تھا۔ یا علی علیہ السلام! کل رات آپ جیسا کون تھا کہ جبرئیلؑ نے آپ کی خدمت کی ہے۔

١١١۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُفُوٌ لِفَاطِمَةَ

٣٨٥۔ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ يَقُولُ: أَتَانِي أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَا: لَوْ أَتَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتَ لَهُ فَاطِمَةَ: قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَلَمَّا رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ ثُمَّ قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ وَمَا حَاجَتُكَ؟ قَالَ: فَذَكَرْتُ لَهُ قَرَابَتِي وَقِدَمِي فِي الْإِسْلَامِ وَنُصْرَتِي لَهُ وَجِهَادِي، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ! صَدَقْتَ فَأَنْتَ أَفْضَلُ مِمَّا تَذْكُرُ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَاطِمَةُ تُزَوِّجُنِيهَا؟ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ إِنَّهُ قَدْ ذَكَرَهَا قَبْلَكَ رِجَالٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهَا فَرَأَيْتُ الْكَرَاهَةَ فِي وَجْهِهَا، وَلٰكِنْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى أَخْرُجَ إِلَيْكَ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَقَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ رِدَاءَهُ وَنَزَعَتْ نَعْلَيْهِ وَأَتَتْهُ بِالْوَضُوءِ، فَوَضَّأَتْهُ بِيَدِهَا وَغَسَلَتْ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَعَدَتْ. فَقَالَ لَهَا: يَا فَاطِمَةُ! فَقَالَتْ: لَبَّيْكَ حَاجَتُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ مَنْ قَدْ عَرَفْتِ قَرَابَتَهُ وَفَضْلَهُ وَإِسْلَامَهُ، وَإِنِّي قَدْ سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ يُزَوِّجَكِ خَيْرَ خَلْقِهِ وَأَحَبَّهُمْ إِلَيْهِ، وَقَدْ ذَكَرَتْ مِنْ أَمْرِكِ شَيْئًا فَمَا تَرَيْنَ؟ فَسَكَتَتْ وَلَمْ تُوَلِّ وَجْهَهَا وَلَمْ يَرَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَرَاهَةً فَقَامَ وَهُوَ يَقُولُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ! سُكُوتُهَا إِقْرَارُهَا، فَأَتَاهُ جِبْرَئِيلُ عَلَيهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! زَوِّجْهَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَضِيَهَا لَهُ وَرَضِيَهُ لَهَا. قَالَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ: فَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ أَتَانِي فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ: قُمْ

بِسْمِ اللّٰهِ وَقُلْ :عَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ وَمَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ جَاءَ نِي حِيْنَ أَقْعَدَنِيْ عِنْدَهَاعَلَيْهَا السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ:اَللّٰهُمَّ إِنَّهُمَا أَحَبُّ خَلْقِكَ إِلَيَّ فَأَحِبَّهُمَا وَبَارِكْ فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا وَاجْعَلْ عَلَيْهِمَا مِنْكَ حَافِظًا، وَإِنِّيْ أُعِيْذُهُمَا وَذُرِّيَّتَهُمَا بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.(١)

٣٨٦ـ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا بِبَابِ دَارِهِ وَإِذَا بِفَاطِمَةَ قَدْ أَقْبَلَتْ وَهِيَ حَامِلَةٌ الْحَسَنَ وَهُوَ تَبْكِيْ بُكَاءً شَدِيْدًا فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ :مَا يُبْكِيْكِ لَا أَبْكَى اللّٰهُ عَيْنَكِ؟ ثُمَّ تَنَاوَلَ الْحَسَنَ مِنْ يَدِهَا فَقَالَتْ :يَا أَبَةِ إِنَّ نِسَاءَ قُرَيْشٍ عَيَّرْنَنِيْ وَقُلْنَ زَوَّجَكِ أَبُوْكِ مِنْ فَقِيْرٍ لَا مَالَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَا زَوَّجْتُكِ أَنَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى زَوَّجَكِ مِنَ السَّمَاءِ وَشَهِدَ بِذٰلِكَ جَبْرَئِيْلُ وَمِيكَائِيْلُ وَإِسْرَافِيْلُ، إِعْلَمِيْ يَافَاطِمَةُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اطَّلَعَ إِلَى الْأَرْضِ اطِّلَاعَةً فَاخْتَارَ مِنْهَا أَبَاكِ فَبَعَثَهُ نَبِيًّا ثُمَّ اطَّلَعَ ثَانِيَةً فَاخْتَارَ مِنْهَا مِنَ الْخَلَائِقِ عَلِيًّا بَعْلَكِ فَجَعَلَهُ وَصِيًّا، ثُمَّ زَوَّجَكِ بِهِ مِنْ فَوْقِ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَأَمَرَنِيْ أَنْ أُزَوِّجَكِ بِهِ وَاتَّخَذَهُ وَصِيًّا وَوَزِيْرًا، فَعَلِيٌّ أَشْجَعُ النَّاسِ قَلْبًا وَأَعْلَمُ النَّاسِ عِلْمًا وَأَحْكَمُ النَّاسِ حُكْمًا وَأَقْدَمُ النَّاسِ إِيْمَانًا وَأَسْمَحُهُمْ كَفًّا وَأَحْسَنُهُمْ خُلْقًا....(٢)

٣٨٧ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ ظَبْيَانٍ، عَنْ أَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ :لَوْ لَا أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَلَقَ أَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِفَاطِمَةَ، مَا

---

١ ـ أمالي الطوسي ١/٣٨

٢ ـ احقاق الحق ١٠٦/٣

كَانَ لَهُ كُفُوٌ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِن آدَمَ وَمَنْ دُونَهُ.(۱)

۳۸۸۔ وَرُوِیَ بِسَنَدِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ :لَمَّا زَوَّجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِیّاً مِنْ فَاطِمَةَ؛أَتَتْ قُرَیْشٌ فَقَالُوا :یَا رَسُولَ اللّٰهِ ازَوَّجْتَ فَاطِمَةَ عَلِیّاً بِمَهْرٍ خَسِیسٍ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَازَوَّجْتُ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِیٍّ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ زَوَّجَهَا عِنْدَ شَجَرَةِ طُوبٰی وَحَضَرَ تَزْوِیجَهَا الْمَلَائِکَةُ وَأَمَرَ اللّٰهُ شَجَرَةَ طُوبٰی لَتَنْثُرِیْنَ مَا عَلَیْکِ مِنَ الثِّمَارِ .فَنَثَرَتِ الدُّرَّ وَالْیَاقُوتَ وَالزَّبَرْجَدَ الْأَخْضَرَ....(۲)

۳۸۹۔ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَعَاشِرَ النَّاسِ :إِنَّ عَلِیّاً مِنِّی وَوُلْدَهُ وُلْدِی .وَهُوَ زَوْجُ حَبِیبَتِی أَمْرُهُ أَمْرِی وَنَهْیُهُ نَهْیِی.(۳)

حضرت علی علیہ السلام بی بی فاطمہؑ کے کفو ہیں

۴۸۵۔ ضحاک بن مُزاحم کہتے ہیں میں نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے سنا حضرتؑ نے فرمایا: ابوبکر اور عمر میرے پاس آئے اور کہا: اگر آپؑ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جائیں تو بہتر ہوگا ان سے فاطمہ علیہا السلام کی شادی کے بارے میں بات چیت کرنا، علی علیہ السلام نے فرمایا: میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، جس وقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھا تو مسکراتے ہوئے فرمایا: اے ابوالحسنؑ! کس لیے یہاں آئے ہو اور کیا کہنا چاہتے ہو؟ علی علیہ السلام نے فرمایا: اپنے خاندان کے بارے

۱۔ الکافی ۱/۴۶۱، البحار ۱۰۷/۴۳، جامع احادیث الشیعة ۸۲/۲۰ باختلاف یسیر

۲۔ احقاق الحق ۱۲۵/۱۹

۳۔ روضة الواعظین ۱۰۰/۱

میں اسلام قبول کرنے اور پیغمبر ﷺ کی مدد کرنا اور جہاد میں دوسرے لوگوں سے سبقت لینا ان امور پر ان سے گفتگو ہوئی، پیغمبر ﷺ نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! سچ کہہ رہے ہیں، آپ جو کچھ بھی جہاں کہہ رہے ہیں برتر ہیں۔ میں نے عرض کی: اے رسول خدا ﷺ! آیا فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی میرے ساتھ کریں گے؟ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! آپ سے پہلے کچھ لوگ خواستگاری اور رشتے کے لیے آئے ہیں اس بارے میں فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بات کی لیکن اُن کے چہرے پر میں نے ناگواری کے آثار دیکھے کچھ دیر انتظار کریں، میں واپس آرہا ہوں، پیغمبر ﷺ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس آئے، فاطمہ سلام اللہ علیہا ان کے احترام میں کھڑی ہو گئیں، ان سے عبا لی اور ان کے جوتے اتارے اور ان کے لیے پانی حاضر کیا اور خود اپنے ہاتھ سے ان کے پاؤں دھوئے اور بیٹھ گئیں۔ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ سلام اللہ علیہا! فاطمہ سلام اللہ علیہا نے عرض کی: لبیک یا رسول اللہ! آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام وہ ہیں کہ جن کے خاندان اور فضیلت اور اسلام کو جانتی ہو، میں نے پروردگار سے التجا کی ہے کہ اپنی مخلوق میں سے بہترین فرد کو تمہاری ہمسری کے لیے انتخاب کرے علی علیہ السلام نے تم سے شادی کرنے کی تجویز پیش کی ہے، تمہارا کیا خیال ہے؟ فاطمہ سلام اللہ علیہا خاموش ہو گئیں اور رخ پھیر لیا، پیغمبر ﷺ نے ان کے چہرے پر شرم کے آثار دیکھے کھڑے ہو کر فرمایا: اللہ اکبر! اس کی خاموشی رضامندی کی علامت ہے اسی دوران جبرئیلؑ نازل ہوئے اور فرمایا: اے محمدؐ! اس کی شادی علیؑ کے ساتھ کردو، کیونکہ خداوند اس پر خوش ہے کہ فاطمہؑ علیؑ کے لیے ہو اور علیؑ فاطمہؑ کے لیے علی علیہ السلام فرماتے ہیں اس وقت رسول خدا ﷺ نے میرا عقد فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ساتھ کر دیا۔ میرے قریب آئے اور میرے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا: بسم اللہ کھڑے ہو جاؤ اور کہو:

"عَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ وَمَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ"

اس کے بعد مجھے فاطمہ علیہا السلام کے قریب بٹھایا اور فرمایا: خداوندا! یہ تیری مخلوق کے دو فرد میرے نزدیک محبوب ترین ہیں تو ان دونوں کو دوست رکھ اور ان کی نسل میں برکت عطا فرما اور ان کو اپنی حفاظت میں رکھ میں ان دونوں اور ان کی نسل کو شیطانِ رجیم کے شر سے تیری پناہ میں قرار دے رہا ہوں۔

۴۸۶۔ راوی کہتا ہے میرے باپ نے اپنے والد سے اس نے اپنے اجداد سے خبر دی ہے کہ ایک دن ہم رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آنحضرتؐ کے گھر کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے اچانک فاطمہ علیہا السلام کا وہاں سے گزر ہوا اس وقت حسنؑ کو اٹھایا ہوا تھا اور وہ شدید رو رہے تھے پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا استقبال کیا اور فرمایا: خدا آپ کو نہ رُلائے، کیوں رو رہی ہو؟ اس کے بعد حسنؑ کو ان سے لیا، فاطمہ علیہا السلام نے عرض کی: بابا جان! قریش کی عورتیں مجھے ملامت کرتی ہیں اور کہتی ہیں: تمہارے باپ نے تمہاری شادی ایک ایسے شخص سے کی ہے جو فقیر اور محتاج ہے اس کے پاس کوئی دولت وغیرہ نہیں، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہارا عقد اس کے ساتھ نہیں کیا ہے بلکہ خدا نے آسمان پر اس کو تمہارا شوہر مُنتخب کیا ہے اور اس کے گواہ جبرئیلؑ، میکائیلؑ اور اسرافیلؑ ہیں اے فاطمہؑ! جان لو کہ خدا نے اس زمین پر ایک خاص لُطف کیا ہے اور تمہارے والد کا اس زمین پر انتخاب کیا اور پیغمبر مبعوث کیا اس کے بعد ایک اور عنایت فرمائی، لوگوں میں سے علی علیہ السلام کو جو کہ تمہارے شوہر ہیں انتخاب کیا اور ان کو وصی بنایا اور اس کے بعد سات آسمانوں کی بلندی پر تمہیں ان کے لئے شریکِ حیات انتخاب کیا اور مجھے حکم دیا کہ تمہاری شادی اس سے کر دوں اور ان کو اپنا وصی اور وزیر بناؤں، علی علیہ السلام لوگوں میں سے شجاع ترین، عقل مند اور سمجھ دار ہیں اور سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں وہ سب سے زیادہ مہربان اور بااِخلاص ہیں۔

۴۸۷۔ یونس بن ظبیان کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا حضرتؑ نے فرمایا: اگر خداوند علی علیہ السلام کو فاطمہ علیہا السلام کے لیے خلق نہ کرتا تو آدمؑ سے لے کر دوسرے لوگوں تک اس زمین پر فاطمہ علیہا السلام کے لیے کوئی شوہر اور کفو پیدا نہ ہوتا۔

۴۸۸۔ جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل ہوا ہے کہ: جس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام کی شادی علی علیہ السلام سے کی، قریش پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: فاطمہ علیہا السلام کی شادی تھوڑا سا مہر لے کر علی علیہ السلام سے کردی! پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے فاطمہ علیہا السلام کی شادی علیؑ سے نہیں کی بلکہ خدا نے طُوبیٰ کے درخت کے کنارے علیؑ سے ان کا عقد کیا اور ملائکہ بھی رسم ازدواج میں شریک تھے اور خدا نے طُوبیٰ کے درخت کو حکم دیا کہ وہ پھل اور میوے نچھاور کرے طُوبیٰ کے درخت نے دُرّ اور یاقوت اور زبرجد نچھاور کیے۔

۴۸۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: اے لوگو علی علیہ السلام اور ان کے فرزند مجھ سے ہیں، علی علیہ السلام میری پیاری بیٹی کے شوہر ہیں ان کا فرمان میرا فرمان اور ان کا انکار میرا انکار ہے۔

۱۱۲۔ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَالْجَنَّةُ

۴۹۰۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا مَدِينَةُ الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْجَنَّةَ فَلْيَأْتِهَا مِنْ بَابِهَا.(۱)

۴۹۱۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَنَا مَدِينَةُ الْجَنَّةِ وَأَنْتَ بَابُهَا،

۱۔ أمالي الطوسي ۱۹۰۲، مناقب علي بن ابيطالب / ۸۶

يَا عَلِيُّ! كَذِبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَدْخُلُهَا مِنْ غَيْرِ بَابِهَا.(١)

٣٩٢ ـ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! أَدْخُلُهَا قَبْلَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِنَّكَ صَاحِبُ لِوَائِي فِي الْآخِرَةِ كَمَا إِنَّكَ صَاحِبُ لِوَائِي فِي الدُّنْيَا وَحَامِلُ اللِّوَاءِ هُوَ الْمُتَقَدِّمُ....(٢)

٣٩٣ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا عَلِيُّ! أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ فِي الْجَنَّةِ، أَنْتَ وَأَتْبَاعُكَ يَا عَلِيُّ فِي الْجَنَّةِ.(٣)

٣٩٤ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ضُرِبَتْ لِي قُبَّةٌ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ عَلَى يَمِينِ الْعَرْشِ، وَضُرِبَتْ لِإِبْرَاهِيمَ قُبَّةٌ خَضْرَاءُ عَلَى يَسَارِ الْعَرْشِ، وَضُرِبَتْ فِيمَا بَيْنَنَا لِعَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ بَيْضَاءَ، فَمَا ظَنُّكُمْ بِحَبِيبٍ بَيْنَ خَلِيلَيْنِ؟(٤)

٣٩٥ ـ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا عَلِيُّ! أَنْتَ مَعِي فِي قَصْرِي فِي الْجَنَّةِ مَعَ فَاطِمَةَ بِنْتِي وَهِيَ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَنْتَ رَفِيقِي، ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللهِ "إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ" الْمُتَحَابِّينَ فِي اللهِ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ.(٥)

---

١ ـ امالي الطوسي ١/٣١٥، البحار ٢٠٠/٣٠، الامام على ٢/٢٧٥

٢ ـ علل الشرايع / ١٧٣ ٣ ـ أمالي الطوسي ٥٧ / ١، البحار ١٧٨ / ٧

٤ ـ روضة الواعظين ١/١٢٨، الطرائف / ٧٣، فرائد السمطين ١ / ١٠٣ باختلاف في موارد

٥ ـ البحار ٣٦/٧٢

۴۹۶۔ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ :إِنَّ بَيتَکَ مُقَابِلُ بَيتِي فِي الجَنَّةِ.(۱)

۴۹۷۔ فَاَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ :يَا عَلِيُّ! أَمَا تَرضىٰ أَنْ يَكُونَ مَنزِلُکَ فِي الجَنَّةِ مُقَابِلُ مَنزِلِي؟ فَقَالَ :بَلىٰ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ .قَالَ :فَإِنَّ مَنزِلَکَ فِي الجَنَّةِ مُقَابِلُ مَنزِلِي.(۲)

۴۹۸۔ بِالإِسنَادِ، عَنْ زَينَبَ بِنتِ عَلِيٍّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ :نَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلىٰ عَلِيٍّ فَقَالَ :هٰذَا فِي الجَنَّةِ.(۳)

۴۹۹۔ عَنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ! أَنتَ فِي الجَنَّةِ.(۴)

حضرت علی علیہ السلام اور جنت

۴۹۰۔سعید بن جبیرؒ نے ابن عباس سے اور اس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: میں بہشت کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہیں جو بہشت میں جانا چاہتا ہے تو اس کو اس دروازے سے داخل ہونا چاہیے۔

۱۔ احقاق الحق ۱۸۹/۶

۲۔ المسترشد / ۳۵۳، احقاق الحق ۱۸۷/۶

۳۔احقاق الحق ۲۱۹/۶

۴۔احقاق الحق ۲۱۸/۶

۳۹۱۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں بہشت کا شہر ہوں اور علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہیں جھوٹا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ اس دروازے کے بغیر بہشت میں جائے گا۔

۳۹۲۔ امام حسن علیہ السلام نے اپنے والدِ گرامی علی بن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کہ تم پہلے فرد ہو گے جو جنّت میں جاؤ گے، تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا آپ سے پہلے میں جاؤں گا؟ فرمایا: جی ہاں، جس طرح تم اس دنیا میں میرے علمدار ہو آخرت میں بھی علمدار ہو گے، اور پرچمدار ہمیشہ سب سے آگے ہوتا ہے۔

۳۹۳۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! تم اور تمہارے مددگار بہشت میں ہوں گے تم اور تمہارے پیروکار بھی بہشت میں ہوں گے۔

۳۹۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن آپہنچے گا، تو عرش کی دائیں طرف میرے لیے سرخ یاقوت کا ایک خیمہ نصب کیا جائے گا، اور عرش کی بائیں طرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے ایک سبز خیمہ نصب کیا جائے گا، اور ہمارے درمیان حضرت علی علیہ السلام کے لیے سفید موتیوں کا ایک خیمہ لگایا جائے گا، آپ دو دوستوں کے درمیان ان کی دوستی پر کیا گمان کرتے ہیں؟

۳۹۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! تم اور میری بیٹی فاطمہ علیہا السلام جو اس دنیا اور آخرت میں تمہاری زوجہ ہیں، بہشت میں میرے محل میں میرے ساتھ ہو گے اور تم میرے دوست ہو گے اس کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ''اور یہ باہم ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر اس طرح بیٹھے ہوں گے جیسے بھائی بھائی'' یعنی خدا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کریں گے اور ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔

۳۹۶۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: بہشت میں تمہارا گھر میرے گھر کے آمنے

سامنے ہوگا۔

۴۹۷۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یا علیؑ! کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ بہشت میں تمہارا گھر میرے گھر کے آمنے سامنے ہو؟ علی علیہ السلام نے عرض کی، کیوں نہیں، اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، پیغمبرؐ نے فرمایا: بہشت میں تمہارا گھر میرے گھر کے سامنے ہے۔

۴۹۸۔ حضرت زینب علیہا السلام نے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا: رسولِ خداؐ نے علی علیہ السلام کی طرف نگاہ کی اور فرمایا: یہ بہشت میں ہوں گے۔

۴۹۹۔ ابن عمر سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! تم بہشت میں ہوگے۔

۱۱۳۔ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

۵۰۰۔ بِالإِسْنَادِ فِي حَدِيثٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ! أَنتَ قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ بِمَحَبَّتِكَ يُعْرَفُ الأَبْرَارُ مِنَ الفُجَّارِ وَيُمَيَّزُ بَيْنَ الأَشْرَارِ وَالأَخْيَارِ وَبَيْنَ المُؤْمِنِينَ وَالكُفَّارِ.(۱)

۵۰۱۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ! أَنتَ قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ.(۲)

۱۔ امالی الصدوق / ۴۸

۲۔ تفسیر نور الثقلین ۵/ ۴۳۱

٥٠٢ ـ قَوْلُهُ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ.(١)

٥٠٣ ـ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ أَنْتَ قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، تَقُولُ لِلنَّارِ :هٰذَا لِي وَهٰذَا لَكِ.(٢)

٥٠٤ ـ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ :أَنَا قَسِيمُ النَّارِ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قُلْتُ :هٰذَا لَكِ وَهٰذَا لِي.

عَلِيٌّ حُبُّهُ جُنَّةٌ قَسِيمُ النَّارِ وَالْجَنَّةِ
وَصِيُّ الْمُصْطَفَى حَقّاً إِمَامُ الْإِنْسِ وَالْجِنَّةِ(٣)

٥٠٥ ـ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَأْتِينِي رِضْوَانُ خَازِنُ الْجِنَانِ، وَمَالِكٌ خَازِنُ النِّيرَانِ بِمَفَاتِيحِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَأَقُولُ لَهُمَا :أَنِ اعْطُوا مَفَاتِيحَهُمَا.(٤)

٥٠٦ ـ رُوِيَ عَنْ عَبْدِاللّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَابْنَ عَبَّاسٍ اعَلَيْكَ بِعَلِيٍّ فَإِنَّ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِهِ وَجَنَانِهِ وَإِنَّهُ قُفْلُ الْجَنَّةِ وَقُفْلُ النَّارِ وَمِفْتَاحُهُمَا .بِهِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَبِهِ يَدْخُلُونَ النَّارَ.(٥)

٥٠٧ ـ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ أَنْتَ قَسِيمُ النَّارِ وَالْجَنَّةِ، وَأَنْتَ تَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ وَتُدْخِلُهَا (أَحِبَّاءَكَ -احقاق الحق) بِغَيْرِ

---

١ ـ الاثنا عشرية / ٦١، أمالي الصدوق / ٨١، جامع الاخبار / ١٥
٢ ـ ينابيع المودة / ٨٦ ٣ ـ فرائد السمطين ١/ ٣٢٦
٤ ـ احقاق الحق ٦/ ٢١٠ ٥ ـ احقاق الحق ٦/ ٢١٣

حِساب.(١)

٥٠٨ ـ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ: قالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلامُ: أَنَا قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَالنّارِ أُدْخِلُ أَوْلِيائِي الْجَنَّةَ وَأُدْخِلُ أَعْدائِي النّارَ.(٢)

٥٠٩ ـ فِي حَدِيثٍ فَقامَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلامُ خَطِيباً فَحَمِدَ اللّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قالَ: مَعاشِرَ النّاسِ إِما أَحَبَّنا رَجُلٌ فَدَخَلَ النّارَ، وَما أَبْغَضَنا رَجُلٌ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ. أَنَا قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَالنّارِ، أَقْسِمُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنّارِ هٰذِهِ إِلَى الْجَنَّةِ يَمِيناً وَهٰذِهِ إِلَى النّارِ شِمالاً. أَقُولُ لِجَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيامَةِ: هٰذا لِي وَهٰذا لَكِ حَتّى تَجُوزَ شِيعَتِي عَلَى الصِّراطِ كَالْبَرْقِ الْخاطِفِ وَالرَّعْدِ الْعاصِفِ وَكَالطَّيْرِ الْمُسْرِعِ وَكَالْجَوادِ السّابِقِ.(٣)

٥١٠ ـ وَرَوَى جابِرُ الْجُعْفِيُّ قالَ: أَخْبَرَنِي وَصِيُّ الْأَوْصِياءِ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعائِشَةَ: لا تُؤْذِينِي فِي عَلِيٍّ إِنَّهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ يُقْعِدُهُ اللّهُ غَداً يَوْمَ الْقِيامَةِ عَلَى الصِّراطِ فَيُدْخِلُ أَوْلِياءَهُ الْجَنَّةَ وَأَعْداءَهُ النّارَ.(٤)

٥١١ ـ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْباقِرِ عَلَيْهِ السَّلامُ عَنْ آبائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ بِكَ يا عَلِيُّ إِذا وَقَفْتَ عَلَى شَفِيرِ جَهَنَّمَ وَقَدْ مُدَّ الصِّراطُ وَقِيلَ لِلنّاسِ: جُوزُوا وَقُلْتَ: لِجَهَنَّمَ هٰذا وَهٰذا لَكِ، فَقالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلامُ: يا رَسُولَ اللّهِ وَمَنْ أُولٰئِكَ؟ فَقالَ: أُولٰئِكَ شِيعَتُكَ مَعَكَ حَيْثُ

---

١ ـ عيون اخبار الرضا ٢/ ٢٧، احقاق الحق ٧/ ١٧٢

٢ ـ بصائر الدرجات / ٤١٥

٣ ـ اليقين / ٢٥٧

٣ ـ اعلام الورى / ١٨٩

كُنْتَ.(۱)

۵۱۲ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيْ وَلِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ :أَدْخِلَا الْجَنَّةَ مَنْ أَحَبَّكُمَا وَأَدْخِلَا النَّارَ مَنْ أَبْغَضَكُمَا ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى :أَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ.(۲)

۵۱۳ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَمَرَ اللّٰهُ جَبْرَئِيْلَ أَنْ يَجْلِسَ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَلَا يَدْخُلُهَا إِلَّا مَنْ مَعَهُ بَرَاءَةٌ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام بہشت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والے ہیں

۵۰۰۔حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یاعلیؑ! آپ جنت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والے ہیں تمہاری دوستی کے ذریعہ سے نیکی اور برائی کرنے والوں کی پہچان ہوگی، اور مومنین، کافروں اور بد کردار اور اچھے عمل کرنے والوں کی تشخیص ہوگی۔

۵۰۱۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یاعلیؑ! تم بہشت اور جہنم کو تقسیم کرنے والے ہیں۔

۵۰۲۔ایک اور روایت میں فرمایا: علی علیہ السلام بہشت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہیں۔

۵۰۳۔علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یاعلیؑ! قیامت کے دن تم

۱۔ امالی الطوسی ۱/ ۹۳

۲۔ بشارة المصطفى / ۱۴۴

۳۔ مناقب علی بن ابیطالب / ۱۳۱

بہشت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہو تم دوزخ سے کہو گے یہ میرا ہے اور یہ تیرا ہے۔

۵۰۴۔ علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: میں دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں، جب قیامت آئے گی تو میں آگ سے کہوں گا: یہ میرا ہے اور یہ تیرا ہے۔ (شاعر نے کیا خوب کہا) علیؑ کی دوستی آگ کے مقابلے میں ڈھال ہے، وہ بہشت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہیں، وہی جو مصطفیؐ کے سچے وصی اور انسان اور جنّات کے پیشوا ہیں۔

۵۰۵۔ ابوسعید سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن "رضوان" بہشت کا محافظ، اور "مالک" دوزخ کا محافظ، بہشت اور دوزخ کی چابیاں میرے پاس لے آئیں گے اور میں ان دونوں سے کہوں گا: یہ چابیاں علی علیہ السلام کو دے دیں۔

۵۰۶۔ عبداللہ بن عبّاس کہتے ہیں: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابنِ عباس! علی علیہ السلام کی پیروی کرنا تم پر فرض ہے، کیونکہ ان کے قلب اور زبان پر حق ہے اور وہ بہشت اور دوزخ کا تالا اور چابی ہیں؛ بہشتی ان کے وسیلے اور توسّل سے بہشت میں جائیں گے اور دوزخی ان کے ذریعہ سے دوزخ میں جائیں گے۔

۵۰۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! تم بہشت اور جہنّم کے تقسیم کرنے والے ہو اور تم بہشت کے دروازے کو کھول کر اپنے دوستوں کو بغیر کسی حساب کے بہشت میں داخل کرو گے۔

۵۰۸۔ امام باقر علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ علی علیہ السلام نے فرمایا: میں بہشت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں، اپنے دوستوں کو بہشت میں داخل کروں گا اور دشمنوں کو جہنّم میں۔

۵۰۹۔ ایک حدیث میں نقل ہوا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے کھڑے ہوئے خطبہ پڑھا اور خدا کی حمد وثنا کی، اس وقت فرمایا: اے لوگوں کا گروہ! جو کوئی ہمیں دوست رکھے گا وہ جہنّم میں نہیں

جائے گا، اور جو ہم سے دشمنی رکھے گا وہ بہشت میں نہیں جائے گا۔ میں بہشت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں میں بہشت اور دوزخ کے درمیان کھڑا ہو جاؤں گا اور لوگوں کو تقسیم کروں گا، ان میں سے ایک گروہ کو بہشت میں جو میرے دائیں طرف ہے داخل کروں گا اور ایک گروہ کو دوزخ میں جو میرے بائیں طرف ہے داخل کروں گا میں قیامت کے دن دوزخ سے کہوں گا، یہ مجھ سے ہے اور یہ تجھ سے ہے، میرے شیعہ بجلی کی طرح تیز اور بجلی کی کڑک کی طرح سخت اور تیز رفتار پرندہ اور سبقت لینے والے گھوڑے کی طرح پُل صراط عبور کریں گے۔

۵۱۰۔ جابر جعفی کہتے ہیں: اوصیاء کے وصی نے مجھے اطلاع دی کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عائشہ سے فرمایا: مجھے علیؑ کے بارے میں تکلیف نہ دیا کر، کیونکہ وہ امیر المومنین اور مسلمانوں کے سرور ہیں، اور خداوند قیامت کے دن ان کو پل صراط پر بٹھائے گا اور وہ اپنے دوستوں کو بہشت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں بھیجے گا۔

۵۱۱۔ امام باقر علیہ السلام نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا عَلی علیہ السلام! کس طرح جہنم کے کنارے کھڑے ہو جاؤ گے اور پل صراط پر آ ؤ گے اور لوگوں سے کہا جائے گا گذر جائیں! اور تم جہنم سے کہیں گے یہ میرا ہے اور یہ تیرا ہے؟ علی علیہ السلام نے عرض کی: یَارَسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون ہیں؟ فرمایا: وہ تمہارے شیعہ ہیں آپ جہاں بھی ہوں گے وہ تمہارے ساتھ ہوں گے۔

۵۱۲۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن خداوند مجھ سے اور علی علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہے گا کہ اپنے دوستوں کو جنّت میں اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کرو، اور یہی مطلب ہے گفتارِ خداوند کا ''تم دونوں ہر کافر ستمگر اور طغیان گر کو دوزخ میں ڈال دو''۔

۵۱۳۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن خداوند جبرئیل کو حکم دے گا کہ وہ بہشت کے دروازے پر بیٹھ جائے اور فقط اس کو بہشت میں بھیجے جس کے پاس علی بن ابی طالب علیہ السلام کا پروانہ ہوگا دوزخ کی آگ سے آزادی کا۔

۱۱۴۔ عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ وَحلقَةُ بابِ الْجنةِ

۵۱۴۔قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِیُّ بْنُ أَبی طالِبٍ حَلْقَةٌ مُعَلَّقَةٌ بِبابِ الْجَنَّةِ مَنْ تَعَلَّقَ بِها دَخَلَ الْجَنَّةَ.(۱)

۵۱۵۔رُوِیَ مِنْ طَرِیقِ الْخَطِیبِ فِی الْمَناقِبِ قالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهُ حَلْقَةُ بابِ الْجَنَّةِ مِنْ یاقُوتَةٍ حَمْراءَ عَلی صَفایِحِ الذَّهَبِ فَإِذا دُقَّتِ الْحَلْقَةُ عَلَی الْبابِ؛ طَنَّتْ وَقالَتْ :یا عَلِیُّ یا عَلِیُّ!(۲)

حضرت علی علیہ السلام اور حلقۂ دروازۂ بہشت

۵۱۴۔رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام بہشت کے دروزے پر لگا ہوا حلقہ ہیں، جو بھی اس کو پکڑے گا وہ بہشت میں جائے گا۔

۵۱۵۔مناقب میں خطیب کے ذریعہ سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: بہشت کے دروازہ کا حلقہ سرخ یاقوت سے بنا ہوا ہے جو سونے کے تختوں پر نصب ہے جس وقت دروازے

۱۔فرائد السمطین ۱/۱۸۰، احقاق الحق ۷/۱۶۸

۲۔احقاق الحق ۷/۱۷۶

پر دستک دیتے ہیں تو اس سے آواز بلند ہوتی ہے اور وہ کہتا ہے: یا علی، یا علی!

۱۱۵۔ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ بِمَنزِلَةِ الكَعبَةِ

۵۱۶۔ بِالإسنادِ، عَنِ الصُّنابِحِيِّ، عَن عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أنتَ بِمَنزِلَةِ الكَعبَةِ تُؤتىٰ وَلا تَأتي، فَإن أتاکَ هٰؤلاءِ القَومُ فَسَلَّمُوها إلَيکَ يَعنِي الخِلافَةَ فَاقبَل مِنهُم، وَإن لَم يَأتُوکَ فَلا تَأتِهِم حَتّىٰ يَأتُوکَ.(۱)

۵۱۷۔ قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يا عَلِيُّ أنتَ بِمَنزِلَةِ الكَعبَةِ.(۲)

۵۱۸۔ رُوِيَ عَن أبي ذَرٍّ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ عَلِيٍّ فِيكُم أو قالَ: فِي هٰذِهِ الاُمَّةِ كَمَثَلِ الكَعبَةِ المَشرَفَةِ، (المَستُورَةِ خ ل) النَّظَرُ إلَيها عِبادَةٌ وَالحَجُّ إلَيها فَرِيضَةٌ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام کعبہ کی مثال ہیں

۵۱۶۔ صنابحی علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری مثال کعبہ کی مثال ہے لوگوں کو تمہارے قریب آنا چاہیے نہ یہ کہ تم ان کے پاس جاؤ پس اگر لوگ تمہارے

۱۔ احقاق الحق ۵/۶۳۶، بشارة المصطفیٰ / ۲۷۷ باختلاف فی موارد

۲۔ احقاق الحق ۵/۶۳۷

۳۔ احقاق الحق ۵/۶۳۷، البحار ۳۸/۱۹۹، کشف اليقين / ۲۹۸ باختلاف يسير

پاس آئیں اور تمہاری خلافت کو تسلیم کریں تو قبول کرلو اور اگر تمہارے پاس نہ آئیں تو تم ان کے پاس نہ جانا، یہاں تک کہ وہ تمہارے پاس آئیں۔

۵۱۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! آپ کعبہ کی مثال ہیں۔

۵۱۸۔ ابوذر سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے درمیان علی علیہ السلام کی مثال ایسے ہے (یا اس طرح فرمایا: امت کے درمیان) جیسے کعبہ شریف ہے کہ اس کی طرف دیکھنا عبادت اور حج فرض ہے۔

۱۱۶۔ أَنَا وَأَنْتَ أَبَوَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ

۵۱۹۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَنَا وَعَلِيٌّ أَبَوَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ.(۱)

۵۲۰۔ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: أَنَا وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَبَوَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَلَحَقُّنَا عَلَيْهِمْ أَعْظَمُ مِنْ حَقِّ وَالِدَيْهِمْ فَإِنَّا نُنْقِذُهُمْ إِنْ أَطَاعُوْنَا مِنَ النَّارِ إِلَى دَارِ الْقَرَارِ، وَنُلْحِقُهُمْ مِنَ الْعُبُوْدِيَّةِ بِخِيَارِ الْأَحْرَارِ.(۲)

۵۲۱۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَحَدُ الْوَالِدَيْنِ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْآخَرُ، وَهُمَا عِنْدَ الْمَوْتِ يُعَايِنَانِ.(۳)

۱۔ احقاق الحق ۵۱۸/۱۵

۲۔ البحار ۹/۳۶

۳۔ البحار ۱۳/۳۶

٥٢٢ ـ وَقالَتْ فاطِمَةُ عَلَيْها السَّلامُ :أَبَوا هٰذِهِ الْأُمَّةِ مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ وَسَلامُهُ عَلَيْهِما يُقيمانِ أَوَدَهُما وَيُنْقِذانِهِمْ مِنَ الْعَذابِ الدّائِمِ إِنْ أَطاعُوهُما، وَيُبيحانِهِمُ النَّعيمَ الدّائِمَ إِنْ وافَقُوهُما.(١)

٥٢٣ ـ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَفْضَلُ والِدَيْكُمْ وَأَحَقُّهُما بِشُكْرِكُمْ مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ.(٢)

٥٢٤ ـ وَقالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلامُ :مَنْ رَعىٰ حَقَّ أَبَوَيْهِ الْأَفْضَلَيْنِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلامُ لَمْ يَضُرَّهُ ما ضاعَ مِنْ حَقِّ أَبَوَيْ نَفْسِهِ وَسائِرِ عِبادِ اللّٰهِ، فَإِنَّهُما يُرْضِيانِهِما بِسَعْيِهِما.(٣)

٥٢٥ ـ وَقالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلامُ :مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ أَبَوا هٰذِهِ الْأُمَّةِ، فَطُوبىٰ لِمَنْ كانَ بِحَقِّهِما عارِفاً وَلَهُما فِي كُلِّ أَحْوالِهِ مُطيعاً، يَجْعَلُهُ اللّٰهُ مِنْ أَفْضَلِ سُكّانِ جِنانِهِ وَيُسْعِدُهُ بِكَراماتِهِ وَرِضْوانِهِ.(٤)

٥٢٦ ـ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نَباتَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلامُ (فِي حَديثٍ) قالَ :قالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يا عَلِيُّ أَنَا وَأَنْتَ أَبَوا هٰذِهِ الْأُمَّةِ، فَمَنْ عَقَّنا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، أَنَا وَأَنْتَ أَجيرا هٰذِهِ الْأُمَّةِ فَمَنْ ظَلَمَنا أَجْرَنا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ أَنَا وَأَنْتَ مَوْلَيا هٰذِهِ الْأُمَّةِ فَمَنْ أَبَقَ مِنّا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ.(٥)

٥٢٧ ـ بِالْإِسْنادِ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ :قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

---

١ ـ البحار ٣٦/٩ ٢ ـ البحار ٣٦/٩

٣ـ البحار ٣٦/٩ ٤ـ البحار ٣٦/٩

٥ ـ اثبات الهداة ٢/٢٦

وَآلِهِ وَسَلَّمَ :حَقُّ عَلِيٍّ عَلَى النَّاسِ، حَقِّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ.(١)

٥٢٨ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :حَقُّ عَلِيٍّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ.(٢)

٥٢٩ـ عَنْ جَابِرِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: حَقُّ عَلِيٍّ عَلَى هٰذِهِ الْأُمَّةِ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلَى الْوَلَدِ.(٣)

٥٣٠ـ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ :مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْلَمَ كَيْفَ قَدْرُهُ عِنْدَ اللهِ، فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ قَدْرُ أَبَوَيْهِ الْأَفْضَلَيْنِ عِنْدَهُ :مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ (صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا).(٤)

٥٣١ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَنَا سَيِّدُ مَنْ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَا خَيْرٌ مِنْ جَبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَحَمَلَةِ الْعَرْشِ وَجَمِيعِ مَلَائِكَةِ اللهِ الْمُقَرَّبِينَ وَأَنْبِيَاءِ اللهِ الْمُرْسَلِينَ، وَأَنَا صَاحِبُ الشَّفَاعَةِ وَالْحَوْضِ الشَّرِيفِ، وَأَنَا وَعَلِيٌّ أَبَوَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ مَنْ عَرَفَنَا فَقَدْ عَرَفَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ أَنْكَرَنَا فَقَدْ أَنْكَرَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ عَلِيٍّ سِبْطَا أُمَّتِي، وَسَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَمِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ تِسْعَةُ أَئِمَّةٍ

---

١ ـ البحار ٣٦/ ٥ ، احقاق الحق ٦/ ٤٩٢ باختلاف يسير

٢ ـ مناقب على بن ابيطالب/ ٣٨، بشارة المصطفى/ ٢٦٩، ينابيع المودة/ ١٢٣، امالي الطوسى ١/ ٣٣٣، الشهاب/ ٢٣، كشف اليقين/ ٣٠٠

٣ـ البحار ٣٦/ ٥، احقاق الحق ٦/ ٤٩١، فرائد السمطين ١/ ٢٩٧

٤ـ البحار ٢٣/ ٢٦٠

طاعَتُهُمْ طَاعَتِیْ، وَمَعْصِيَتُهُمْ مَعْصِيَتِیْ، تَاسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ وَمَهْدِيُّهُمْ.(۱)

میں اور آپؐ اس امت کے دو باپ ہیں

۵۱۹۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور علی علیہ السلام اس امت کے دو باپ ہیں۔

۵۲۰۔ علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: میں اور علی بن ابی طالب علیہ السلام اس امت کے دو باپ ہیں اور ان پر ہمارا حق ان کے والدین سے زیادہ ہے، جیسا کہ وہ ہماری اطاعت کرتے ہیں ہم ان کو دوزخ کی آگ سے نجات دیں گے اور ان کو بہشت میں آرام اور سکون مہیا کریں گے اور ہم ان کو غلامی کی قید سے نجات دیں گے اور ان کو بہترین آزادی پانے والوں میں شامل کریں گے۔

۵۲۱۔ معلّیٰ بن خُنَیس کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا حضرتؑ نے فرمایا: رسول اللہؐ نے فرمایا: میں ان دو باپ میں سے ایک باپ ہوں اور علی بن ابی طالب علیہ السلام دوسرے باپ ہیں اور موت کے وقت سب ان دو باپ کو دیکھیں گے۔

۵۲۲۔ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام اس امت کے دو باپ ہیں جو کافی لوگوں کو راہِ راست پر لائیں گے، اگر وہ ان دونوں کی اطاعت کریں تو عذاب ابدی سے نجات دلائیں گے اور اگر ان دونوں کی حمایت کریں گے تو وہ دائمی نعمت ان کے اختیار میں دیں گے۔

۵۲۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کے بہترین والدین اور احسان و شکر گزاری

۱۔ کمال الدین / ۲۶۱

کے لائق محمدؐ اور علیؑ ہیں۔

۵۲۴۔ جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام کے حقوق کی رعایت کرتا ہے گا جو اس کے بہترین باپ ہیں تو اس کا اپنے ماں اور باپ یا خدا کے بندوں کا حق ضائع کرنا اس کے لیے اِس قدر نقصان دِہ نہیں ہے کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام کوشش کریں گے کہ ان کو راضی کریں۔

۵۲۵۔ حسن بن علی علیہما السلام نے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام اس امت کے دو باپ ہیں خوش نصیب ہے وہ شخص جو ان دونوں کے حق کو پہچانے اور ہر وقت ان کی پیروی کرے اگر اس طرح ہوگا، تو خدا اس کو بہشت میں رہنے والے بہترین لوگوں میں سے قرار دے گا اور اس کو اپنی بخشش اور رضایت کے ذریعہ سعادت مند بنائے گا۔

۵۲۶۔ اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں، ایک حدیث میں علی علیہ السلام نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: یا علیؑ! میں اور تم اس امت کے دو باپ ہیں جو ہماری نافرمانی کرے گا اس پر خدا کی لعنت ہوگی، میں اور تم اس امت کے دو اجیر ہیں جو ہماری اجرت نہیں دے گا اس پر خدا کی لعنت ہوگی، میں آپ اس امت کے دو مولا ہیں، جو ہم سے دوری کرے گا اس پر خدا کی لعنت ہوگی۔

۵۲۷۔ علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کا حق لوگوں پر ایسے ہے جیسے باپ کا اپنی اولاد پر۔

۵۲۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کا حق مسلمانوں پر ایسے ہے جیسے والد کا اپنے فرزند پر۔

۵۲۹۔ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کا حق اس

امت پر ایسے ہے جیسے باپ کا بیٹے پر۔

۵۳۰۔ محمد بن علی علیہ السلام نے فرمایا: جو خدا کے نزدیک اپنے مقام کو جاننا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام جو اس کے بہترین باپ ہیں' ان کے نزدیک دیکھے کہ اس کا مقام کیسے ہے۔

۵۳۱۔ حضرت ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں خدا کی مخلوق کا سردار ہوں اور جبرئیلؑ و میکائیلؑ اور اسرافیلؑ اور عرش کو اٹھانے والے اور خدا کے تمام مقترب ملائکہ اور مرسل پیغمبروں سے افضل ہوں۔ میں شفاعت اور حوضِ کوثر کا مالک ہوں' میں اور علیؑ اس امت کے دو باپ ہیں، جس نے ہم کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا، اور جس نے ہمیں نہیں پہچانا اس نے خدا کو نہیں پہچانا، حَسَن اور حُسین علیہما السلام میری امت کے سبط اور بہشت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے نو امام ہیں، ان کی اطاعت میری اطاعت اور ان کی نافرمانی میری نافرمانی ہے ان میں سے نہم قائم اور مہدیؑ ہے۔

۱۱۷۔ مِنْ خَصَائِصِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۵۳۲۔ وَمِنْهَا مَا رَوَاهُ عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِالْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ هَاشِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِيهِ عُبَيْدِاللهِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَقُومَ لَا يَأْخُذُهُ بِيَدِهِ غَيْرُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ كَانُوا يَعْرِفُونَ ذٰلِكَ لَهُ فَلَا يَأْخُذُ

بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ أَحَدٌ غَيْرُهُ.(۱)

۵۳۳۔ وَقَالَ الحمانِيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ: كَانَ إِذَا جَلَسَ اِتَّكَأَ عَلَى عَلِيٍّ وَإِذَاقَامَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ.(۲)

۵۳۴۔ لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَأْسُهُ فِيْ حِجْرِ عَلِيٍّ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام کی خاصیتیں

۵۳۲۔ عباد بن یعقوب اور یحییٰ بن عبدالحمید کہتے ہیں: علی بن ہاشم نے محمد بن عبداللہ اس نے اپنے والد عبیداللہ بن رافع اس نے اپنے جدّ ابورافع سے ہمارے لیے حدیث بیان کی کہ: رسولِ خداؐ جس وقت بیٹھنے اور اٹھنے کا ارادہ کرتے تھے تو علی علیہ السلام کے علاوہ کوئی بھی ان کے ہاتھ کو نہیں پکڑتا تھا اور اس کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب اصحاب جانتے تھے اسی وجہ سے علی کے علاوہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ کو نہیں پکڑتے تھے۔

۵۳۳۔ حمانی اپنی حدیث میں کہتے ہیں: جس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھتے تھے تو علی علیہ السلام کا سہارا لیتے تھے اور جس وقت اٹھتے تھے تب بھی علی علیہ السلام کا سہارا لیتے تھے۔

۵۳۴۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ رحلت کے وقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک علی علیہ السلام

۱۔ إعلام الورىٰ / ۱۸۹، حلية الأبرار ۱/ ۲۳۳ باختلاف فی موارد

۲۔ إعلام الورىٰ / ۱۸۹، حلية الابرار ۱/ ۲۳۳

۳۔ احقاق الحق ۱۸/ ۱۸۶

کے دامن میں تھا۔

۱۱۸ ۔ تولّی تجہیزَ النّبیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

۵۳۵ ۔ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ بِلَالٍ، سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ :أَوْصٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ أَنْ لَّا یُغَسِّلَہٗ أَحَدٌ غَیْرِیْ، فَإِنَّہٗ لَایَرٰی أَحَدٌ عَوْرَتِیْ إِلَّا طُمِسَتْ عَیْنَاہُ، قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ :فَکَانَ الْعَبَّاسُ وَأُسَامَةُ یُنَاوِلَانِیَ الْمَاءَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ .قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ :فَمَا تَنَاوَلْتُ عُضْوًا إِلَّا کَأَنَّہٗ یُقَلِّبُہٗ مَعِیَ ثَلَاثُوْنَ رَجُلًا حَتّٰی فَرَغْتُ مِنْ غُسْلِہٖ.(۱)

۵۳۶ ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :یَا عَلِیُّ أَنْتَ تُغَسِّلُ جُثَّتِیْ وَتُؤَدِّیْ وَتُوَارِیْنِیْ فِیْ حُفْرَتِیْ وَتَفِیْ بِذِمَّتِیْ، وَأَنْتَ صَاحِبُ لِوَائِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ.(۲)

۵۳۷ ۔ عَنْ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ أَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ قَالَ :أَوْصَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَلِیًّا عَلَیْہِ السَّلَامُ أَنْ یُغَسِّلَہٗ، فَقَالَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ :یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أَخْشٰی أَنْ لَّا أُطِیْقَ ذٰلِکَ قَالَ :إِنَّکَ سَتُعَانُ عَلَیْہِ قَالَ :فَقَالَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ :فَوَاللّٰہِ مَا أَرَدْتُ أَنْ أُقَلِّبَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عُضْوًا إِلَّا قُلِبَ لِیْ.(۳)

۵۳۸ ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ یَرَانِیْ مُجَرَّدًا إِلَّا عَلِیٌّ.(۴)

---

۱ ۔ احقاق الحق ۷/ ۳۰　　۲ ۔ احقاق الحق ۱۵/ ۵۵۱

۳ ۔ فضائل الخمسة ۳/ ۳۸

۴ ۔ احقاق الحق ۷/ ۳۳

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تجہیز میں علی علیہ السلام کی ذمہ داری

۵۳۵۔ یزید بن بلال کہتے ہیں: کہ میں نے علیؑ سے سنا حضرت نے فرمایا: رسولِ خداؐ نے وصیت کی کہ میرے علاوہ کوئی اور ان کو غسل نہ دے اور فرمایا: جو میری عورتین کو دیکھے گا وہ دونوں آنکھوں سے نابینا ہوگا، علی علیہ السلام نے فرمایا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیتے وقت، عباس اور اُسامہ میرے ہاتھ میں پانی پکڑاتے رہے اور میں کپڑے کے نیچے سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن مبارک کو غسل دیتا رہا، اور بدن کے جس حصہ کو بھی دھویا گویا کہ تیس مرد بدن کو حرکت دینے میں میری مدد کرتے رہے، یہاں تک کہ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دینے سے فارغ ہوا۔

۵۳۶۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یَا عَلِیُّ! تم میرے بدن کو غسل دو گے اور میرا قرض ادا کرو گے اور مجھے قبر میں داخل کرو گے اور جو کچھ میرے ذمہ ہے اس کی وفا کرو گے، تم اس دنیا اور آخرت میں میرے پرچمدار ہو۔

۵۳۷۔ حُسین بن علی علیہ السلام اپنے والد اور اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو وصیت کی کہ ان کو غسل دیں علی علیہ السلام نے عرض کی اے رسولِ خداؐ! مجھے اس کام پر قدرت نہ رکھنے کا خوف ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تمہاری مدد کریں گے"، اس لیے علی علیہ السلام سے نقل ہوا کہ حضرتؑ نے فرمایا: خدا کی قسم میں بدن کے جس حصہ کو بھی حرکت دینا چاہتا تھا وہ خود بخود گھوم جاتا تھا۔

۵۳۸۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کے علاوہ کسی پر گوارا نہیں کہ وہ میرے بدن کو

دیکھیے۔

۱۱۹۔عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ صَاحِبُ اللِّوَاءِ

۵۳۹۔قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ صَاحِبُ لِوَائِي.(۱)

۵۴۰۔قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ صَاحِبُ لِوَاءِ الْحَمْدِ.(۲)

۵۴۱۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ الرَّايَةَ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ ابْنُ عِشْرِينَ سَنَةً.(۳)

۵۴۲۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :كَانَتْ رَايَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ فِي الْمَوَاقِفِ كُلِّهَا يَوْمَ بَدْرٍ وَيَوْمَ أُحُدٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ وَيَوْمَ الْأَحْزَابِ وَيَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَكَانَتْ رَايَةُ الْأَنْصَارِ مَعَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا، وَيَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَايَةُ الْمُهَاجِرِينَ مَعَ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ.(۴)

۵۴۳۔وَفِي حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ يَحْمِلُ رَايَتَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟قَالَ :مَنْ عَسَى أَنْ يَحْمِلَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ كَانَ يَحْمِلُهَا فِي الدُّنْيَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.(۵)

۱۔احقاق الحق ۱۵/ ۵۴۴ — ۲۔ احقاق الحق ۱۵/ ۵۵۸

۳۔المستدرک للحاکم ۳/ ۱۱۱، الامام علیؑ ۱/ ۱۵۹، احقاق الحق ۱۸/ ۴۲ باختلاف یسیر

۴۔إعلام الوری/ ۱۹۱، احقاق الحق ۱۸/ ۴۳ بنقیصة

۵۔المسترشد/ ۳۳۴

۵۳۴ ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ :قِيْلَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ صَاحِبُ لِوَائِکَ فِی الْآخِرَةِ؟ قَالَ :صَاحِبُ لِوَائِیْ فِی الْآخِرَةِ صَاحِبُ لِوَائِیْ فِی الدُّنیا، عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَیهِ السَّلَامُ .(۱)

۵۳۵ ـ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَکْوَعِ قَالَ :بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَبَابَکْرٍ بِرَایَتِهِ وَکَانَتْ بَیْضَاءَ، فِیْمَا قَالَ ابْنُ هِشَامٍ إِلٰی بَعْضِ حُصُوْنِ خَیْبَرَ فَقَاتَلَ فَرَجَعَ وَلَمْ یَکُ فَتْحٌ وَقَدْ جَهِدَ، ثُمَّ بَعَثَ بَعْدَ الْغَدِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَاتَلَ ثُمَّ رَجَعَ وَلَمْ یَکُ فَتْحٌ وَقَدْ جَهِدَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَأُعْطِیَنَّ الرَّایَةَ غَدًا رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیْهِ لَیْسَ بِفَرَّارٍ قَالَ :یَقُوْلُ سَلَمَةُ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا (صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْه) وَهُوَ أَرْمَدُ فَتَفَلَ فِیْ عَیْنَیْهِ ثُمَّ قَالَ :خُذْهٰذِهِ الرَّایَةَ فَامْضِ بِهَا حَتّٰی یَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَیْکَ.....(۲)

حضرت علی علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمدار

۵۳۹ ـ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے علمدار ہیں۔

۵۴۰ ـ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حمد وثنا کے علمدار ہیں۔

۵۴۱ ـ ابن عباس کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگِ بدر میں پرچم علی علیہ السلام کے جو اس وقت بیس سال کے تھے ۔ سپرد کیا۔

۱۔ کشف الیقین / ۳۰۴، مناقب علی بن ابیطالب / ۲۰۰ باختلاف فی موارد

۲۔ إحقاق الحق ۵/ ۴۱۶، جامع الاحادیث للسیوطی ۱۶/ ۲۴۳ باختلاف فی موارد

۵۴۲۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ تمام جنگوں میں، مثل جنگِ اُحد، حُنین، احزاب اور فتحِ مکّہ میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عَلَم علی علیہ السلام کے ہاتھ میں تھا، اور انصار کا پرچم ان تمام جنگوں میں اور فتحِ مکّہ میں سعد بن عُبادہ کے ہاتھ میں تھا اور مُہاجرین کا پرچم بھی علی علیہ السلام کے پاس تھا۔

۵۴۳۔ حدیث میں جابر بن سَمُرَہ سے نقل ہوا ہے کہ: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا، قیامت کے دن آپ کا عَلَم کون اپنے ہاتھ میں لے گا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کے علاوہ جو اس دنیا میں میرے علمدار ہیں قیامت کے دن کون میرے پرچم کو اٹھائے گا۔

۵۴۴۔ جابر بن سَمُرَہ کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا کہ قیامت کے دن آپ کے عَلَمدار کون ہیں؟ فرمایا: آخرت میں میرے علمدار وہی ہیں جو اس دنیا میں میرے عَلَمدار ہیں وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۵۴۵۔ سَلَمَہ بن عمرو بن اَکوَع سے نقل ہوا ہے کہ اس نے کہا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر کو اپنے پرچم کے ساتھ، کہا جاتا ہے کہ اس کا رنگ سفید تھا، خیبر کے قلعوں میں سے ایک قلعہ پر بھیجا، ابوبکر نے جنگ کی اور واپس لوٹ آیا کافی کوشش کرنے کے باوجود کامیاب نہ ہوسکا، اس کے دوسرے دن عمر بن خطاب کو بھیجا اس نے بھی جنگ کی اور واپس لوٹ آیا جتنی بھی کوشش اور تلاش کی کامیابی حاصل نہ ہوئی، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں کل عَلَم اُس کو دوں گا جسے خدا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوست رکھتے ہیں، وہ کبھی بھی بھاگنے والے نہیں اور خدا نے بھی فتح اس کے ہاتھ میں قرار دی ہے۔ سلمہ کہتی ہے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو بلایا اس وقت علی علیہ السلام آنکھ کے درد میں مبتلا تھے آنحضرتؐ نے لُعابِ دہن ان کی آنکھ میں ڈالا اور فرمایا: اس پرچم کو لے کر چلیں تا کہ خدا کامیابی اور فتح کو آپ کے ہاتھ میں قرار دے۔

١٢٠ ـ عليٌّ عليه السَّلامُ وحديثُ الرَّايةِ

٥٣٦ ـ عن ابن عُمَرَ عن عُمَرَ بن الخطَّاب قال: قالَ رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وآله وسلّم: لأُعطِيَنَّ الرّايةَ غداً رجُلاً يُحبُّ اللهَ ورسولَهُ ويُحبُّهُ اللهُ ورسولُهُ كرّاراً غيرَ فرّارٍ يفتحُ اللهُ عليه، جبرئيلُ عن يمينِهِ وميكائيلُ عن يسارِهِ، فباتَ النّاسُ متشوّقينَ، فلمّا أصبحَ قالَ: أينَ عليٌّ؟ قالوا: يا رسولَ اللهِ ما يُبصِرُ، قالَ: ائتوني به. فلمّا أُتِيَ بهِ قالَ النبيُّ صلّى اللهُ عليهِ وآلهِ وسلّم: أُدنُ منّي، فدنا منهُ، فتفلَ في عينيهِ ومسحَها بيدِهِ فقامَ عليٌّ من بينِ يديهِ كأنّهُ لم يرمُدْ.(١)

٥٣٧ ـ قالَ رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وآلهِ وسلّم: لأُعطِيَنَّ الرّايةَ غداً رجُلاً كرّاراً غيرَ فرّارٍ يُحبُّ اللهَ ورسولَهُ ويُحبُّهُ اللهُ ورسولُهُ يفتحُ اللهُ على يديهِ.(٢)

٥٣٨ ـ ... فقالَ صلّى اللهُ عليهِ وآلهِ وسلّم: لأُعطِيَنَّ الرّايةَ غداً رجُلاً يُحبُّ اللهَ ورسولَهُ ويُحبُّهُ اللهُ ورسولُهُ، كرّاراً غيرَ فرّارٍ يأخُذُها عنوةً وفي روايةٍ: يأخُذُها بحقِّها، وفي روايةٍ: لا يرجعُ حتّى يفتحَ اللهُ على يدِهِ.

البخاري ومسلم أنّه قال: لمّا قالَ النبيُّ صلّى اللهُ عليهِ وآلهِ وسلّم حديثَ الرّايةِ باتَ النّاسُ يذكرونَ ليلتَهم أيُّهم يُعطاها، فلمّا أصبحَ الصُّبحُ غدَوا على رسولِ اللهِ كلُّهم يرجو أن يُعطاها، فقالَ: أينَ عليُّ بنُ أبي طالبٍ عليهِ السّلامُ؟ فقيلَ: هوَ

---

١ ـ احقاق الحق ٥/ ٣٧٠، كنز العمال ١٣/ ١٢٣ باختلاف يسير

٢ ـ احقاق الحق ٥/ ٣١٥، حلية الأولياء ١/ ١٠١، صحيح مسلم ١٥/ ١٧٦ باختلاف في موارد

يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ :فقَالَ :فَأَرْسِلُوْا إِلَيْهِ، فأُتِيَ بِهِ فَتَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرءَ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ.(١)

٥٤٩ ـ عن النبيّ صلى الله عليه و آله وسلم أنه قال يوم خيبر :لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غدا رَجُلا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسولَه،وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ لَيْسَ بِفَرَّارٍ، يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلى يَدَيْهِ، ثُمّ دَعا بِعَلِي وَهُوَ أَرْمَدُ، فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ،وَأَعْطاهُ الرَّايَةَ....(٢)

٥٥٠ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ -أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ -غَدًا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ -أَوْ قَالَ :يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ -يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوْهُ، فَقَالُوْا :هٰذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.(٣)

٥٥١ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ إِلى رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَيَفْتَحُ اللّٰهُ بِيَدِهِ .فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُهُ، فَدَفَعَهَا إِلىٰ عَلِيٍّ.(١)

---

١ ـ البحار ٨٥/٣١، التاج ٢٩٣/٣، صحيح البخارى ١٣٠/٣، نور الابصار ٩٠/ و صحيح مسلم١٥/ ١٧٦ باختلاف فى موارد

٢ ـ الاستيعاب ١٠٩٩/٣، صحيح الترمذى ١٣/ ١٧٢ باختلاف فى موارد

٣ ـ صحيح البخارى ١٤١/٣.

١ ـ خصائص امير المؤمنين للنسائى / ٥١

علی علیہ السلام اور حدیثِ عَلَم

۵۴۶۔ ابن عمر نے عمر بن خطابؓ سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کل میں عَلَم ایک ایسے مرد کے ہاتھ میں دوں گا جو خدا اور اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور اس کا پیغمبر بھی اس کو دوست رکھتے ہیں۔ وہ دشمن کا مقابلہ کرے گا اور ہرگز فرار بھی نہیں کرے گا اور خداوند نے کامیابی کو اس کے ہاتھ میں قرار دیا ہے۔ جبرئیلؑ اس کی دائیں طرف اور میکائیلؑ بائیں طرف ہوں گے، بس لوگوں نے بڑے شوق اور اشتیاق کے ساتھ پوری رات گذاری صبح سویرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ کہاں ہیں؟ کہا گیا: یارسول اللہؐ! علیؑ کی آنکھ میں درد ہے، فرمایا: ان کو میرے پاس لے آئیں: جس وقت علی علیہ السلام آئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: میرے قریب آؤ: حضرت علی علیہ السلام قریب آئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لُعابِ دہن ان کی آنکھ میں ڈالا اور اس کو صاف کیا علیؑ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب سے ایسی حالت میں اٹھے گویا کہ ان کی آنکھ میں درد ہی نہیں تھا۔

۵۴۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کل میں عَلَم اس مرد کے ہاتھ میں دوں گا جو دشمن کا مقابلہ کرے گا اور میدان نہیں چھوڑے گا وہ خدا اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور اس کا پیغمبر بھی اسے دوست رکھتے ہیں خدا کامیابی کو اس کے ہاتھ میں عطا کرے گا۔

۵۴۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کل میں عَلَم اس مرد کو دوں گا جو خدا اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور اس کا پیغمبر بھی اسے دوست رکھتے ہیں وہ دشمن کا مقابلہ کرے گا اور ہرگز فرار نہیں کرے گا، اور پرچم کو بڑے کمال اور فروتنی سے حاصل کرے گا اور روایت میں نقل ہوا ہے کہ عَلَم کو حق سے لے گا اور دوسری روایت میں نقل ہوا ہے کہ اُس وقت تک واپس نہیں آئے گا جب

تک خدا اس کے ذریعہ سے کامیابی عطا نہیں کرے گا، بخاری اور مسلم میں بھی نقل ہوا ہے کہ پیغمبرِ اکرم ﷺ کی کلام کے بعد لوگ اس فکر میں تھے کہ آیا کل یہ عَلَم ہم میں سے کس کو دیا جائے گا پوری رات بیدار رہے صبح سویرے پیغمبر ﷺ کے پاس آئے اور سب کی خواہش یہی تھی کہ عَلَم ان کو دیا جائے پیغمبرِ اکرم ﷺ نے پوچھا علی بن ابی طالب علیہ السلام کہاں ہیں؟ کہا گیا: ان کی آنکھوں میں درد ہے فرمایا: کسی کو ان کو بلانے کے لیے بھیجیں۔ علی علیہ السلام تشریف لائے پس پیغمبر ﷺ نے لُعابِ دہن ان کی آنکھوں میں ڈالا اور دعا فرمائی۔ علی علیہ السلام شفایاب ہو گئے اس وقت پیغمبر ﷺ نے علم ان کو عطا کیا۔

۵۴۹۔ پیغمبر ﷺ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے جنگِ خَیبَر میں فرمایا: کل میں پرچم ایک ایسے مرد کو دوں گا جو خدا اور اس کے پیغمبر ﷺ کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور اس کا پیغمبرؐ بھی اسے دوست رکھتے ہیں وہ کبھی بھی فرار نہیں کرے گا اور خدا اس کے وسیلے سے کامیابی اور فتح عطا کرے گا۔ اس وقت علی علیہ السلام کو بُلایا، علی علیہ السلام کی آنکھ میں درد ہو رہا تھا پیغمبر ﷺ نے لُعابِ دہن ان کی آنکھوں میں لگایا اور عَلَم ان کو عطا کیا۔

۵۵۰۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: میں کل عَلَم اس کو دوں گا (یا مجھ سے وہ عَلَم لے گا) کہ خدا اور اس کا رسولؐ اسے دوست رکھتے ہیں (یا فرمایا: وہ خدا اور اس کے رسولؐ کو دوست رکھتا ہے) اور خدا اسے کامیابی عطا کرے گا۔ حاضرینِ مجلس کہتے ہیں دوسرے دن علی علیہ السلام تشریف لائے اور ہمیں ان کے آنے کی امید نہیں تھی سب نے کہا: علی علیہ السلام آئے پس پیغمبر ﷺ نے عَلَم ان کے سپرد کیا اور خدا نے ان کو کامیابی عطا کی۔

۵۵۱۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: کل میں عَلَم اسے سپرد کروں گا جو خدا اور اس کے رسولؐ کو

دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسولؐ بھی اسے دوست رکھتے ہیں اور خدا ان کو کامیابی عطا فرمائے گا اس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب اصحاب نے سر اٹھا کر دیکھا تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علَم علی علیہ السلام کے حوالے کیا۔

۱۲۱ ۔ شُجاعَةُ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ وَاَوسِمَتُهُ الحَربِيَّةُ

۵۵۲ ۔ وَكانَ (عَلِيّاً) عَلَيهِ السَّلامُ يَقولُ :وَاللّٰهِ لَو تَظاهَرَتِ العَرَبُ عَلىٰ قِتالي لَما وَلَّيتُ عَنها، وَلَو أَمكَنَتِ الفُرَصُ مِن رِقابِها؛ لَسارَعتُ إِلَيها.(۱)

۵۵۳ ۔ عَن عَبدِالرَّحمٰنِ بنِ حاطِبٍ :كانَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ إذا أَرادَ القِتالَ هَلَّلَ وَكَبَّرَ ثُمَّ قالَ:

أَيُّ يَومٍ مِنَ المَوتِ أَفِرُّ يَومَ ما قُدِّرَ أَم يَومَ قُدِرَ؟(۲)

۵۵۴ ۔ ... لَمّا دَعا عَمرُو بنُ عَبدِوَدٍّ إِلَى البِرازِ يَومَ الخَندَقِ وَلَم يُجِبهُ أَحَدٌ قالَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ :جُعِلتُ فِداكَ يا رَسولَ اللّٰهِ أَتَأذَنُ لي؟ قالَ :إِنَّهُ عَمرُو بنُ عَبدِوَدٍّ، قالَ :أَنا عَلِيُّ بنُ أَبي طالِبٍ، فَخَرَجَ إِلَيهِ فَقَتَلَهُ.....(۳)

۵۵۵ ۔ وَرَوَى الطَّبرِسِيُّ أَيضاً أَحاديثَ فِي وَقعَةِ الخَندَقِ، وَفيها :أَنَّ عَلِيّاً عَلَيهِ السَّلامُ قَتَلَ عَمرَو ابنَ عَبدِوَدٍّ كانَ يَعُدُّ بِأَلفِ فارِسٍ بَعدَ ما دَعا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَقالَ :اَللّٰهُمَّ احفَظهُ مِن بَينِ يَدَيهِ وَمِن خَلفِهِ وَعَن يَمينِهِ وَعَن شِمالِهِ وَمِن

---

۱ ۔ بهج الصباغة ۱/ ۶۷، سفينة البحار ۱/ ۶۹۰، نهج السعادة ۳/ ۳۷ باختلاف يسير

۲ ۔ بهج الصباغة ۷/ ۲۰ ۳ ۔ سفينة البحار ۸/ ۳۰۲

فَوْقِ رَأْسِهِ وَمِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ.(١)

٥٥٦ ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي اللّهُ عَنهُ قَالَ :لَمّا بَرَزَ عَلِيٌّ إلى عَمْرِو بْنِ عَبْدِوُدّ قَالَ النَّبيُّ صَلَّى اللّهُ عليه وَآلِهِ وَسَلَّمَ :بَرَزَ الإيمَانُ كُلُّهُ إلَى الشِّرْكِ كُلِّهِ فَلَمّا قَتَلَهُ؛ قَالَ لَهُ أَبْشِرْ يَا عَلِيُّ فَلَوْ وُزِنَ عَمَلُكَ الْيَوْمَ بِعَمَلِ أُمَّتِي لَرَجَحَ عَمَلُكَ بِعَمَلِهِمْ.(٢)

٥٥٧ ـ إنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمّا أَذِنَ لِعَلِيّ عَليهِ السَّلامُ فِي لِقَاءِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِوُدٍّ وَخَرَجَ إِلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :بَرَزَ الإيمَانُ كُلُّهُ إِلَى الشِّرْكِ كُلِّهِ.(٣)

٥٥٨ ـ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّهُ عَنهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ضَرْبَةُ عَلِيّ فِي يَوْمِ الْخَنْدَقِ أَفْضَلُ مِنْ أَعْمَالِ أُمَّتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.(٤)

٥٥٩ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عليه وَآلِهِ وسلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :لَمُبَارَزَةُ عَلِيّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لِعَمْرِو بْنِ عَبْدِوُدٍّ يَوْمَ الْخَنْدَقِ أَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ أُمَّتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.(٥)

٥٦٠ ـ وَرُوِيَ عَنْ جعفر بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ :يَا أَبَا الْحَسَنِ لَوْ وُضِعَ إِيمَانُ الْخَلائِقِ وَأَعْمَالُهُمْ فِي كَفَّةٍ وَوُضِعَ عَمَلُكَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي كَفَّةٍ أُخْرَى لَرَجَحَ عَمَلُكَ عَلَى جَمِيعِ الْخَلائِقِ، وَاللّهُ تعالى بَاهَى بِكَ يَوْمَ أُحُدٍ مَلائِكَتَهُ الْمُقَرَّبِينَ، وَرَفَعَ الْحِجَابَ مِنَ السَّمَاءِ، وَأَشْرَقَتْ بِكَ الْجَنَّةُ وَمَا فِيهَا.

---

١ ـ اثبات الهداة ١/ ٣٥٣ ٢ ـ ينابيع المودة / ٩٣

٣ ـ الطرائف / ٦٠، البحار ٣٩/ ١ باختلاف يسير

٤ ـ ينابيع المودة / ٩٥، احقاق الحق ٦/ ٥

٥ ـ البحار ٩٦/٤١، كشف الغمة ١/ ١٥٠، الطرائف / ٦٠، بهج الصباغة ٣/ ١٥٠ باختلاف يسير

وَابْتَهِجْ بِفِعْلِكَ الْعَالَمُونَ وَإِنَّ اللهَ تَعالى يُعَوِّضُكَ بِذلِكَ الْيَوْمِ ما يَغْبِطُكَ بِهِ كُلُّ نَبِيٍّ وَرَسُولٍ وَصِدِّيقٍ وَشَهِيدٍ.(١)

٥٦١ ـ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قالَ :قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : ما بَعَثْتُ عَلِيّاً فِي سَرِيَّةٍ إلّا رَأَيْتُ جَبْرَئِيلَ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكائِيلَ عَنْ يَسارِهِ وَالسَّحابَةُ تُظِلُّهُ حَتّى يَرْزُقَهُ اللهُ الظَّفَرَ.(٢)

٥٦٢ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَنَّهُ قالَ :لَضَرْبَةُ عَلِيٍّ لِعَمْرٍو تُعادِلُ عِبادَةَ الثَّقَلَيْنِ.(٣)

٥٦٣ ـ قالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلامُ :نادى مَلَكٌ مِنَ السَّماءِ يَوْمَ بَدْرٍ يُقالُ لَهُ رِضْوانُ :لاسَيْفَ إلّا ذُوالْفَقارِ وَلا فَتى إلّا عَلِيٌّ.(٤)

٥٦٤ ـ بِالْإِسْنادِ، عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ قالَ :قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَعْطانِي رَبِّي ذَاالْفَقارِ (إنَّ اللهَ تَبارَكَ وَتَعالى أَعْطانِي ذَاالْفَقارِ خ ل) قالَ يا مُحَمَّدُ، خُذْهُ وَأَعْطِهِ خَيْرَ أَهْلِ الْأَرْضِ .فَقُلْتُ:مَنْ ذلِكَ يا رَبِّ؟ قالَ :خَلِيفَتِي فِي الْأَرْضِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طالِبٍ عَلَيْهِ السَّلامُ.(٥)

---

١ ـ حلية الأبرار ١/٣٠٧

٢ ـ كشف الغمة ١/١٧٦، البحار ٣٩/٩٥ باختلاف في موارد

٣ ـ مصابيح الأنوار ٢/٢٥٣، الحكم الزاهرة ٢/١٢٨

٤ ـ روضة الواعظين ١/١٢٨، البحار ٢٠/٨٦ باختلاف يسير في بعض الألفاظ

٥ ـ اليقين / ٢١٦

جنگ میں علی علیہ السلام کی شجاعت اور افتخار آمیز کلمات

۵۵۲۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم اگر عرب جنگ میں پوری طاقت کے ساتھ میرے مقابلے میں کھڑے ہو جائیں تو میں کبھی بھی پیٹھ نہیں دکھاؤں گا اور اگر مجھے موقع ملا تو ان کی گردنیں اڑانے کے لیے ان پر حملہ کروں گا۔

۵۵۳۔ عبدالرحمن بن حاطب کہتے ہیں: جس وقت علی علیہ السلام جنگ کا ارادہ کرتے تھے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور تکبیر کہتے تھے اور فرماتے تھے: کس دن میں موت سے بھاگ سکتا ہوں؟ آیا اس دن کہ میری موت مقدّر نہیں ہوئی یا اس دن کہ میری موت مقدّر بنی؟

۵۵۴۔ نقل ہوا ہے کہ: جس وقت جنگِ خندق میں عَمرو بن عَبدِوُدّ نے جنگ کا مطالبہ کیا تو کسی نے بھی اس کو جواب نہ دیا، علی علیہ السلام نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آیا مجھے اجازت دیں گے؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ عَمرو بن عَبدِوُدّ ہے۔ علی علیہ السلام نے کہا: میں بھی علی بن ابی طالب علیہ السلام ہوں بس اس کی طرف بڑھے اور اس کو واصلِ جہنّم کیا۔

۵۵۵۔ طبرسی نے خندق کے واقعہ کے بارے میں روایت نقل کی کہ علی علیہ السلام نے اس عَمرو بن عَبدِوُدّ کو قتل کیا جو ایک ہزار سوار کے برابر تھا یہ واقعہ جب پیش آیا تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے لیے دعا کی اور فرمایا: خداوندا! اس کے آگے پیچھے دائیں اور بائیں سر سے لے کر قدموں تک اس کی حفاظت فرما۔

۵۵۶۔ ابن مسعود سے نقل ہوا اس نے کہا: جس وقت علی علیہ السلام عَمرو بن عَبدِوُدّ کے مقابلے

کے لیے روانہ ہوئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کُل کا کُل ایمان کُل کُفر کے مقابلے میں جارہا ہے اور جس وقت علی علیہ السلام نے اس کو واصلِ جہنم کیا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: یا علیؑ! تمہیں مبارک ہو، تمہارے اس عمل کا امت کے اعمال سے وزن کیا جائے تو تمہارا عمل سب سے زیادہ بھاری ہوگا۔

۵۵۷۔ جس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو عمرو بن عبدِوَدّ سے مقابلہ کرنے کی اجازت دی اور علی علیہ السلام اس کی طرف روانہ ہوئے، فرمایا: پُورا ایمان پُورے کفر کے مقابلے میں ظاہر ہوگیا ہے۔

۵۵۸۔ حُذَیفہ سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنگِ خندق میں علی علیہ السلام کی ایک ضرب قیامت تک میری امت کے تمام اعمال سے افضل ہے۔

۵۵۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کا جنگِ خندق میں عمرو بن عبدِوَدّ سے جنگ کرنا قیامت تک میری امت کے تمام اعمال سے افضل ہے۔

۵۶۰۔ جعفرؑ بن محمدؑ نے اپنے والدِ گرامی سے حضرتؑ نے اپنے والد علیؑ بن حسینؑ سے اور علیؑ بن حسینؑ نے اپنے والدِ گرامی امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: اے ابوالحسنؑ! اگر تمام مخلوق کے ایمان اور اعمال کو ترازو کے ایک پلڑے میں اور جنگِ اُحد میں تمہارے عمل کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو تمہارا عمل مخلوق کے تمام اعمال سے افضل ہوگا، اور خداوندِ مُتعال نے اپنے مقرّب ملائکہ کے ساتھ جنگِ اُحد میں آپ پر افتخار کیا ہے اور آسمان سے پردہ ہٹادیا بہشت اور اس میں تمام چیزوں کو تمہارے وسیلہ سے نورانی کردیا، اور عقل مند تمہارے عمل سے خوشحال ہیں، اور خداوند اس دن کے بدلے میں تمہیں ایسی چیز عطا

کرے گا کہ ہر پیغمبر اور رسول اور صدّیق اور شہید اس کے آرزومند ہوں گے۔

۵۶۱۔ عبداللہ بن مسعود سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے کبھی بھی علیؑ کو لشکر کا سردار بنا کر نہیں بھیجا مگر یہ کہ جبرئیلؑ ان کی دائیں طرف اور میکائیل کو ان کی بائیں طرف دیکھتا تھا اور بادل ان پر سایہ کرتے تھے یہاں تک کہ خدا کامیابی ان کو نصیب کرتا۔

۵۶۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کا عمرو کو ایک ضرب لگانا جنّ و اِنس کی عبادت کے برابر ہے۔

۵۶۳۔ جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا: جنگِ بدر میں ایک فرشتہ نے جس کا نام رضوان تھا آسمان سے صدا بلند کی: ذُوالفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں اور علی علیہ السلام کے علاوہ کوئی شجاع اور جوان مرد نہیں۔

۵۶۴۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پروردگار نے مجھے ذُوالفقار عطا کی اور فرمایا: یا محمدؐ! اس کو لے لو اور زمین پر لوگوں میں سے بہترین فرد کو دے دو میں نے کہا: پروردگارا اس زمین پر لوگوں میں سے بہترین فرد کون ہے؟ فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام جو اس زمین پر میرا جانشین ہے۔

۱۲۲۔ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَفْتَحُ بَابَ خَيْبَرَ

۵۶۵۔ وَرُوِيَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :فِي رِسَالَتِهِ إِلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ :وَاللَّهِ مَا قَلَعْتُ بَابَ خَيْبَرَ بِقُوَّةٍ جَسَدِيَّةٍ، وَلَا بِحَرَكَةٍ غِذَائِيَّةٍ لَكِنِّي أُيِّدْتُ بِقُوَّةٍ مَلَكُوتِيَّةٍ، وَنَفْسٍ بِنُورِ رَبِّهَا مُضِيئَةٍ، وَأَنَا مِنْ أَحْمَدَ كَالضَّوْءِ مِنَ الضَّوْءِ، وَاللَّهِ لَوْ تَظَاهَرَتِ الْعَرَبُ عَلَى قِتَالِي، لَمَا وَلَّيْتُ وَلَوْ أَمْكَنَتْنِي الْفُرْصَةُ مِنْ رِقَابِهَا لَمَا بَقِيَتْ، وَمَنْ

لَمْ يُبَالِ مَتٰى حَتْفُهُ عَلَيْهِ سَاقِطٌ فَجَنَانُهُ فِي الْمُلِمَّاتِ رَابِطٌ.(۱)

۵۶۶ - جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللهِ :إِنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتّٰى صَعِدَ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ فَفَتَحُوهَا.(۲)

۵۶۷ - ظ اِبْنُ جَرِيْرِ الطَّبَرِيُّ صَاحِبُ الْمُسْتَرْشِدِ :إِنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَمَلَ بَابَ خَيْبَرَ بِشِمَالِهِ وَهُوَ أَرْبَعَةُ أَذْرُعٍ فِي خَمْسَةِ أَشْبَارٍ عُمقًا حَجَرًا صَلْدًا دُوْنَ يَمِيْنِهِ فَأَثَّرَ فِيْهِ أَصَابِعُهُ وَحَمَلَهُ بِغَيْرِ مِقْبَضٍ يَتَتَرَّسُ بِهِ فَضَارَبَ الْأَقْرَانَ بِسَيْفِهِ حَتّٰى هَجَمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ زَجَّهُ مِنْ وَرَائِهِ أَرْبَعِيْنَ ذِرَاعًا.(۳)

۵۶۸ - وَفِي رِوَايَةٍ :إِنَّهُ كَانَ طُوْلُ الْبَابِ خَمْسَةَ عَشَرَ ذِرَاعًا، وَعَرْضُ الْخَنْدَقِ عَشَرَةُ أَذْرُعٍ فَوَضَعَ جَانِبًا عَلٰى طَرَفِ الْخَنْدَقِ وَضَبَطَ بِيَدِهِ جَانِبًا حَتّٰى عَبَرَ عَلَيْهِ الْعَسْكَرُ وَكَانُوا ثَمَانِيَةَ آلَافٍ وَسَبْعَمِائَةِ رَجُلٍ وَفِيْهِمْ مَنْ كَانَ يَتَرَدَّدُ وَيَخِفُّ عَلَيْهِ.(۴)

علی علیہ السلام اور فتح خیبر

۵۶۵۔ امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے حضرت نے جو خط سُہیل بن حُنیف کو لکھا اس خط میں فرمایا: خُدا کی قسم! میں نے دروازۂ خیبر کو اپنی جسمانی طاقت سے نہیں اکھاڑا اور نہ ہی غذا کی طاقت

۱۔ حلیة الابرار ۱/۳۱۴، روضة الواعظین ۱/۱۲۷

۲۔حلیة الأبرار ۱/۳۱۵

۳۔حلیة الأبرار ۱/۳۱۵

۴۔حلیة الابرار ۱/۳۱۵

سے بلکہ عالمِ ملکوتی اور رُوحانی قدرت سے اور خداوند کے نور سے میری تائید ہوئی ہے۔ اور میری احمدِ مصطفیٰ ﷺ سے نسبت ایسے ہے جیسے نور کی نور سے، خدا کی قسم! اگر عرب لوگ پوری طاقت سے میرے مقابلے کے لیے میدانِ جنگ میں آجائیں تو میں پیٹھ نہیں دکھاؤں گا اور اگر ان پر مسلّط ہونے کی فرصت ملی تو ان میں سے کسی کو بھی باقی نہیں چھوڑوں گا، ہاں اگر کسی کو یہ خوف نہ ہو کہ کس وقت موت آئے گی تو اس کا دل حالات اور واقعات سے مضبوط ہوتا ہے۔

۵۶۶۔ جابر بن عبداللہ کہتے ہیں: جنگِ خیبر کے دن علی علیہ السلام نے خیبر کے دروازے کو اپنے ہاتھ سے اٹھایا یہاں تک کہ مسلمان قلعۂ خیبر پر چڑھ گئے اور خیبر کو فتح کیا۔

۵۶۷۔ ابنِ جریر طبری صاحبِ مُسترشد سے نقل ہوا ہے کہ: خیبر کا دروازہ جو چار گز اور پانچ بالشت موٹا اور خالص پتھر سے بنا ہوا تھا حضرت علی علیہ السلام نے اس کو اپنے بائیں ہاتھ سے اس طرح اٹھایا کہ اس پر آپ کی انگلیوں کے نشان پڑ گئے اور وہ دروازہ جو بغیر کنڈے کے تھا اس کو اٹھا کر اپنی ڈھال بنایا اور دشمنوں پر وار کیے اس کے بعد دروازے کو اپنی پشت سے چار گز دور پھینک دیا۔

۵۶۸۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ خیبر کے دروازے کی لمبائی پندرہ گز تھی اور خندق کی چوڑائی دس گز تھی اور علی علیہ السلام نے دروازے کے ایک حصے کو خندق پر رکھا اور دوسرے حصے کو ہاتھ پر اٹھایا یہاں تک کہ لشکر اس کے اوپر سے گذرا اور لشکر کی تعداد آٹھ ہزار سات سو افراد پر مشتمل تھی اور ان میں پیدل اور سوار سبھی موجود تھے۔

۱۲۳ ۔ عَدَدُ جِراحاتِ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ وَحُزنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَهُ

۵۶۹۔ الاِختِصاصُ: ذَكَرُوا سَبعِينَ خَصلَةً مُجتَمِعَةً فِي أَميرِ المُؤمِنِينَ عَلَيهِ

السَّلامُ :تَرَكَ الشِّكايَةِفِي مَوضِعِ أَلَمِ الجِراحَةِ وَكِتمانَ ما وُجِدَ فِي جَسَدِهِ مِنْ أَثَرِ الجِراحاتِ مِنْ قَرْنِهِ إلى قَدَمِهِ،وَكانَتْ أَلْفَ جِراحَةٍ فِي سَبِيلِ اللّهِ، وَقالُوا :اِنْصَرَفَ أَمِيرُالمُؤمِنِينَ عَلَيهِ السَّلامُ مِنْ أُحُدٍ وَبِهِ ثَمانُونَ جِراحَةً يُدْخَلُ الفَتائِلُ مِنْ مَوضِعٍ وَيَخْرُجُ مِنْ مَوضِعٍ، فَدَخَلَ عَلَيهِ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عائِداًوَهُوَ مِثلُ المُضغَةِ عَلى نُطْعٍ، فَلَمّا رَآهُ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَكَى، ...وَشَكَتا المَرأَتانِ، اَيِ الجَرّاحَتانِ، إلى رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ما يَلْقَى وَقالَتا :يا رَسُولَ اللّهِ قَدْ خَشِينا عَلَيهِ مِمّا تُدخَلُ الفَتائِلُ فِي مَوضِعِ الجِراحاتِ مِنْ مَوضِعٍ إلى مَوضِعٍ وَكِتمانُهُ ما يَجِدُ مِنَ الأَلَمِ، قالَ :فَعُدَّما بِهِ مِنْ أَثَرِ الجِراحاتِ عِندَ خُرُوجِهِ مِنَ الدُّنيا فَكانَتْ أَلْفَ جِراحَةٍ مِنْ قَرْنِهِ إلى قَدَمِهِ.(١)

٥٧٠ ـ وَعَنْ أَنَسٍ قالَ :أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ يَومَئِذٍ يَعْنِي يَومَ أُحُدٍ، وَعَلَيهِ نَيِّفٌ وَسِتُّونَ جِراحَةً مِنْ طَعْنَةٍ وَضَربَةٍ وَرَمْيَةٍ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُها وَهِيَ تَلْتَئِمُ بِإذْنِ اللّهِ كَأَنْ لَمْ تَكُنْ.(٢)

٥٧١ ـ عَنْ أَبِي الدُّنيا المُعَمَّرِ المَغرِبِيِّ قالَ :سَمِعْتُ أَمِيرَالمُؤمِنِينَ عَلِيَّ بنَ اَبِي طالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ يَقُولُ :جُرِحْتُ فِي وَقْعَةِ خَيبَرَ خَمساً وَعِشرِينَ جِراحَةً، فَجِئْتُ إلى النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمّا رَأَى مابِي بَكَى وَأَخَذَ مِنْ دُمُوعِ عَينَيهِ فَجَعَلَها عَلى الجِراحاتِ فَاستَرَحْتُ مِنْ ساعَتِي.(٣)

٥٧٢ ـ عَدَدُ جِراحاتِ أَمِيرِالمُؤمِنِينَ عَلَيهِ السَّلامُ بِأُحُدٍ عَلى ما فِي تَفْسِيرِ

---

١ ـ سفينة البحار ١/٥٦٥، الاختصاص / ١٥٢ باختلاف في موارد

٢ ـ إثبات الهداة ١/٣٣٥ ٣ ـ سفينة البحار ١/٥٦٦

القُمِيّ :تِسعُونَ وَ فِي الخَرايِجِ :أَرْبَعُونَ، وَسِتُّ عَشْرَةَ ضَرْبَةً، سَقَطَ إِلَى الأَرضِ فِي أَرْبَعٍ مِنْهُنَّ، وَثَمانُونَ فِي سَعْدِ السُّعُودِ.(۱)

علی علیہ السلام کے زخم اوران پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غمگین ہونا

۵۶۹۔علی علیہ السلام کی ستر خصلتوں میں سے ایک خصلت یہ بھی تھی کہ حضرتؑ نے کبھی بھی اپنے زخموں کے درد کو محسوس نہ کیا اوران پر سر سے لے کر قدموں تک زخموں کے آثار تھے لیکن ان آثار کو چھپایا ہوا تھا۔

ان کو راہِ خدا میں ایک ہزار کے لگ بھگ زخم لگے تھے روایت میں نقل ہوا ہے کہ جس وقت امیر المؤمنینؑ جنگِ اُحُد سے واپس لوٹے تو اس وقت ان کے بدن پر اسّی زخم تھے اور زخم اتنے گہرے اور عمیق تھے کہ جس وقت زخم پر پٹی باندھتے تھے تو دوسرے حصے سے زخم ظاہر ہو جاتا تھا۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی علیہ السلام کی عیادت کے لیے تشریف لائے اس وقت علی علیہ السلام روندے ہوئے گوشت کی طرح ایک چمڑے پر سوئے ہوئے تھے رسولِ خداؐ کی نگاہ ان پر پڑی تو رونے لگے دو کنیزیں جو علی علیہ السلام کے زخموں کی مرہم پٹی کرتی تھیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور شکایت کی اور کہا: یارسُول اللہؐ: ہمیں علی علیہ السلام کے زخموں کا خوف ہے ہم جس جگہ پر بھی پٹی کرتی ہیں دوسری جگہ سے زخم ظاہر ہو جاتے ہیں اور انہوں نے درد کو چھپایا ہوا ہے نقل ہوا ہے کہ علی علیہ السلام کی وفات کے بعد زخموں کے آثار کو گنا گیا دیکھا تو سر سے لے کر قدموں تک ایک ہزار زخموں کے آثار موجود تھے۔

۱۔ سفینۃ البحار ۱/ ۵۶۸

۵۷۰۔ انس بن مالک نے کہا: جنگِ اُحُد میں علی علیہ السلام کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا تو اس وقت انہیں ساٹھ کے لگ بھگ تیروں، تلواروں اور نیزوں کے زخم لگے ہوئے تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زخموں پر ہاتھ پھیرا اور خدا کے اِذن سے زخم آپس میں مل گئے گویا کہ زخم تھے ہی نہیں۔

۵۷۱۔ ابوالدنیا معمر مغربی کہتے ہیں: میں نے امیرالمؤمنین علیہ السلام سے سنا حضرتؑ نے فرمایا: میں نے جنگِ خَیبَر میں پچیس ہزار زخم کھائے، میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا جس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری حالت دیکھی تو رو پڑے، اس وقت ان کی آنکھوں سے آنسو میرے زخموں پر گرے تو فوراً ہی مجھے سکون مل گیا۔

۵۷۲۔ جو کچھ تفسیر قُمّی میں بیان ہوا ہے: جنگِ اُحُد میں امیرالمؤمنین علیہ السلام کے زخموں کی تعداد نوّے تھی اور خرائج میں نقل ہوا ہے کہ حضرتؑ کے زخموں کی تعداد چالیس تھی اور سولہ ضربیں لگی ہوئیں تھیں اور چار ضربوں کی وجہ سے زمین پر گر پڑے اور سعد السعود کے مطابق اسّی تھی۔

تیسرا حصّہ

غدیر، اِمامت، ولایت، علی علیہ السّلام کی خلافت

اور حضرتؑ کے ساتھ مخالفت کے آثار

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فِي الْغَدِيرِ

۱۲۳ - عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَدِيثُ الْغَدِيرِ

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ.(١)

اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيناً.(٢)

٥٧٣ - رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِغَدِيرِ خُمٍّ يَوْمَ الْخَمِيسِ الثَّامِنَ عَشَرَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ دَعَى النَّاسَ إِلَى عَلِيٍّ فَأَخَذَ بِضَبْعِهِ فَيَرْفَعُهُمَا حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَى بَيَاضِ إِبِطِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَللَّهُ أَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كَمَالِ الدِّينِ وَإِتْمَامِ النِّعْمَةِ وَرِضَى الرَّبِّ بِرِسَالَتِي وَالْوِلَايَةِ لِعَلِيٍّ مِنْ بَعْدِي، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.(٣)

٦٧٤ - عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: شَهِدْنَا الْمَوْسِمَ فِي حَجَّةِ الْوِدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغْنَا مَكَاناً يُقَالُ لَهُ غَدِيرُ خُمٍّ فَنَادَى: اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَاجْتَمَعْنَا -الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ- فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَسَطَنَا فَقَالَ: أَيُّهَا

---

١ - مائده / ٦٧

٢ - مائده / ٣

٣ - احقاق الحق ٦/ ٢٧٥

النَّاسُ ابِمَ تَشْهَدُونَ؟ قَالُوا :نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، قَالَ:ثُمَّ مَهْ؟ قَالُوا :وَأَنَّ مُحَمَّداًصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ :فَمَنْ وَلِيُّكُمْ؟ قَالُوا :اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَانَا،قَالَ :ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى عَضُدِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامِ فَأَقَامَهُ فَنَزَعَ عَضُدَهُ فَأَخَذَ بِذِرَاعَيْهِ فَقَالَ :مَنْ يَكُنِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ، اَللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، اَللَّهُمَّ مَنْ أَحَبَّهُ مِنَ النَّاسِ فَكُنْ لَهُ حَبِيباً، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَكُنْ لَهُ مُبْغِضاً.(١)

٥٧٥ ـ فَنَادَى:اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَاجْتَمَعُوا، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ !أَلَسْتُمْ تَزْعُمُونَ أَنِّي مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ؟ قَالُوا :بَلَى، قَالَ :مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ وَأَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ، وَابْغَضْ مَنْ أَبْغَضَهُ وَأَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ.(٢)

٥٧٦ ـ عَنْ سَعْدٍ قَالَ :كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَيْهَا، فَلَمَّا بَلَغَ غَدِيرَ خُمٍّ وَقَفَ النَّاسَ ثُمَّ رَدَّ مَنْ تَبِعَهُ وَلَحِقَهُ مَنْ تَخَلَّفَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ، قَالَ :أَيُّهَاالنَّاسُ !مَنْ وَلِيُّكُمْ؟ قَالُوا :اَللَّهُ وَرَسُولُهُ ثَلَاثاً، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَأَقَامَهُ ثُمَّ قَالَ :مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلِيَّهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ، اَللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.(٣)

٥٧٧ ـ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ :كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

---

١ ـ احقاق الحق ٦/٢٧٠

٢ ـ المسترشد / ٤٧٠

٣ ـ احقاق الحق ٦/٣٧٢

وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَلَمَّا أَتَيْنَا عَلَى غَدِيرِ خُمٍّ كُسِحَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، وَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَأَخَذَ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ :أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُلِّ امْرِئٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا :بَلَى .قَالَ :فَإِنَّ هَذَا مَوْلَى مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، اَللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ .فَلَقِيَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ :هَنِيئًا لَكَ، أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ.(١)

٥٧٨ ـ مِنْ خُطْبَتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ غَدِيرِ خُمٍّ بِاتِّفَاقِ الْجَمِيعِ وَهُوَ يَقُولُ :مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ فَقَالَ عُمَرُ :بَخٍ بَخٍ لَكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ لَقَدْ أَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَمَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ.(٢)

٥٧٩ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.(٣)

٥٨٠ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. اَللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ، وَالْعَنْ مَنْ ظَلَمَهُ.(٤)

---

١ ـ الغدير ١/٢٧٢ ٢ ـ الغدير ١/٢٦٧

٣ ـ احقاق الحق ٦/٢٧٨، المسترشد /٣٦٨، الغدير ٥/٣٦٣، مناقب علی بن ابیطالب /٢٣، ذخائر العقبی /٦٧

٣ ـ اثبات الهداة ٢/٢٩، الغدير ١٠/٣٧٨، الاستيعاب ٣/١٠٩٩

پہلی فصل

غدیر کا واقعہ

علی علیہ السلام اور حدیثِ غدیر

اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جو حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے پہنچا دو، اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس کا کوئی پیغام ہی نہیں پہنچایا اور خدا تم کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا۔

۵۷۳۔ ابو سعید خدری سے نقل ہوا ہے کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعرات کے دن اٹھارہ ذی الحجہ کو، غدیرِ خُم، کے مقام پر پہنچے، لوگوں کو علی علیہ السلام کی طرف بلایا اس کے بعد علی علیہ السلام کا بازو پکڑ کر بلند کیا۔ اتنا بلند کیا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغل کی سفیدی ظاہر ہوگئی، پھر فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَر، شکر ہے اس خدا کا جس نے میری رسالت اور علیؑ کی ولایت کے ذریعہ دین کو کامل کیا اور لوگوں پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور اس عمل سے خوشنود ہو گیا پس جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں۔

۵۷۴۔ جریر کہتے ہیں: ہم حجۃ الوداع میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے حج سے واپسی پر ہم ایک مکان پر پہنچے جو غدیرِ خُم کے نام سے مشہور تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے لیے ندا دی، ہم

مہاجرین اور انصار جمع ہو گئے، پیغمبر ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو! تم کس چیز کی گواہی دیتے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ خدا کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں، اس کے بعد فرمایا: دوسری کس چیز کی گواہی دیتے ہو؟ کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد ﷺ خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں فرمایا: تمہارا سرپرست کون ہے؟ کہا خدا اور اس کے رسولؐ ہمارے سرپرست ہیں۔

اس وقت علی علیہ السلام کے بازو سے پکڑ کر ان کو کھڑا کیا اس کے بعد بازو چھوڑ دیا اور ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا: جس کے خدا اور رسولؐ مولا ہیں یہ بھی اس کے مولا ہیں، اے اللہ! دوست رکھ اسے جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو علی کو دشمن رکھے۔

۵۷۵۔ روایت میں نقل ہوا ہے کہ پیغمبر ﷺ نے غدیرِ خُم میں نماز کے لیے ندا دی تمام لوگ جمع ہو گئے، پیغمبر ﷺ اور علی علیہ السلام جمعیت کے سامنے آئے پیغمبر ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں یقین نہیں ہے کہ میں ہر مومن مرد اور عورت کا مولا ہوں؟ کہا: کیوں نہیں فرمایا: جس کا میں مولا ہوں علیؑ اس کے مولا ہیں خدایا! لوگوں میں سے جو علیؑ کو دوست رکھتا ہے اسے دوست رکھ اور دشمن رکھ اسے جو علی علیہ السلام کو دشمن رکھے اور مدد کر اس کی جو ان کی مدد کرے اور چھوڑ دے اسے جو ان کی مدد نہ کرے اور حمایت کر اس کی جو ان کی حمایت کرے اور دشمن رکھ اسے جو ان کو دشمن رکھے اور دوست رکھ اسے جو ان کو دوست رکھے۔

۵۷۶۔ سَعد کہتے ہیں: ہم مکہ کے راستے میں رسولِ خدا ﷺ کے ساتھ تھے جب غدیرِ خُم، پہنچے تو لوگوں سے فرمایا: رُک جائیں اس کے بعد فرمایا: آگے بڑھ جانے والوں کو واپس بلائیں اور جو پیچھے سے آنے والے ہیں وہ ان کے ساتھ مل جائیں، جب سب لوگ جمع ہو گئے پیغمبرؐ نے

فرمایا: اے لوگو! تمہارا سرپرست کون ہے؟ کہا: خدا اور اس کا رسولؐ ہمارے سرپرست ہیں، اور اس جملہ کا تین بار تکرار کیا۔ پھر رسولِ خدا ﷺ نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور اس کے بعد فرمایا: جس کے خدا اور اس کا رسولؐ سرپرست ہیں، علیؑ بھی اس کا سرپرست ہے، خداوندا! دوست رکھ اُسے جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو علی علیہ السلام کو دشمن رکھے۔

۵۷۷۔ عدی بن ثابت نے برَاء سے نقل کیا ہے اس نے کہا: ہم حجۃ الوداع کے وقت رسولِ خدا ﷺ کے ساتھ تھے، جس وقت غدیرِ خُم پر پہنچے تو ہم نے پیغمبرِ خدا ﷺ کے لئے دو درختوں کے نیچے جاڑو لگایا اور لوگوں کے درمیان میں سے "اَلصَّلوٰۃُ جَامِعَۃٌ" کی آواز بلند ہوئی، اس وقت پیغمبرؐ نے علی علیہ السلام کو بلایا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنی دائیں طرف بٹھایا، اور فرمایا: کیا میں تم پر خود تم سے زیادہ حقِ تصرّف نہیں رکھتا، سب نے ہم آواز ہو کر کہا: کیوں نہیں، فرمایا: بس یہ اس کے سردار ہیں جس کا میں سردار ہوں خدایا اُسے دوست رکھ جو اِنہیں دوست رکھے اور اُسے دشمن رکھ جو اِنہیں دشمن رکھے اِسی دوران عمر بن خطّابؓ نے ان سے ملاقات کی اور کہا: مُبارک ہو آپ کو آپ تو ہر مؤمن اور مؤمنہ کے مولا ہو گئے۔

۵۷۸۔ سب متفق ہیں، کہ یہ نورانی کلمات پیغمبر ﷺ کے ہی ہیں جو انہوں نے غدیرِ خُم کے دن فرمائے جس کا میں مولا ہوں علی علیہ السلام بھی اس کے مولا ہیں عمر بن خطابؓ نے کہا: مُبارک ہو آپ کو اے ابوالحسنؑ: آپ تو ہر مؤمن اور ہر مؤمنہ کے مولا ہو گئے۔

۵۷۹۔ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں علیؑ اس کے مولا ہیں خدایا: دوست رکھ اسے جو انہیں دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو انہیں دشمن رکھے۔

۵۸۰۔ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کے علی علیہ السلام مولا ہیں اے اللہ جو

انہیں دوست رکھے تو اسے دوست رکھ اور جو انہیں دشمن رکھے تو اسے دشمن رکھ اور اس کی مدد کر جو ان کی مدد کرے اور اس کی مدد نہ کر جو ان کی مدد نہ کرے اور اس پر لعنت کر جس نے ان پر ظلم کیا۔

۱۲۵ ۔ يَوْمُ غَدِيرِ خُمٍّ أَفْضَلُ الْأَعْيَادِ

۵۸۱ ۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَوْمُ غَدِيرِ خُمٍّ أَفْضَلُ أَعْيَادِ أُمَّتِي وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِي أَمَرَنِي اللّٰهُ تَعَالَى ذِكْرُهُ فِيهِ بِنَصْبِ أَخِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَمًا لِأُمَّتِي يَهْتَدُونَ بِهِ مِنْ بَعْدِي وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِي أَكْمَلَ اللّٰهُ فِيهِ الدِّينَ وَأَتَمَّ عَلَى أُمَّتِي فِيهِ النِّعْمَةَ وَرَضِيَ لَهُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَعَاشِرَ النَّاسِ ! إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ خُلِقَ مِنْ طِينَتِي، وَهُوَ إِمَامُ الْخَلْقِ بَعْدِي يُبَيِّنُ لَهُمْ مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْ سُنَّتِي وَهُوَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ وَيَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ وَخَيْرُ الْوَصِيِّينَ وَزَوْجُ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَأَبُو الْأَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّينَ، مَعَاشِرَ النَّاسِ !مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَحْبَبْتُهُ وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا أَبْغَضْتُهُ، وَمَنْ وَصَلَ عَلِيًّا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَ عَلِيًّا قَطَعْتُهُ، وَمَنْ جَفَا عَلِيًّا جَفَوْتُهُ، وَمَنْ وَالَى عَلِيًّا وَالَيْتُهُ، وَمَنْ عَادَى عَلِيًّا عَادَيْتُهُ.....(۱)

۵۸۲ ۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :قُلْتُ :جُعِلْتُ فِدَاكَ لِلْمُسْلِمِينَ عِيدٌ غَيْرَ الْعِيدَيْنِ؟ قَالَ :نَعَمْ يَا حَسَنُ !أَعْظَمُهُمَا وَأَشْرَفُهُمَا، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :وَأَيُّ يَوْمٍ هُوَ؟ قَالَ :يَوْمُ نُصِبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَمًا لِلنَّاسِ، قُلْتُ :جُعِلْتُ فِدَاكَ وَأَيُّ يَوْمٍ هُوَ؟ قَالَ :إِنَّ

---

۱ ۔ امالی الصدوق / ۱۰۹، البحار ۳۷/ ۱۰۹، روضة الواعظين ۱/ ۱۰۲، اثبات الهداة ۱/ ۵۲۶ باختلاف فی موارد، غاية المرام / ۸۹

الأَيَّامَ تَدُوْرُ وَهُوَ يَوْمُ ثَمَانِيَ عَشَرَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ قَالَ :قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَصْنَعَ فِيْهِ؟ قَالَ :تَصُوْمُهُ يَا حَسَنُ وَتُكْثِرُ الصَّلَاةَ فِيْهِ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَتَبَرَّأُ إِلَى اللهِ مِمَّنْ ظَلَمَهُمْ وَجَحَدَ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ الأَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ كَانَتْ تَأْمُرُ الأَوْصِيَاءَ بِالْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يُقَامُ فِيهِ الْوَصِيُّ أَنْ يُتَّخَذَ عِيْدًا قَالَ :قُلْتُ مَا لِمَنْ صَامَهُ مِنَّا؟ قَالَ :صِيَامُ سِتِّيْنَ شَهْرًا.....(۱)

عیدِ غدیر سب سے بڑی عید ہے

۵۸۱۔امام صادق علیہ السلام نے اپنے والدِ گرامی سے اور حضرتؑ نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غدیر کا دن میری امت کے لیے سب سے بڑی عید کا دن ہے، یہ وہی دن ہے کہ جس دن خداوند نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنے بھائی علی بن ابی طالب علیہ السلام کو اپنی امت کا امام بناؤں جن سے میرے بعد وہ راہنمائی اور ہدایت حاصل کریں، یہ وہ دن ہے کہ اس دن اللہ نے دین کو مکمّل کیا اور میری امّت پر نعمت کو پورا کیا اور اسلام کو ان کے دین ہونے پر پسند کیا، اس کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگوں کا گروہ! بے شک علی علیہ السلام مجھ سے ہیں اور میں علی علیہ السلام سے ہوں ، وہ میری مٹی سے خلق کیے گئے ہیں ، وہ میرے بعد لوگوں کے امام ہیں اور میری جن سنتوں پر لوگوں کے درمیان اختلاف ہے ان کے لیے بیان کریں گے وہ سفید اور نورانی چہروں کے امیر المؤمنین اور بہترینِ اوصیاء اور مؤمنین کے پیشوا اور خاتونِ جنّت کے شوہر اور ہدایت یافتہ ائمہ علیہم السلام کے باپ ہیں۔اے لوگوں کا گروہ! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا میں بھی اس سے محبت

۱۔ ثواب الأعمال/ ۹۹، مصباح المتهجدين / ۶۸۰ والإثنا عشرية / ۶۸ ا باختلاف في موارد

کروں گا اور جو علی علیہ السلام سے کینہ اور دشمنی کرے گا میں بھی اس سے دشمنی کروں گا اور جو علیؑ سے رابطہ رکھے گا میں بھی اس سے رابطہ رکھوں گا اور جو علی علیہ السلام سے دوری کرے گا میں بھی اس سے دوری کروں گا اور جو علی علیہ السلام کو چھوڑ دے گا میں بھی اُسے چھوڑ دوں گا اور جو علی علیہ السلام سے دوستی رکھے گا میں بھی اسے دوست رکھوں گا اور جو علی علیہ السلام کو دشمن رکھے گا میں بھی اسے دشمن رکھوں گا۔

۵۸۲۔ قاسم بن یحییٰ نے اپنے جدّ حسن بن راشد سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا میں نے امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: میں آپ پر قربان ہو جاؤں کیا دو عیدوں کے علاوہ بھی مسلمانوں کی کوئی عید ہے؟ فرمایا: ہاں! اے حَسَن اور وہ ان دونوں سے عظیم اور افضل ہے۔

میں نے پوچھا وہ کونسا دن ہے؟ فرمایا: یہ وہ دن ہے جس دن علی علیہ السلام کو لوگوں کا امام مقرر کیا گیا۔ میں نے پوچھا میں آپ پر قربان ہو جاؤں وہ کون سا دن ہے؟ فرمایا: دن گردش میں ہیں وہ دن اٹھارہ ذی الحجہ کا دن ہے۔ میں نے پوچھا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں اس دن ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ فرمایا: اے حَسَن! روزہ رکھو، محمدؐ اور آلِ محمدؑ پر کثرت سے درود بھیجو، اور جنہوں نے ان پر ظلم کیا ہے اور ان کے حق سے انکار کیا ہے ان سے برائت اور نفرت کا اظہار کرو، اس لیے کہ انبیاءِ کرام جس دن کسی کو اپنا جانشین اور وصی بناتے تھے تو اپنے اوصیاء کو حکم دیتے تھے کہ جس دن وہ وصی منصوب ہوئے ہیں اس دن عید منائیں میں نے پوچھا: جو اس دن روزہ رکھے اس کا ثواب کیا ہے؟ فرمایا: ساٹھ مہینوں کے روزے کا ثواب ہے۔

۱۲۶ ۔ اَلصَّوْمُ وَالْاِنْفَاقُ فِیْ یَوْمِ الْغَدِیْرِ

۵۸۳ ۔ عَنِ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: صَوْمُ یَوْمِ غَدِیْرِ خُمٍّ

كَفّارَةُ سِتّينَ سَنَةً.(١)

٥٨٤ ـ بالإسناد، عن علي بن الحسين العبدي قال: سمعت أبا عبدالله عليه السَّلامُ يَقُولُ: صِيامُ يَوْمِ غَديرِ خُمٍ يَعْدِلُ عِنْدَ اللهِ فِي كُلِّ عامٍ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمِائَةَ عُمْرَةٍ مَبْرُوراتٍ مُتَقَبَّلاتٍ وَهُوَ عِيدُ اللهِ الأَكْبَرُ.(٢)

٥٨٥ ـ قالَ الصّادِقُ عَلَيْهِ السَّلامُ: صِيامُ يَوْمِ غَديرِ خُمٍ يَعْدِلُ صِيامَ عُمْرِ الدُّنْيا لَوْ عاشَ إنْسانٌ، وَصِيامُهُ يَعْدِلُ عِنْدَاللهِ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمِائَةَ عُمْرَةٍ مَبْرُوراتٍ مُتَقَبَّلاتٍ، وَهُوَ الْعِيدُ الأَكْبَرُ.(٣)

٥٨٦ ـ بِالْإِسْنادِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قالَ: كُنّا عِنْدَ الرِّضاعَلَيْهِ السَّلامُ وَالْمَجْلِسُ غاصٌّ بِأَهْلِهِ فَتَذاكَرُوا يَوْمَ الْغَديرِ فَأَنْكَرَهُ بَعْضُ النّاسِ، فَقالَ الرِّضاعَلَيْهِ السَّلامُ حَدَّثَني أَبي عَنْ أَبيهِ قالَ: إِنَّ يَوْمَ الْغَديرِ فِي السَّماءِ أَشْهَرُ مِنْهُ فِي الْأَرْضِ، إِنَّ لِلّٰهِ فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلىٰ قَصْراً لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ، وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ، ثُمَّ ذَكَرَ وَصْفَ ذٰلِكَ الْقَصْرِ وَما يَجْتَمِعُ فِيهِ يَوْمَ الْغَديرِ مِنَ الْمَلائِكَةِ وَما يَنالُونَ مِنْ كَرامَةِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، ثُمَّ قالَ: يَاابْنَ أَبي نَصْرٍ! أَيْنَما كُنْتَ فَاحْضُرْ يَوْمَ الْغَديرِ عِنْدَ أَميرِالْمُؤْمِنينَ عَلَيْهِ السَّلامُ فَإِنَّ اللهَ يَغْفِرُ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَمُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ ذُنُوبَ سِتّينَ سَنَةً، وَيَعْتِقُ مِنَ النّارِ ضِعْفَ ما أَعْتَقَ فِي شَهْرِ رَمَضانَ، وَفِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَلَيْلَةِ الْفِطْرِ، وَالدِّرْهَمُ فِيهِ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ لِإِخْوانِكَ الْعارِفينَ، فَأَفْضِلْ عَلىٰ إِخْوانِكَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَسِرَّ فِيهِ كُلَّ

---

١ ـ البحار ١١٢/٩٧، من لايحضره الفقيه ٩٠/٢، المحجةالبيضاء ١٣١/٢، ثواب الأعمال ١٠٠/ ، مصباح المتهجدين / ٦٧٩

٢ ـ الغدير ٢٨٦/١

٣ ـ جامع الأخبار / ٢٠٥، مستدرک الوسائل ٢٧٣/٦ باختلاف في موارد

مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ....(۱)

عیدِ غدیر کے دن روزہ رکھنا اور انفاق کرنا

۵۸۳۔ مفضّل سے نقل ہوا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: غدیرِ خُم کے دن روزہ رکھنا ساٹھ سال کے گناہوں کا کفّارہ ہے۔

۵۸۴۔ علی بن حسین عبدی کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا انہوں نے فرمایا: ہر سال غدیرِ خُم کے دن روزہ رکھنا، خدا کے نزدیک ایک سو حج اور عُمرہ مقبول کے برابر ہے اور اس دن خدا کی بہت بڑی عید ہے۔

۵۸۵۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: غدیرِ خُم کے دن کا روزہ اگر کوئی قیامت تک زندہ رہے تو پوری عمر کے برابر ہے اور اس دن کا روزہ خدا کے نزدیک ایک سو حج اور عمرہ مقبول کے برابر ہے اور یہ وہی دن ہے جو عظیم عید میں شمار ہوتا ہے۔

۵۸۶۔ احمد بن محمد بن ابی نصر کہتے ہیں: میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں تھا اور کافی تعداد میں لوگ موجود تھے اس وقت واقعہ غدیر کے بارے میں گفتگو ہوئی اور کچھ لوگوں نے اس کا انکار کیا۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: آسمان پر معروف ہے فردوسِ اعلا پر خداوند کا ایک محل ہے جس کی ایک اینٹ سونے کی اور دوسری اینٹ چاندی کی ہے اس وقت اس محل کی خصوصیات بتائیں اور فرمایا: عیدِ غدیر کے دن ملائکہ اس محل میں جمع ہوتے ہیں اور اس کی برکتوں اور کرامات سے لطف اندوز

۱۔ الوسائل ۱۰/ ۳۰۲، التهذيب ۶/ ۲۴، مصباح المتهجدين/ ۶۸۰ باختلاف في موارد

ہوتے ہیں۔اس کے بعد فرمایا: اے ابونصر کے فرزند: جہاں کہیں بھی ہو، غدیر کے دن امیر المؤمنین علیہ السلام کے روضہ اقدس پر حاضر ہو جاؤ، اس لیے کہ اس دن خداوند ہر مؤمن مرد اور مؤمنہ عورت اور مسلمان کے ساٹھ سال کے گناہوں کی بخشش کرتا ہے اور جنہیں ماہِ رمضان اور شبِ قدر اور عید فطر کی رات دوزخ سے نجات دیتا ہے ان کے دوگنا تعداد میں انہیں آزاد کرے گا۔ اور اس دن اپنے مؤمن اور عارف بھائیوں کو ایک درہم صدقہ دینا ہزار درہم کے برابر ہے، پس اس دن اپنے بھائیوں پر احسان کرو اور ہر مؤمن مرد اور مؤمنہ عورت کو خوشحال رکھو۔

۱۲۷۔ اَلْخُطْبَةُ الْغَدِيرِيَّةُ

۵۸۷۔ بِالْإِسْنَادِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: حَجَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنَ الْمَدِينَةِ وَقَدْ بَلَّغَ جَمِيعَ الشَّرَايِعِ قَوْمَهُ غَيْرَ الْحَجِّ وَالْوِلَايَةِ فَأَتَاهُ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللّٰهَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ: إِنِّي لَمْ أَقْبِضْ نَبِيًّا مِنْ أَنْبِيَائِي، وَرَسُولًا مِنْ رُسُلِي إِلَّا مِنْ بَعْدِ كَمَالِ دِينِي وَتَمَامِ حُجَّتِي، وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْكَ مِنْ ذٰلِكَ فَرِيضَتَانِ مِمَّا يَحْتَاجُ أَنْ تُبَلِّغَ قَوْمَكَ: فَرِيضَةُ الْحَجِّ، وَفَرِيضَةُ الْوِلَايَةِ وَالْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِكَ، فَإِنِّي لَمْ أُخْلِ أَرْضِي مِنْ حُجَّةٍ وَلَنْ أُخْلِيَهَا أَبَدًا، وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُبَلِّغَ قَوْمَكَ الْحَجَّ، وَلْيَحُجَّ مَعَكَ مَنِ اسْتَطَاعَ السَّبِيلَ مِنْ أَهْلِ الْحَضَرِ وَالْأَطْرَافِ وَالْأَعْرَابِ فَتُعَلِّمَهُمْ مِنْ حَجِّهِمْ مِثْلَ مَا عَلَّمْتَهُمْ مِنْ صَلَاتِهِمْ وَزَكَاتِهِمْ وَصِيَامِهِمْ وَتُوَقِّفَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى مِثْلِ الَّذِي لِوَقَّفْتَهُمْ عَلَيْهِ مِنْ جَمِيعِ مَا بَلَّغْتَهُمْ مِنَ الشَّرَايِعِ، فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يُرِيدُ الْحَجَّ وَأَنْ يُعَلِّمَكُمْ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلَ الَّذِي عَلَّمَكُمْ

مِنْ شَرَايِعِ دِينِكُمْ وَيُوَقِفُكُمْ مِنْ ذٰلِكَ عَلىٰ مِثْلِ ما أُوقِفُكُمْ قالَ :فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَخَرَجَ مَعَهُ ناسٌ وَصَفُوا لَهُ لِيَنْظُرُوا ما يَصْنَعُ؟وَكانَ جَميعُ مَنْ حَجَّ مَعَ رَسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْأَطْرافِ وَالْأَعْرابِ سَبْعِينَ أَلْفاً أَوْ يَزيدُونَ (عَلىٰ نَحْوِ عَدَدِ أَصْحابِ مُوسَى السَّبْعِينَ أَلْفاً الَّذِينَ أَخَذَ عَلَيْهِمْ بَيْعَةِ هٰرُونَ فَنَكَثُوا وَاتَّبَعُوا السّامِرِيَّ وَالْعِجْلَ، وَكَذٰلِكَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَةَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلامُ بِالْخِلافَةِعَلىٰ نَحْوِ عَدَدِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلامُ سَبْعِينَ أَلْفاً فَنَكَثُوا الْبَيْعَةَ وَاتَّبَعُوا الْعِجْلَ سُنَّةً سَيِّئَةً مِثْلاً بِمِثْلٍ)لَمْ يُخْرَمْ (أَيْ لَمْ يُقْطَعْ) مِنْهُ شَيْءٌ .

...فَقامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَوْقَ تِلْكَ الْأَحْجارِ فَقالَ :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَلا بِتَوْحِيدِهِ وَدَنا بِتَفْرِيدِهِ، وَجَلَّ فِي سُلْطانِهِ،وَعَظُمَ فِي بُرْهانِهِ،مَجيداًلَمْ يَزَلْ،وَمَحْمُوداً لايَزالُ :بارِءَ السَّماوَاتِ، وَداحِيَ الْمَدْحُوّاتِ، وَجَبّارَ السَّماوَاتِ، سُبُّوحٌ، قُدُّوسٌ، رَبُّ الْمَلائِكَةِ وَالرُّوحِ، مُتَفَضِّلٌ عَلىٰ جَميعِ مَنْ بَرَأَهُ مُتَطَوِّلٌ عَلىٰ ما أَدْناهُ، يَلْحَظُ كُلَّ عَيْنٍ، وَالْعُيُونُ لاتَراهُ، كَرِيمٌ، حَلِيمٌ، ذُوْ أَناةٍ قَدْ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَتُهُ، وَمَنَّ عَلَيْهِمْ بِنِعْمَتِهِ لا يَعْجَلُ بِانْتِقامٍ، وَلايُبادِرُ إِلَيْهِمْ بِما اسْتَحَقُّوا مِنْ عَذابِهِ، قَدْ فَهِمَ السَّرائِرَ، وَعَلِمَ الضَّمائِرَ وَلَمْ تَخْتَفِ عَلَيْهِ الْمَكْنُوناتُ وَلا اُشْتَبَهَتْ عَلَيْهِ الْخَفِيّاتُ، لَهُ الْإِحاطَةُ بِكُلِّ شَيْءٍ ، وَالْغَلَبَةُ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ ،وَالْقُوَّةُ بِكُلِّ شَيْءٍ ، وَهُوَ مُنْشِيءُ الشَّيْءِ حِينَ لا شَيْءَ ، وَدائِمٌ غَنِيٌّ، وَقائِمٌ بِالْقِسْطِ لا إِلٰهَ إِلّاهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ....

ثُمَّ تَلاصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَما بَلَّغْتَ رِسالَتَهُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النّاسِ فَاعْلَمُوا مَعاشِرَ النّاسِ !

ذٰلِكَ فِيهِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ نَصَبَ لَكُمْ عَلِيّاً وَلِيّاً، وَإِماماً مَفْرُوضاً طاعَتُهُ عَلَى الْمُهاجِرِينَ وَالْأَنْصارِ، وَعَلَى التَّابِعِينَ بِإِحْسانٍ، وَعَلَى الْبادِي وَالْحاضِرِ، وَعَلَى الْأَعْجَمِيِّ وَالْعَرَبِيِّ، وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ، وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، وَعَلَى الْأَبْيَضِ وَالْأَسْوَدِ، وَعَلَى كُلِّ مُوَحِّدٍ، ماضٍ حُكْمُهُ، جائِزٌ قَوْلُهُ، نافِذٌ أَمْرُهُ مَلْعونٌ مَنْ يُخالِفُهُ، مَأْجُورٌ مَنْ تَبِعَهُ، وَمَنْ صَدَّقَهُ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَلِمَنْ سَمِعَ وَأَطاعَ لَهُ.

مَعاشِرَ النّاسِ إِنَّهُ آخِرُ مَقامٍ أَقُومُهُ الْمَشْهَدَ فَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَانْقادُوا لِأَمْرِ اللّٰهِ رَبِّكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَيكُمْ، ثُمَّ رَسُولُهُ الْمُخاطِبُ لَكُمْ، ثُمَّ عَلِيٌّ بَعْدِي وَلِيُّكُمْ وَإِمامُكُمْ، وَالْإِمامَةُ فِي ذُرِّيَّتِي مِنْ وُلْدِهِ إِلى يَوْمِ تَلْقَوْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، لا حَلالَ إِلَّا ما أَحَلَّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَهُمْ عَلَيْهِمُ السَّلامُ، وَلا حَرامَ إِلّا ما حَرَّمَهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَهُمْ عَلَيْهِمُ السَّلامُ وَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَرَّفَنِي الْحَلالَ وَالْحَرامَ، وَأَنَا عَرَّفْتُ عَلِيّاً.

مَعاشِرَ النَّاسِ اَفَلا تَظِلُّوا عَنْهُ وَلا تَفِرُّوا مِنْهُ، وَلا تَسْتَنْكِفُوا مِنْ وِلايَتِهِ فَإِنَّهُ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ، وَيَعْمَلُ بِهِ، وَيُزْهِقُ الْباطِلَ وَيَنْهى عَنْهُ، لا تَأْخُذُهُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لائِمٍ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ، لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَى الْإِيمانِ مُذْ (كَيْ -خ ل) بُعِثْتُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ، وَلا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ. أَوَّلُ النّاسِ صَلاةً، وَأَوَّلُ مَنْ عَبَدَاللّٰهَ مَعِيَ، أَمَرْتُهُ عَنِ اللّٰهِ أَنْ يَنامَ فِي مَضْجَعِي فَفَعَلَ فادِياً لِي بِنَفْسِهِ فَفَضِّلُوهُ فَقَدْ فَضَّلَهُ اللّٰهُ وَاقْبَلُوهُ فَقَدْ نَصَبَهُ اللّٰهُ.

مَعاشِرَ النّاسِ :إِنَّهُ إِمامُكُمْ بِأَمْرِ اللّٰهِ، لا يَتُوبُ اللّٰهُ عَلى مَنْ يَكْرَهُهُ، وَلا يَغْفِرُ لَهُ حَتْماً عَلَى اللّٰهِ تَبارَكَ اسْمُهُ أَنْ يُعَذِّبَ مَنْ يَجْحَدُهُ وَيُعانِدُهُ عَذاباً نُكْراً أَبَدَ الْآبِدِينَ وَدَهْرَ الدّاهِرِينَ، وَاحْذَرُوا أَنْ تُخالِفُوهُ فَتَصْلُوا ناراً وَقُودُهَا النّاسُ وَالْحِجارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكافِرِينَ ....

مَعاشِرَ النّاسِ إنَّ عَلِيّاً وَالطّاهِرِينَ مِنْ ذُرِّيَّتِي عَلَيهِمُ السَّلامُ وُلْدِي وَوُلْدُهُ هُمُ الثِّقْلُ الأَصْغَرُ وَالقُرآنُ الثِّقْلُ الأَكبَرُ، وَكُلُّ واحِدٍ مِنهُما مُنبِئٌ عَنْ صاحِبِهِ وَمُوافِقٌ لَهُ، لَنْ يَفتَرِقا حَتّى يَرِدا عَلَيَّ الحَوضَ أَلا إِنَّهُم أُمَناءُ اللهِ فِي خَلقِهِ وَحُكّامُهُ فِي أَرْضِهِ .أَلا وَقَدْ أَدَّيْتُ، أَلا وَقَدْ أَسمَعْتُ، أَلا وَقَدْ بَلَّغْتُ، أَلا وَقَدْ أَوضَحْتُ أَلا وَإِنِّي أَقُولُ عَنِ اللهِ: إِنَّهُ لا أَمِيرَ لِلْمُؤمِنِينَ غَيرُ أَخِي، وَلا يَحِلُّ لأَحَدٍ بَعْدِي غَيْرَهُ .ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلى عَضُدِهِ فَرَفَعَها، وَكانَ أَميرُ المُؤمِنِينَ عَلَيهِ السَّلامُ مُذْ أَوَّلُ ما صَعَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ مِنبَرَهُ عَلى دَرَجَةٍ دُونَ مَقامِهِ، فَبَسَطَ يَدَهُ نَحْوَ وَجْهِ رَسولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ بِيَدِهِ حَتّى اسْتَكْمَلَ بَسْطَهُما إِلَى السَّماءِ وَشالَ عَلِيّاً عَلَيهِ السَّلامُ حَتّى صارَتْ رِجْلُهُ مَعَ رُكْبَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ.

ثُمَّ قالَ :مَعاشِرَ النّاسِ !هذا أَخِي عَلِيٌّ وَصِيِّي وَواعي عِلْمِي، وَخَليفَتِي فِي أُمَّتِي عَلى مَنْ آمَنَ بِي.

مَعاشِرَ النّاسِ !إِنَّكُمْ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُصافِقُونِي بِكَفٍّ واحِدٍ فِي وَقْتٍ واحِدٍ، وَقَدْ أَمَرَنِي اللهُ أَنْ آخُذَ مِنْ أَلْسِنَتِكُمُ الإِقْرارَ بِما عَقَدْتُ لِعَلِيٍّ مِنْ إِمْرَةِ المُؤْمِنِينَ وَلِمَنْ جاءَ بَعْدَهُ مِنْ وُلْدِهِ الأَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّيَّتِي فَقُولُوا بِأَجْمَعِكُمْ بِأَنّا سامِعُونَ، مُطِيعُونَ راضُونَ مُنقادُونَ لِما بَلَّغْتَ عَنْ رَبِّنا وَرَبِّكَ وَإِمامِنا وَأَئِمَّتِنا مِنْ وُلْدِهِ، نُبايِعُكَ عَلى ذلِكَ بِقُلُوبِنا وَأَنْفُسِنا وَأَلْسِنَتِنا وَأَيْدِينا، عَلى ذلِكَ نَحْيا وَعَلَيْهِ نَمُوتُ، وَعَلَيْهِ نُبْعَثُ، لا نُغَيِّرُ وَلا نُبَدِّلُ، وَلا نَشُكُّ، وَلا نَجْحَدُ، وَلا نَرْتابُ عَنِ العَهْدِ .وَلا نَنقُضُ المِيثاقَ، وَعَظْتَنا بِوَعْظِ اللهِ فِي عَلِيٍّ أَمِيرِ المُؤْمِنِينَ وَالأَئِمَّةِ الَّتِي ذَكَرْتَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ مِنْ وُلْدِهِ بَعْدَهُ ...أَلا إِنَّ تَنزِيلَ القُرْآنِ عَلَيَّ وَتَأْوِيلَهُ وَتَفسِيرَهُ بَعْدِي عَلَيْهِ، وَالعَمَلَ بِما يَرْضَى اللهُ

وَمُحارَبَةُ أَعْدائِهِ، وَالدّالُ عَلى طاعَتِهِ وَالنّاهي عَنْ مَعْصِيَتِهِ، إِنَّهُ خَليفَةُ رَسُولِ اللهِ وَأَميرُ الْمُؤْمِنينَ وَالْإِمامُ الْهادى وَقاتِلُ النّاكِثينَ وَالْقاسِطينَ وَالْمارِقينَ بِأَمْرِ اللهِ، أَقُولُ: ما يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَىَّ بِأَمْرِكَ يا رَبّى أَقُولُ: اَللّهُمَّ والِ مَنْ والاهُ وَعادِ مَنْ عاداهُ وَالْعَنْ مَنْ أَنْكَرَهُ وَاغْضَبْ عَلى مَنْ جَحَدَ حَقَّهُ، اَللّهُمَّ إِنَّكَ أَنْزَلْتَ عَلَىَّ أَنَّ الْإِمامَةَ لِعَلِيٍّ وَأَنَّكَ عِنْدَ بَيانى ذلِكَ وَنَصْبى إِيّاهُ لَمّا أَكْمَلْتَ لَهُمْ دينَهُمْ عَلَيْهِمْ وَأَتْمَمْتَ نِعْمَتَكَ وَرَضيتَ لَهُمُ الْإِسْلامَ دينًا. وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلامِ دينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخاسِرينَ. اَللّهُمَّ إِنّى أُشْهِدُكَ أَنّى قَدْ بَلَّغْتُ.

مَعاشِرَ النّاسِ! إِنَّهُ قَدْ أَكْمَلَ اللهُ لَكُمْ دينَكُمْ بِإِمامَتِهِ، فَمَنْ لَمْ يَأْتَمَّ بِهِ وَبِمَنْ يَقُومُ بَعْدَهُ بِوُلْدى مِنْ صُلْبِهِ إِلى يَوْمِ الْعَرْضِ عَلَى اللهِ فَأُولئِكَ الَّذينَ حَبِطَتْ أَعْمالُهُمْ فِى الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ وَفِى النّارِ هُمْ خالِدُونَ لا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذابُ وَلا هُمْ يُنْصَرُونَ ...

مَعاشِرَ النّاسِ! سَيَكُونُ مِنْ بَعْدى أَئِمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى النّارِ وَيَوْمَ الْقِيامَةِ لا يُنْصَرُونَ اَللهُ وَأَنَا بَريئانِ مِنْهُمْ وَمِنْ أَشْياعِهِمْ وَأَنْصارِهِمْ، وَجَميعُهُمْ فِى الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النّارِ وَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرينَ ....

مَعاشِرَ النّاسِ! أَنَا الصِّراطُ الْمُسْتَقيمُ الَّذى أَمَرَكُمْ أَنْ تَسْأَلُوا عَنِ الْهُدى إِلَيْهِ، ثُمَّ عَلِيٌّ بَعْدى (وَقَرَأَ سُورَةَ الْحَمْدِ وَقالَ:) فِيهِمْ نَزَلَتْ فِيهِمْ ذُكِرَتْ، لَهُمْ شَمِلَتْ، إِيّاهُمْ خَصَّتْ وَعَمَّتْ، أُولئِكَ أَوْلِياءُ اللهِ الَّذينَ لا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلا هُمْ يَحْزَنُونَ، أَلا إِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ، أَلا إِنَّ أَعْداءَ هُمْ هُمُ السُّفَهاءُ الْغاوُونَ، إِخْوانُ الشَّياطينِ يُوحى بَعْضُهُمْ إِلى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا، أَلا إِنَّ أَوْلِياءَ هُمُ الَّذينَ ذَكَرَ اللهُ فى كِتابِهِ:

"لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ" أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَهُمُ الَّذِينَ وَصَفَهُمُ اللّٰهُ فَقَالَ: لَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ اِلْقَنُوا مَا لَقَّنْتُكُمْ، وَقُولُوا مَا قُلْتُهُ، وَسَلِّمُوا عَلَى أَمِيرِكُمْ وَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ إِنَّ فَضَائِلَ عَلِيٍّ وَمَا خَصَّهُ اللّٰهُ بِهِ فِي الْقُرْآنِ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ أَذْكُرَهَا فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ، فَمَنْ أَنْبَأَكُمْ بِهِ فَصَدِّقُوهُ، مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ؛ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا، اَلسَّابِقُونَ، السَّابِقُونَ إِلَى بَيْعَتِهِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ أُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ فَقُولُوا مَا يُرْضِي اللّٰهَ عَنْكُمْ، وَ إِنْ تَكْفُرُوا أَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا فَلَنْ يَضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ أَدَّيْتُ وَأَمَرْتُ، وَاغْضَبْ عَلَى الْجَاحِدِينَ وَالْكَافِرِينَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.(۱)

غدیر کا خطبہ

۵۸۷۔ علقمہ بن محمد حضرمی نے حضرت ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت ؑ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج ادا کرنے کے لیے مدینہ سے روانہ ہوئے اس وقت حج اور ولایت کے

۱۔ روضۃ المتقین ۱۳/ ۲۴۷، ورواہ فی الاحتجاج ۱/ ۶۸، وروضۃ الواعظین ۸۹ / ۱ باختلاف فی موارد

علاوہ لوگوں کو تمام احکام بتا چکے تھے جبرئیل نازل ہوئے اور کہا: اے محمدؐ! خداوند آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں انبیاء میں سے کسی نبی اور رسولوں میں سے کسی رسول کی روح قبض نہیں کرتا مگر یہ کہ میں نے اپنے دین کو کامل اور حجت کو تمام کیا ہو، یعنی دین کو کامل اور حجت کو تمام کرنے کے بعد ان کی روح قبض کرتا ہوں، ابھی دو واجب حکم تمہارے ذمے باقی ہیں ان کو لوگوں تک پہنچا دو، ایک فریضہ حج ہے اور دوسرا فریضہ ولایت کہ اپنے بعد جانشین کا انتخاب کرنا، میں نے کبھی بھی زمین کو حجت سے خالی نہیں چھوڑا اور نہ چھوڑوں گا۔ اور خداوند کا حکم ہے تم پر کہ لوگوں کو حج کا بتا دو اور جو لوگ شہر میں رہتے ہیں یا اطرافِ شہر میں یا دیہاتوں میں اور حج کی استطاعت اور قدرت رکھتے ہیں وہ تمہارے ساتھ حج ادا کریں اور انہیں نماز، روزہ اور زکات کے احکام کی طرح حج کے احکام بھی ضرور بتائیں اور جس طرح دوسرے مسائل بتائے ہیں یہ احکام بھی بتائیں امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: پس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روانہ ہوئے اور لوگ بھی آنحضرتؐ کے ساتھ روانہ ہوئے اور منتظر تھے کہ دیکھیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا عمل انجام دیتے ہیں، مدینہ اور اس کے اطراف اور دیہاتوں کے لوگ جنہوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج انجام دیا ستر ہزار یا اس سے زیادہ تھے ان کی تعداد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب کے برابر یعنی وہ بھی ستر ہزار افراد تھے جن سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کے لیے بیعت لی لیکن انہوں نے بیعت کو توڑ دیا اور سامری اور بچھڑے کی پیروی کی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے حضرت علیؑ کے لیے بیعت لی ان کی تعداد بھی اصحابِ موسیٰؑ کے برابر یعنی ستر ہزار افراد پر مشتمل تھی لیکن انہوں نے بیعت کو توڑ کر بچھڑے کی پیروی کی یہ غلط طریقہ بالکل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے غلط طریقے کی مانند تھا یعنی رسولؐ کی زندگی میں مبارک باد پیش کی گئی لیکن ان کی رحلت کے بعد بیعت توڑ کر حق غصب کر لیا (حج سے واپسی پر غدیر کے صحرا

میں) جو رسولِ خدا ﷺ کے لیے پتھر نصب کیے گئے ان پر تشریف لے گئے اور فرمایا: تمام تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جس نے اپنی وحدانیت میں تمام چیزوں سے برتری حاصل کی ہے اور اس کی وحدانیت سب چیزوں کے نزدیک ہے وہ خدا جو اپنی حاکمیت میں صاحبِ جلالت اور اپنے برہان اور دلیل میں صاحبِ عظمت ہے اور ہمیشہ قابلِ تعظیم اور تعریف ہے وہ آسمانوں کا خالق اور زمین کو بچھانے والا اور ان پر حاکم ہے وہ رُوحُ الامین اور ملائکہ کا پروردگار ہے، اور سب مخلوقات پر مہربان ہے خداوند کا لطف واحسان ہے کہ اس نے اپنے قریب کیا وہ ہر ایک آنکھ کو دیکھتا ہے لیکن اسے آنکھیں نہیں دیکھتیں، وہ کریم و علیم اور صاحبِ وقار ہے اور ہر چیز پر اس کی رحمت ہے اس نے اپنی نعمت کے ذریعہ لوگوں پر احسان کیا ہے وہ ان کی سزا اور عذاب میں جلدی نہیں کرتا اور جو عذاب کے مستحق ہیں ان پر رعایت نہیں کرتا، وہ دلوں کے بھید خوب جانتا ہے اور ان کے ارادوں سے واقف ہے۔ کوئی بھی پوشیدہ چیز اس کے لیے چھپی ہوئی نہیں ہے اور چھپی ہوئی چیزیں اس کے لیے مشکوک نہیں ہیں، ہر چیز اس کے اختیار میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر عمل کی قدرت رکھتا ہے وہ ہر نہ ہونے والی شے کو وجود میں لاتا ہے اور ہمیشہ بے نیاز ہے، وہ عزت مند اور حکیم ہے اس کے علاوہ کوئی معبود وجود نہیں رکھتا۔

اس کے بعد پیغمبر ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی "اے رسول ﷺ! جو حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے پہنچا دو، اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس کا کوئی پیغام ہی نہیں پہنچایا اور خدا تم کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔" اور فرمایا: اے لوگو یہ آیت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ اس لیے خداوند نے انہیں تمہارا سرپرست اور پیشوا بنایا اور اس کی اطاعت مہاجرین اور انصار پر اور ان پر جو اس کی اچھے انداز میں پیروی کرتے ہیں اور ہر شہری اور

ہر دیہاتی، عرَب اور عجَم، آزاد اور غلام، چھوٹے اور بڑے، سیاہ اور سفید اور ہر وہ انسان جو خدا پرست ہے ان پر واجب کی گئی ہے۔

ان کا فرمان کامل ، اُن کی گفتار صحیح اور ان کا حکم نافذ ہے' جو ان کی مخالفت کرے گا وہ ملعون ہے اور جو ان کی اطاعت کرے گا وہ اجر پائے گا اور جو ان کی تائید اور حمایت کرے گا خدا اس کو اور ان کو جو ان کے کلام کو غور سے سنتے ہیں اور ان کی اطاعت کرتے ہیں معاف کرے گا۔

اے لوگو! یہ آخری جگہ ہے کہ میں تمہارے درمیان حاضر ہوا ہوں پس غور سے سنو اور اطاعت کرو اور خدا کے حکم کی جو تمہارا پروردگار ہے اطاعت کرو، وہی تمہارا سرپرست ہے، پیغمبرؐ جو اس وقت تمہارے ساتھ ہم کلام ہیں' ان کے بعد علی علیہ السلام تمہارے سرپرست اور امام ہوں گے اس کے بعد امامت ان کی نسل سے میرے بیٹوں میں قیامت تک رہے گی' حلال وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ نے حلال کیا ہے اور حرام وہ ہے جس کو اللہ اور اس کا رسولؐ حرام کریں۔

خداوند نے مجھے حلال اور حرام کا حکم عطا کیا ہے اور میں نے اس حکم کو علی علیہ السلام تک منتقل کیا ہے۔

اے لوگو! راہِ علی علیہ السلام سے گمراہ نہ ہونا اور نہ ہی اس سے منہ موڑنا اور ان کی ولایت سے سرکشی نہ کرنا اس لیے کہ وہ حق کی ہدایت کرتا ہے اور خود بھی اس پر عمل کرتا ہے۔ باطل کا خاتمہ کرے گا اور لوگوں کو اس سے روکے گا کوئی بھی خدا کے راہ میں اس کو ملامت نہیں کرے گا، کیونکہ وہ پہلے فرد ہیں جو خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے۔ میری بعثت کے آغاز سے کسی بھی مقرّب فرشتے اور مُرسَل پیغمبر نے ان کے ایمان پر سبقت نہیں لی' وہ تم لوگوں میں سے پہلے فرد ہیں جس نے نماز ادا کی اور پہلے فرد ہیں جس نے میرے ساتھ خدا کی پرستش کی' میں نے خدا کی طرف سے انہیں حکم دیا کہ میرے بستر پر سو جائیں وہ سو گئے اور اپنی جان کو مجھ پر فدا کر دیا۔ بس ان کو دوسروں پر فضیلت دیں

اس لیے کہ خدا نے انہیں فضیلت عطا کی ہے اور ان کی گفتار کو قبول کریں کیونکہ خدا نے انہیں منصوب کیا ہے۔

اے لوگو! وہ خدا کے فرمان سے تمہارے پیشوا ہیں، جو علی علیہ السلام سے راضی نہیں ہوگا خدا رحمت کی نگاہ اس پر نہیں کرے گا اور نہ ہی اس کی مغفرت کرے گا خدا نے خود پر واجب کیا ہے کہ ان کے منکروں اور دشمنوں کو ہمیشہ سخت عذاب میں مبتلا کرے۔ پس ان کی مخالفت سے پرہیز کریں تا کہ جہنم کی آگ کی خوراک نہ بنیں کہ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اور یہ آگ کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

اے لوگو! علی علیہ السلام اور میری پاک نسل سب میرے اور اس کے فرزند ہیں وہ ثقلِ اصغر ہیں اور قرآن ثقلِ اکبر ہے، یہ دونوں ہر ایک دوسرے کو اس دنیا کے حالات سے آگاہ کرتے ہیں اور کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر مجھ سے ملاقات کریں گے، جان لیں وہ لوگوں میں خدا کے امین اور زمین پر حاکم ہیں، آگاہ ہو جاؤ میں نے اپنا وظیفہ ادا کر دیا۔

آگاہ ہو جاؤ میں نے اپنے کلمات تمہیں سنا دیے، آگاہ ہو جاؤ! میں نے پہنچا دیا، آگاہ ہو جاؤ! میں خدا کی طرف سے بیان کر رہا ہوں میرے بھائی کے علاوہ کوئی بھی مومنین کا امیر نہیں میرے بعد اس کے علاوہ کوئی ایک بھی اس امیری کے لائق نہیں، اس وقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے بازو پکڑے اور بلند کیا، پہلی بار جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے تو امیر المومنینؑ ان سے ایک سیڑھی نیچے تھے پھر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو آسمان کی طرف اتنا بلند کیا کہ مولا کے پاؤں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زانو تک پہنچ گئے، اس کے بعد فرمایا: اے لوگو! اور یہ میرا بھائی علی علیہ السلام میرا وصی، میرے علم کا وارث اور میری امت میں سے جس کا مجھ پر ایمان ہے اس

کے لیے میرے بعد میرا جانشین ہے۔

اے لوگو! اگر چہ تم جمعیت کے لحاظ سے کثرت میں ہو لیکن ایک ہی وقت میں میرے دست بیعت ہو سکتے ہو، خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ علی علیہ السلام کی حاکمیت اور اس کے بعد ائمہ علیہم السلام کی حاکمیت کا جو سب میری نسل میں سے ہیں تمہاری زبان سے اقرار لے لوں۔ اسی لیے آپ سب مل کر کہیں: جو کچھ آپ نے ہمارے اور اپنے پروردگار کی طرف سے علی علیہ السلام کی امامت اور دوسرے پیشواؤں جو ان کی اولاد میں سے ہیں ان کے بارے میں فرمایا: ہم نے سنا ہے اور قبول کیا ہے اور اس پر راضی ہیں اور اس پر ثابت قدم رہیں گے اور ہم اس بات کا دل ، ہاتھ اور زبان سے اقرار کرتے ہیں اور اسی عقیدے پر زندہ رہیں گے اور اسی پر ہی مریں گے اور قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اور کبھی بھی اس یقین میں تبدیلی نہیں لائیں گے اور کسی چیز کو اس کے بدلے میں نہیں لائیں گے اور اس میں شک اور تردید نہیں کریں گے؛ ہم اس کا انکار نہیں کرتے اور نہ ہی اس وعدہ کو توڑیں گے، آپ نے ہمیں امیر المومنین علیہ السلام اور ائمہؑ کے بارے میں فرمایا کہ وہ آپ کے بعد آپ کی صلب سے ہوں گے آپ نے خدا کا حکم ہم تک پہنچا دیا ہے۔ اس کے بعد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں کہ علی علیہ السلام قرآن کے نازل ہونے کا مصداق ہیں اور میرے بعد قرآن کی تفسیر اور تاویل ان کے ذمہ ہے۔

وہ وہی عمل انجام دیتے ہیں جس پر خدا راضی ہے خدا کے دشمنوں کے ساتھ جنگ کرتے ہیں اور خدا کی اطاعت میں لوگوں کی رہبری کرتے ہیں اور اس کی نافرمانی سے روکتے ہیں وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین امیر المومنین اور ہدایت پانے والوں کے پیشوا ہیں اور خدا کے حکم سے ناکثین، قاسطین اور مارقین کو قتل کریں گے۔ میں کہہ رہا ہوں پروردگار! یہ گفتگو میرے نزدیک قابل

تغییر نہیں ہے یعنی میرے اس کلام میں تبدیلی نہیں آئے گی۔ اے خدا! دوست رکھ اسے جو انہیں دوست رکھے اور دشمن رکھے اسے جو انہیں دشمن رکھے اور لعنت بھیج اس پر جو ان کا انکار کرے اور غضب نازل فرما اس پر جو ان کے حق کا منکر ہے۔

اے اللہ! تو نے مجھ پر یہ آیت نازل فرمائی ہے کہ امامت علی علیہ السلام کا حق ہے اور جس وقت میں نے ان کی خلافت کا اعلان کیا اور علی علیہ السلام کو امام منصوب کیا تو اس وقت تو نے لوگوں کے لیے دین کو کامل کیا اور ان پر اپنی نعمت کو تمام کیا، اور ان کے لیے دینِ اسلام کو پسند کیا، "اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اَور دین اختیار کرے گا تو اس کا دین قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا" اے خدا میں تجھ کو اپنا گواہ بنا رہا ہوں کہ جو کچھ میرے ذمہ تھا میں نے پہنچا دیا۔

اے لوگو! خداوند نے ان کی امامت کے ذریعہ تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے پس جو علی علیہ السلام اور ان کی صلب سے پیدا ہونے والے فرزندوں کو قیامت تک امام نہ مانے اور ان کی اقتدا نہ کرے تو دنیا اور آخرت میں اس کے اعمال تباہ ہو جائیں گے اور وہ تا ابد دوزخ میں رہے گا اور اس کے عذاب میں کمی نہیں آئے گی اور کوئی بھی اس کی مدد نہیں کرے گا۔

اے لوگو! عنقریب میرے بعد ایسے افراد آئیں گے جو لوگوں کو دوزخ کی طرف بلائیں گے لیکن قیامت کے دن ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔ خدا اور میں، دونوں ان سے بیزار ہیں اور یہ سب دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے اور واقعاً متکبرین کا ٹھکانہ کتنا برا ہے۔

اے لوگو! میں ہوں وہ صراطِ مستقیم جس کا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے، جس سے تم اس تک ہدایت چاہتے ہو، میرے بعد علی علیہ السلام صراطِ مستقیم ہوں گے (اس وقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ

حمد کی تلاوت کی اور فرمایا) یہ آیتیں ان کی شان میں نازل ہوئی ہیں اور ان کے بارے میں ذکر ہوئی ہیں اور ان سب کو اپنے دائرہ میں شامل کرتی ہیں، وہ خدا کے اولیاء ہیں اور انہیں کوئی خوف اور غم نہیں، جان لیں کہ فقط خدا کا لشکر کامیاب ہے جان لیں کہ ان کے دشمن بے عقل اور گمراہ ہیں اور وہ فریب کے لحاظ سے شیاطین کے بھائی شمار ہوتے ہیں اور یہ ظاہری طور پر ایک دوسرے کے کانوں میں سنوار کر گفتگو کرتے ہیں۔

جان لیں: ان کے دوست وہی لوگ ہیں جن کا تذکرہ خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے'' جو لوگ خدا اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے'' جان لیں کہ ان کے دوست وہ لوگ ہیں جن کی تعریف خدا نے اس طرح کی ہے۔'' جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہیں کیا انہی لوگوں کے لیے امن ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں''۔

اے لوگو! جس چیز کی میں نے تمہیں تعلیم دی ہے بیان کریں اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے کہہ دیں اور اپنے حکمران کو سلام کریں اور کہیں'' ہم نے سنا ہے اور اطاعت کی ہے، اے پروردگار! ہم تیری مغفرت کے طلبگار ہیں اور ہمیں تیری طرف پلٹ کر آنا ہے'' اور تمام تعریفیں اس خدا کے لیے جس نے ہمیں اس راستے کی ہدایت کی اور اگر خدا نے ہمیں ہدایت نہ کی ہوتی تو ہم اس راستے سے بھٹک جاتے۔

اے لوگو! خدا نے علی علیہ السلام کے فضائل جو کہ قرآن میں ذکر کیے ہیں وہ میرے ایک جلسہ میں بیان کرنے سے بہت زیادہ ہیں اس لیے جو بھی ان کے فضائل میں سے چند فضائل تمہارے لیے بیان کرے اس کی تصدیق کرو، جس نے خدا اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کی اس نے بہت

بڑی کامیابی حاصل کر لی۔

آگے بڑھ جانے والے وہ لوگ ہیں جو بیعت کرنے میں اور انہیں بطور امیر المؤمنین سلام کرنے میں دوسروں سے سبقت لیں۔ یہی لوگ مقرب ہیں آرام اور آسائش کے باغوں میں پس ایسے کلمات زبان پر جاری کریں کہ جو خدا کو تم سے راضی کریں۔ اگر تم اور زمین پر رہنے والے کافر ہو جائیں تو خدا کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔ اے اللہ! مؤمنین کو میرے فرمان اور جو کچھ میں نے بیان کیا ہے ان کی وجہ سے معاف فرما، اور اپنے غضب کو منکرین اور کافروں پر نازل فرما۔ اور سب تعریف خدا ہی کے لیے ہے جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ
فِیْ اِمَامَةِ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ

۱۲۸ - اِمَامَةُ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ

۵۸۸ - عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَمَّا أُسْرِیَ بِیْ إِلَى السَّمَاءِ عَهِدَ إِلَیَّ رَبِّیْ فِیْ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ ثَلَاثَ كَلِمَاتٍ، فَقَالَ :یَا مُحَمَّدُ !فَقُلْتُ لَبَّیْکَ رَبِّیْ،فَقَالَ :إِنَّ عَلِیًّا إِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَیَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ.(١)

۵۸۹ - عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُفَضَّلِ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ أُسْرِیَ بِیْ إِلَى السَّمَاءِ كَلَّمَنِیْ رَبِّیْ جَلَّ جَلَالُهُ فَقَالَ :یَا مُحَمَّدُ !فَقُلْتُ :لَبَّیْکَ رَبِّیْ، فَقَالَ :عَلِیٌّ حُجَّتِیْ بَعْدَکَ عَلٰى خَلْقِیْ وَإِمَامُ أَهْلِ طَاعَتِیْ، مَنْ أَطَاعَهُ أَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصَاهُ عَصَانِیْ، فَانْصِبْهُ لِأُمَّتِکَ یَهْتَدُوْنَ بِهِ بَعْدَکَ.(٢)

۵۹۰ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَنَا الْمُنْذِرُ وَعَلِیٌّ الْهَادِیْ، وَبِکَ یَاعَلِیُّ !یَهْتَدِی الْمُهْتَدُوْنَ.(٣)

۵۹۱ - بِالْإِسْنَادِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ

١- أمالی الصدوق / ٣٨٥، البحار ١٨/ ٣٤٠، الغدیر ٨/ ٨٨ باختلاف فی موارد

٢- اثبات الهداة ٢/ ٨٨، أمالی الصدوق / ٣٨٧

٣- احقاق الحق ٣/ ٣٠١

الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَلَيهِمُ السَّلامُ قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ، يَا عَلِيُّ !أَنْتَ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَوَارِثُ عِلْمِ النَّبِيِّينَ وَخَيْرُ الصِّدِّيقِينَ وَأَفْضَلُ السَّابِقِينَ، يَا عَلِيُّ !أَنْتَ زَوْجُ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَخَلِيفَةُ خَيْرِ الْمُرْسَلِينَ .يَا عَلِيُّ ! أَنْتَ مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْحُجَّةُ بَعْدِي عَلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ اِسْتَوْجَبَ الْجَنَّةَ مَنْ تَوَلَّاكَ، واسْتَوْجَبَ دُخُولَ النَّارِ مَنْ عَادَاكَ.

يَا عَلِيُّ !وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ وَاصْطَفَانِي عَلَى جَمِيعِ الْبَرِيَّةِ لَوْ أَنَّ عَبْدًا عَبَدَ اللّٰهَ تَعَالَى أَلْفَ عَامٍ مَا قَبِلَ اللهُ ذٰلِكَ مِنْهُ إِلَّا بِوِلَايَتِكَ وَوِلَايَةِ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ، وَأَنَّ وِلَايَتَكَ لَا تُقْبَلُ إِلَّا بِالْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِكَ وَأَعْدَاءِ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ، بِذٰلِكَ أَخْبَرَنِي جَبْرَئِيلُ عَلَيهِ السَّلامُ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ.(١)

٥٩٢ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ :يَا عَلِيُّ !أَنْتَ إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ، وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ، وَحُجَّةُ اللّٰهِ بَعْدِي عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ، وَسَيِّدُ الْوَصِيِّينَ، وَوَصِيُّ سَيِّدِ النَّبِيِّينَ، يَا عَلِيُّ !إِنَّهُ لَمَّا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَمِنْهَا إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَمِنْهَا إِلَى حُجُبِ النُّورِ، وَأَكْرَمَنِي رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ بِمُنَاجَاتِهِ قَالَ لِي :يَا مُحَمَّدُ !قُلْتُ :لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعْدَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، قَالَ :إِنَّ عَلِيًّا إِمَامُ أَوْلِيَائِي وَنُورٌ لِمَنْ أَطَاعَنِي وَهُوَ الْكَلِمَةُ الَّتِي أَلْزَمْتُهَا الْمُتَّقِينَ، مَنْ أَطَاعَهُ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَاهُ عَصَانِي، فَبَشِّرْهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ !أَبَلَغَ مِنْ قَدْرِي حَتَّى أَنِّي أُذْكَرُ هُنَاكَ؟ فَقَالَ :نَعَمْ يَا عَلِيُّ !فَاشْكُرْ

١ـ كنز الفوائد / ١٨٥

رَبَّکَ، فَخَرَّ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ سَاجِدًا شُكْرًا لِلّٰهِ عَلىٰ مَا أَنْعَمَ بِهِ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَه رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِرْفَعْ رَأْسَکَ، يَا عَلِيُّ إِفَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَاهَىٰ بِکَ مَلَائِكَتَهُ.(١)

٥٩٣ ـ (فِيْ حَدِيْثٍ) قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ... وَسَلَّمَ :مَعَاشِرَ النَّاسِ !إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ، خُلِقَ مِنْ طِيْنَتِي، وَهُوَ إِمَامُ الْخَلْقِ بَعْدِيْ يُبَيِّنُ لَهُمْ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْ سُنَّتِي وَهُوَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ وَيَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَخَيْرُ الْوَصِيِّيْنَ وَزَوْجُ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ، وَأَبُو الْأَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّيْنَ .مَعَاشِرَ النَّاسِ مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَحْبَبْتُهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا أَبْغَضْتُهُ، وَمَنْ وَصَلَ عَلِيًّا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَ عَلِيًّا قَطَعْتُهُ، وَمَنْ جَفَا عَلِيًّا جَفَوْتُهُ، وَمَنْ وَالَى عَلِيًّا وَالَيْتُهُ وَمَنْ عَادَىٰ عَلِيًّا عَادَيْتُهُ....(٢)

٥٩٣ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَهُ، وَهُوَ الْإِمَامُ وَالْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِيْ، مَنْ تَمَسَّکَ بِهِ فَازَ وَنَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ ضَلَّ وَغَوَىٰ، يَلِيْ غُسْلِي وَتَكْفِيْنِي وَيَقْضِي دَيْنِيْ، وَأَبُو سِبْطَيَّ :الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ....(٣)

٥٩٥ ـ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه و آله وسلم :عَلِيٌّ إِمَامُ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ.(٤)

---

١ ـ البحار ١٨/ ٣٣٧

٢ ـ أمالي الصدوق / ١٠٩

٣ ـ اثبات الهداة ١/ ٥٧٣

٤ ـ عيون اخبار الرضا ١/ ٢٨١، البحار ٣٨/ ١٢١، اثبات الهداة ٢/ ٣٥

٥٩٦ ـ بالإسناد، عن الصادق عليه السّلام :إنّ اللّه أوحى إلى الملائكة :هذا نورٌ من نوري أصلهُ نبوّةٌ وفرعهُ إمامةٌ، أمّا النبوّةُ فلمحمّدٍ عبدي ورسولي، وأمّا الإمامةُ فلعلي حجّتي ووليّي، ولولا هما ما خلقتُ خلقي، أما علمت أنّ رسول اللّهِ صلّى اللّهُ عليهِ وآلهِ وسلّمَ رفع يدي عليّ بغدير خمّ حتّى نظر النّاسُ إلى بياضِ إبطيهما فجعلَهُ مولى المسلمين وإمامهم، إلى أن قال رسولُ اللّهِ صلّى اللّهُ عليهِ وآلهِ وسلّمَ :أطيعوا عليّاً فإنّهُ مطهّرٌ معصومٌ لا يضلُّ ولا يشقى.(١)

٥٩٧ ـ قال رسولُ اللّهِ صلّى اللّهُ عليهِ وآلهِ وسلّمَ :عليٌّ الهادي.(٢)

٥٩٨ ـ عن أبي ذرّ عن النبيّ صلّى اللّهُ عليهِ وآلهِ وسلّمَ :في حديثٍ طويلٍ قال: عليٌّ قائدُ البررةِ وقاتلُ الكفرةِ.(٣)

٥٩٩ ـ عن عبدالله بن أسعد بن زرارة قال :قال رسولُ اللّهِ صلّى اللّهُ عليهِ وآلهِ وسلّمَ :اسرى بي ربّي فأوحى إليَّ في عليّ عليه السّلام بثلاثٍ :إنّهُ إمامُ المتّقين، وسيّدُ المؤمنين، وقائدُ الغرّ المحجّلين.(٤)

٦٠٠ ـ بالإسناد، عن جعفر بن محمّدٍ عن أبيهِ عن جدّهِ عليهم السّلام قال: قال رسولُ اللّهِ صلّى اللّهُ عليهِ وآلهِ وسلّم:لمّا أُسرى بي إلى السّماء وانتهيتُ إلى سدرةِ المنتهى، نوديتُ يا محمّدُ ! استوصِ بعليّ خيراً فإنّهُ سيّدُ المسلمين وإمامُ المتّقين وقائدُ الغرّ المحجّلين يومَ القيامةِ.(٥)

---

١ ـ اثبات الهداة ٣٨/٢ ٢ ـ احقاق الحق ٣١٢/١٥

٣ ـ نهج الصباغة ١٣١/٣، اثبات الهداة ٢١٢/٢

٤ ـ الخصال / ١١٦، اليقين / ٤٧٠، المستدرک للحاكم ١٣٨/٣ باختلاف يسير

٥ ـ أمالي الطوسي ١٩٦/١

٦٠١ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ بَعْدِي أَفْضَلَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَإِنَّهُ إِمَامُ أُمَّتِي وَأَمِيرُهَا وَإِنَّهُ لَوَصِيِّي وَخَلِيفَتِي عَلَيْهَا مَنِ اقْتَدَى بِهِ بَعْدِي اهْتَدَى، وَمَنِ اهْتَدَى بِغَيْرِهِ ضَلَّ وَغَوَى، إِنِّي أَنَا النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى مَا أَنْطِقُ بِفَضْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى.....(١)

٦٠٢ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (فِي حَدِيثٍ) إِنَّ اللّٰهَ أَوْحَى إِلَيْهِ :أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ عَلِيّاً أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَمَنْ تَأَمَّرَ عَلَيْهِ لَعَنْتُهُ، وَمَنْ خَالَفَهُ عَذَّبْتُهُ، يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ جَعَلْتُ عَلِيّاً إِمَامَ الْمُسْلِمِينَ فَمَنْ تَقَدَّمَ عَلَيْهِ أَخْزَيْتُهُ، إِنَّ عَلِيّاً سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ.(٢)

٦٠٣ ـ بِالْإِسْنَادِ فِي حَدِيثٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ! أَنْتَ الْإِمَامُ بَعْدِي وَالْأَمِيرُ وَأَنْتَ الصَّاحِبُ بَعْدِي وَالْوَزِيرُ وَمَا لَكَ فِي أُمَّتِي مِنْ نَظِيرٍ.(٣)

٦٠٤ ـ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا إِنْ تَسَلَّمْتُمْ عَلَيْهِ لَمْ تَهْلِكُوا؟ إِنَّ إِمَامَكُمْ وَوَلِيَّكُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَنَاصِحُوهُ وَصَدِّقُوهُ فَإِنَّ جَبْرَائِيلَ أَمَرَنِي بِذٰلِكَ.(٤)

٦٠٥ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللّٰهَ أَوْحَى إِلَيْهِ :أَنَّ عَلِيّاً رَايَةُ الْهُدَى، وَإِمَامُ أَوْلِيَائِي، وَنُورُ مَنْ أَطَاعَنِي.(٥)

---

١ ـ كنز الفوائد / ٢٠٨، البحار ١٥٢/٣٨

٢ ـ اثبات الهداة ٢٢٢/٢ ٣ ـ أمالي الصدوق / ٣٨

٤ ـ المسترشد / ٦٣٢ ٥ ـ اثبات الهداة ٢٨٦/٢

٢٠٦ ـ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ إمَامُ الخَلقِ (إمَامُ النَّاسِ).(١)

٢٠٧ ـ بِالإسْنَادِ، قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إنَّ اللّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اطَّلَعَ إلَى الأرْضِ اطِّلاعَةً فَاخْتَارَنِي مِنهَا فَجَعَلَنِي نَبِيّاً، ثُمَّ اطَّلَعَ الثَّانِيَةَ فَاخْتَارَ مِنهَا عَلِيّاً فَجَعَلَهُ إمَاماً، ثُمَّ أمَرَنِي أنْ اتَّخِذَهُ أخاً وَوَلِيّاً وَوَصِيّاً وَخَلِيفَةً وَوَزِيراً، فَعَلِيٌّ مِنِّي وَأنَا مِنْ عَلِيٍّ وَهُوَ زَوجُ ابنَتِي وَأبُو سِبْطَيَّ الحَسَنِ وَالحُسَينِ....(٢)

٢٠٨ ـ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :سَيَكُونُ بَعْدِي فِتنَةٌ مُظْلِمَةٌ، النَّاجِي فِيهَا مَنْ تَمَسَّكَ بِعُرْوَةِ اللّهِ الوُثْقَى .فَقِيلَ :يَا رَسُولَ اللّهِ، وَمَا العُرْوَةُ الوُثْقَى؟ قَالَ :وِلايَةُ سَيِّدِ الوَصِيِّينَ.

قِيلَ :يَا رَسُولَ اللّهِ، وَمَا سَيِّدُ الوَصِيِّينَ؟

قَالَ :أمِيرُ المُؤمِنِينَ:

قِيلَ وَمَنْ أمِيرُ المُؤمِنِينَ؟ قَالَ :مَوْلَى المُسْلِمِينَ وَإمَامُهُمْ بَعْدِي،

قِيلَ :وَمَنْ مَوْلَى المُسْلِمِينَ؟ قَالَ :أخِي عَلِيُّ بنُ أبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ.(٣)

٢٠٩ ـ حَدَّثَنَا أبُو حَمْزَةَ وَجَعْفَرُ بنُ سُلَيمَانَ وَمَسْلَمَةُ بنُ عَبْدِالمَلِكِ وَأحْمَدُ بنُ عَبدِ اللّهِ وَعَلِيُّ بنُ مُحَمَّدٍ، قَالُوا :حَدَّثَنَا دَاوُدُ بنُ سُلَيمَانَ، قَالَ :حَدَّثَنِي الرِّضَا عَلَيهِ السَّلامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ :يَوْمَ

---

١ ـ احقاق الحق ١٥/ ٧٥ ٢ ـ كمال الدين / ٢٥٧

٣ ـ اليقين / ٢٥٠، غاية المرام / ٧٣ طبع جديد

نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ قَالَ :يُدْعَوْنَ بِإِمَامِ زَمَانِهِمْ وَكِتَابِ رَبِّهِمْ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ.وَقَالَ :يَا عَلِيُّ ! اِنَّکَ سَيِّدُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ وَيَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ.(۱)

۶۱۰ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَهُ لِعَلِيٍّ.(۲)

دوسری فصل

حضرت علی علیہ السلام کی امامت

۵۸۸ـ امام صادق علیہ السلام نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس رات کو مجھے آسمان پر لے گئے، پروردگار نے علی علیہ السلام کے بارے میں مجھے تین کلمات کی سفارش کی اور فرمایا: اے محمدؐ! میں نے کہا: اے میرے پروردگار! لبیک، فرمایا: علی علیہ السلام پرہیزگاروں کے پیشوا، سفید اور نورانی چہروں کے رہبر اور مومنین کے سردار ہیں۔

۵۸۹ـ عبداللہ بن مفضل نے امام صادق علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس رات مجھے آسمان پر لے جایا گیا

---

۱ ـ الیقین / ۴۹۳   ۲ ـ احقاق الحق ۷/۷۷

پروردگار مجھ سے ہم کلام ہوا اور فرمایا: اے محمدؐ! میں نے کہا: اے میرے پروردگار لبیک فرمایا: تمہارے بعد علی علیہ السلام لوگوں پر میری حجت ہیں اور ان کے پیشوا ہیں جو میرے پیروکار ہیں، جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی، اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۵۹۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں خوف دلانے والا ہوں اور علی علیہ السلام لوگوں کو ہدایت کرنے والے ہیں، یا علیؑ! ہدایت پانے والے تمہارے توسّل سے ہدایت پائیں گے۔

۵۹۱۔ جعفر بن محمد علیہما السلام سے نقل ہوا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: میرے والد نے میرے لیے بیان کیا اور فرمایا: میرے والد علی بن حسین علیہ السلام نے اپنے والد سے میرے لیے بیان کیا اور فرمایا: میرے والد امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: یا علیؑ! تم مؤمنین کے امیر اور پرہیزگاروں کے پیشوا ہو یا علیؑ! تم اوصیاء کے سردار اور پیغمبروں کے علم کے وارث ہو بہترین صادق اور سبقت لینے والوں سے افضل ہو، یا علیؑ! تم عالم کی عورتوں کی سردار کے شوہر ہو اور پیغمبروں کے بہترین جانشین ہو، یا علیؑ! تم مؤمنوں کے سردار اور میرے بعد ان تمام لوگوں پر حجّت ہو ، جو تمہیں دوست رکھے گا وہ بہشت کے لائق ہے اور جو تمہیں دشمن رکھے گا وہ جہنّم کی آگ کا مستحق ہوگا یا علیؑ: مجھے اس کی قسم جس نے مجھے نبوّت کے لیے مبعوث کیا اور سب لوگوں پر برتری عطا کی! اگر کوئی بندہ تمہاری اور ائمہ کی ولایت کے بغیر ہزار سال خدا کی عبادت کرتا رہے تو اس کی عبادت قبول نہیں ہوگی۔ اور اسی طرح تمہاری ولایت اور ائمہ علیہم السلام کی ولایت جو تمہاری اولاد میں سے ہیں تمہارے اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کے بغیر قبول نہیں ہوگی۔ یہ اطلاع مجھے جبرئیلؑ نے دی ہے؛ "جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کُفر اختیار کرے۔"

۵۹۲۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یاعلیؑ! تم مسلمانوں کے پیشوا اور امیر المؤمنین اور نورانی چہروں کے رہبر ہو اور میرے بعد تمام لوگوں پر حُجّتِ خدا ہو آپ اوصیاء کے سردار اور پیغمبروں کے وصی ہو، یاعلیؑ! جس وقت مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا اور سِدرَۃُ المُنتَہیٰ پر پہنچا اور وہاں سے نور کے پردوں پر پہنچا اور میرے پروردگار نے اپنی مناجات کے ذریعہ میرا احترام کیا اور مجھ سے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے کہا: لبّیک اے میرے پروردگار تو بلند مرتبے کا مالک ہے، فرمایا: علیؑ میرے دوستوں کا پیشوا اور فرمان برداروں کا نور ہے وہ ایسا کلام ہے کہ جس کو میں نے پرہیز گاروں کے لیے لازم اور واجب کیا ہے، جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔ ابھی یہ خوشخبری انھیں سنا دیں ۔ علی علیہ السلام نے عرض کی اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا میں اس مقام تک پہنچ گیا ہوں کہ وہاں پر میرا تذکرہ ہوا ہے؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، یاعلیؑ! ابھی اپنے پروردگار کا شکر کرو۔ علی علیہ السلام نے سجدہ کیا اور جو خدا نے نعمت عطا کی تھی اس کا شکر بجالائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یاعلیؑ! سجدہ سے پیشانی اٹھالو کہ خدا اپنے ملائکہ کے ساتھ تم پر افتخار کررہا ہے۔

۵۹۳۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! علی علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور انہیں میری مٹی سے خلق کیا گیا ہے۔ وہ میرے بعد لوگوں کے پیشوا ہیں اور جس چیز پر میری سنّت میں لوگ اختلاف کریں گے ان کے لیے بیان کریں گے۔

وہ مؤمنین کے امیر ، سفید چہروں کے رہبر اور ایمان لانے والوں اور بہترین اوصیاء کے سرور ہیں اور جہاں کی عورتوں کی سردار کے شوہر ہیں اور ہدایت یافتہ ائمہ علیہم السلام کے باپ ہیں اے لوگو! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا میں اسے دوست رکھوں گا اور جو علی علیہ السلام کو دشمن رکھے گا میں اسے

دشمن رکھوں گا جو علی علیہ السلام سے تمسک کرے گا میں اس سے تمسک کروں گا اور جو علی علیہ السلام سے دوری کرے گا میں اس سے دوری کروں گا اور جو علی علیہ السلام پر ظلم کرے گا میں اس پر ظلم کروں گا اور جو علی علیہ السلام سے محبت کرے گا میں اُس کے ساتھ محبت کروں گا اور جو اس کے ساتھ دشمنی کرے گا میں اس کے ساتھ دشمنی کروں گا۔

۵۹۴۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے وہ میرے بعد امام اور خلیفہ ہیں، جو ان سے تمسک کرے گا وہ کامیاب ہے اور نجات پائے گا، اور جو ان سے دوری کرے گا وہ گمراہ ہو جائے گا، میری تجہیز ان کے ذمہ ہے اور وہ میرے قرض ادا کریں گے وہ میرے دونوں نواسوں حسنؑ اور حسینؑ علیہما السلام کے والد ہیں۔

۵۹۵۔ابو سعید سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد علی علیہ السلام ہر مؤمن کے پیشوا ہیں۔

۵۹۶۔امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے حضرتؑ نے فرمایا: خداوند نے ملائکہ کو وحی کی: یہ میرے نور کی شعاع ہے اس کا سرچشمہ اور بنیاد نبوت اور شاخ امامت ہے نبوت کا تعلق میرے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے، اور امامت کا تعلق میری حُجت اور میرے ولی علی علیہ السلام سے ہے، اگر ان دونوں کا وجود نہ ہوتا میں مخلوقات کو خلق نہ کرتا، مگر تم نہیں جانتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیرِ خُم میں علی علیہ السلام کے دونوں ہاتھوں کو اتنا بلند کیا کہ لوگوں نے حضرت کی بغلوں کی سفیدی دیکھی، اور انہیں مسلمانوں کا سرپرست اور پیشوا بنایا؟ یہاں تک کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کی پیروی کریں اس لیے کہ وہ پاک اور معصوم ہے اور کبھی بھی گمراہی میں گرفتار نہیں ہوگا۔

۵۹۷۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام لوگوں کے ہادی ہیں۔

۵۹۸۔ابوذر سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: علی علیہ السلام صالحین کے پیشوا اور کافروں کے قاتل ہیں۔

۵۹۹۔عبداللہ بن اَسعد بن زُرارہ سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرا پروردگار مجھے رات کو آسمان پر لے گیا اور علی علیہ السلام کے بارے میں مجھ سے تین چیزوں کی وحی کی کہ وہ پرہیزگاروں کے پیشوا، مؤمنین کے سرور اور نورانی چہروں کے رہبر ہیں۔

۶۰۰۔جعفر بن محمد نے اپنے والد سے اور جد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت مجھے رات کو آسمان پر لے گئے اور میں سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا، مجھے آواز دی، اے محمدؐ! علی علیہ السلام کی نیک اور اچھی وصایت کو قبول کرو، اس لیے کہ وہ قیامت کے دن مسلمانوں کے سردار، پرہیزگاروں کے پیشوا اور نورانی وسفید چہروں کے رہبر ہیں۔

۶۰۱۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نیلے آسمان نے کسی پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے اس کے سائے کو قبول نہیں کیا جو میرے بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام سے افضل ہو وہ میری امت کے پیشوا اور حاکم ہیں اور میری امت پر میرے وصی اور جانشین ہیں۔

جو میرے بعد ان کی اطاعت اور پیروی کرے گا وہ ہدایت پائے گا اور جو ان کے علاوہ کسی سے ہدایت چاہے گا تو وہ گمراہ ہو جائے گا میں وہ انتخاب کیا ہوا پیغمبر ہوں کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں اپنی طرف سے کلمات بیان نہیں کر رہا ہوں میرے یہ کلمات جو مجھ پر وحی ہوئی ہے اس سے خارج نہیں، میں تو وحی کے بغیر کوئی چیز بیان ہی نہیں کرتا۔

۶۰۲۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے اپنی وحی کے ذریعہ مجھ سے فرمایا: میں علی علیہ السلام کو امیر المومنین قرار دے رہا ہوں جو ان پر حکم کرے گا میں اس پر

لعنت کروں گا، اور جوان کی مخالفت کرے گا میں اس پر عذاب نازل کروں گا۔ اے محمدؐ! میں نے علیؑ کو مسلمانوں کا پیشوا قرار دیا ہے جس نے ان پر سبقت لی میں اسے رسوا کروں گا۔ علی علیہ السلام اوصیاء کے سردار ہیں۔

۶۰۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: یا علیؑ! تم میرے بعد پیشوا اور حاکم ہو اور میرے بعد صاحبِ حکم اور وزیر ہو میری امت کے درمیان تمہاری نظیر اور مثال نہیں۔

۶۰۴۔ زید بن ارقم کہتے ہیں، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آیا میں تمہیں ایک چیز کی راہنمائی نہ کروں کہ اگر اس کے سامنے تسلیم ہو جائیں تو ہلاک نہیں ہوں گے؟ جان لیں کہ تمہارے امام اور پیشوا علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ بس اس کی نصیحت کو قبول کریں اور ان کی گفتگو پر اعتماد کریں یہ حکم مجھے جبرئیلؑ نے دیا ہے۔

۶۰۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: خداوند نے مجھ پر وحی فرمائی کہ علیؑ ہدایت کے پرچم اور میرے دوستوں کے رہنما اور انکا نور ہیں جو میری اطاعت کرتے ہیں۔

۶۰۶۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام مخلوقات کے امام ہیں (لوگوں کے امام ہیں)۔

۶۰۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے زمین پر توجہ کی اور مجھے اس سے انتخاب کیا اور پیغمبر قرار دیا، اس کے بعد دوبارہ زمین پر توجہ کی اور اور علی علیہ السلام کو انتخاب کیا اور امام قرار دیا، اس کے بعد مجھے حکم دیا کہ میں انہیں اپنا بھائی، دوست، وصی اور جانشین قرار دوں، اس لیے علی علیہ السلام مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں ، وہ میری بیٹی کے شوہر اور میرے دونوں نواسوں حسنؑ اور حسینؑ کے باپ ہیں۔

۶۰۸۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد ایک اندھا فتنہ کھڑا ہوگا، فقط وہ شخص اس

سے نجات پائے گا جو خدا کی مضبوط رسّی سے تمسّک کرے گا، پوچھا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! عُروَۃُ الوُثقیٰ سے مراد کیا ہے؟ فرمایا: امیرالمومنینؑ سوال کیا گیا: امیرالمومنینؑ کون ہیں؟ فرمایا: وہ جو مسلمانوں کے مولا ہیں اور میرے بعد ان کے پیشوا ہوں گے کہا گیا: مسلمانوں کے مولا کون ہیں؟ فرمایا: میرے بھائی علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۶۰۹۔ ابو حمزہ اور جعفر بن سلیمان اور مسلمۃ بن عبدالملک اور احمد بن عبداللہ اور علی بن محمد نے کہا: ہمارے لیے داؤد بن سلیمان نے حدیث نقل کی اور کہا امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ: رسولِ خداؐ نے کلام الٰہی (اس دن جب ہم تمام لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے) کے بارے میں فرمایا: لوگوں کو اپنے وقت کے امام اور پروردگار کی کتاب اور ان کے نبی کی سنت کے ساتھ پکارا جائے گا۔ اور فرمایا: یاعلی علیہ السلام! آپ مسلمانوں کے سرور، پرہیزگاروں کے پیشوا، سفید چہروں کے رہبر اور مومنین کے حاکم ہیں۔

۶۱۰۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: اے اللہ! انہیں ثابت قدم رکھ اور انہیں ہادی اور ہدایت یافتہ قرار دے۔

۱۲۹۔ عصمة علي عليه السلام

۶۱۱۔ بالإسناد، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ الْهِلالي، عَنْ أَميرِ الْمُؤْمِنينَ عَلِيِّ بْنِ أبي طالِبِ عليه السلام قالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَبارَكَ وَتَعالى طَهَّرَنا وَعَصَمَنا وَجَعَلَنا شُهداءَ عَلى خَلْقِهِ وحُجَجاً في أَرْضِهِ وَجَعَلَنا مَعَ الْقُرْآنِ وَجَعَلَ الْقُرْآنَ مَعَنا لا نُفارِقُهُ وَلا يُفارِقُنا.(۱)

۱۔ کمال الدین / ۲۴۰، الحکم الزاھرۃ ۲/ ۷۷ بہ نقل از الکافی ۱/ ۱۹۱، الوسائل ۱۸/ ۱۳۲

۶۱۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: أَنَا وَعَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَتِسْعَةٌ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ مُطَهَّرُوْنَ مَعْصُوْمُوْنَ.(۱)

۶۱۳ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا قَالَ: جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، ثُمَّ أَدَارَ عَلَيْهِمُ الْكِسَاءَ فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کی عصمت

۶۱۱۔ سلیم بن قیس ہلالی نے امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: خداوند نے ہمیں پاک اور معصوم اور ہمیں لوگوں پر گواہ اور زمین پر حجت قرار دیا ہے۔ خداوند نے ہمیں قرآن کے ساتھ اور قرآن کو ہمارے ساتھ قرار دیا، نہ قرآن ہم سے جدا ہوگا اور نہ ہم قرآن سے۔

۶۱۲۔ ابن عباس کہتے ہیں: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: آنحضرتؐ نے فرمایا: میری اور علی اور حسن اور حسین علیہم السلام کی اولاد سے نو فرزند پاک اور معصوم ہیں۔

۶۱۳۔ ابو سعید خدری سے کلام الٰہی (اے پیغمبرؐ کے) اہلِ بیتؑ خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم کو برائی سے دور رکھے اور جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے ویسا پاک و پاکیزہ رکھے) کے

۱۔ اثبات الهداة ۱/۵۱۰، کمال الدین/ ۲۸۰، کفایة الاثر/ ۱۹، البحار ۲۵/۲۰۱

۲۔ احقاق الحق ۱۴/۶۳

بارے میں نقل ہوا ہے کہ اس نے کہا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کو جمع کیا اور اپنی عبا کو ان پر ڈال دیا اور فرمایا: یہ میرے اہلِ بیتؑ ہیں، خدایا! برائی کو ان سے دور رکھ اور انہیں پاک و پاکیزہ قرار دے۔

۱۳۰ ـ طَاعَةُ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ

۶۱۴ ـ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ: مَنْ أَطَاعَنِي؛ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي؛ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ أَطَاعَکَ؛ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَاکَ؛ فَقَدْ عَصَانِي.(۱)

۶۱۵ ـ (فِي حَدِيثٍ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَلْقَى اللّٰهَ وَهُوَ عَنکَ رَاضٍ؛ فَاسْلُکْ طَرِيقَ عَلِيٍّ وَمِلْ مَعَهُ حَيثُ مَالَ وَارْضَ بِهِ إِمَامًا وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَلَا يَدْخُلکَ فِيهِ شَکٌّ فَإِنَّ الشَّکَّ فِي عَلِيٍّ کُفْرٌ.(۲)

۶۱۶ ـ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنصَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ: تَقْتُلُکَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ وَأَنتَ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَکَ، يَا عَمَّارُ! إِذَا رَأَيتَ عَلِيًّا سَلَکَ وَادِيًا وَسَلَکَ النَّاسُ وَادِيًا غَيرَهُ، فَاسْلُکْ مَعَ عَلِيٍّ وَدَعِ النَّاسَ، إِنَّهُ لَنْ يُدْلِيَکَ فِي رَدًى وَلَنْ يُخْرِجَکَ مِنَ الْهُدَى....(۳)

۶۱۷ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أَدُلُّکُمْ عَلَى مَا إِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِهِ

---

۱ ـ المستدرک للحاکم ۱۲۸ / ۳، البحار ۲۹/۳۸ باختلاف یسیر

۲ ـ اثبات الهداة ۴۸/۲

۳ ـ البحار ۳۲/۳۸

لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِی أَبَدًا؟ قَالُوا:بَلَی یَا رَسُولَ اللّهِ قَالَ :هذَا عَلِیٌّ.(١)

٦١٨ - بِالْإِسْنَادِ عَنْ زَیْدِبْنِ أَرْقَمَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّی اللّهُ عَلَیهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: أَلاأَدُلُّکُمْ عَلَی مَا إِنِ اسْتَدْلَلْتُمْ بِهِ؛ لَمْ تَهْلِکُوا وَلَمْ تَضِلُّوا (لَنْ تَهْلِکُوا وَلَنْ تَضِلُّوا)، قَالُوا بَلَی یَا رَسُولَ اللّهِ، قَالَ:إِنَّ إِمَامَکُمْ وَوَلِیَّکُمْ عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ فَوَازِرُوهُ وَنَاصِحُوهُ وَصَدِّقُوهُ فَإِنَّ جِبْرَائِیلَ أَمَرَنِی بِذلِکَ.(٢)

٦١٩ - (فِی حَدِیثٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّهُ عَلَیهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ) :یَابْنَ عَبَّاسٍ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَلْقَی اللّهَ وَهُوَ عَنْکَ رَاضٍ فَاسْلُکْ طَرِیقَةَ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ وَمِلْ مَعَهُ حَیْثُ مَالَ، وَارْضَ بِهِ إِمَامًا، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَوَالِ وَالَاهُ.(٣)

٦٢٠ - بِالْإِسْنَادِ، عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ أُسَیْدِ الْغِفَارِیِّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّی اللّهُ عَلَیهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :یَا حُذَیْفَةُ،إِنَّ حُجَّةَ اللّهِ عَلَیْکُمْ (عَلَیْکَ) بَعْدِی عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ، اَلْکُفْرُ بِهِ کُفْرٌ بِاللّهِ، وَالشِّرْکُ بِهِ شِرْکٌ بِاللّهِ، وَالشَّکُّ فِیهِ شَکٌّ فِی اللّهِ وَالْإِلْحَادُ فِیهِ إِلْحَادٌ فِی اللّهِ، وَالْإِنْکَارُ لَهُ إِنْکَارٌ لِلّهِ، وَالْإِیمَانُ بِهِ إِیمَانٌ بِاللّهِ لِأَنَّهُ أَخُو رَسُولِ اللّهِ وَوَصِیُّهُ وَإِمَامُ أُمَّتِهِ، وَمَوْلَاهُمْ وَهُوَ حَبْلُ اللّهِ الْمَتِینُ، وَعُرْوَتُهُ الْوُثْقَی الَّتِی لَاانْفِصَامَ لَهَا وَسَیَهْلِکُ فِیهِ اثْنَانِ وَلَا ذَنْبَ لَهُ :مُحِبٌّ غَالٍ وَمُقَصِّرٌ.(٤)

٦٢١ - (فِی حَدِیثٍ) عَنْ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ :حَرْبِی حَرْبُ اللّهِ، وَسِلْمِی سِلْمُ

---

١ - اثبات الهداة ٢ / ٢٩٠، ملحقات الاحقاق ٢١ / ٣٣٧ باختلاف فی موارد

٢ - امالی الصدوق / ٣٨٦، بشارت المصطفی / ١٧٧، اثبات الهداة ٢ / ٦٥ واحقاق الحق ٦ / ٥٦ باختلاف فی موارد

٣ - امالی الطوسی ١ / ١٠٣

٤ - غایة المرام / ٢٠٣

اللّـهِ، وَطاعَتِی طاعَةُ اللّـهِ، وَوِلایَتِی وِلایَةُ اللّهِ، وَأَتْباعِی أَوْلِیاءُ اللّهِ، وَأَنْصاری أَنْصارُ اللّهِ.(١)

٦٢٢ ـ بِالْإِسْنادِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُوسَی الرِّضا عَنْ آبائِهِ عَلَیهِمُ السَّلامُ قالَ :قالَ رَسُولُ اللّـهِ صَلَّی اللّهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ أَنْ یَتَمَسَّکَ بِدِینِی وَیَرْکَبَ سَفِینَةَ النَّجاةِ بَعْدِی فَلْیَقْتَدِ بِعَلِیِّ بْنِ أَبِی طالِبٍ، وَلْیُعادِ عَدُوَّهُ وَلْیُوالِ وَلِیَّهُ فَإِنَّهُ وَصِیِّی، وَ خَلِیفَتِی عَلی أُمَّتِی فِی حَیاتِی وَبَعْدَ وَفاتِی، وَهُوَ إِمامُ کُلِّ مُسْلِمٍ وَأَمِیرُ کُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِی، قَوْلُهُ قَوْلِی، وَأَمْرُهُ أَمْرِی وَنَهْیُهُ نَهْیِی، وَتابِعُهُ تابِعِی، وَناصِرُهُ ناصِرِی، وَخاذِلُهُ خاذِلِی ثُمَّ قالَ صَلَّی اللّهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ فارَقَ عَلِیّاً بَعْدِی لَمْ یَرَنِی وَلَمْ أَرَهُ یَوْمَ الْقِیامَةِ،وَمَنْ خالَفَ عَلِیّاً حَرَّمَ اللّـهُ عَلَیهِ الْجَنَّةَ، وَجَعَلَ مَأْواهُ النّارَ (وَبِئْسَ الْمَصِیرِ) وَمَنْ خَذَلَ عَلِیّاً خَذَلَهُ اللّهُ یَوْمَ یُعْرَضُ عَلَیْهِ، وَمَنْ نَصَرَ عَلِیّاًنَصَرَهُ یَوْمَ یَلْقاهُ .وَلَقَّنَهُ حُجَّتَهُ عِنْدَ الْمُسائَلَةِ ......(٢)

٦٢٣ ـ بِالْإِسْنادِ، عَنْ أَبِی ذَرٍّرَضِیَ اللّهُ عَنْهُ، قالَ :قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّی اللّهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَطاعَنِی فَقَدْ أَطاعَ اللّهَ،وَمَنْ عَصانِی فَقَدْ عَصَی اللّهَ، وَمَنْ أَطاعَ عَلِیّاً فَقَدْ أَطاعَنِی، وَمَنْ عَصی عَلِیّاً فَقَدْ عَصانِی.(٣)

٦٢٤ ـ عَنْ أَبِیذَرِّ الْغِفارِیِّرَضِیَ اللّهُ عَنْهُ، قالَ :قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّی اللّهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لِعَلِیٍّ :مَنْ أَطاعَکَ فَقَدْأَطاعَنِی، وَمَنْ عَصاکَ فَقَدْ عَصانِی.....(٤)

٦٢٥ ـ بِالْإِسْنادِ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ الْباقِرِعَلَیهِ السَّلامُ قالَ:

---

١ ـ احقاق الحق ٦/ ٣٣١ — ٢ ـ کمال الدین/ ٢٦٠

٣ ـ احقاق الحق ٦/ ٣١٩ — ٤ ـ احقاق الحق ٦/ ٣٢٠

سَمِعْتُ جابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ الْأَنْصارِيِ يَقُولُ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذاتَ يَوْمٍ فِي مَنْزِلِ أُمِّ إِبْراهِيمَ وَعِنْدَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحابِهِ إِذْ أَقْبَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طالِبٍ عَلَيْهِمَا السَّلامُ، فَلَمّا بَصُرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :يا مَعْشَرَ النّاسِ أَقْبَلَ إِلَيْكُمْ خَيْرُ النّاسِ بَعْدِي، وَهُوَ مَوْلاكُمْ، طاعَتُهُ مَفْرُوضَةٌ كَطاعَتِي وَمَعْصِيَتُهُ مُحَرَّمَةٌ كَمَعْصِيَتِي، مَعاشِرَ النّاسِ أَنَا دارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ مِفْتاحُها، وَلَنْ يُوصَلَ إِلَى الدّارِ إِلّا بِالْمِفْتاحِ، وَكَذِبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّنِي وَيُبْغِضُ عَلِيّاً.(١)

٦٢٦ ـ عَنِ الْأَصْبَغِ قالَ :سُئِلَ سَلْمانُ الْفارِسِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :عَلَيْكُمْ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ فَإِنَّهُ مَوْلاكُمْ فَأَحِبُّوهُ، وَكَبِيرُكُمْ فَاتَّبِعُوهُ، وَعالِمُكُمْ فَأَكْرِمُوهُ وَقائِدُكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ فَعَزِّرُوهُ وَ(إِذا) دَعاكُمْ فَأَجِيبُوهُ .وَإِذا أَمَرَكُمْ فَأَطِيعُوهُ أَحِبُّوهُ لِحُبِّي وَأَكْرِمُوهُ لِكَرامَتِي ما قُلْتُ لَكُمْ فِي عَلِيٍّ إِلّا ما أَمَرَنِي بِهِ رَبِّي.(٢)

٦٢٧ ـ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلامُ قالَ :قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمْ طاعَتِي، وَنَهاكُمْ عَنْ مَعْصِيَتِي، وَفَرَضَ عَلَيْكُمْ طاعَةَ عَلِيٍّ بَعْدِي، وَنَهاكُمْ عَنْ مَعْصِيَتِهِ، وَهُوَ وَصِيِّي وَوارِثِي، وَهُوَ مِنِّي وَأَنا مِنْهُ، حُبُّهُ إِيمانٌ، وَبُغْضُهُ كُفْرٌ، مُحِبُّهُ مُحِبِّي، وَمُبْغِضُهُ مُبْغِضِي وَهُوَ مَوْلى مَنْ أَنا مَوْلاهُ، وَأَنا مَوْلى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ، وَأَنا وَهُوَ أَبَوا هٰذِهِ الْأُمَّةِ.(٣)

---

١ ـ امالى الصدوق / ٢٨٩

٢ ـ البحار ٣٨ / ١٥٢

٣ ـ احقاق الحق ٣ / ١٠٠، ينابيع المودة / ١٢٣

٦٢٨ ـ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَنَّهُ قَالَ :فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمْ طَاعَةَ عَلِيّ بَعْدِي كَمَا فَرَضَ عَلَيْكُمْ طَاعَتِيْ، وَنَهَاكُمْ عَنْ مَعْصِيَتِهِ كَمَا نَهَاكُمْ عَنْ مَعْصِيَتِيْ، حُبُّهُ إِيْمَانٌ وَبُغْضُهُ كُفْرٌ، أَنَا وَهُوَ أَبَوَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ.(١)

٦٢٩ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ طَاعَتُهُ طَاعَتِيْ وَمَعْصِيَتُهُ مَعْصِيَتِيْ.(٢)

٦٣٠ ـ عَنْ أَبِيْذَرٍّ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَطَاعَنِيْ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمَنْ أَطَاعَ عَلِيًّا فَقَدْ أَطَاعَنِيْ، وَمَنْ عَصَى عَلِيًّا فَقَدْ عَصَانِيْ.(٣)

٦٣١ ـ عَنِ الْأَصْبَغِ قَالَ سُئِلَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :عَلَيْكُمْ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ مَوْلَاكُمْ فَأَحِبُّوْهُ وَكَبِيْرُكُمْ فَاتَّبِعُوْهُ وَعَالِمُكُمْ فَأَكْرِمُوْهُ وَقَائِدُكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ فَعَزِّرُوْهُ وَإِذَا دَعَاكُمْ فَأَجِيْبُوْهُ وَإِذَا أَمَرَكُمْ فَأَطِيْعُوْهُ وَأَحِبُّوْهُ لِحُبِّيْ وَأَكْرِمُوْهُ لِكَرَامَتِيْ، مَا قُلْتُ لَكُمْ فِيْ عَلِيِّ عَلَيهِ السَّلَامُ إِلَّا مَا أَمَرَنِي بِهِ رَبِّيْ.(٤)

٦٣٢ ـ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ خَيْرُ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِيْ فَمَنْ أَطَاعَهُ فَقَدْ أَطَاعَنِيْ، وَمَنْ عَصَاهُ فَقَدْ عَصَانِيْ.(٥)

---

١ ـ احقاق الحق ٧/ ٢١٦ ٢ ـ فرائد السمطين ١/ ١٧٩

٣ ـ فضائل الخمسة ٢/ ٩٥

٤ ـ كنز الفوائد/ ٢٠٩

٥ ـ البحار ٣٨/ ١٠

٦٣٣ ـ بالإسناد عن الثمالي عن علي بن الحسين عن أبيه عن جده عليهم السلام قال :قال النبيّ صلّى اللهُ عليه وآله وسلّم :إنّ اللهَ تبارك وتعالى فرض عليكم طاعتي ونهاكم عن معصيتي، وأوجب عليكم اتباع أمري، وفرض عليكم من طاعة عليّ بعدي ما فرضه من طاعتي، ونهاكم من معصيته ما نهاكم عنه من معصيتي....(١)

٦٣٤ ـ عن رسول الله صلّى اللهُ عليه وآله وسلّم قال :فرض اللهُ عليكم طاعة عليّ بعدي كما فرض عليكم طاعتي ونهاكم عن معصيته كما نهاكم عن معصيتي، حبُّهُ إيمانٌ وبغضهُ كفرٌ، أنا وإيّاهُ أبَوا هذهِ الأمّة.(٢)

٦٣٥ عن معمر بن خلاد قال :سأل رجلٌ فارسيٌّ أبا الحسن الرضا عليه السلامُ فقال :طاعتكم مفترضة؟ فقال :نعم، فقال :مثل طاعة عليّ بن أبي طالب عليه السلامُ؟ فقال :نعم.(٣)

٦٣٦ ـ قال الصادق عليه السلامُ :ولايتي لعليّ بن أبي طالب عليه السلامُ أحبّ إليّ من ولادتي منهُ، لأنّ ولايتي لعليّ بن أبي طالب فرضٌ، وولادتي منهُ فضلٌ.(٤)

٦٣٧ـ قال رسول الله صلّى اللهُ عليه وآله وسلّم :يا عليُّ إنّك أميرُ أمّتي وحجّةُ الله عليها بعدي، قولك قولي، وأمرك أمري، ونهيك نهيي ومعصيتك معصيتي، وطاعتك طاعتي وزجرك زجري، وحزبك حزبي وحزبي حزبُ اللهِ

---

١ ـ البحار ٩١/٣٨
٢ ـ اثبات الهداة ٢٧٧/٢
٣ ـ الاختصاص / ٢٧١
٤ ـ البحار ٢٩٩/٣٩

وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی اطاعت

۶۱۴۔ابوذر سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: جو ہماری اطاعت کرے گا اس نے خدا کی اطاعت کی، اور جو ہماری نافرمانی کرے گا اس نے خدا کی نافرمانی کی، اور جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تمہاری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۶۱۵۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جس وقت خدا سے ملاقات کرنا چاہو اور وہ تم سے راضی ہو تو علی علیہ السلام کے راستہ پر چلو اور ہر جگہ ان کے ساتھ رہو اور انہیں اپنا رہبر تسلیم کرو اور ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمن اور ان کے دوستوں کے ساتھ دوست رہو اور ان کے بارے میں اپنے اندر کوئی شک وشبہ ایجاد نہ کرو اس لیے کہ علی علیہ السلام کے بارے میں شک کرنا مُوجبِ کفر ہے۔

۶۱۶۔ابوایوب انصاری کہتے ہیں: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے عمّار بن یاسر سے فرمایا: ایک ستمگر گروہ تم کو قتل کرے گا جب کہ تم حق پر ہو اور حق تمہارے ساتھ ہے، اے عمّار! جس وقت تم یہ دیکھو کہ علی علیہ السلام ایک راستے پر چل رہے ہیں اور لوگ دوسرے راستے پر چل رہے ہیں تو علیؑ کے راستہ کو اختیار کرو، لوگوں کے راستے کو چھوڑ دو، اس لیے کہ وہ تم کو نابودی کی

۱۔ غاية المرام / ۲۰۶

طرف نہیں لے جائے گا اور ہدایت کے راستہ سے خارج نہیں کرے گا۔

۶۱۷۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: آیا میں تمہیں ایک ایسی چیز کی رہنمائی نہ کروں کہ اگر تم نے اس سے تمسک کیا تو میرے بعد کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے؟ کہا: کیوں نہیں اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا: وہ علی علیہ السلام ہیں۔

۶۱۸۔ زید بن ارقم کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آیا میں تمہیں ایک ایسی چیز کی رہنمائی نہ کروں کہ اگر اس سے اپنی ہدایت چاہو تو نہ ہلاک ہو گے اور نہ نابود ہو گے؟ کہا کیوں نہیں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا: تمہارے سرپرست اور پیشوا علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں پس ان کی حمایت کریں اور ان کے خیر خواہ بنیں اور ان کی کلام پر اعتماد کریں اس لیے کہ جبرئیلؑ نے مجھے یہ حکم دیا ہے۔

۶۱۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آنحضرتؐ نے ابن عباس سے فرمایا: اے عباس کے بیٹے! جس وقت خدا سے ملاقات کرنا چاہو اور وہ تم سے راضی ہو تو علی بن ابی طالب علیہ السلام کے طریقہ پر چلو اور جس چیز پر وہ توجہ رکھتے ہیں توجہ رکھو اور ان کی امامت پر راضی رہو اور ان کے دشمنوں کو دشمن اور دوستوں کو دوست رکھو۔

۶۲۰۔ حذیفہ بن اسید غفاری کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے حذیفہ! میرے بعد علی علیہ السلام تم پر خدا کی حجت ہیں ان سے کفر اختیار کرنا خدا سے کفر ہے اور ان سے شرک کرنا خدا سے شرک کرنا ہے۔ اور ان میں شک کرنا خدا میں شک کرنا اور ان کے بارے میں غلط سوچنا خدا کے بارے میں غلط سوچنا اور ان کا انکار کرنا خدا کا انکار ہے اور ان پر ایمان لانا خدا پر ایمان لانا ہے۔ اس لیے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی وصی اور ان کی امت کے سرپرست

اور پیشوا ہیں وہ خدا کی مضبوط رسّی اور عروۃ الوثقیٰ ہیں جو کبھی بھی نہیں ٹوٹے گی اور جلد ہی ان کے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے جب کہ وہ بے گناہ ہیں ایک افراط اور تفریط کرنے والے دوست اور دوسرے وہ جو ان کے حق میں غفلت اور کوتاہی کرتے ہیں۔

۶۲۱۔علی علیہ السلام سے منقول ہیں حضرتؑ نے فرمایا: میرے ساتھ جنگ خدا کے ساتھ جنگ اور میرے ساتھ صلح خدا کے ساتھ صلح، اور میری اطاعت خدا کی اطاعت اور میرے ساتھ دوستی خدا کے ساتھ دوستی ہے، میرے پیروکار خدا کے دوست، اور میرے دوست خدا کے دوست ہیں۔

۶۲۲۔علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے اپنے جدِّ امجد سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو یہ پسند کرتا ہے کہ میرے دین سے تمسک کرے اور میرے بعد نجات کی کشتی پر سوار ہو جائے تو وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کی اقتدا کرے اور ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمن اور ان کے دوستوں کے ساتھ دوست بن کر رہے اس لیے کہ وہ میری زندگی میں اور میرے بعد میرے وصی اور میری امت پر میرے جانشین ہیں اور وہ میرے بعد مسلمانوں کے پیشوا اور مؤمنین کے حاکم ہیں۔

ان کا کلام میرا کلام اور ان کا فرمان میرا فرمان اور ان کی نہی میری نہی ہے ان کا پیروکار میرا پیروکار، ان کا مددگار میرا مددگار ہے اور جس نے ان کی مدد کرنے سے ہاتھ اٹھالیا گویا کہ اس نے میری مدد کرنے سے ہاتھ اٹھالیا، اس کے بعد فرمایا: جو ان سے جدا ہوگا، قیامت کے دن میں اسے نہیں دیکھوں گا اور وہ مجھے نہیں دیکھے گا، اور جس نے علی علیہ السلام کی مخالفت کی تو خدا بہشت کو اس پر حرام اور دوزخ کو اس کا ٹھکانہ قرار دے گا اور وہ کتنی بری جگہ ہے اور جس نے علی علیہ السلام کی مدد کرنے سے ہاتھ اٹھالیا تو جس دن وہ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوگا خدا اس کی مدد نہیں کرے گا، اور جس نے علی علیہ السلام کی

مدد کی اور ساتھ دیا تو جس دن وہ خدا سے ملاقات کرے گا خدا اس کی مدد کرے گا اور سوالات کے وقت اس کی حجت اسے یاد دلائے گا۔

۶۲۳۔ ابوذر سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی اور جس نے علی علیہ السلام کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے علی علیہ السلام کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۶۲۴۔ ابوذر غفاری کہتے ہیں رسول خدا ﷺ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تمہاری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۶۲۵۔ حضرت امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے حضرتؑ نے فرمایا: میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا اس نے کہا: ایک دن رسولِ خدا ﷺ ابراہیم کی والدہ کے گھر میں تھے اور چند اصحاب بھی آپ کے ساتھ وہاں موجود تھے اس وقت علی علیہ السلام داخل ہوئے، جس وقت پیغمبر ﷺ کی نگاہ علی علیہ السلام پر پڑی تو فرمایا: اے لوگو! تمہارے سامنے وہ شخص ظاہر ہوا ہے کہ جو میرے بعد لوگوں میں سے بہترین فرد ہے۔ وہ تمہارے سرپرست ہیں، جس طرح میری اطاعت واجب ہے ان کی اطاعت بھی واجب ہے اور میری نافرمانی کی طرح ان کی نافرمانی بھی حرام ہے۔ اے لوگو! میں حکمت کا گھر ہوں اور علی علیہ السلام اس کی چابی ہیں اور چابی کے علاوہ کوئی گھر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اور جھوٹ بولتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ مجھے دوست رکھتا ہے اور علی علیہ السلام سے دشمنی کرتا ہے۔

۶۲۶۔ اصبغ کہتے ہیں: میں نے سلمان فارسی سے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں سوال

کیا، اس نے کہا: میں نے رسولِ خدا ﷺ سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: تمہیں علی بن ابی طالب علیہ السلام مبارک ہوں اس لیے ان کی پیروی کریں، وہ تمہارے عالم ہیں پس ان کا احترام کریں، وہ تمہیں بہشت کی طرف لے جائیں گے پس ان کی تعظیم کریں اور جس وقت وہ تمہیں پکاریں لبیک کہیں، جس وقت وہ تمہیں حکم دیں اُن کی اطاعت کریں، انہیں میری دوستی کی خاطر دوست رکھیں اور میری خاطر انکا احترام کریں، میں نے خدا کے حکم کے علاوہ علی علیہ السلام کے بارے میں تمہیں کوئی چیز نہیں بتائی۔

۶۲۷۔ علی بن حسین علیہ السلام نے اپنے والدِ گرامی اور جدِ امجد امیر المومنین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: خدا نے میری اطاعت کو تم پر واجب کیا ہے اور میری نافرمانی سے روکا ہے، اور میرے بعد علی علیہ السلام کی اطاعت کو بھی تم پر واجب کیا ہے اور ان کی نافرمانی سے روکا ہے۔

وہ میرے بعد میرے وارث اور وصی ہیں اور وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، ان سے دوستی ایمان کی علامت ہے اور ان سے دشمنی کفر کی علامت ہے، انہیں دوست رکھنے والے میرے دوست اور انہیں دشمن رکھنے والے میرے دشمن ہیں، وہ ان کے سرور ہیں جن کا میں سرور ہوں اور میں ہر مسلمان مرد اور عورت کا سَرُوَر ہوں، میں اور وہ اس امت کے دو باپ ہیں۔

۶۲۸۔ رسولِ خدا ﷺ سے منقول ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: خداوند نے جس طرح میری اطاعت کو تم پر واجب کیا ہے، علی علیہ السلام کی اطاعت کو بھی تم پر واجب کیا ہے اور جس طرح تمہیں میری نافرمانی سے روکا ہے اسی طرح ان کی نافرمانی سے بھی روکا ہے۔

ان سے دوستی ایمان کی نشانی اور ان سے دشمنی کفر کی نشانی ہے میں اور وہ اس امت کے دو باپ ہیں۔

۶۲۹۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کی اطاعت میری اطاعت اور ان کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔

۶۳۰۔ ابوذر سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی ہے۔ اور جس نے علیؑ کی پیروی کی اس نے میری پیروی کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۶۳۱۔ اصبغ کہتے ہیں: میں نے سلمان فارسی سے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا، اس نے کہا: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: تمہیں علی بن ابی طالب علیہ السلام مبارک ہوں اس لیے کہ وہ تمہارے سرپرست ہیں پس انہیں دوست رکھیں، وہ تمہارے رہبر ہیں اس لیے ان کی پیروی کریں وہ تمہارے عالم ہیں ان کا احترام کریں وہ تمہیں بہشت کی رہنمائی کریں گے پس ان کی تعظیم کریں اور جس وقت تمہیں پکاریں، لبیک کہیں اور جس وقت وہ تمہیں حکم دیں اُن کی اطاعت کریں انہیں میری دوستی کی خاطر دوست رکھیں اور میرے احترام کی خاطر ان کا احترام کریں، میں نے خدا کے فرمان کے علاوہ علی علیہ السلام کے بارے میں تمہیں کوئی چیز نہیں بتائی۔

۶۳۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام ایک بہترین فرد ہیں جنہیں میں اپنے بعد جانشین منتخب کر رہا ہوں، جس نے ان کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۶۳۳۔ ثمالی نے علیؑ بن حسینؑ سے حضرتؑ نے اپنے والد اور جدؑ علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ پیغمبرؐ نے فرمایا: خداوند نے میری اطاعت کو تم پر واجب کیا ہے اور میری نافرمانی سے روکا ہے اور تم پر

میرے حکم کی پیروی کرنا لازم قرار دیا ہے اور جو کچھ میری اطاعت کے بارے میں تم پر لازم ہے علیؑ کی اطاعت کے بارے میں بھی تم پر واجب کیا ہے اور جس چیز میں میری نافرمانی سے روکا ہے اسی چیز کے بارے میں علی علیہ السلام کی نافرمانی سے بھی روکا ہے۔

۶۳۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: خداوند نے علی علیہ السلام کی اطاعت کو میرے بعد تم پر واجب کیا ہے اور تمہیں ان کی نافرمانی سے روکا ہے، جس طرح میری نافرمانی سے روکا ہے علی علیہ السلام سے دوستی ایمان ہے اور اُن سے دشمنی کفر ہے۔ میں اور وہ اس امت کے دو باپ ہیں۔

۶۳۵۔ معمر بن خلاد کہتے ہیں: ایک فارسی زبان شخص نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا: آیا آپ کی اطاعت کرنا واجب ہے؟ فرمایا: جی ہاں' پوچھا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کی اطاعت کی طرح؟ فرمایا: جی ہاں۔

۶۳۶۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت میرے نزدیک محبوب تر ہے کہ میں ان کے صلب سے پیدا ہوا ہوں، اس لیے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت مجھ پر واجب ہے چونکہ میری ان سے ولادت بھی ایک فضیلت ہے۔

۶۳۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! تم میری امت کے حاکم ہو اور میرے بعد تم ان پر حُجتِ خدا ہو۔ تمہارا کلام میرا کلام، تمہارا فرمان میرا فرمان ، تمہاری نہی میری نہی، تمہارا لشکر میرا لشکر ہے اور میرا لشکر خدا کا لشکر ہے" اور جس شخص نے خدا اور رسولؐ اور ایمانداروں کو اپنا سرپرست بنایا تو اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا ہی کا لشکر غالب رہتا ہے۔"

١٣١ ـ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلامُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ

٦٣٨ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ.(١)

٦٣٩ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَتى سُمِّيَ عَلِيٌّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا أَنْكَرُوا فَضْلَه، سُمِّيَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ، فَقَوْلُهُ تَعَالَى :"وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ قَالُوا بَلَى" فَقَالَتِ الْمَلائِكَةُ :بَلَى فَقَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا رَبُّكُمْ وَمُحَمَّدٌ نَبِيُّكُمْ وَعَلِيٌّ وَلِيُّكُمْ وَأَمِيرُكُم.(٢)

٦٤٠ ـ بِالإِسْنَادِ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ كُنْتُ مِنْ رَبِّي كَقَابِ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى، فَأَوْحَى إِلَيَّ رَبِّي مَا أَوْحَى ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ اقْرَأْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَمَا سَمَّيْتُ بِهَذَا أَحَدًا قَبْلَهُ وَلَا أُسَمِّي بِهَذَا أَحَدًا بَعْدَهُ.(٣)

٦٤١ ـ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ :لَمَّا نَزَلَتِ الْوِلَايَةُ وَكَانَ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِغَدِيرِ خُمٍّ :سَلِّمُوا عَلَى عَلِيٍّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَا :مِنَ اللهِ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ؟ فَقَالَ لَهُمَا :نَعَمْ حَقًّا مِنَ اللهِ وَمِنْ رَسُولِهِ إِنَّهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ، يُقْعِدُهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ، فَيُدْخِلُ أَوْلِيَاءَهُ الْجَنَّةَ، وَيُدْخِلُ أَعْدَاءَهُ النَّارَ....(٤)

---

١ ـ احقاق الحق ٢٢٢/١٥

٢ ـ غاية المرام / ٨٧، رواه في البحار ٧٧/٣٠، اثبات الهداة ٢٩١/٢ واحقاق الحق ٢٧٥/٤ باختلاف في موارد

٣ ـ امالي الطوسي ٣٠/١ ٤ ـ البحار ١٦٩/٣٦

۶۳۲ ـ وَبِإِسْنَادٍ مَرْفُوعٍ إِلَى بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُسَلِّمُوا عَلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمِنَ اللّٰهِ أَمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :بَلْ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ رَسُولِهِ.(۱)

۶۳۳ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ، أَنْتَ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ، وَوَارِثُ عِلْمِ النَّبِيِّينَ، وَخَلِيفَةُ خَيْرِ الْمُرْسَلِينَ، يَاعَلِيُّ أَنْتَ مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ، يَاعَلِيُّ أَنْتَ الْحُجَّةُ بَعْدِي عَلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام امیر المومنین ہیں

۶۳۸ ـ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام امیر المومنین ہیں۔

۶۳۹ ـ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگ یہ جانتے کہ علی علیہ السلام کو کس وقت امیر المومنینؑ پکارا گیا تو ان کی فضیلت کا انکار نہ کرتے وہ اس وقت امیر المومنینؑ پکارے گئے کہ آدمؑ روح اور جسم کے درمیان تھا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہوا ''جب تمہارے پروردگار نے آدمؑ کی پشتوں سے نکال کر انکی اولاد سے خود ان کے مقابلے میں اقرار کرالیا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ تو سب کے سب

---

۱ ـ خصائص الائمة علیهم السلام / ۶۷، الیقین / ۲۰۷ باختلاف یسیر، البحار ۳۷/ ۳۱۱ باختلاف فی موارد

۲ ـ اثبات الهداة ۲/ ۲۴۱

بولے ہاں" پس ملائکہ نے بھی کہا ہاں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تمہارا پروردگار ہوں اور محمد ﷺ تمہارے پیغمبر اور علی علیہ السلام تمہارے امیر اور سرپرست ہیں۔

۶۴۰۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: جس رات کو مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو اس وقت میرے اور خدا کے درمیان کمان کی دونوں طرف جتنا ہی فاصلہ تھا یا اس سے بھی کمتر، پس خداوند کو مجھے جو وحی کرنی تھی وحی کی اور فرمایا: اے محمدؐ! علی بن ابی طالب علیہ السلام کو امیر المؤمنین علیہ السلام کے نام سے پکارو، میں نے ان سے پہلے کسی کو بھی اس نام سے نہیں پکارا اور اس کے بعد بھی کسی کو اس نام سے نہیں پکاروں گا۔

۶۴۱۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس وقت آسمان سے علی علیہ السلام کی ولایت نازل ہوئی، رسولِ خدا ﷺ نے غدیر میں لوگوں سے فرمایا: علی علیہ السلام کو امیر المؤمنین کے عنوان سے سلام کریں۔ ان دونوں نے کہا: خدا کی طرف سے یا اس کے پیغمبر کی طرف سے؟ رسولِ خدا ﷺ نے ان سے فرمایا: ہاں، خدا کی طرف سے اور اس کے پیغمبر کی طرف سے، وہ پرہیزگاروں کے امیر المؤمنین اور پیشوا اور سفید چہروں کے رہبر ہیں۔

قیامت کے دن خدا انہیں پل صراط پر بٹھائے گا، اور وہ اپنے دوستوں کو بہشت میں اور اپنے دشمنوں کو دوزخ میں بھیجیں گے۔

۶۴۲۔ بریدہ اسلمی سے مرفوعہ صورت میں نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: علی علیہ السلام کو امیر المؤمنین کے عنوان سے سلام کریں۔ عمر بن خطاب نے کہا: جی انہیں خدا کی طرف سے امیر المؤمنین کہہ کر سلام کریں یا رسولِ خدا ﷺ کی طرف سے؟ پیغمبرؐ نے فرمایا: خدا کی طرف سے بھی اور رسولِ خدا کی طرف سے بھی امیر المؤمنین کہہ کر سلام کریں۔

۶۴۳۔ جعفر بن محمد نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ تم پرہیزگاروں کے امیر المؤمنین اور پیشوا، اوصیا کے سرور، انبیاء کے علم کے وارث اور رسولوں کے بہترین جانشین ہو۔ یا علی علیہ السلام! تم میرے بعد ان لوگوں پر خدا کی حجت ہو گے۔

☆☆☆

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فِيْ وِلَايَةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۳۲ - وِلَايَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۶۴۴ - عَنِ الْحَافِظِ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالَى: عَمَّ يَتَسَائَلُوْنَ عَنِ النَّبَأِ الْعَظِيْمِ بِإِسْنَادِهِ إِلَى السُّدِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: وِلَايَةُ عَلِيٍّ يَتَسَاءَلُونَ عَنْهَا فِيْ قُبُوْرِهِمْ فَلَا يَبْقَى مَيِّتٌ فِيْ شَرْقٍ وَلَا فِيْ غَرْبٍ وَلَا فِيْ بَرٍّ وَلَا فِيْ بَحْرٍ إِلَّا وَمُنْكَرٌ وَنَكِيْرٌ يَسْأَلَانِهِ عَنْ وِلَايَةِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدَ الْمَوْتِ يَقُوْلَانِ لِلْمَيِّتِ: مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِيْنُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ وَمَنْ إِمَامُكَ؟(۱)

۶۴۵ - أَبُوْ بَصِيْرٍ عَنْ أَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلُهُ تَعَالَى: وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فِيْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ.(۲)

۶۴۶ - بِالْإِسْنَادِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ: مَعَاشِرَ أَصْحَابِيْ! إِنَّ اللّٰهَ جَلَّ جَلَالُهُ يَأْمُرُكُمْ بِوَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْإِقْتِدَاءِ بِهِ، فَهُوَ وَلِيُّكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْ بَعْدِيْ، لَا تُخَالِفُوْهُ فَتَكْفُرُوْا وَلَا تُفَارِقُوْهُ فَتَضِلُّوْا، إِنَّ اللّٰهَ جَلَّ جَلَالُهُ جَعَلَ عَلِيًّا عَلَمًا بَيْنَ الْإِيْمَانِ وَالنِّفَاقِ، فَمَنْ أَحَبَّهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ أَبْغَضَهُ كَانَ مُنَافِقًا، إِنَّ اللّٰهَ جَلَّ جَلَالُهُ جَعَلَ عَلِيًّا وَصِيِّيْ وَمَنَارَ الْهُدٰى

---

۱ - احقاق الحق ۳/۲۸۵ ۲ - مناقب آل ابيطالب ۳/۱۰۶، البحار ۲۳/۳۰۳ باختلاف يسير

بَعْدِی، فَهُوَ مَوْضِعُ سِرِّی وَعَیْبَةُ عِلْمِی وَخَلِیفَتِی فِی أَهْلِی، إِلَی اللهِ أَشْکُو ظَالِمِیهِ مِنْ أُمَّتِی.(١)

٦٤٧ ـ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: وِلَایَةُ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ وِلَایَةُ اللهِ وَحُبُّهُ عِبَادَةُ اللهِ وَاتِّبَاعُهُ فَرِیضَةُ اللهِ، وَأَوْلِیَاؤُهُ أَوْلِیَاءُ اللهِ وَأَعْدَاءُهُ أَعْدَاءُ اللهِ وَحَرْبُهُ حَرْبُ اللهِ وَسِلْمُهُ سِلْمُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.(٢)

٦٤٨ ـ عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أُوحِیَ إِلَیَّ: مَنْ آمَنَ بِی وَبِوِلَایَةِ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ؛ فَهُوَ مَعِی فِی الْجَنَّةِ، فَمَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِی وَمَنْ تَوَلَّانِی فَقَدْ تَوَلَّی اللهَ.(٣)

٦٤٩ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ مُوسَی الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ یَرْکَبَ سَفِینَةَ النَّجَاةِ، وَ یَتَمَسَّکَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَی وَیَعْتَصِمَ بِحَبْلِ اللهِ الْمَتِینِ؛ فَلْیُوَالِ عَلِیًّا وَلْیُعَادِ عَدُوَّهُ، وَلْیَأْتَمَّ بِالْأَئِمَّةِ الْهُدَاةِ مِنْ وُلْدِهِ فَإِنَّهُمْ خُلَفَائِی وَأَوْصِیَائِی وَحُجَجُ اللهِ عَلَی الْخَلْقِ بَعْدِی، وَسَادَةُ أُمَّتِی، وَقَادَةُ الْأَتْقِیَاءِ إِلَی الْجَنَّةِ، حِزْبُهُمْ حِزْبِی، وَحِزْبِی حِزْبُ اللهِ وَحِزْبُ أَعْدَائِهِمْ حِزْبُ الشَّیْطَانِ.(٣)

٦٥٠ ـ رُوِیَ بِسَنَدٍ یَرْفَعُهُ إِلَی عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ

---

١ ـ امالی الصدوق / ٢٣٣، اثبات الهداة ٢ / ٥٨

٢ ـ روضة الواعظین ١ / ١٠١، البحار ٣٨ / ٣١، اثبات الهداة ٢ / ٥١ باختلاف یسیر

٣ ـ احقاق الحق ٦ / ٤٣٧

٣ ـ اثبات الهداة / ٣٨٣، البحار ٢٣ / ١٤٤ باختلاف فی موارد

وَسَلَّمَ قَالَ: أُوصِي مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي مِنْ جَمِيعِ النَّاسِ بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِي، وَمَنْ تَوَلَّانِي فَقَدْ تَوَلَّى اللهَ، وَمَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللهَ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي، وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللهَ.(١)

٦٥١ - بِالْإِسْنَادِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَحْيَى حَيَاتِي وَيَمُوتَ مَمَاتِي وَيَسْكُنَ جَنَّةَ الْخُلْدِ الَّتِي وَعَدَنِي رَبِّي؛ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّهُ لَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ هُدًى وَلَنْ يُدْخِلَكُمْ فِي ضَلَالَةٍ.(٢)

٦٥٢ - (فِي حَدِيثٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:) أَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَنْزُ اللهِ، مَنْ أَحَبَّهُ وَتَوَلَّاهُ الْيَوْمَ وَبَعْدَ الْيَوْمِ فَقَدْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللهَ، وَأَدَّى مَا وَجَبَ عَلَيْهِ، وَمَنْ عَادَاهُ الْيَوْمَ وَمَا بَعْدَ الْيَوْمِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى وَأَصَمَّ لَا حُجَّةَ لَهُ عِنْدَ اللهِ.(٣)

٦٥٣ - بِالْإِسْنَادِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: حُرِّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ آمَنَ بِي وَأَحَبَّ عَلِيًّا وَتَوَلَّاهُ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ مَارَى عَلِيًّا وَنَاوَاهُ. عَلِيٌّ مِنِّي كَجِلْدَةٍ مَابَيْنَ الْعَيْنَيْنِ وَالْحَاجِبِ.(٤)

٦٥٤ - قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ اللهُ تَعَالَى مَنْ آمَنَ بِي وَبِنَبِيِّي وَبِوَلِيِّي؛ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ.(٥)

---

١ - احقاق الحق ٦/٣٣٥

٢ - احقاق الحق ٥/١٠٧، المستدرک للحاكم ٣/١٢٨ باختلاف يسير

٣ - غاية المرام / ٣٢١

٤ - أمالي الطوسي ١/٣٠١

٥ - فرائدالسمطين ١/٣٠٦

٢٥٥ - بالإسناد، عن أبيذر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: من سرّه أن يحيى حياتي ويموت مماتي ويسكن جنة عدن التي غرسها ربي؛ فليتول علياً بعدي وليوال وليّه وليقتد بالائمة من بعده، فإنهم عترتي خلقهم الله من لحمي ودمي، وإياهم فهمي وعلمي، ويل للمكذبين بفضلهم من أمتي لا أنالهم الله شفاعتي.(١)

٢٥٦ - (في حديث) عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال: من أراد منكم النجاة بعدي؛ فليتمسك بولاية علي بن أبي طالب فإنه الصديق الأكبر والفاروق الأعظم، وهو إمام كل مسلم بعدي.(٢)

٢٥٧ - بالإسناد، عن أبي جعفر محمد بن علي الباقر عن آبائه عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: من سرّه أن يجوز على الصراط كالريح العاصف ويلج الجنة بغير حساب؛ فليتول وليي ووصيي وصاحبي وخليفتي على أهلي وأمتي علي بن أبيطالب، ومن سرّه أن يلج النار؛ فليترك ولايته، فوعزة ربي وجلاله وإنه الباب الله الذي لا يؤتى إلا منه، إنه الصراط المستقيم وإنه الذي يسأل الله عن ولايته يوم القيامة.(٣)

٢٥٨ - عن محمد بن الفضيل عن أبي الحسن عليه السلام قال: ولاية علي عليه السلام مكتوبة في جميع صحف الأنبياء ولن يبعث الله رسولاً إلا بنبوة

---

١ - امالي الطوسي ٣٣٢ ح ١٩   ٢ - اثبات الهداة ٢/٢٨٨

٣ - البحار ٩٧/٣٨، اثبات الهداة ٢/٥٧ باختلاف يسير

مُحَمَّدٍصَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَوَصِيَّةَ عَلِيِّ عَلَيهِ السَّلَامُ.(١)

٦٥٩ ـ عَنِ الْأَصْبَغ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ :قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلَامُ فِي بَعْضِ خُطَبِهِ :أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا إِمَامُ الْبَرِيَّةِ وَوَصِيُّ خَيْرِ الْخَلِيقَةِ وَأَبُو الْعِتْرَةِ الطَّاهِرَةِ الْهَادِيَةِ، أَنَا أَخُو رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَوَصِيُّهُ وَوَلِيُّهُ وَصَفِيُّهُ وَحَبِيبُهُ، أَنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّينَ،حَرْبِي حَرْبُ اللّهِ وَسِلْمِي سِلْمُ اللّهِ وَطَاعَتِي طَاعَةُ اللّهِ وَوِلَايَتِي وِلَايَةُ اللّهِ وَأَتْبَاعِي أَوْلِيَاءُ اللّهِ وَأَنْصَارِي أَنْصَارُ اللّهِ.(٢)

٦٦٠ ـ بِالْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيِّ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ تَوَلَّى عَلِيّاً عَلَيهِ السَّلَامُ، فَقَدْ تَوَلَّانِي،وَمَنْ تَوَلَّانِي؛ فَقَدْ تَوَلَّى اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ.(٣)

٦٦١ ـ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَإِنَّ عَلِيّاً وَلِيُّهُ.(٤)

٦٦٢ ـ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا إِنَّ اللّهَ وَلِيِّي، وَأَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ.مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.(٥)

٦٦٣ ـ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَوْلَى النَّاسِ بِهِمْ بَعْدَ رَسُولِ اللّهِ.(٦)

---

١ ـ البحار ٣٨/ ٣٦، الكافي ١/ ٤٣٧

٢ ـ ينابيع المودة / ٨١، احقاق الحق ٣/ ١٠١

٣ ـ امالي الطوسي ١/ ٣٤٥، البحار ٣٨/ ٣١

٤ ـ احقاق الحق ٦/ ٣٧١

٥ ـ احقاق الحق ٦/ ٢٣٣، عبقات الانوار ٢٩١/ ٢

٦ ـ احقاق الحق ٥١/ ١٢٣

٦٦٤ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :اَللّٰهُمَّ مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي، فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّ وِلَايَتَهُ وِلَايَتِي، وَوِلَايَتِي وِلَايَةُ اللّٰهِ.(١)

٦٦٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ يَعْلَى قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَقُولُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ يَا عَلِيُّ إِنْتَ وَلِيُّ النَّاسِ بَعْدِي فَمَنْ أَطَاعَكَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَانِي.(٢)

٦٦٦ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :قَالَ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ :لَوِ اجْتَمَعَ النَّاسُ كُلُّهُمْ عَلَى وِلَايَةِ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ؛ مَا خَلَقْتُ النَّارَ.(٣)

٦٦٧ ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُجَاوِرَ الْخَلِيلَ فِي دَارِهِ وَيَأْمَنَ حَرَّ نَارِهِ، فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيطَالِبٍ.(٤)

٦٦٨ ـ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَعَاشِرَ النَّاسِ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى الَّتِي لَا انْفِصَامَ لَهَا، فَلْيَتَمَسَّكْ بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّ وِلَايَتَهُ وِلَايَتِي، وَطَاعَتَهُ طَاعَتِي.(٥)

٦٦٩ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى :بَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا

---

١ ـ احقاق الحق ٧/ ١٢٢

٢ ـ البحار ٣٨/ ١٣٥، أمالي المفيد/ ٦٦

٣ ـ امالي الصدوق/ ٥٢٣

٤ ـ امالي الطوسي ١/ ٢٠١

٥ ـ غاية المرام/ ١٨٥

انّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ :بِوِلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السَّلَام.(١)

٦٧٠ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَرَادَ مِنْكُمُ النَّجَاةَ بَعْدِي وَالسَّلَامَةَ مِنَ الْفِتَنِ؛ فَلْيَسْتَمْسِكْ بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّهُ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ، وَالْفَارُوقُ الْأَعْظَمُ، وَهُوَ إِمَامُ كُلِّ مُسْلِمٍ بَعْدِي، مَنِ اقْتَدٰى بِهِ فِي الدُّنْيَا؛ وَرَدَ عَلَيَّ حَوْضِي وَمَنْ خَالَفَهُ لَمْ يَرَهُ وَلَمْ يَرَنِي، فَاخْتَلَجَ دُوْنِي، وَأُخِذَ ذَاتَ الشِّمَالِ إِلَى النَّارِ.(٢)

٦٧١ ـ عَنِ ابْنِ ظَرِيْفٍ قَالَ :قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ عَلَيهِ السَّلَامُ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا إِنَّ جَبْرَئِيلَ عَلَيهِ السَّلَامُ أَتَانِي فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ اربُّكَ يَأْمُرُكَ بِحُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السَّلَامُ وَيَأْمُرُكَ بِوِلَايَتِهِ.(٣)

٦٧٢ ـ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :التَّارِكُوْنَ وِلَايَةَ عَلِيٍّ،الْمُنْكِرُوْنَ لِفَضْلِهِ، الْمُظَاهِرُوْنَ أَعْدَاءَهُ، خَارِجُوْنَ مِنَ (عَنِ -ن البحار) الْأِسْلَامِ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ.(٤)

٦٧٣ ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ وَقَالَ :هٰذَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَأَنَا وَلِيُّهُ.(٥)

٦٧٤ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ وَلِيُّ رَسُوْلِ اللهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.(٦)

---

١ ـ اثبات الهداة ٢/ ٨

٢ ـ احقاق الحق ٣/ ٣٣١، اثبات الهداة ٢/ ٢٧٧ باختلاف

٣ ـ البحار ٣٩/ ٢٧٣

٤ ـ المحاسن/ ١٨٦، البحار ٧٢/ ١٣٣

٥ ـ احقاق الحق ١٥/ ١١٢

٦ ـ احقاق الحق ١٥، ١٢١

٦٧٥ ـ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَأَبِيذَرِّ الْغِفَارِيِّ قَالاَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ؛فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ، وَمَنْ كُنْتُ إِمَامَهُ؛ فَعَلِيٌّ إِمَامُهُ.(١)

٦٧٦ ـ (فِي حَدِيثٍ) ... ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ رَاضِيًا بِاللهِ وبِوِلاَيَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؛ فَقَدْ أَمِنَ خَوْفَ اللهِ وَعِقَابَهُ.(٢)

٦٧٧ ـ بِالْإِسْنَادِ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ :مَعَاشِرَ أَصْحَابِي إِنَّ اللهَ جَلَّ جَلَالُهُ يَأْمُرُكُمْ بِوِلاَيَةِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيطَالِبٍ وَالْاِقْتِدَاءِ بِهِ فَهُوَ وَلِيُّكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْ بَعْدِي، لاَ تُخَالِفُوهُ فَتَكْفُرُوا وَلاَ تُفَارِقُوهُ فَتَضِلُّوا.(٣)

٦٧٨ ـ عَنِ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :إِنَّ اللهَ تَعَالَى جَعَلَ عَلِيًّا عَلَمًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ لَيْسَ بَيْنَهُمْ عَلَمٌ غَيْرُهُ، فَمَنْ أَقَرَّ بِوِلاَيَتِهِ؛ كَانَ مُؤْمِنًا، وَمَنْ جَحَدَهُ؛ كَانَ كَافِرًا، وَمَنْ جَهِلَهُ؛ كَانَ ضَالًّا، وَمَنْ نَصَبَ مَعَهُ؛ كَانَ مُشْرِكًا، وَمَنْ جَاءَ بِوِلاَيَتِهِ؛ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ أَنْكَرَهَا؛ دَخَلَ النَّارَ.(٤)

٦٧٩ ـ قَوْلُهُ تَعَالَى :إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيهِ السَّلَامُ: دَعَاكُمْ إِلَى وِلاَيَةِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ.(٥)

٦٨٠ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ صَبَاحٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :عُرِجَ

١ـ احقاق الحق ٣٧٧/٦ ٢ـ أمالي الطوسی ٢٨٩/١

٣ـ غاية المرام/ ٢٠٣

٤ـ أمالي الطوسی ٢٣/٢، بحار الأنوار ١١٧/ ٣٨

٥ـ البحار ١٨٦/٣٦

بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاءِ مِائَةً وَعِشْرِينَ مَرَّةً مَا مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَقَدْ أَوْصَى اللّٰهُ (فيها، خ - ل) النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَوْصَاهُ بِالْفَرَائِضِ.(١)

٦٨١ ـ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَحْيَى حَيَاتِي وَيَمُوتَ مَوْتِي وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ الَّتِي وَعَدَنِي رَبِّي؛ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيًّا بَعْدِي، فَإِنَّهُ لَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ هُدًى وَلَنْ يُدْخِلَكُمْ فِي رَدًى.(٢)

٦٨٢ ـ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيهِ السَّلَامُ :وِلَايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ الْحَبْلُ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا فَمَنْ تَمَسَّكَ بِهِ؛ كَانَ مُؤْمِنًا، وَمَنْ تَرَكَهُ خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ.(٣)

٦٨٣ ـ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ مَاتَ وَلَقِيَ اللّٰهَ جَاحِدًا لِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ لَقِيَهُ وَهُوَ غَضْبَانُ عَلَيْهِ سَاخِطٌ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ أَعْمَالِهِ شَيْئًا.(٤)

٦٨٤ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :عَلِيٌّ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ بَعْدِي.(٥)

٦٨٥ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ، وَعَلِيٌّ أَوْلَى بِهِ مِنْ بَعْدِي....(٦)

---

١ .بصائر الدرجات / ٧٩ ‏ ٢ ـ امالی الطوسی ١٠٧/٢

٣ ـ البحار ١٨/٣٦ ‏ ٤ ـ المسترشد / ٥٨٩

٥ ـ اثبات الهداة ٢٧٧/٢ ‏ ٦ ـ اثبات الهداة ٦/٢

٦٨٦ ـ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَمَّارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أُوْصِي مَنْ آمَنَ بِيْ وَصَدَّقَنِي مِنْ جَمِيعِ النَّاسِ بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَقَالَ :مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِي وَمَنْ تَوَلَّانِي فَقَدْ تَوَلَّى اللهَ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ.(١)

٦٨٧ ـ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كُنْتُ نَبِيَّهُ؛ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ.(٢)

٦٨٨ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ؛ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ.(٣)

٦٨٩ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ، (مِنْ بَعْدِيْ ن امالى.)(٤)

٦٩٠ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى الَّتِيْ لَا انْفِصَامَ لَهَا؛فَلْيَتَمَسَّكْ بِوِلَايَةِ أَخِيْ وَوَصِيِّيْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيطَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ لَا يَهْلِكُ مَنْ أَحَبَّهُ وَتَوَلَّاهُ وَلَا يَنْجُوْ مَنْ أَبْغَضَهُ وَعَادَاهُ.(٥)

٦٩١ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ وَلِيُّ اللهِ.(٦)

٦٩٢ ـ فِيْ حَدِيْثٍ عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ عَلَيهِ السَّلَامُ :أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَا يَثْبُتُ عَلَى وِلَايَةِ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَام إِلَّا الْمُتَّقُوْنَ.(٧)

١ ـ مناقب على بن ابيطالب / ٢٣١ ٢ ـ احقاق الحق ٦/ ٣٨٠

٣ ـ احقاق الحق ٦/ ٣٨١ ٤ ـ احقاق الحق ١٥/ ٩٢، امالى الصدوق / ١٢

٥ ـ اثبات الهداة ٢/ ٣٩ ٦ ـ احقاق الحق ١٥/ ٨٨

٧ ـ تفسير العياشى ١/ ١٠٠، تفسير نور الثقلين ١/ ٢٠٣

۶۹۳ ـ فِیْ حَدِیْثٍ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ عَلَیہِ السَّلَامُ ...اِنَّ الْجَاحِدَ لِوِلَایَۃِ عَلِيٍّ عَلَیہِ السَّلَامُ کَعَابِدِ وَثَنٍ.(۱)

۶۹۴ ـ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :یَا عَلِيُّ اِمَا عُرِفَ اللّٰہُ اِلَّا بِیْ ثُمَّ بِکَ، مَنْ جَحَدَ وِلَایَتَکَ جَحَدَاللّٰہَ رُبُوْبِیَّتَہٗ.(۲)

۶۹۵ ـ عَنْ صَالِحِ بْنِ مِیْثَمٍ، عَنْ اَبِیْہِ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَھُوَ جَاحِدٌ وِلَایَۃَ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیہِ السَّلَامُ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ شَیْئًا مِنْ اَعْمَالِہٖ، فَیُوَکِّلُ بِہٖ سَبْعُوْنَ مَلَکًا یَتْفُلُوْنَ فِیْ وَجْھِہٖ،وَیَحْشُرُہُ اللّٰہُ اَسْوَدَ الْوَجْہِ اَزْرَقَ الْعَیْنِ....(۳)

تیسری فصل

حضرت علی علیہ السلام کی ولایت

۶۴۴ ـ حافظ نے کلام الٰہی کے بارے میں ’’یہ لوگ آپس میں کس چیز کا حال پوچھتے ہیں؟

۱ ـ الاختصاص / ۲۹۷

۲ ـ سلیم بن قیس الکوفی / ۲۴۴

۳ ـ البحار / ۳۹/ ۲۹۳ و ۲۹۴، الطرائف / ۱۵۶

ایک بڑی خبر کا حال' سدی سے نقل کیا اس نے رسول خدا ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: اس کلام الٰہی سے مراد علی علیہ السلام کی ولایت ہے جس کے بارے میں قبر میں لوگوں سے سوال کیا جائے گا مشرق و مغرب میں، خشکی و دریا میں کوئی ایسا مردہ نہیں جس سے منکر اور نکیر علی علیہ السلام کی ولایت کے بارے میں سوال نہ کریں اور اس مردہ سے کہیں گے تیرا پروردگار کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور تیرا پیغمبر کون ہے اور تیرا امام کون ہے؟

۶۴۵۔ ابو بصیر نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: ارشادِ باری تعالیٰ ہوا "جس نے خدا اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی حقیقت میں اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کرلی ہے" یہ آیت علی علیہ السلام کی ولایت اور ان کے بعد ائمہ علیہم السلام کی ولایت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۶۴۶۔ عبدالرحمٰن بن کثیر نے اپنے والد سے اس نے امام صادق علیہ السلام اور انہوں نے اپنے والد اور اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ ایک دن رسولِ خدا ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اے میرے صحابیو ! خداوند نے تمہیں علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کی پیروی کرنے کا حکم دیا ہے وہ میرے بعد تمہارے سرپرست اور پیشوا ہیں، ان کی مخالفت نہ کرو کافر ہو جاؤ گے اور ان سے جدا بھی نہ ہونا گمراہ ہو جاؤ گے، خداوند نے علی علیہ السلام کو ایمان اور نفاق کے درمیان ایک روشن اور واضح علامت قرار دیا ہے جو انہیں دوست رکھے گا وہ مؤمن ہے اور جو انہیں دشمن رکھے گا وہ منافق ہے خداوند نے علی علیہ السلام کو میرا وصی قرار دیا ہے اور انہیں میرے بعد ہدایت کا چراغ مقرر کیا ہے، وہ میرے علم کے وارث ہیں اور میرے خاندان میں سے میرے جانشین ہوں گے اور جو لوگ میری امت میں سے ان پر ظلم کریں گے میں خدا سے ان کی شکایت کروں گا۔

۶۴۷۔ابن عباس کہتے ہیں: رسولِ خداؐ نے فرمایا: علی بن ابی طالبؑ کی ولایت خدا کی ولایت ہے اوران سے دوستی خدا کی عبادت ہے اوران کی پیروی کرنا فریضۂ الٰہی ہے۔ان کے دوست خدا کے دوست ہیں اوران کے دشمن خدا کے دشمن ہیں اوران سے جنگ خدا سے جنگ ہے اوران سے صلح خدا سے صلح ہے۔

۶۴۸۔عمّار یاسر کہتے ہیں: رسولِ خداؐ نے فرمایا: مجھے وحی ہوئی کہ جو مجھ پر اور علیؑ کی ولایت پر ایمان لائے گا وہ بہشت میں میرے ساتھ ہوگا اس لیے جو انہیں دوست رکھے گا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا ہے۔

۶۴۹۔حضرت ابوالحسن علی بن موسیٰ رضاؑ نے اپنے جدِّ امجد علیؑ سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: جو کوئی دوست رکھتا ہے کہ نجات کی کشتی پر سوار ہو اور عُروَةُ الوُثقیٰ کو تھامے اور خدا کی مُحکم رسّی سے تمسک کرے، تو اسے علیؑ کو اور ائمہ کو جو ان کی صلب سے ہیں دوست رکھنا چاہیے اور ان کے دشمنوں سے دشمنی کرنی چاہیے اور یہ سب ہدایت کرنے والے ہیں ان کی اقتداء کرے، اس لیے کہ وہ میرے اوصیاء اور جانشین ہیں اور میرے بعد لوگوں پر خدا کی حُجّت ہیں۔وہ میری امت کے بڑے ہیں اور پرہیزگاروں کو بہشت کی طرف ہدایت کرتے ہیں ان کا لشکر میرا لشکر ہے اور میرا لشکر خدا کا لشکر ہے اور ان کے دشمنوں کا لشکر شیطان کا لشکر ہے۔

۶۵۰۔عمّار یاسر سے روایت نقل ہوئی ہے کہ پیغمبرؐ نے فرمایا: وہ لوگ جو مجھ پر ایمان لائے ہیں اور میرے بیانات کی تائید کی ہے میں ان تمام کو علی بن ابی طالبؑ کی ولایت کی سفارش کرتا ہوں جس نے انہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا ہے اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا ہے اور جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی

اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے خدا سے محبت کی ہے جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی ہے۔

۶۵۱۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: جو کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کی زندگی میری زندگی جیسی ہو اور اس کی موت میری موت کی طرح ہو اور وہ ہمیشہ بہشت میں سکونت کرے جس کا خدا نے مجھ سے وعدہ کیا تھا تو اسے چاہیے کہ علی علیہ السلام کو دوست رکھے کیونکہ علی علیہ السلام تمہیں ہدایت سے خارج نہیں کریں گے اور کسی وقت بھی گمراہی اور ضلالت میں مبتلا نہیں کریں گے۔

۶۵۲۔ ایک حدیث میں رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! یہ علی بن ابی طالب علیہ السلام خدا کا خزانہ ہیں جو انہیں ابھی اور آئندہ دوست رکھے گا اور ان کی ولایت کو قبول کرے تو اس نے خدا سے اپنے وعدہ کی وفا کی ہے اور اپنے واجب وظیفہ کو انجام دیا ہے اور جو انہیں ابھی اور آئندہ دشمن رکھے گا تو وہ قیامت کے دن اندھا اور بہرہ محشر کے میدان میں داخل ہوگا تو اس کے لیے خدا کے پاس کوئی دلیل اور حجت نہیں ہوگی۔

۶۵۳۔ جابر کہتے ہیں کہ میں نے ابنِ مسعود سے سنا اس نے کہا: رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر ایمان لائے اور علی علیہ السلام کو دوست رکھے اور ان کی ولایت کو قبول کرے جہنم کی آگ اس پر حرام ہے۔ خدا لعنت کرے اس پر جو علی علیہ السلام کے مقابلہ میں آ کر انؑ سے دشمنی کرتا ہے۔ علی علیہ السلام کی نسبت مجھ سے ایسی ہے جیسی آنکھ اور ابرو کے درمیان نازک کھال۔

۶۵۴۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: ارشادِ باری تعالیٰ ہوا ہے کہ جو مجھ پر اور میرے پیغمبرؐ اور میرے ولی پر ایمان لائے گا، کوئی بھی ہو اُسے بہشت میں داخل کروں گا۔

۶۵۵۔ ابوذر کہتے ہیں رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: جو میری طرح زندگی گزارنا اور مرنا پسند

کرتا ہے اور ہمیشہ کے لیے اُس بہشت میں رہنا چاہتا ہے جو میرے پروردگار نے بنائی ہے، تو وہ میرے بعد علیؑ کی ولایت کو قبول کرے اور ان کے دوستوں کے ساتھ دوست رہے اور ان کے بعد آنے والے ائمہ علیہم السلام کی اقتدا کرے، کیونکہ وہ میری عِترت ہیں اور خدا نے انہیں میرے گوشت اور خون سے خلق کیا ہے اور انہیں میرے علم اور حلم کی معرفت عطا کی ہے۔ افسوس ہے میری امّت کے ان لوگوں پر جو ان کی فضیلت کا انکار کرتے ہیں، انہیں بارگاہ الٰہی میں کبھی بھی میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی۔

۶۵۶۔ حدیث میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل ہوا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: تم میں سے جو میرے بعد نجات حاصل کرنا چاہتا ہے اسے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت سے تمسک کرنا چاہیے، اس لیے کہ وہ صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم ہیں اور میرے بعد ہر مسلمان کے پیشوا ہوں گے۔

۶۵۷۔ حضرت ابو جعفر محمد بن علی الباقر نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: جو تیز ہوا کی طرح صراط سے عبور کرنا پسند کرتا ہے اور بغیر حساب کے بہشت میں جانا چاہتا ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ میرے خاندان اور میری امّت میں سے میرے ولی، وصی اور جانشین علی بن ابی طالب علیہ السلام کو دوست رکھے، اور جو جہنّم میں جانا پسند کرتا ہے تو وہ ان کی ولایت کا منکر ہو جائے، مجھے میرے پروردگار کی عزّت اور جلال کی قسم علی علیہ السلام بابُ اللہ ہیں فقط اسی دروازے سے داخل ہو سکتے ہیں، وہ صراطِ مستقیم ہیں اور یہ وہی ہستی ہیں کہ قیامت کے دن جن کی ولایت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

۶۵۸۔ محمد بن فضیل نے حضرت ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: حضرت علیؑ کی ولایت پیغمبروں کے سب صحیفوں میں لکھی ہوئی ہے خداوندِ عالم نے کسی بھی پیغمبر کو حضرت محمدؐ

کی نبوّت اور حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کے علاوہ مبعوث نہیں کیا ہے۔

۶۵۹۔اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا: اے لوگو! میں خلقِ خدا کا پیشوا اور بہترین لوگوں کا وصی اور ہدایت کرنے والے پاک خاندان کا باپ ہوں۔ میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی، وصی ، ولی اور دوست ہوں۔ میں امیر المؤمنین، سفید چہروں کا رہبر اور اوصیاء کا سرور ہوں، میرے ساتھ جنگ خدا کے ساتھ جنگ ہے اور مجھ سے صلح خدا سے صلح ہے اور میری اطاعت خدا کی اطاعت اور میری ولایت خدا کی ولایت ہے، میرے پیروکار خدا کے دوست اور خدا کے مددگار ہیں۔

۶۶۰۔حضرت علی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی علیہ السلام کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا ہے۔

۶۶۱۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کے علی علیہ السلام مولا ہیں۔

۶۶۲۔زید بن ارقم کہتے ہیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں کہ خدا میرا سرپرست ہے اور میں ہر مؤمن کا سرپرست ہوں، جس کا میں مولا ہوں علی علیہ السلام بھی اس کے مولا ہیں۔

۶۶۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد علی علیہ السلام لوگوں کی نسبت مناسب ترین ہوں گے۔

۶۶۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! جو مجھ پر ایمان لایا اور میری نبوت کو تسلیم کیا اسے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کو قبول کرنا چاہیے اس لیے کہ ان کی ولایت میری ولایت ہے اور میری ولایت خدا کی ولایت ہے۔

۶۶۵۔محمد بن سعد انصاری نے عمر بن عبداللہ بن یعلیٰ بن مرہ سے، اس نے اپنے والد سے،

اور اس نے اپنے جد سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: یَا عَلِیؑ! تم میرے بعد لوگوں کے سرپرست ہو جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تمھاری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۶۶۶۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوندِ مُتعال نے فرمایا: اگر یہ سب لوگ علی علیہ السلام کی ولایت کو قبول کر لیتے تو میں دوزخ کو خلق نہ کرتا۔

۶۶۷۔ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: جو خلیل خدا کے گھر کے قریب رہنا پسند کرتا ہے اور دوزخ کی حرارت سے محفوظ رہنا چاہتا ہے اُسے علیؑ کی ولایت کو قبول کرنا چاہیے۔

۶۶۸۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگوں کا گروہ: جو یہ دوست رکھتا ہے کہ مضبوط ترین کنڈے کو تھامے جو کبھی بھی نہیں ٹوٹے گا تو اُسے علی علیہ السلام کی ولایت سے تمسک کرنا چاہیے، چونکہ ان کی ولایت میری ولایت اور ان کی اطاعت میری اطاعت ہے۔

۶۶۹۔ امام صادق علیہ السلام سے کلامِ الٰہی ''اور ایمانداروں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیے ان کے پروردگار کی بارگاہ میں اجرِ عظیم ہے'' کے بارے میں نقل ہوا حضرتؑ نے فرمایا: یہ آیت امیر المؤمنینؑ کی ولایت بیان کر رہی ہے۔

۶۷۰۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: میرے بعد تم میں سے جو نجات حاصل کرنا چاہتا ہے اور فسادات سے بچا رہے، تو اسے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت سے تمسک کرنا چاہیے کیونکہ علی علیہ السلام صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم ہیں، وہ میرے بعد ہر مسلمان کے پیشوا ہیں۔

جو اس دنیا میں ان کی پیروی کرے گا، وہ حوضِ کوثر کے کنارے مجھ سے ملے گا، اور جو ان کی مخالفت کرے گا نہ انہیں دیکھے گا اور نہ مجھے، اور اس وقت میرے سامنے اس پر لرزہ طاری ہوگا اور اسے بائیں جانب سے دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔

۶۷۱۔ ابن ظریف سے نقل ہوا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور کہا: اے محمدؐ آپ کا پروردگار آپ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام کی دوستی اور اطاعت کا حکم دے رہا ہے۔

۶۷۲۔ جابر نے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنہوں نے علیؑ کی ولایت کو قبول نہیں کیا اور ان کی فضیلت کا انکار کیا اور ان کے دشمنوں کی پشت پناہی کی اگر اس حالت میں مر جائیں تو اسلام سے خارج ہیں۔

۶۷۳۔ ابن مسعود کہتے ہیں: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آنحضرتؐ نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور فرما رہے تھے یہ ہر مومن کے ولی ہیں اور میں خود انکا ولی ہوں۔

۶۷۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام اس دنیا میں اور آخرت میں رسولِ خداؐ کے دوست ہیں۔

۶۷۵۔ سلمان فارسی اور ابوذر غفاری سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں علی علیہ السلام بھی اس کے مولا ہیں اور جس کا میں پیشوا ہوں علی علیہ السلام بھی اس کے پیشوا ہیں۔

۶۷۶۔ حدیث میں نقل ہوا ہے... اس کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو خدا اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت سے راضی ہوگا وہ خوفِ خدا سے امان میں ہوگا۔

۶۷۷۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ

ایک دن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اے میرے اصحاب کا گروہ! خداوند تمہیں علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت اور پیروی کا حکم دے رہا ہے، وہ میرے بعد تمہارے سرپرست اور پیشوا ہیں ان سے مخالفت مت کریں کافر ہو جاؤ گے، اور ان سے جدا بھی نہ ہوں گمراہ ہو جاؤ گے۔

۶۷۸۔ مفضل نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: خداوند نے علی علیہ السلام کو اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان ایک واضح اور روشن علامت قرار دیا ہے اور ان کے علاوہ ان کے درمیان کوئی علامت ہی نہیں، جو ان کی ولایت کا اقرار کرے وہ باایمان ہے اور جو انکار کرے وہ کافر ہے، اور جس کو ان کی معرفت حاصل نہیں ہوگی وہ گمراہ ہے اور جو ان سے دشمنی کرے گا وہ مشرک ہے، اور جو ان کی ولایت کے ساتھ محشر میں داخل ہوگا وہ بہشت میں جائے گا، اور جو ان کا منکر ہوگا وہ جہنم کی آگ میں داخل ہوگا۔

۶۷۹۔ امام باقر علیہ السلام سے کلامِ الٰہی "جس وقت تمہیں اس کی طرف بلایا جائے گا جو تمہیں زندہ کرے گا" کے بارے میں نقل ہوا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جس وقت تمہیں علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کی طرف بلایا جائے گا۔

۶۸۰۔ صباح مُزنی نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک سو بیس مرتبہ آسمان پر لے جایا گیا، ہر مرتبہ خداوند نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علی علیہ السلام کی ولایت اور ان کے بعد ائمہ علیہم السلام کی ولایت کی سفارش کی، اس سے قبل کہ واجبات کی سفارش کرتے۔

۶۸۱۔ زید بن ارقم سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو میری طرح زندگی گزارنا اور مرنا پسند کرتا اور چاہتا ہے کہ اس بہشت میں داخل ہو جس کا مجھ سے میرے پروردگار نے وعدہ کیا ہے تو اسے میرے بعد علی علیہ السلام کو دوست رکھنا چاہیے، اس لیے کہ وہ تمہیں ہدایت کے راستہ سے منحرف

نہیں کرے گا اور تمہیں گمراہی اور ضلالت کی طرف نہیں لے جائے گا۔

۶۸۲۔امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت وہی رسّی ہے کہ خداوند نے فرمایا: "اور تم سب کے سب خدا کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور آپس میں اختلاف اور پھوٹ نہ ڈالو" جس نے یہ رسّی تھامی وہ مؤمن ہے اور جس نے اس رسّی کو چھوڑ دیا وہ ایمان سے خارج ہو گیا۔

۶۸۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کا منکر ہو اور وہ مر جائے وہ خدا سے اس طرح ملاقات کرے گا کہ خدا اس پر سخت غضبناک ہوگا اور ذرہ بھر بھی اس کے اعمال قبول نہیں کرے گا۔

۶۸۴۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: میرے بعد علی علیہ السلام ہر مؤمن اور مؤمنہ کے سرپرست ہیں۔

۶۸۵۔امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ان کے نفسوں سے زیادہ ان پر حاکم اور حقِ تصرّف رکھتا ہوں، اور میرے بعد علی علیہ السلام ہر مؤمن کے نفسوں سے زیادہ ان پر حاکم اور متصرّف ہیں۔

۶۸۶۔عمّار بن یاسر نے اپنے والد سے اس نے اپنے جد عمّار سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ان سب لوگوں کو جو مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی ، علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کی وصیت کر رہا ہوں اور فرمایا: جس نے انہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا، اور جو ان سے دشمنی کرے گا اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جو مجھ سے دشمنی کرے گا اس نے خدا سے دشمنی کی۔

۶۸۷۔ سُمُرہ بن جُندُب کہتے ہیں: رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: جس کا میں پیغمبر ﷺ ہوں علی علیہ السلام بھی اس کے سرپرست ہیں۔

۶۸۸۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: جس کا میں سرپرست ہوں علی علیہ السلام بھی اس کے سرپرست ہیں۔

۶۸۹۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: [میرے بعد] علی علیہ السلام ہر مؤمن کے سرپرست ہیں۔

۶۹۰۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: جو محکم ترین دستہ کو پکڑنا پسند کرتا ہے جو کبھی ٹوٹے گا نہیں تو اسے میرے بھائی اور وصی علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کو تھامنا چاہیے، چونکہ جو بھی انہیں دوست رکھے گا اور ان کی ولایت کو قبول کرے گا وہ ہلاک نہیں ہوگا اور جو ان سے دشمنی اور بُغض رکھے گا وہ نجات نہیں پائے گا۔

۶۹۱۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: علیؑ خدا کے ولی ہیں۔

۶۹۲۔ امام صادق علیہ السلام سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ: علی علیہ السلام کی ولایت کا منکر بُت پرست کی مانند ہے۔

۶۹۳۔ امام باقر علیہ السلام سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ پیغمبرِ خدا ﷺ نے فرمایا: پرہیزگاروں کے علاوہ کوئی بھی علی علیہ السلام کی ولایت پر ثابت قدم نہیں رہے گا۔

۶۹۴۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: یا علیؑ! میرے اور تمہارے توسّل کے علاوہ خدا کی معرفت حاصل نہیں ہوگی۔ جس نے تمہاری ولایت کا انکار کیا اس نے خدا کی ربوبیت کا انکار کیا ہے۔

۶۹۵۔ صالح بن میثم نے اپنے والد سے نقل کیا کہ اس نے کہا: میں نے ابن عباس سے سنا

اس نے کہا: میں نے رسولِ خدا ﷺ سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: جو خدا سے ملاقات کرے اور علی علیہ السلام کی ولایت کا منکر ہو تو اس نے ایسی حالت میں خدا سے ملاقات کی ہے کہ خدا اس پر غضبناک ہے اور ذرہ بھر بھی اس کے اعمال قبول نہیں کرے گا۔

۱۳۳۔ وِلَايَةُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِصْنِيْ

۶۹۶ ـ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا، عَنْ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، عَنْ جبرئِيْلَ عَنْ مِيْكَائِيْلَ، عَنْ اِسْرَافِيْلَ، عَنِ اللَّوْحِ، عَنِ الْقَلَمِ قَالَ :يَقُوْلُ اللّٰهُ :وِلَايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حِصْنِيْ فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِيْ أَمِنَ مِنْ نَارِي(عَذَابِي خ ل.)(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی ولایت مضبوط قلعہ ہے

۶۹۶۔علی بن بلال سے اور علیؑ بن موسیٰ رضاؑ سے اور موسیٰؑ بن جعفرؑ اور جعفرؑ بن محمدؑ اور محمدؑ بن علیؑ اور علیؑ بن حسینؑ اور حسینؑ بن علیؑ اور علی بن ابیطالب علیہم السلام سے اور پیغمبر ﷺ سے اور جبرئیلؑ، میکائیلؑ، اسرافیلؑ، اور لوح وقلم سے نقل ہوا ہے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت میرا مضبوط قلعہ ہے اور جو میرے اس مضبوط قلعہ میں داخل ہوگا وہ میری آگ سے امان میں ہوگا۔

---

۱ ـ تفسیر نورالثقلین ۳۹/۵، جامع الأخبار /۵۲، روضۃ المتقین ۲۱۲/۱۳، البحار ۲۳۳/۳۹، امالی الصدوق /۱۹۵، احقاق الحق ۱۲۱/۷، عیون اخبار الرضا ۱۳۶/۲، اثبات الھداۃ ۳۲/۲

اَلْفَصْلُ الرّابِعُ

فِیْ خِلافَتِهِ

۱۳۴ ـ نَصُّ النَّبِیِّ عَلیٰ خِلافَةِ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلامُ بَعْدَهُ

۶۹۷ ـ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :ألا وَأنَّ عَلِیّاً سَیِّدُ الْوَصِیّیْنَ وَإمامُ الْمُتَّقِیْنَ وَخَلِیْفَتِیْ عَلَی النّاسِ أجْمَعِیْنَ وَأبُو الْغُرِّ الْمَیامِیْنِ طاعَتُهُ طاعَتِیْ وَمَعْرِفَتُهُ مَعْرِفَتِیْ.(۱)

۶۹۸ ـ بِالْإسْنادِ، عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ قالَ :قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَمّا عُرِجَ بِیْ إلیٰ رَبِّیْ جَلَّ جَلالُهُ أتانِی النِّداءُ :یا مُحَمَّدُ !قُلْتُ :لَبَّیکَ، رَبُّ الْعَظَمَةِ لَبَّیکَ، فَأوْحَی اللّٰهُ تَعالیٰ إلَیَّ یامُحَمَّدُ !فِیْمَ اخْتَصَمَ الْمَلَأُ الْأعْلیٰ؟ قُلْتُ :إلٰهِیْ لا عِلْمَ لِیْ، فَقالَ :یا مُحَمَّدُ !هَلّا اتَّخَذْتَ مِنَ الْآدَمِیِّیْنَ وَزِیْرًا وَأخًا وَوَصِیّاً مِنْ بَعْدِکَ؟ فَقُلْتُ :إلٰهِیْ وَمَنْ أتَّخِذُ؟ تَخَیَّرْ لِیْ أنْتَ یا إلٰهِیْ،فَأوْحَی اللّٰهُ إلَیَّ :یا مُحَمَّدُ !قَدِ اخْتَرْتُ لَکَ مِنَ الْآدَمِیِّیْنَ عَلِیَّ بْنَ أبِیْ طالِبٍ، فَقُلْتُ :إلٰهِی ابْنُ عَمِّیْ؟ فَأوْحَی اللّٰهُ إلَیَّ :یا مُحَمَّدُ !إنَّ عَلِیّاً وارِثُکَ وَوارِثُ الْعِلْمِ مِنْ بَعْدِکَ وَصاحِبُ لِوائِکَ لِواءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیامَةِ وَصاحِبُ حَوْضِکَ، یَسْقِیْ مَنْ وَرَدَ عَلَیْهِ مِنْ مُؤْمِنِیْ اُمَّتِکَ، ثُمَّ أوْحَی اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إلَیَّ :یا مُحَمَّدُ !إنِّیْ قَدْ أقْسَمْتُ عَلیٰ نَفْسِیْ قَسَمًا حَقًّا لا یَشْرَبُ مِنْ ذٰلِکَ الْحَوْضِ مُبْغِضٌ لَکَ وَلِأهْلِ بَیْتِکَ وَذُرِّیَّتِکَ الطَّیِّبِیْنَ الطّاهِرِیْنَ....(۲)

۶۹۹ ـ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثٍ قالَ :إنَّ عَلِیَّ بْنَ أبِیْ

---

۱ ـ أسرار الشهادة / ۲۳۱

۲ ـ کمال الدین / ۲۵۰

طَالِبٍ أَمِيرُكُمْ بَعْدِي وَخَلِيفَتِي فِيكُمْ.(١)

٧٠٠ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ وَارِثِي.(٢)

٧٠١ـ عَنْ أَبِيذَرِّ الغِفَارِيِّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتَ يَا عَلِيُّ خَاتَمُ الْأَوْصِيَاءِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.(٣)

٧٠٢ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ يَاعَلِيُّ أَنْتَ زَوْجُ سَيِّدَةِ نِسَاءِ العَالَمِينَ وَخَلِيفَةُ خَيْرِ الْمُرْسَلِينَ.(٤)

٧٠٣ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :حَدَّثَنِي جَبْرَئِيلُ عَنْ رَبِّ الْعِزَّةِ جَلَّ جَلَالُهُ أَنَّهُ قَالَ :مَنْ عَلِمَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدِي وَرَسُولِي، وَأَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَلِيفَتِي، وَأَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهِ حُجَجِي أُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي، وَنَجَّيْتُهُ مِنَ النَّارِ بِعَفْوِي، وَأَبَحْتُ لَهُ جِوَارِي، وَأَوْجَبْتُ لَهُ كَرَامَتِي وَأَتْمَمْتُ عَلَيْهِ نِعْمَتِي، وَجَعَلْتُهُ مِنْ خَاصَّتِي وَخَالِصَتِي، إِنْ نَادَانِي لَبَّيْتُهُ، وَإِنْ دَعَانِي أَجَبْتُهُ، وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ، وَإِنْ سَكَتَ ابْتَدَأْتُهُ، وَإِنْ أَسَاءَ رَحِمْتُهُ، وَإِنْ فَرَّ مِنِّي دَعَوْتُهُ، وَإِنْ رَجَعَ إِلَيَّ قَبِلْتُهُ وَإِنْ قَرَعَ بَابِي فَتَحْتُهُ.

وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي أَوْ شَهِدَ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَشْهَدْ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدِي وَرَسُولِي، أَوْ شَهِدَ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَشْهَدْ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

١ـ اثبات الهداة ٢/٢٨٥

٢ـ احقاق الحق ١٥/١٩١

٣ـ فرائد السمطين ١/١٤٧، ينابيع الموده ٧٩/ باختلاف يسير

٤ـ اليقين / ٢٣٧

خَلِيفَتِي، أَوْ شَهِدَ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَشْهَدْ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهِ حُجَجِي فَقَدْ جَحَدَ نِعْمَتِي، وَصَغَّرَ عَظَمَتِي، وَكَفَرَ بِآيَاتِي وَكُتُبِي إِنْ قَصَدَنِي حَجَبْتُهُ، وَإِنْ سَأَلَنِي حَرَمْتُهُ، وَإِنْ نَادَانِي لَمْ أَسْمَعْ نِدَاءَهُ وَإِنْ دَعَانِي لَمْ أَسْتَجِبْ دُعَاءَهُ، وَإِنْ رَجَانِي خَيَّبْتُهُ، وَذٰلِكَ جَزَاؤُهُ مِنِّي وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ.(١)

٧٠٤ - قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ خَيْرُ الْأَوْصِيَاءِ.(٢)

٧٠٥ - قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ وَصِيِّي عَلَى أَهْلِ بَيْتِي وَعَلَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي.(٣)

٧٠٦ - قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ خَاتَمُ الْوَصِيِّينَ.(٤)

٧٠٧ - عَنِ الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ! أَنْتَ تُبَرِّئُ ذِمَّتِي وَأَنْتَ خَلِيفَتِي عَلَى أُمَّتِي.(٥)

٧٠٨ - بِالْإِسْنَادِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ! أَنْتَ وَصِيِّي وَخَلِيفَتِي فَمَنْ جَحَدَ وَصِيَّتَكَ وَخِلَافَتَكَ؛ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَأَنَا خَصْمُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(٦)

٧٠٩ - عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: وَصِيِّي وَمَوْضِعُ سِرِّي وَخَيْرُ مَنْ أَتْرُكُهُ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.(٧)

---

١ - كمال الدين / ٢٥٨
٢ - إحقاق الحق ١٥ / ٢٦٣
٣ - إحقاق الحق ١٥ / ١٧٠
٤ - إحقاق الحق ١٥ / ١٧٣
٥ - البحار ٣٨ / ١١٢
٦ - حلية الأبرار ١ / ٢٣٦
٧ - إثبات الهداة ٢ / ٢٣٢

٧١٠ - قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لِكُلِّ نَبِيٍّ وَصِيٌّ وَوَارِثٌ، وَإِنَّ عَلِيًّا وَصِيِّيْ وَوَارِثِيْ.(١)

٧١١ - رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّهُ قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ :يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَصِيِّيْ أَوْصَيْتُ إِلَيْكَ بِأَمْرِ رَبِّيْ، وَأَنْتَ خَلِيفَتِي اسْتَخْلَفْتُكَ بِأَمْرِ رَبِّيْ، يَا عَلِيُّ أَنْتَ الَّذِيْ تُبَيِّنُ لِأُمَّتِيْ مَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ بَعْدِيْ وَتَقُوْمُ فِيْهِمْ مَقَامِيْ، قَوْلُكَ قَوْلِيْ وَأَمْرُكَ أَمْرِيْ وَطَاعَتُكَ طَاعَتِيْ وَطَاعَتِيْ طَاعَةُ اللهِ وَمَعْصِيَتُكَ مَعْصِيَتِيْ وَمَعْصِيَتِيْ مَعْصِيَةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.(٢)

٧١٢ - بِالْإِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَصِيِّيْ وَخَلِيْفَتِيْ فَمَنْ جَحَدَ وَصِيَّتَكَ وَخِلَافَتَكَ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَأَنَا خَصْمُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(٣)

٧١٣ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُرَاتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ خَلِيفَةُ اللهِ وَخَلِيفَتِيْ وَحُجَّةُ اللهِ وَحُجَّتِيْ وَبَابُ اللهِ وَبَابِيْ وَصَفِيُّ اللهِ وَصَفِيِّيْ وَحَبِيْبُ اللهِ وَحَبِيْبِيْ وَخَلِيْلُ اللهِ وَخَلِيْلِيْ وَسَيْفُ اللهِ وَسَيْفِيْ.(٤)

٧١٤ - عَنِ الرِّضَا عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : إِعْلَمُوْا يَا مَعَاشِرَ النَّاسِ أَنَّ عَلِيًّا خَلِيفَةُ اللهِ.(٥)

---

١ - إحقاق الحق ٤/ ٧٢، مناقب علی بن ابيطالب / ٢٠١ باختلاف يسير

٢ - الفقيه ٤/ ١٣٢، اثبات الهداة ٢/ ٢٣

٣ - أمالی الصدوق / ٤٧

٤ - البحار ٢٦/ ٢٦٣

٥ - إثبات الهداة ٢/ ٢٣٩

٧١٥ـ بالإسناد عن عبدالله بن عبّاس يقول :سمعت رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم يقول :سمعت جبرئيل عليه السّلام يقول :سمعت الله جلّ جلاله يقول :عليّ بن أبي طالب خليفتي على خلقي، فمن خالفه فقد خالفني، ومن عصاه فقد عصاني.(١)

٧١٦ـ قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم :هذا عليّ خليفتي فيكم؛ فاسمعوا له وأطيعوا.(٢)

٧١٧ـ بالإسناد، عن عليّ بن أبي طالب عليه السّلام قال :قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم :أخي ووصيّي وخليفتي فيكم عليّ بن أبي طالب فاسمعوا له وأطيعوه.(٣)

٧١٨ـ بالإسناد، قال رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم :يا عليّ إنّ الله أمرني أن أتّخذك أخا ووصيّا فأنت أخي ووصيّي وخليفتي على أهلي في حياتي وبعد موتي، من تبعك فقد تبعني، ومن تخلّف عنك فقد تخلّف عنّي، ومن كفر بك فقد كفر بي، ومن ظلمك فقد ظلمني.(٤)

٧١٩ـ عن سلمان عن النّبيّ صلّى الله عليه وآله وسلّم قال :إنّ وصيّي وخليفتي وأخي ووزيري وخير من أخلفه بعدي :عليّ بن أبي طالب، يؤدّي عنّي وينجز موعدي.(٥)

---

١ ـ جامع الأحاديث للقمي / ٢٦٣

٢ ـ إثبات الهداة ٢/٢٧٧

٣ ـ إثبات الهداة ٢/٤٣

٤ ـ ارشاد القلوب / ٢٥٥

٥ ـ اثبات الهداة ٢/٢١١

٧٢٠ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ خَلِيلِي وَوَزِيرِي وَخَلِيفَتِي وَخَيرَ مَنْ أَترُكُ بَعْدِي يَقْضِي دَيْنِي وَيُنجِزُ مَوْعِدِي: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ. (١)

٧٢١ ـ رُوِيَ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ: يَا عَلِيُّ! أَنتَ وَصِيِّي أَوْصَيْتُ إِلَيكَ بِأَمْرِ رَبِّي، وَأَنتَ خَلِيفَتِي اسْتَخْلَفْتُكَ بِأَمْرِ رَبِّي يَا عَلِيُّ! أَنتَ الَّذِي يُبَيِّنُ لِأُمَّتِي مَا يَختَلِفُونَ فِيهِ بَعْدِي وَيَقُومُ فِيهِم مَقَامِي، قَوْلُكَ قَوْلِي وَأَمْرُكَ أَمْرِي، وَطَاعَتُكَ طَاعَتِي وَمَعْصِيَتُكَ مَعْصِيَتِي وَمَعْصِيَتِي مَعْصِيَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. (٢)

٧٢٢ ـ بِالإِسنَادِ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ! أَنتَ وَصِيِّي، حَرْبُكَ حَرْبِي وَسِلْمُكَ سِلْمِي، وَأَنتَ الإِمَامُ وَأَبُو الأَئِمَّةِ الأَحَدَ عَشَرَ الَّذِينَ هُمُ المُطَهَّرُونَ المَعْصُومُونَ وَمِنهُمُ المَهْدِيُّ (عج) الَّذِي يَملَأُ الأَرضَ قِسْطاً وَعَدْلاً، فَوَيْلٌ لِمُبْغِضِيهِمْ، يَا عَلِيُّ! لَوْ أَنَّ رَجُلاً أَحَبَّكَ وَأَوْلَادَكَ فِي اللّٰهِ لَحَشَرَهُ اللّٰهُ مَعَكَ وَمَعَ أَوْلَادِكَ، وَأَنتُم مَعِيَ فِي الدَّرَجَاتِ العُلَى، وَأَنتَ قَسِيمُ الجَنَّةِ وَالنَّارِ تُدْخِلُ مُحِبِّيكَ الجَنَّةَ وَمُبْغِضِيكَ النَّارَ. (٣)

٧٢٣ ـ عَنْ أَنَسِ بنِ مَالِكٍ قَالَ: قُلْنَا لِسَلْمَانَ سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَصِيُّهُ؟ فسأله فَقَالَ: يَاسَلْمَانُ! وَصِيِّي وَوَارِثِي وَمُقْضِي دَيْنِي وَمُنجِزُ وَعْدِي:

---

١ ـ كشف الغمة ١/١٥٧، البحار ٣٨/١٢، إثبات الهداة ٢/٢١٢ واحقاق الحق ١٥/١٩٨

٢ ـ الوافي ٢/٣٢٧

٣ ـ ينابيع المودة / ٨٥، احقاق الحق ٤/٢٦٣ بأدنى الاختلاف

عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ.(١)

٧٢٤ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ جَابِرِ الْجُعفِيِّ، قَالَ :سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ :يَا عَلِيُّ !أَنْتَ أَخِي وَوَصِيِّي وَوَارِثِي وَخَلِيفَتِي عَلَى أُمَّتِي فِي حَيَاتِي وَبَعْدَ وَفَاتِي، مُحِبُّكَ مُحِبِّي وَمُبْغِضُكَ مُبْغِضِي، وَعَدُوُّكَ عَدُوِّي وَوَلِيُّكَ وَلِيِّي.(٢)

٧٢٥ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (فِي حَدِيثٍ) قَالَ :إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أُقِيمَ عَلِيًّا عَلَمًا وَإِمَامًا وَخَلِيفَةً وَوَصِيًّا.(٣)

٧٢٦ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ خَلِيفَةُ اللّٰهِ وَخَلِيفَتِي وَحُجَّةُ اللّٰهِ وَحُجَّتِي وَبَابُ اللّٰهِ وَبَابِي، وَصَفِيُّ اللّٰهِ وَصَفِيِّي، وَحَبِيبُ اللّٰهِ وَحَبِيبِي، وَخَلِيلُ اللّٰهِ وَخَلِيلِي، وَسَيْفُ اللّٰهِ وَسَيْفِي، وَهُوَ أَخِي وَصَاحِبِي وَوَزِيرِي وَوَصِيِّي، مُحِبُّهُ مُحِبِّي وَمُبْغِضُهُ مُبْغِضِي، وَوَلِيُّهُ وَلِيِّي، وَعَدُوُّهُ عَدُوِّي، وَزَوْجَتُهُ ابْنَتِي وَوُلْدُهُ وُلْدِي، وَحَرْبُهُ حَرْبِي، وَقَوْلُهُ قَوْلِي، وَأَمْرُهُ أَمْرِي، وَهُوَ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَخَيْرُ أُمَّتِي.(٤)

٧٢٧ ـ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ !أَنْتَ وَصِيِّي

---

١ ـ ينابيع المودة / ٢٣١

٢ ـ اثبات الهداة ٢/ ٥٥، أمالي الصدوق / ١٠٨، غاية المرام / ٦١٥

٣ ـ اثبات الهداة ٢/ ١٥٥

٤ ـ كنز الفوائد / ١٨٥، البحار ٢٦٣/٣٢، احقاق الحق ١٩٧/٤ باختلاف يسير، اثبات الهداة ٥٧/٢ باختلاف في موارد

وَخَلِيفَتِي، أَمْرُكَ أَمْرِي وَنَهْيُكَ نَهْيِي، أُقْسِمُ بِالَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ وَجَعَلَنِي خَيْرَ الْبَرِيَّةِ أَنَّكَ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ، وَأَمِينُهُ عَلَى وَحْيِهِ، وَخَلِيفَتُهُ عَلَى عِبَادِهِ، وَأَنْتَ مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَإِمَامُ كُلِّ مُؤْمِنٍ، وَقَائِدُ كُلِّ تَقِيٍّ، وَبِوِلَايَتِكَ صَارَتْ أُمَّتِي مَرْحُومَةً، وَبِعَدَاوَتِكَ صَارَتِ الْفِرْقَةُ الْمُخَالِفَةُ مِنْهَا مَلْعُونَةً، وَأَنَّ الْخُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِي اثْنَى عَشَرَ، أَنْتَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الْقَائِمُ)عج(الَّذِي يَفْتَحُ اللَّهُ بِهِ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا....(١)

٧٢٨ـ (فِي حَدِيثٍ) عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أَعْلَمُ أُمَّتِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَهُوَ وَصِيِّي.(٢)

٧٢٩ـ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرٍ الصَّادِقِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ إِنَّكَ أَخِي وَوَارِثِي وَوَصِيِّي، مُحِبُّكَ مُحِبِّي، وَمُبْغِضُكَ مُبْغِضِي، يَا عَلِيُّ أَنَا وَأَنْتَ أَبَوَا هَذِهِ الْأُمَّةِ، يَا عَلِيُّ أَنَا وَأَنْتَ وَالْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِكَ سَادَاتٌ فِي الدُّنْيَا وَمُلُوكٌ فِي الْآخِرَةِ، مَنْ عَرَفَنَا؛ فَقَدْ عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ أَنْكَرَنَا؛ فَقَدْ أَنْكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.(٣)

٧٣٠ـ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي.(٤)

٧٣١ـ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ وَزِيرِي.(٥)

٧٣٢ـ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ :أَنْتَ أَخِي وَوَصِيِّي وَقَاضِي دَيْنِي وَخَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي.(٦)

١ـ أسرار الشهادة / ٢٤١
٢ـ إثبات الهداة ٢٣٩/٢
٣ـ ينابيع المودة / ١٢٣
٤ـ إحقاق الحق ١٧٩/١٥
٥ـ إحقاق الحق ٤٢٩/١٥
٦ـ إحقاق الحق ٣٣٩/٤

٧٣٣ ـ عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: وَصِيّي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.(١)

٧٣٤ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَخِي وَوَزِيرِي وَوَصِيّي فِي أَهْلِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.(٢)

٧٣٥ ـ بِالْإِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ! أَنْتَ أَخِي وَأَنَا أَخُوكَ، يَا عَلِيُّ! أَنْتَ مِنّي وَأَنَا مِنْكَ، يَا عَلِيُّ! أَنْتَ وَصِيّي وَخَلِيفَتِي وَحُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى أُمَّتِي، وَلَقَدْ سَعِدَ مَنْ تَوَلَّاكَ وَشَقِيَ مَنْ عَادَاكَ.(٣)

٧٣٦ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (فِي حَدِيثٍ) أَنَّهُ قَالَ: يَا عِبَادَ اللّٰهِ اتَّبِعُوا أَخِي وَوَصِيّي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ بِأَمْرِ اللّٰهِ.(٤)

٧٣٧ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ! أَنْتَ خَلِيفَتِي عَلَى أُمَّتِي فِي حَيَاتِي وَبَعْدَ مَوْتِي وَأَنْتَ مِنّي كَشِيثٍ مِنْ آدَمَ وَسَامٍ مِنْ نُوحٍ وَكَإِسْمَعِيلَ مِنْ إِبْرَاهِيمَ وَكَيُوشَعَ مِنْ مُوسَى وَكَشَمْعُونَ مِنْ عِيسَى، يَا عَلِيُّ! أَنْتَ وَصِيّي وَوَارِثِي (إِلَى أَنْ قَالَ:) يَا عَلِيُّ! أَنْتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَإِمَامُ الْمُسْلِمِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ وَيَعْسُوبُ الْمُتَّقِينَ....(٥)

٧٣٨ ـ (فِي حَدِيثٍ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ رَبَّكُمْ

---

١ ـ إحقاق الحق ٤/٣٣٠ ٢ ـ أمالي الطوسي ١/٣٤٣

٣ ـ اثبات الهداة ٢/٦٢، البحار ٣٨/١٠٢ باختلاف يسير

٤ ـ إثبات الهداة ٢/١٥٢ ٥ ـ اثبات الهداة ٢/٦٣

وَمُحَمَّدًا نَبِيَّكُمْ وَعَلِيّاً هَادِيَكُمْ (إِمَامَكُمْ خ ل) وَهُوَ وَصِيِّي وَخَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي.(١)

٧٣٩ ـ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مُشِيرًا إِلَيهِ وَأَخذَ بِيَدِهِ: هٰذَا خَلِيفَتِي فِيكُمْ مِنْ بَعْدِي فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا.(٢)

٧٤٠ ـ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ وَصِيٌّ وَوَارِثٌ وَإِنَّ عَلِيّاً وَصِيِّي وَوَارِثِي.(٣)

٧٤١ ـ وَمِنْ مُسْنَدِ أَحْمَدَ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالُوا يَا رَسُولَ اللّهِ أَلَا تَسْتَخْلِفُ عَلَيْنَا؟ قَالَ: إِنْ تُوَلُّوا عَلِيّاً تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيّاً يَسْلُكُ بِكُمُ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ.(٤)

٧٤٢ ـ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ وَصِيِّي وَخَلِيفَتِي وَخَيْرَ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِي يُنْجِزُ مَوْعِدِي وَيَقْضِي دَيْنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.(٥)

٧٤٣ ـ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ خَيْرُ مَنْ أُخَلِّفُهُ بَعْدِي.(٦)

٧٤٤ ـ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ خَيْرُ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِي، مَنْ أَطَاعَهُ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَاهُ فَقَدْ عَصَانِي.(٧)

---

١ ـ إثبات الهداة ٢/ ٣٨   ٢ ـ احقاق الحق ٤/ ٢٩٧

٣ ـ ذخائر العقبى / ٧١، البحار ٣٨/ ١٥٣، اثبات الهداة ٢/ ٢٣٦

٤ ـ إثبات الهداة ٢/ ١١٢   ٥ ـ البحار ٣٨/ ١

٦ ـ كشف اليقين / ٢٩١، البحار ٣٨/ ١١، كشف الغمة ١/ ١٥٦، إثبات الهداة ٢/ ٢١١

٧ ـ إثبات الهداة ٢/ ٤١

۷۳۵ ـ بِالْإِسْنادِ، عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ قالَ :قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ ذاتَ يَوْمٍ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ قُباءٍ وَالْأَنْصارُ مُجْتَمِعُونَ :يا عَلِيُّ إِنْتَ أَخِي وَأَنَا أَخُوكَ، يا عَلِيُّ إِنْتَ وَصِيِّي وَخَلِيفَتِي وَإِمامُ أُمَّتِي بَعْدِي، وَالَى اللّهُ مَنْ وَالاكَ وَعادَى اللّهُ مَنْ عاداكَ وَأَبْغَضَ اللّهُ مَنْ أَبْغَضَكَ وَنَصَرَ اللّهُ مَنْ نَصَرَكَ وَخَذَلَ اللّهُ مَنْ خَذَلَكَ....(۱)

۷۳۶ ـ عَنْ جابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (فِي حَدِيثٍ) قالَ :أَتانِي جَبْرَئِيلُ فَقالَ :يا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ لَكَ :إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طالِبٍ وَصِيُّكَ وَخَلِيفَتَكَ عَلى أَهْلِكَ وَأُمَّتِكَ.(۲)

۷۳۷ ـ عَنْ سَلْمانَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ قالَ :دَخَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقالَ :عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طالِبٍ أَفْضَلُ مَنْ تَرَكْتُ بَعْدِي.(۳)

۷۳۸ ـ قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ خَيْرُ مَنْ تَرَكْتُ بَعْدِي.(۴)

۷۳۹ ـ بِالْإِسْنادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَنْ آبائِهِ عَلَيهِمُ السَّلامُ قالَ :قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ(فِي حَدِيثٍ):عَلِيُّ بْنُ أَبِي طالِبٍ وَصِيِّي وَوارِثِي وَخَلِيفَتِي.(۵)

۷۵۰ ـ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيهِما السَّلامُ قالَ :إِذا كانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ نادى مُنادٍ

---

۱ ـ أمالي الصدوق /۳۸۸
۲ ـ اثبات الهداة ۱۵۹/۲
۳ ـ البحار ۱۶/۳۸
۴ ـ كشف اليقين / ۲۹۲
۵ ـ اثبات الهداة ۱۶۲/۲

مِنْ بِطْنَانِ الْعَرْشِ: أَيْنَ خَلِيفَةُ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ؟ فَيَقُومُ دَاوُدُ النَّبِيُّ عَلَيهِ السَّلَامُ فَيَأْتِي النِّدَاءُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: لَسْنَا إِيَّاكَ أَرَدْنَا. وَإِنْ كُنْتَ لِلّٰهِ تَعَالَىٰ خَلِيفَةً ثُمَّ يُنَادِي (مُنَادٍ) أَيْنَ خَلِيفَةُ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ فَيَقُومُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ فَيَأْتِي النِّدَاءُ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: يَا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ! هٰذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ خَلِيفَةُ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ وَحُجَّتُهُ عَلَىٰ عِبَادِهِ، فَمَنْ تَعَلَّقَ بِحَبْلِهِ فِي دَارِ الدُّنْيَا، فَلْيَتَعَلَّقْ بِحَبْلِهِ فِي هٰذَا الْيَوْمِ يَسْتَضِيءُ بِنُورِهِ وَلْيَتَّبِعْهُ إِلَى الدَّرَجَاتِ الْعُلَىٰ مِنَ الْجِنَانِ، قَالَ: فَيَقُومُ أُنَاسٌ قَدْ تَعَلَّقُوا بِحَبْلِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَتَّبِعُونَهُ إِلَى الْجَنَّةِ.... (١)

٧٥١ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ: أَنَا خَلِيفَةُ رَسُولِ اللّٰهِ فِيكُمْ وَمُقِيمُكُمْ عَلَىٰ حُدُودِ دِينِكُمْ وَدَاعِيكُمْ إِلَىٰ جَنَّةِ الْمَأْوَىٰ. (٢)

٧٥٢ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ! أَنْتَ أَخِي وَوَزِيرِي وَخَيْرُ مَنْ أُخَلِّفُهُ بَعْدِي. (٣)

٧٥٣ ـ عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: فِي حَدِيثٍ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَصِيِّي وَوَارِثِي وَخَلِيفَتِي. (٤)

٧٥٤ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (فِي حَدِيثٍ) قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِي نَبِيًّا وَجَعَلَ عَلِيًّا وَصِيًّا. (٥)

---

١ ـ كشف الغمة چاپ دار الأضواء ص ١٣٩، ارشاد القلوب ٢٣٦/، امالى الطوسى ٩٧/١، البحار ١٥٣/٣٨ باختلاف في موارد

٢ ـ غرر الحكم ٢٨٢ / ١

٣ ـ احقاق الحق ٥٣/٣، اثبات الهداة ٢١١/٢ باختلاف فى موارد

٤ ـ اثبات الهداة ١٦٢/٢

٥ ـ اثبات الهداة ١٥٩/٢

۷۵۵۔ (فی حدیث) عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ علیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَعَاشِرَ أَصْحَابِیْ اِنَّ عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ وَصِیِّی وَخَلِیْفَتِیْ عَلَیْکُمْ فِی حَیَاتِیْ وَبَعْدَ مَمَاتِیْ، وَهُوَ الصِّدِّیْقُ الْأَکْبَرُ، وَالْفَارُوْقُ الْأَعْظَمُ، الَّذِی یُفَرِّقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَهُوَ بَابُ اللّٰهِ الَّذِیْ یُؤْتٰی مِنْهُ، وَهُوَ السَّبِیْلُ اِلَیْهِ وَالدَّلِیْلُ عَلَیْهِ،مَنْ عَرَفَهُ فَقَدْ عَرَفَنِیْ، وَمَنْ اَنْکَرَهُ فَقَدْ اَنْکَرَنِیْ، وَمَنْ تَبِعَهُ فَقَدْ تَبِعَنِیْ.(۱)

چوتھی فصل

حضرت علیؑ کی خلافت

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علی علیہ السلام کی خلافت کو واضح کرنا

۶۹۷۔پیغمبرؐ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! کہ علیؑ اوصیاء کے سرداراور پرہیزگاروں کے پیشوااور سب لوگوں پر میرے جانشین ہیں وہ باشرافت اور بزرگوار ائمہؑ کے باپ ہیں ان کی اطاعت میری اطاعت اوران کی پہچان میری پہچان ہے۔

۶۹۸۔ابن عباس کہتے ہیں :رسولِ خداؐ نے فرمایا: جس وقت مجھے پروردگار کی طرف لے جایا گیا،ندا آئی :اے محمدؐ!میں نے کہا:اے باعظمت پروردگار، لبیک! اس کے بعد خدا نے مجھ

۱۔ المحجة البیضاء ۱/ ۲۳۳

پروحی کی: اے محمدؐ! آسمان پر ملائکہ آپس میں کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے؟ میں نے کہا: خدایا مجھے معلوم نہیں. فرمایا: اے محمدؐ! تم نے اپنے بعد ان لوگوں میں سے اپنا وصی ؛ وزیر اور بھائی منتخب کیوں نہیں کیا؟ میں نے کہا: اے اللہ ! کس کو منتخب کروں؟ اے اللہ تو میرے لیے منتخب کر: پس خداوند نے وحی کی کہ اے محمدؐ! میں نے ان لوگوں میں سے علی بن ابیطالبؑ کو تمہارے لیے منتخب کیا ہے. میں نے کہا: اے اللہ! میرے چچا کے بیٹے کو؟

خداوند نے مجھ پر وحی کی کہ: اے محمدؐ! علیؑ تمہارا وارث ہے اور تمہارے بعد علم و دانش کو وارث میں لے گا. وہ تمہارا پرچم دار ہے اور قیامت کے دن حمد کے پرچم کو اٹھائے گا اور وہ تمہارے حوض کا مالک ہے تمہاری امت میں سے جو بھی داخل ہوگا اسے سیراب کرے گا. اس کے بعد خداوند نے مجھے وحی کی کہ: اے محمدؐ! اور میں نے اپنے حق کی قسم کھائی ہے کہ تمہارے اور تمہارے پاک اہل بیتؑ اور تمہارے خاندان کے دشمن اس حوض سے سیراب نہیں ہوں گے۔

۶۹۹۔ حدیث میں پیغمبر سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: میرے بعد علی بن ابیطالبؑ تمہارے حاکم اور تمہارے درمیان میرے جانشین ہیں۔

۷۰۰۔ رسول خداؐ نے فرمایا: علیؑ میرے وارث ہیں۔

۷۰۱۔ ابوذر غفاری کہتے ہیں کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: میں خاتم انبیاء ہوں اور یا علیؑ تم قیامت تک خاتمِ اوصیاء ہو گے۔

۷۰۲۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام تم جہان کی خواتین کی سردار کے شوہر اور خدا کے بھیجے ہوئے بہترین رسولؐ کے جانشین ہو۔

۷۰۳۔ امام صادقؑ نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے اجدادؑ سے نقل کیا ہے کہ رسولِ

خداؐ نے فرمایا: جبرئیلؑ نے خداوندِ متعال کی طرف سے میرے لئے حدیث نقل کی فرمایا: جو یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ میرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں اور محمدؐ میرے بندے اور پیغمبر ہیں اور علی بن ابیطالبؑ میرا جانشین ہے اور ائمہؑ جوان کی اولاد میں سے ہیں میری حجت ہیں، اس کو اپنی رحمت سے بہشت میں داخل کروں گا اور اپنی مغفرت سے آگ سے دور رکھوں گا اس کو اپنے قریب بلا کر اس کا احترام کروں گا اور اس پر اپنی نعمت کو تمام کروں گا اور اسے اپنے مُخلصین میں سے قرار دوں گا اگر مجھے پکارے گا جواب دوں گا اور اگر دعا کرے گا قبول کروں گا اور کوئی چیز طلب کرے گا، عطا کروں گا اور اگر درخواست نہیں کرے گا میں اپنی طرف سے عطا کروں گا اور اگر برائی کرے گا میں اسے موردِ رحمت قرار دوں گا اور اگر مجھ سے فرار کرے گا میں اسے بلاؤں گا اور اگر میری طرف لوٹ آیا تو اسے قبول کروں گا اور اگر میری رحمت کے دروازے کو کھٹکھٹائے گا تو میں اس کے لئے درِ رحمت کھول دوں گا اور اگر کوئی یہ گواہی نہ دے کہ میرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں یا گواہی دے لیکن اسے یقین نہ ہو کہ محمدؐ میرے بندے اور پیغمبر ہیں یا ان پر یقین رکھتا ہے لیکن علیؑ کی خلافت کا یقین نہیں رکھتا، یا علیؑ کی خلافت کا یقین رکھتا ہے لیکن وہ ائمہؑ جو ان کی اولاد میں سے ہیں اور میری حجت ہیں، تو یہ میری اس نعمت کا انکار کر کے اس نے میری عظمت کو کم کیا اور اس نے میری آیات اور کتب کا انکار کیا ہے، اس قسم کا شخص اگر میری طرف آئے گا تو میں رکاوٹ بنوں گا اور اگر مجھ سے درخواست کرے گا تو اس کی درخواست کو رد کروں گا اور اگر مجھے پکارا تو جواب نہیں دوں گا اور اگر دعا کی تو مستجاب نہیں کروں گا اور اگر مجھ پر امید رکھی تو اس کو نا امید کروں گا، یہ ہے میری طرف سے اس کا بدلہ، اور میں کبھی بھی اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

۴۰۷۔ رسولِ خداؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام بہترین اوصیاء میں سے ہیں۔

۷۰۵۔رسولِ خداؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے خاندان پر وصی ہیں اور میری امت پر وصی ہوں گے۔

۷۰۶۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خاتم اوصیاء علی علیہ السلام ہیں۔

۷۰۷۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: یاعلیؑ! تم میرا قرض ادا کرو گے اور میری امت کے لئے میرے جانشین ہو۔

۷۰۸۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یاعلی علیہ السلام تم میرے وصی اور جانشین ہو، جس نے تمہاری وصایت اور خلافت کا انکار کیا وہ مجھ سے نہیں ہے اور میں بھی اس سے نہیں ہوں گا اور قیامت کے دن میں اسکا دشمن ہوں گا۔

۷۰۹۔سلمان کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی ابن ابیطالبؑ میرے وصی ہیں اور میرا راز ان کے پاس ہے اور وہ بہترین فرد ہیں جسے میں نے اپنے بعد جانشین مقرر کیا ہے۔

۷۱۰۔رسولِ خداؐ نے فرمایا: ہر پیغمبر کا وصی اور وارث ہے اور علیؑ میرے وصی اور وارث ہیں۔

۷۱۱۔ابن عباس کہتے ہیں: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آنحضرتؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یاعلی علیہ السلام! تم میرے وصی ہو میں نے تمہیں خدا کے حکم سے اپنا وصی بنایا ہے اور تم میرے جانشین ہو کہ میں نے تمہیں خدا کے حکم سے اپنا جانشین قرار دیا ہے، یاعلی علیہ السلام تم وہ فرد ہو کہ میرے بعد میری امت کا جس چیز پر اختلاف ہوگا انہیں بیان کرو گے اور ان کے درمیان میری جگہ پر بیٹھو گے، تمہاری گفتار میری گفتار اور تمہارا فرمان میرا فرمان تمہاری اطاعت میری اطاعت اور میری اطاعت خدا کی اطاعت اور تمہاری نافرمانی میری نافرمانی اور میری نافرمانی خداوندِ متعال کی

نافرمانی ہے۔

۱۲/۷۔ رسولِ خداؐ نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم میرے وصی اور جانشین ہو اور جس نے تمہاری وصایت اور خلافت کا انکار کیا وہ مجھ سے نہیں ہے اور میں اس سے نہیں ہوں، اور قیامت کے دن میں اس کا دشمن ہوں گا۔

۱۳/۷۔ محمد بن فرات نے محمد بن علی سے اور حضرتؑ نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام خدا کے خلیفہ اور میرے خلیفہ اور خدا کی حجت اور میری حجت اور خدا کا دروازہ اور میرا دروازہ اور خدا کے انتخاب کئے ہوئے اور میرے انتخاب کئے ہوئے خدا کے دوست اور میرے دوست اور خدا کے خلیل اور میرے خلیل اور خدا کی شمشیر اور میری شمشیر ہیں۔

۱۴/۷۔ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: اے لوگو جان لیں! کہ علیؑ خدا کے جانشین ہیں۔

۱۵/۷۔ عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: میں نے جبرئیلؑ سے سنا اس نے کہا: میں نے خدا سے سنا کہ خدا نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام لوگوں پر میرے جانشین ہیں جس نے ان کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی ہے اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی ہے۔

۱۶/۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ علیؑ ہیں جو تمہارے درمیان میں میرے جانشین ہیں پس ان کے فرمان کو غور سے سنو اور ان کی اطاعت کرو۔

۱۷/۷۔ علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے درمیان میرے وصی

اور جانشین علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں پس ان کی گفتگو غور سے سنو اور ان کی اطاعت کرو۔

۷۱۸۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام خداوند نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں اپنا بھائی اور وصی بناوں، اس لئے تم میرے بھائی اور وصی ہو اور میری حیات میں اور میرے بعد میرے خاندان کے درمیان میرے جانشین ہو جس نے تمہاری پیروی کی اس نے میری پیروی کی اور جس نے تمہاری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی، اور جس نے تم پر کفر کیا اس نے مجھ پر کفر کیا اور جس نے تم پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔

۷۱۹۔ سلمان سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام میرے جانشین ، وزیر ، وصی اور بھائی ہیں اور بہترین فرد ہیں جسے میں نے اپنا جانشین اور خلیفہ قرار دیا ہے وہ میرا قرض ادا کریں گے اور میرے وعدے کو وفا کریں گے۔

۷۲۰۔ پیغمبرؐ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: علی ابن ابیطالب علیہ السلام میرے دوست اور وزیر اور جانشین ہیں اور وہ بہترین فرد ہیں جنہیں میں نے اپنا جانشین قرار دیا وہ میرے قرض کو ادا کریں گے اور میرے وعدے کو پورا کریں گے۔

۷۲۱۔ ابن عباس کہتے ہیں: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے علیؑ سے فرمایا: یا علی علیہ السلام تم میرے وصی ہو اور میں نے اپنے پروردگار کے حکم سے تمہیں اپنا وصی بنایا تم میرے جانشین ہو خدا کے حکم سے میں نے تمہیں اپنا جانشین بنایا، یا علی علیہ السلام تم ہی ہو جو میرے بعد میری امت کے درمیان جو اختلاف ہوگا اس اختلاف کو بیان کرو گے اور میری جگہ پر میری امت کے درمیان کھڑے ہوگے، تمہارا کلام میرا کلام ، تمہارا فرمان میرا فرمان ، تمہاری اطاعت میری اطاعت ، تمہاری نافرمانی میری نافرمانی اور میری نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے۔

۷۲۶۔ محمد بن علی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام خدا کے اور میرے جانشین ہیں خدا کی اور میری حجت ہیں خدا کا دروازہ اور میرا دروازہ خدا کے انتخاب کئے ہوئے اور میرے انتخاب کئے ہوئے خدا کے دوست میرے دوست اور خدا کے خلیل میرے خلیل، خدا کی شمشیر اور میری شمشیر ہیں اور وہ میرے بھائی، میرے ساتھی، میرے وزیر اور وصی و جانشین ہیں جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی، ان کا دوست میرا دوست ان کا دشمن میرا دشمن ہے میری بیٹی ان کی بیوی اور ان کی اولاد میری اولاد ہے، ان سے جنگ مجھ سے جنگ ہے ان کا کلام میرا کلام ان کا فرمان میرا فرمان ہے، وہ اوصیاء کے سردار اور میری امت کے بہترین فرد ہیں۔

۷۲۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام تم میرے وصی اور جانشین ہو تمہارا فرمان میرا فرمان اور تمہاری نہی میری نہی ہے اور میں اس کی قسم کھا رہا ہوں کہ جس نے مجھے نبوّت عطا کی ہے اور بہترین مخلوق قرار دیا ہے تم خدا کی حجت ہو اس کے بندوں پر تم خدا کی وحی کے امین اور اس کے بندوں پر جانشین ہو تم ہر مسلمان کے سرپرست اور ہر مومن کے پیشوا اور ہر پرہیزگار کے رہبر ہو اور میری اُمت تمہاری ولایت کے ذریعہ موجبِ رحمت بنے گی اور تمہاری دشمنی کی وجہ سے تمہارے مخالف لعنت کے مستحق ہوں گے، میرے جانشین بارہ افراد ہیں جن میں سے پہلے تم اور آخری قائمِ آلِ محمد علیہ السلام ہیں کہ خداوند ان کے ذریعہ (زمین کے) مشرق و مغرب میں فتح و کامرانی عطا کرے گا۔

۷۲۸۔ سلمان نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام

۷۲۲۔ علیؑ سے منقول ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: یا علیؑ تم میرے وصی ہو تمہارے ساتھ جنگ میرے ساتھ جنگ، تم سے صلح میرے ساتھ صلح ہے تم گیارہ ائمہؑ کے والد ہو جو سب کے سب معصوم ہیں اور مہدی (عَجَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَرَجَهُ الشَّرِیْف) ان میں سے ہیں وہی جو زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیں گے، افسوس ہے ان کے دشمنوں پر، یا علیؑ! اگر کوئی تمہیں اور تمہاری اولاد کو خدا کی خاطر دوست رکھتا ہو خدا اُسے تمہاری اولاد کے ساتھ محشور کرے گا، تم اس بلند مرتبہ پر میرے ساتھ ہو گے اور بہشت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والے ہو کہ اپنے دوستوں کو جنت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں داخل کرو گے۔

۷۲۳۔ اَنَس بن مالک کہتا ہے کہ ہم نے سلمان سے کہا: پیغمبرؐ سے پوچھیں کہ ان کا وصی کون ہے؟

سلمان نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا، پیغمبرؐ نے فرمایا: اے سلمان میرے وصی اور وارث وہ ہیں جو میرے قرض کو ادا کریں گے اور میرے وعدے کو پورا کریں گے وہ علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں۔

۷۲۴۔ جابر بن جعفی کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا اس نے کہا: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے علی بن ابیطالب علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام تم میری زندگی میں اور میرے بعد بھائی اور وصی اور وارث ہو اور میری امت کے درمیان میرے جانشین ہو گے تمہارا دوست میرا دوست اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے جس نے تمہارے ساتھ دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا۔

۷۲۵۔ پیغمبر سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے مجھے حکم دیا ہے کہ علیؑ کو بعنوان رہبر اور جانشین اور پیشوا اور وصی منصوب کروں۔

میری امت کے داناترین فرد ہیں، اس لئے وہ میرے وصی ہوں گے۔

۷۲۹۔ اعمش نے امام صادق علیہ السلام سے حضرتؑ نے اپنے اجداد علیہم السلام سے انہوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم میرے بھائی، وصی اور میرے وارث ہو، تمہیں دوست رکھنے والے میرے دوست ہیں، اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے۔ یا علیؑ! تم اور میں اس امت کے دو باپ ہیں، یا علی علیہ السلام! میں اور تم اور ائمہؑ جو تمہاری اولاد میں سے ہیں، ہم سب اس دنیا میں بزرگ اور آخرت میں حاکم ہیں، جس نے ہمیں پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا اور جس نے ہمارا انکار کیا اس نے خدا کا انکار کیا ہے۔

۷۳۰۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میری امت کے درمیان میرے جانشین ہیں۔

۷۳۱۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام میرے وزیر ہیں۔

۷۳۲۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آپؑ میرے بھائی اور وصی ہو تم میرا قرض ادا کرو گے اور میرے بعد میرے جانشین ہو گے۔

۷۳۳۔ سلمان سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے وصی علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں۔

۷۳۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ میرے خاندان میں سے میرے بھائی اور وزیر اور وصی ہیں۔

۷۳۵۔ محمد بن ابی عمیر نے سلمان بن مہران سے نقل کیا ہے اس نے امام صادقؑ اور انہوں نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم میرے بھائی اور میں تمہارا بھائی ہوں. یا علی علیہ السلام! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں. یا علی علیہ السلام! تم میرے بھائی، وصی

اور جانشین اور میری امت پر خدا کی حجت ہو، حقیقت میں خوش بخت ہے وہ شخص جو تم کو دوست رکھے اور بد بخت ہے وہ جو تمہیں دشمن رکھے۔

۷۳۶۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! علی بن ابیطالب علیہ السلام خدا کے فرمان سے میرے بھائی اور وصی ہیں ان کی پیروی کرو۔

۷۳۷۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم میری زندگی میں اور میرے بعد میری امت میں سے میرے جانشین ہو اور تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے شیثؑ کی مثال آدمؑ سے، اور یوشعؑ کی موسیٰؑ سے اور شمعون کی نسبت عیسیٰؑ سے۔

یا علی علیہ السلام! تم میرے وصی اور وارث ہو' اس کے بعد فرمایا: یا علیؑ! تم مسلمانوں کے امیر المومنین اور پیشوا اور سفید چہروں کے ہادی اور پرہیزگاروں کے سردار ہو۔

۷۳۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: خداوند تمہارا پروردگار اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے پیغمبر اور علی علیہ السلام تمہارے رہبر ہیں، وہ میرے بعد میرے خلیفہ اور وصی ہیں۔

۷۳۹۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا ان کی طرف اشارہ کر کے فرما رہے تھے: یہ میرے بعد آپ کے درمیان میرے جانشین ہیں بس ان کے فرمان کو غور سے سنیں اور ان کی اطاعت کریں۔

۷۴۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر پیغمبرؑ کا ایک وارث اور وصی ہوتا ہے اور میرے وارث اور وصی علی علیہ السلام ہیں۔

۷۴۱۔ مُسندِ احمد میں حذیفہ بن یمان سے نقل ہوا ہے: اصحاب رسول نے حضرتؐ سے

کہا: اے رسولِ خداؐ! آیا آپ اپنا جانشین مقرر نہیں کریں گے؟

پیغمبر ﷺ نے فرمایا: اگر علی علیہ السلام کو اپنا حاکم قرار دو تو انہیں ہادی اور ہدایت یافتہ پاؤ گے اور وہ تمہیں سیدھے راستہ کی ہدایت کریں گے۔

۷۴۲۔ سلمان فارسی کہتے ہیں: میں نے رسولِ خداؐ سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: میرے وصی، جانشین، بہترین فرد جنہیں میں اپنے بعد خلیفہ مقرر کروں گا، جو میرے وعدہ کی وفا کریں گے اور میرے قرض کو ادا کریں گے وہ علی بن ابیطالب ہیں۔

۷۴۳۔ سلمان فارسی کہتے ہیں: رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام وہ بہترین فرد ہیں جنہیں میں اپنے بعد جانشین قرار دوں گا۔

۷۴۴۔ ابوبکر سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام وہ بہترین فرد ہیں جنہیں میں اپنے بعد خلیفہ مقرر کروں گا؛ جس نے انکی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۷۴۵۔ ابن عباس کہتے ہیں: ایک دن رسولِ خدا ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ مسجدِ قُبا میں تشریف فرما تھے، علی بن ابیطالب علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں، یا علیؑ! تم میرے بعد میری امت کے وصی اور جانشین اور پیشوا ہو، خدا اس کو دوست رکھے جو تمہیں دوست رکھے اور خُدا اس سے دشمنی رکھے جو تمہیں دشمن رکھے اور غضب کرے اس پر جو تم پر غضب کرے اور مدد کرے اس کی جو تمہاری مدد کرے اور ذلیل کرے اس کو جو تمہاری مدد سے ہاتھ اٹھالے۔

۷۴۶۔ جابر سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: جبرئیلؑ میرے پاس آئے

اور کہا: اے محمدؐ! پروردگار آپ سے کہہ رہا ہے: علی بن ابیطالب علیہ السلام آپ کی امت اور آپ کے خاندان میں سے آپ کے وصی اور جانشین ہیں۔

۴۷ ۷۔ سلمان کہتے ہیں: میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے وقت آنحضرتؐ کے قریب تھا فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام بہترین فرد ہیں جنہیں میں اپنے بعد جانشین مقرر کر رہا ہوں۔

۴۸ ۷۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام بہترین فرد ہیں جنہیں میں اپنے بعد خلیفہ بنا رہا ہوں۔

۴۹ ۷۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام میرے جانشین، وصی اور وارث ہیں۔

۵۰ ۷۔ جعفر بن محمد سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: جس وقت قیامت آپہنچے گی منادی عرش سے ندا دے گا: زمین پر خدا کا خلیفہ کہاں ہے؟ پس داؤد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوں گے خدا کی طرف سے ندا آئے گی: البتہ آپ خدا کے خلیفہ ہیں لیکن ہمارا مقصد آپ نہیں تھے، دوبارہ منادی ندا دے گا: زمین پر خدا کا خلیفہ کہاں ہے؟ اس وقت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کھڑے ہوں گے، پس خدا کی طرف سے ندا آئے گی: اے لوگوں کا گروہ یہ علی بن ابیطالب علیہ السلام اس زمین پر خدا کے خلیفہ اور اس کے بندوں پر خدا کی حجت ہیں، جس نے دنیا میں ان کی محبّت کی رسّی کو تھاما، آج بھی ان کی رسّی کو تھام لے، اور ان سے نور حاصل کرے اور ان کی اِقتدا میں بہشت کے عالی ترین درجات تک پہنچ جائے۔ امامؑ نے فرمایا: اس وقت جنہوں نے ان کی محبت کی رسّی کو تھاما تھا کھڑے ہوں گے اور ان کی اقتدا میں بہشت کی طرف روانہ ہوں گے۔

۵۱ ۷۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: میں تمہارے درمیان رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین ہوں اور تمہیں

تمہارے دین کی حدود پر کھڑا کروں گا اور بہشت کی طرف دعوت دوں گا۔

۷۵۲۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام تم میرے بھائی اور وزیر ہو اور بہترین فرد ہو جنہیں میں اپنے بعد اپنا جانشین بناؤں گا۔

۷۵۳۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام میرے وصی، وارث اور جانشین ہیں۔

۷۵۴۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: خدا نے مجھے پیغمبر اور علیؑ کو وصی قرار دیا ہے۔

۷۵۵۔ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اے میرے اصحاب! علی بن ابیطالب علیہ السلام میری زندگی میں اور میرے بعد تم پر میرے وصی اور جانشین ہیں، اور وہ صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم ہیں کہ حق اور باطل کے درمیان فرق ڈالیں گے، وہ باب اللہ ہیں اور اسی دروازہ سے داخل ہونا چاہیے، وہ صراطِ خدا ہیں اور صراطِ خدا کے راہنما ہیں، جس نے انہیں پہچان لیا اس نے مجھے پہچان لیا اور جس نے انہیں نہیں پہچانا اس نے مجھے نہیں پہچانا، اور جس نے انکی پیروی کی اس نے میری اطاعت کی ہے۔

۱۶۳۔ عَلِیٌّ عَلَیهِ السَّلَامُ اَفْضَلُ الْوَصِیِّینَ

۷۵۶۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی مِائَةَ أَلْفِ نَبِیٍّ وَأَرْبَعَةً وَعِشْرِینَ أَلْفَ نَبِیٍّ أَنَا سَیِّدُهُمْ وَأَفْضَلُهُمْ وَأَکْرَمُهُمْ عَلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلِکُلِّ نَبِیٍّ وَصِیٌّ أَوْصٰی إِلَیهِ بِأَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی ذِکْرُهُ، وَإِنَّ وَصِیِّی عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ لَسَیِّدُهُمْ

وَأَفْضَلُهُمْ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.(۱)

۷۵۷۔ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِائَةَ أَلْفِ نَبِيٍّ وَأَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ أَلْفَ نَبِيٍّ أَنَا أَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَخَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِائَةَ أَلْفِ وَصِيٍّ وَأَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ أَلْفَ وَصِيٍّ فَعَلِيٌّ أَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَأَفْضَلُهُمْ.(۲)

۷۵۸۔ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَحَبُّ أَهْلِ بَيْتِي وَأَفْضَلُ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام سب اوصیاء سے افضل ہیں

۷۵۶۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند کے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ ہیں اور میں ان کا سردار ہوں اور بارگاہِ الٰہی میں ان سب سے قابل احترام اور افضل ہوں، ہر پیغمبر کا وصی ہے اور اس نے خدا کے حکم سے اپنا وصی بنایا ہے، اور میرے وصی علی بن ابیطالب علیہ السلام ان سب اوصیاء کے

۱۔ الفقیہ ۱۳۲/۴

۲۔امالی الصدوق /۱۹۲، اثبات الھداۃ ۵۸/۲، مناقب آل ابی طالب ۳/۴۷مرسلاً باختلاف یسیر

۳۔ اثبات الھداۃ ۶۵/۲

سردار ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں ان سب سے افضل ہیں۔

۷۵۷۔علی بن موسی الرضا علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے اپنے والد جعفر بن محمد علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے اور انہوں نے اپنے والد علی بن حسین سے اور انہوں نے اپنے والد حسین بن علی علیہ السلام سے انہوں نے امیرالمومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام سے اور حضرت نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث بیان فرمائی ہے کہ خداوند نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر خلق کیے ہیں اور میں خدا کے نزدیک ان سب سے زیادہ قابلِ احترام ہوں، میں افتخار نہیں کر رہا ہوں اور خداوند نے ایک لاکھ چوبیس ہزار اوصیاء بھی خلق کیے ہیں اور علیؑ خدا کے نزدیک ان سب سے افضل اور قابلِ احترام ہیں۔

۷۵۸۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے خاندان میں سے محبوب ترین اور بہترین فرد جسے میں اپنے بعد اپنا جانشین قرار دوں گا وہ علی بن ابیطالبؑ ہیں۔

۱۳۶۔عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ سَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ

۷۵۹۔قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ سَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ.(۱)

۷۶۰۔ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :اَنَا سَیِّدُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ سَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ وَهُوَ أَخِیْ وَوَارِثِیْ وَخَلِیْفَتِیْ عَلٰی أُمَّتِیْ طَاعَتُهٗ فَرِیْضَةٌ وَاتِّبَاعُهٗ فَضِیْلَةٌ وَمَحَبَّتُهٗ إِلَی اللهِ وَسِیْلَةٌ فَحِزْبُهٗ حِزْبُ اللهِ وَأَنْصَارُهٗ أَنْصَارُ اللهِ وَأَوْلِیَاؤُهٗ أَوْلِیَاءُ اللهِ وَأَعْدَاؤُهٗ أَعْدَاءُ اللهِ، وَهُوَ

۱۔احقاق الحق ۱۵/ ۵۵

إمامُ المُسلِمِينَ وَمَولَى المُؤمِنِينَ وَأمِيرُهُم بَعدِى.(۱)

۷۶۱۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :ألَا وَإنَّ عَلِيًّا سَيِّدُ الوَصِيِّينَ وَإمَامُ المُتَّقِينَ وَخَلِيفَتِى عَلَى النَّاسِ أجمَعِينَ وَأبُو الغُرِّ المَيَامِينَ، طَاعَتُهُ طَاعَتِى وَمَعرِفَتُهُ مَعرِفَتِى....(۲)

۷۶۲۔ وَعَنِ الحُسَينِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِى حَدِيثٍ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بنُ أبِى طَالِبٍ خَلِيفَةُ اللّٰهِ وَخَلِيفَتِى، وَحُجَّةُ اللّٰهِ وَحُجَّتِى، وَهُوَ أخِى وَوَزِيرِى وَوَصِيِّى، وَهُوَ سَيِّدُ الوَصِيِّينَ وَخَيرُ أُمَّتِى.(۳)

۷۶۳۔ بِالإسنَادِ، عَنِ الأصبَغِ بنِ نَبَاتَةَ قَالَ :قَالَ أمِيرُ المُؤمِنِينَ عَلَيهِ السَّلَامُ :أنَا خَلِيفَةُ رَسُولِ اللّٰهِ وَوَزِيرُهُ وَوَارِثُهُ، أنَا أخُو رَسُولِ اللّٰهِ وَوَصِيُّهُ وَحَبِيبُهُ، أنَا صَفِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ وَصَاحِبُهُ، أنَا ابنُ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ وَزَوجُ ابنَتِهِ وَأبُو وُلدِهِ، وَأنَا سَيِّدُ الوَصِيِّينَ وَوَصِيُّ سَيِّدِ النَّبِيِّينَ، أنَا الحُجَّةُ العُظمَى وَالآيَةُ الكُبرَى وَالمَثَلُ الأعلَى وَبَابُ النَّبِيِّ المُصطَفَى، أنَا العُروَةُ الوُثقَى وَكَلِمَةُ التَّقوَى وَأمِينُ اللّٰهِ تَعَالَى ذِكرُهُ عَلَى أهلِ الدُّنيَا.(۴)

حضرت علی علیہ السلام اوصیاء کے سردار ہیں

۷۵۹۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام اوصیاء کے سردار ہیں۔

۷۶۰۔ سعید بن جُبَیرؒ نے عائشہ سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے رسولِ خداؐ سے

۱۔ اثبات الهداة ۲/ ۶۹ ۲۔ أسرار الشهادة / ۲۳۱

۳۔ إثبات الهداة ۲/ ۲۴۲ ۴۔ امالی الصدوق / ۳۱

سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: میں پہلے والوں اور آنے والوں کا سردار ہوں اور علی بن ابیطالبؑ اوصیاء کے سردار ہیں اور میری امت کے درمیان میرے بھائی، وزیر، وارث اور جانشین ہیں ان کی اطاعت واجب ہے اور ان کی پیروی کرنا فضیلت ہے اور ان کی محبت خدا کی طرف وسیلہ ہے ان کا لشکر خدا کا لشکر ہے ان کے ساتھی خدا کے ساتھی، ان کے دوست خدا کے دوست اور ان کے دشمن خدا کے دشمن ہیں وہ مسلمانوں کے پیشوا اور میرے بعد ان کے مولا اور امیر المومنین ہیں۔

۷۶۱۔ پیغمبرؐ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! علیؑ اوصیاء کے سردار، پرہیزگاروں کے پیشوا اور ان سب لوگوں پر میرے جانشین ہیں۔ وہ ائمہؑ کے باپ ہیں ان کی اطاعت میری اطاعت ہے اور ان کی پہچان میری پہچان ہے۔

۷۶۲۔ امام حسینؑ نے پیغمبرؐ سے حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: علی بن ابیطالبؑ خدا کے جانشین اور میرے جانشین خدا کی حجت اور میری حجت ہیں وہ میرے بھائی، وزیر، وصی، اوصیاء کے سردار اور میری امت کے بہترین فرد ہیں۔

۷۶۳۔ اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں: امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: میں رسولِ خداؐ کا جانشین، وزیر و وارث ہوں، میں رسولِ خداؐ کا انتخاب کیا ہوا اور ساتھی ہوں۔

میں رسولِ خداؐ کے چچا کا بیٹا ہوں اور ان کی بیٹی کا شوہر اور ان کے بیٹوں کا باپ ہوں، میں اوصیاء کا سردار اور پیغمبروں کے سردار کا وصی ہوں، میں عظیم حجت اور بزرگ آیات اور اعلیٰ مثال اور محمدؐ کا دروازہ ہوں اور میں اس دنیا کے لوگوں میں سے "عُروۃُ الوُثقیٰ، کلمۃُ التقویٰ" اور امینُ اللہ ہوں۔

١٣٧ ـ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلامُ وَحَدِيثُ المَنزِلَةِ

٧٦٤ ـ عَن ابنِ عَبّاسٍ قالَ: قالَ رَسولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: هٰذا عَلِيُّ بنُ أبي طالِبٍ، لَحمُهُ مِن لَحمي وَدَمُهُ مِن دَمي، وَهُوَ مِنّي بِمَنزِلَةِ هارونَ مِن موسىٰ غَيرَ أنَّهُ لا نَبِيَّ بَعدي.(١)

٧٦٥ ـ عَن جابِرِ بنِ عَبدِاللّهِ قالَ: قالَ رَسولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ: أنتَ مِنّي بِمَنزِلَةِ هارونَ مِن موسىٰ إلّا أنَّهُ لا نَبِيَّ بَعدي.(٢)

٧٦٦ ـ بِالإسنادِ، عَنِ الصّادِقِ جعفرِ بنِ مُحَمَّدٍ عَن أبيهِ عَن آبائِهِ عَلَيهِمُ السَّلامُ، قالَ: قالَ رَسولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بنِ أبي طالبٍ عَلَيهِ السَّلامُ: يا عَلِيُّ أنتَ مِنّي بِمَنزِلَةِ هِبَةِ اللّهِ مِن آدَمَ وَبِمَنزِلَةِ سامٍ مِن نوحٍ وَبِمَنزِلَةِ إسحاقَ مِن إبراهيمَ وَبِمَنزِلَةِ هارونَ مِن موسىٰ وَبِمَنزِلَةِ شَمعونَ مِن عيسىٰ إلّا أنَّهُ لا نَبِيَّ بَعدي،...(٣)

٧٦٧ ـ عَنِ ابنِ عَبّاسٍ قالَ: قالَ رَسولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لِأُمِّ سَلَمَةَ هٰذا عَلِيُّ بنُ أبي طالِبٍ لَحمُهُ لَحمي وَدَمُهُ دَمي فَهُوَ (وَهُوَ خ ل) مِنّي بِمَنزِلَةِ هارونَ مِن موسىٰ إلّا أنَّهُ لا نَبِيَّ بَعدي.(٣)

٧٦٨ ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أنَّهُ قالَ لِعَلِيٍّ: ألا تَرضىٰ أن تَكونَ

---

١ ـ اليقين / ١٦١

٢ ـ فرائد السمطين ١/ ١٣٢، إحقاق الحق ٥/ ١٣٦، البحار ٣٧/ ٢٦٣ باختلاف يسير، الغدير ١/ ٣٩ باختلاف في موارد، جواهر المطالب ١/ ٥١ باختلاف يسير

٣ ـ أمالي الصدوق / ٣٧ ٣ ـ إحقاق الحق ٥/ ٢١٩، غاية المرام ٦٥ / ١

مِنّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی.(۱)

۷۶۹۔ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ :اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰی تَبُوْکَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِیًّا قَالَ :اَتُخَلِّفُنِیْ فِی الصِّبْیَانِ وَالنِّسَاءِ ؟ فَقَالَ :اَلَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهُ لَیْسَ نَبِیٌّ بَعْدِیْ.(۲)

۷۷۰۔ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْکٍ :خَلَّفْتُکَ اَنْ تَکُوْنَ خَلِیْفَتِیْ فِیْ اَهْلِیْ، قُلْتُ: اَتَخَلَّفُ بَعْدَکَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ؟ قَالَ :اَلَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ؟(۳)

۷۷۱۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :عَلِیٌّ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰی.(۴)

حضرت علی علیہ السلام اور حدیثِ منزلت

۷۶۴۔ابن عباس کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں کہ ان کا گوشت میرا گوشت' انکا خون میرا خون ہے، ان کی مجھ سے نسبت ایسے ہے جیسے ھارونؑ کی

۱۔ سنن ابن ماجة ۱/ ۴۲، صحیح مسلم ۲/ ۲۳۷، صحیح البخاری ۳/ ۱۱۴۲ باختلاف یسیر

۲۔ إحقاق الحق ۵/ ۱۴۹، صحیح مسلم ۱۵/ ۱۷۶، البحار ۳۷/ ۲۶۴ باختلاف یسیر، صحیح الترمذی ۱۳/ ۱۷۱، جامع الاحادیث للسیوطی ۱۶/ ۲۶۳، التاج ۳/ ۲۹۵ باختلاف فی موارد

۳۔ إحقاق الحق ۵/ ۱۹۸

۴۔ اثبات الهداة ۲/ ۳۲

موسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔

۷۶۵۔ جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: آپ کی نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے ہارونؑ کی موسیٰؑ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔

۷۶۶۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے اور اَجدادؑ سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابیطالب علیہ السلام سے فرمایا: یَا عَلی علیہ السلام! تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے ھبۃُ اللہ کی نسبت آدمؑ سے اور سام کی نسبت نوحؑ سے اور اسحٰقؑ کی نسبت ابراہیمؑ سے اور ہارونؑ کی نسبت موسیٰؑ سے اور شمعون کی نسبت عیسیٰؑ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔

۷۶۷۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمِ سلمہ سے فرمایا: یہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں کہ ان کا گوشت میرا گوشت اور ان کا خون میرا خون ہے اور ان کی مجھ سے نسبت ایسے ہے جیسے ہارونؑ کی نسبت موسیٰؑ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا۔

۷۶۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: کیا تم خوش نہیں ہو کہ تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہو، جیسے ھارونؑ کی نسبت موسیٰؑ سے؟

۷۶۹۔ مُصعَب بن سعد نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک کی طرف روانہ ہوئے اور علی علیہ السلام کو اپنا جانشین مقرر کیا، علیؑ نے عرض کی: آیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں کے درمیان اپنا جانشین بنا رہے ہیں؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہو جیسے ھارونؑ کی نسبت موسیٰؑ سے تھی؟ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔

۷۷۰۔ سعید بن مسیب نے علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگِ تبوک میں

فرمایا: میں نے تمہیں اپنے خاندان کے درمیان بہ عنوان جانشین مقرر کیا ہے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ آیا اپنے بعد جانشین مقرر کریں گے؟

فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ تمہاری نسبت مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارونؑ کی نسبت موسیٰؑ سے، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے؟

۱۷۷۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: علی علیہ السلام کی نسبت مجھ سے ایسے ہے جیسے حارونؑ کی نسبت موسیٰؑ سے ہے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ

فِیْ تَبِعَاتِ مُخَالَفَةِ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ

۱۳۸ ۔مَنْ خَالَفَ طَرِیْقَ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلامُ

۷۷۲ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :لَنْ تَضِلُّوْا وَلَنْ تَهْلِکُوْا وَاَنْتُمْ فِیْ مُوَالَاةِ عَلِیٍّ، وَاِنْ خَالَفْتُمُوْهُ، فَقَدْ ضَلَّتْ بِکُمُ الطُّرُقُ وَالْاَهْوَاءُ فِی الْغَیِّ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ فَاِنَّ ذِمَّةَ اللّٰهِ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ.(۱)

۷۷۳ ـ عَنْ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ :اَمَا اِنَّکَ الْمُبْتَلٰی وَالْمُبْتَلٰی بِکَ، اَمَا اِنَّکَ الْهَادِیْ لِمَنِ اتَّبَعَکَ، وَمَنْ خَالَفَ طَرِیْقَکَ ضَلَّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ.(۲)

پانچویں فصل

حضرت علی علیہ السلام سے مخالفت کے اثرات

جو علی علیہ السلام کے طور طریقے سے تخلّف کرے

۷۷۲۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تک علی علیہ السلام کی

۱۔احقاق الحق ۶/ ۵۷ ۲۔البحار ۳۸/ ۳۹

ولایت سے تمسک کریں گے تو کبھی گمراہ نہیں ہوں گے اور ضلالت کا شکار بھی نہیں ہوں گے اگر ان کی مخالفت کی تو گمراہ اور ذلیل ہوں گے، بس خدا کا تقویٰ اختیار کرو، کیونکہ وعدۂ الٰہی علی بن ابیطالبؑ ہیں۔

۷۷۳۔ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! آپ امتحان میں مبتلا ہوں گے اور دوسرے لوگوں کا تمہارے ذریعے سے امتحان ہوگا: جان لیں کہ تم انہیں ہدایت کرنے والے ہو جو تمہاری پیروی کرتے ہیں اور جس نے تمہارے طور طریقے کی مخالفت کی تو وہ قیامت تک گمراہ ہوں گے۔

۱۳۹۔ مَنْ خالَفَ عَلِیّاً عَلَیهِ السَّلامُ

۷۷۴۔ وَفِی رِوایَةِ ابْنِ عُمَرَ :(قالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:) یا عَلِیُّ! مَنْ خالَفَکَ فَقَدْ خالَفَنِی وَمَنْ خالَفَنِی فَقَدْ خالَفَ اللّٰهَ.(۱)

۷۷۵۔ عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ قالَ :قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :اَلْمُخالِفُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ أَبِی طالِبٍ بَعْدِی کافِرٌ وَالْمُشْرِکُ بِهِ مُشْرِکٌ، وَالْمُحِبُّ لَهُ مُؤْمِنٌ، وَالْمُبْغِضُ لَهُ مُنافِقٌ، وَالْمُقْتَفِی لِأَثَرِهِ لاحِقٌ،وَالْمُحارِبُ لَهُ مارِقٌ، وَالرّادُّ عَلَیهِ زاهِقٌ، عَلِیٌّ نُورُ اللّٰهِ فِی بِلادِهِ وَحُجَّتُهُ عَلٰی عِبادِهِ.....(۲)

جس نے علی علیہ السلام کی مخالفت کی

۷۷۴۔ ابن عمر سے روایت نقل ہوئی ہے کہ (پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) یا علی علیہ السلام!

۱۔ البحار ۳۸/۳۰

۲۔ سفینۃ البحار ۱/۲۲۵، البحار ۳۸/۹۰

جس نے تمہاری مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی اور جس نے میری مخالفت کی اس نے خدا کی مخالفت کی۔

۷۷۵۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے بعد علیؑ کی مخالفت کی وہ کافر ہے اور جس نے ان سے شرک کیا وہ مشرک ہے (شرک سے مراد معبودیت میں شرک نہیں) اور ان کا دوست مومن اور ان کا دشمن منافق ہے، اور جو ان کے نقشِ قدم پر چلا تو وہ ان تک پہنچ جائے گا، اور جس نے ان سے جنگ کی وہ دین سے خارج ہو گیا اور جس نے ان کے فرمان کو قبول نہ کیا تو وہ ہلاک ہو گیا، علیؑ — زمین پر — خدا کا نور ہیں اور اس کے بندوں پر اس کی حجت ہیں۔

۱۴۰۔مَنْ عَادیٰ عَلِیّاً

۷۷۶۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ :عَادَی اللّٰہُ مَنْ عَادیٰ عَلِیّاً (عَلَیْہِ السَّلَامُ).(۱)

حضرت علیؑ سے دشمنی کرنا

۷۷۶۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی علیہ السلام سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی۔

۱۴۱۔اَلْمُتَقَدِّمُ عَلٰی عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ

۷۷۷۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ :یَا عَلِیُّ !لَا یَتَقَدَّمُکَ إِلَّا

۱۔احقاق الحق ۷/ ۴۳، فضائل الخمسة ۲/ ۲۲۹

كَافِرٌ، وَلَا يَتَخَلَّفُ عَنْكَ إِلَّا كَافِرٌ، أَنْتَ نُورُ اللّٰهِ فِي عِبَادِهِ وَحُجَّةُ عَلَى عِبَادِهِ، وَسَيْفُ اللّٰهِ عَلَى أَعْدَائِهِ، وَوَارِثُ عُلُومِ أَنْبِيَائِهِ، أَنْتَ كَلِمَةُ اللّٰهِ الْعُلْيَا وَآيَتُهُ الْكُبْرَى، وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ الْإِيمَانَ إِلَّا بِوَلَايَتِكَ.(۱)

۷۷۸۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا يَتَقَدَّمُكَ بَعْدِي إِلَّا كَافِرٌ، وَأَنَّ أَهْلَ السَّمٰوَاتِ لَيُسَمُّونَكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ.(۲)

۷۷۹۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: (أَنَّهُ) قَالَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا عَلِيُّ إِلَّا يَتَقَدَّمُكَ بَعْدِي إِلَّا كَافِرٌ، وَلَا يَتَخَلَّفُ عَنْكَ إِلَّا كَافِرٌ، وَأَنَّ أَهْلَ السَّمٰوَاتِ يُسَمُّونَكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام پر سبقت لینا

۷۷۷۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم پر کافر کے علاوہ کوئی اور سبقت نہیں لے گا اور کافر کے علاوہ کوئی تم سے پیچھے نہیں رہے گا، تم لوگوں کے درمیان خدا کا نور اور اس کی حجت ہو تم خدا کے دشمنوں پر سیف اللہ ہو اور اس کے پیغمبروں کے علم کے وارث ہو تم خدا کا عظیم کلمہ اور عظیم نشانی ہو خدا تمہاری ولایت کے بغیر کسی کا ایمان قبول نہیں کرے گا۔

۷۷۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: میرے بعد کافر کے علاوہ کوئی تم پر سبقت نہیں

۱۔ أسرار الشهادة / ۲۴۱

۲۔ اثبات الهداة ۲، ۲۸۴، اليقين / ۲۷۸ باختلاف يسير

۳۔ إثبات الهداة ۲ / ۲۴۰

لے گا، اہلِ آسمان تمہیں امیر المومنین کے نام سے پکارتے ہیں۔

۷۷۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے امیر المومنین علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! میرے بعد کافر کے علاوہ کوئی تم پر سبقت نہیں لے گا اور کافر کے علاوہ کوئی تمہاری مخالفت نہیں کرے گا، اہلِ آسمان تمہیں امیر المومنین کے نام سے پکارتے ہیں۔

۱۴۲۔ مُنْكِرُ الْإِمَامَةِ مُنْكِرٌ لِلنُّبُوَّةِ

۷۸۰۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَحَدَ عَلِيًّا إِمَامَتَهُ مِنْ بَعْدِي فَإِنَّمَا جَحَدَ نُبُوَّتِي، وَمَنْ جَحَدَ نُبُوَّتِي، فَقَدْ جَحَدَ (جَحَدَ اللّٰهَ خ ل) رُبُوبِيَّتَهُ.(۱)

۷۸۱۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَنْكَرَ إِمَامَةَ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ بَعْدِي كَانَ كَمَنْ أَنْكَرَ نُبُوَّتِي فِي حَيَاتِي وَمَنْ أَنْكَرَ نُبُوَّتِي كَانَ كَمَنْ أَنْكَرَ رُبُوبِيَّةَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ.(۲)

۷۸۲۔ وَقَالَ (النَّبِيُّ) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ! أَنْتَ وَالطَّاهِرُونَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ مَنْ أَنْكَرَ وَاحِدًا مِنْكُمْ فَقَدْ أَنْكَرَنِي.(۳)

۷۸۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ! أَنْتَ وَالْأَئِمَّةُ بَعْدِي حُجَجُ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ وَأَعْلَامُهُ فِي بَرِيَّتِهِ، فَمَنْ أَنْكَرَ وَاحِدًا مِنْكُمْ فَقَدْ أَنْكَرَنِي،

۱۔ البحار ۲۷/۶۱

۲۔ البحار ۳۸/۱۰۹، أمالی الصدوق / ۲۲۵، اثبات الهداة ۲/۷

۳۔ عوالی اللئالی ۴/۸۵

وَمَنْ عَصىٰ وَاحِداً مِنكُمْ فَقَدْ عَصَانِيْ، وَمَنْ جَفَاوَاحِداًمِنكُمْ فَقَدْ جَفَانِيْ، وَمَنْ وَصَلَكُمْ فَقَدْ وَصَلَنِيْ، وَمَنْ أَطَاعَكُمْ فَقَدْ اطَاعَنِيْ، وَمَنْ وَّالاكُمْ فَقَدْ وَالَانِيْ، وَمَنْ عَادَاكُمْ فَقَدْ عَادَانِيْ لِأَنَّكُمْ مِنِّيْ جَمِيْعًا خُلِقْتُمْ مِنْ طِيْنَتِيْ وَأَنَامِنْكُمْ.(۱)

۷۸۳۔عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ: لَوْ جَحَدَأَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَمِيْعُ مَنْ فِي الْأَرْضِ لَعَذَّبَهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا وَأَدْخَلَهُمُ النَّارَ.(۲)

امامت کامنکرنبوّت کامنکر ہے

۷۸۰۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے بعد علی علیہ السلام کی امامت کاانکارکیااس نے میری نبوت کاانکارکیااور جس نے میری نبوت کاانکارکیااس نے خدا کی ربوبیت کاانکارکیا۔

۷۸۱۔عبداللہ بن عباس سے نقل ہواہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے بعد علی علیہ السلام کی امامت کاانکارکیاوہ اس کی مانند ہے جس نے میری زندگی میں میری نبوت کاانکارکیاہے اور جس نے میری نبوت کاانکارکیاوہ اس کی مانند ہے جس نے اپنے پروردگار کی الوہیّت کاانکارکیاہے۔

۷۸۲۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:یاعلی علیہ السلام! جس نے تمہارایاتمہاری اولادمیں سے کسی ایک معصومؑ کاانکارکیا،حقیقت میں اس نے میراانکارکیاہے۔

۱۔اثبات الهداة ۱/ ۵۱۹

۲۔عقاب الأعمال / ۲۴۹

۷۸۳۔ محمد بن فضل نے علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام سے حضرت نے اپنے والد سے اورانہوں نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! تم اور تمہارے بعد والے پیشوا خلق خدا پر اس کی حجت ہیں اور لوگوں کے درمیان اس کی نشانیاں ہیں جس نے تم میں سے کسی ایک کا انکار کیا اس نے میرا انکار کیا اور جس نے تم میں سے کسی ایک پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور جس نے تم سے تمسک کیا اس نے مجھ سے تمسک کیا اور جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا، اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے اس لئے کہ تم سب مجھ میں سے ہو اور میری مٹی سے خلق کیے گئے ہو اور میں بھی تم میں سے ہوں۔

۷۸۴۔ حسین بن علا کہتے ہیں کہ: میں نے امام صادق علیہ السلام سے سنا حضرت نے فرمایا: اگر زمین پر رہنے والے تمام لوگ امیر المومنین علیہ السلام کا انکار کریں تو خدا ان تمام پر عذاب کرے گا اور ان سب کو دوزخ میں داخل کرے گا۔

۱۴۳۔ تَفْضِيلُ النَّاسِ عَلىٰ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ

۷۸۵۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فَضَّلَ أَحَداً مِنْ أَصْحَابِي عَلىٰ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ فَقَدْ كَفَرَ.(۱)

۷۸۶۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَا تُضَادُّوا بِعَلِيٍّ أَحَداً فَتَكْفُرُوا، وَلَا تُفَضِّلُوا عَلَيهِ أَحَداً فَتَرْتَدُّوا.(۲)

۱۔ أمالي الصدوق/ ۵۲۲، اثبات الهداة ۷۱/ ۲، أنوار الهداية/ ۱۳۷، البحار ۱۴/ ۳۸، غاية المرام/ ۳۵۴

۲۔ البحار ۱۴/۳۸، أمالي الطوسی ۱۵۳/۱ بادنی التفاوت

لوگوں کو حضرت علی علیہ السلام پر برتری دینا

۷۸۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے اصحاب میں سے کسی صحابی کو علی علیہ السلام پر برتری دی وہ کافر ہے۔

۷۸۶۔ ابوذر غفاری سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی کو بھی علی علیہ السلام کے برابر قرار نہ دیں کافر ہو جاؤ گے، اور کسی کو ان پر برتری بھی نہ دیں مرتد ہو جاؤ گے۔

چوتھا حصّہ

علی علیہ السلام سے دوستی اوران کے شیعوں کی فضیلت اورحضرت علیؑ سے دشمنی اوراس کے نتائج

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فِی حُبِّهِ

۱۴۴ - اَلْأَمْرُ بِحُبِّهِ

۷۸۷ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ طَرِيفٍ قَالَ :قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيهِ السَّلَام :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا إِنَّ جَبْرَئِيلَ أَتَانِی فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ !رَبُّکَ يَأْمُرُکَ بِحُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ وَيَأْمُرُکَ بِوِلَايَتِهِ.(۱)

۷۸۸ - حَدَّثَنِی مُوسَى بْنُ إسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :جَاءَنِی جَبْرَئِيلُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ بِوَرَقَةٍ آسٍ خَضْرَاءَ مَكْتُوبٌ فِيهَا بِبَيَاضٍ :إِنِّی فَرَضْتُ مَحَبَّةَ عَلِيِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ عَلَى خَلْقِی، فَبَلِّغْهُمْ ذٰلِکَ عَنِّی.(۲)

۷۸۹ - بِالْإِسْنَادِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ عَلَيهِمَا السَّلَامُ، يَرْفَعُونَ الْحَدِيثَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِی إِلَى السَّمَاءِ فَكُنْتُ مِنْ رَبِّی كَقَابِ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنى إِذْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ تَعَالَى يَقُولُ :يَا مُحَمَّدُ !مَنْ تُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مَعَکَ فِی الْأَرْضِ؟ فَقُلْتُ :أُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ وَيَأْمُرُ بِمَحَبَّتِهِ، فَسَمِعْتُ النِّدَاءَ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ تَعَالَى يَقُولُ :يَا مُحَمَّدُ !أَحِبَّ عَلِيّاً فَإِنِّی أُحِبُّهُ وَأُحِبُّ مَنْ يُحِبُّه.....(۳)

---

۱ - بصائر الدرجات / ۷۳

۲ - احقاق الحق ۷/ ۱۸۷، البحار ۳۹/ ۲۹۷ باختلاف يسير

۳ - احقاق الحق ۷/ ۱۵۲

۷۹۰۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ: أَیُّھَا النَّاسُ اُحِبُّوا عَلِیًّا فَإِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّہُ....(۱)

۷۹۱۔ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عَلِیًّا وَلِیُّکُمْ بَعْدِیْ، فَأَحِبَّ عَلِیًّا فَإِنَّہُ یَفْعَلُ مَایُؤْمَرُ.(۲)

۷۹۲۔ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ: أُحِبُّوْا عَلِیًّا فَإِنَّ لَحْمَہُ مِنْ لَحْمِیْ وَدَمَہُ مِنْ دَمِیْ لَعَنَ اللّٰہُ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِیْ ضَیَّعُوْا فِیْہِ عَھْدِیْ وَنَسُوْا فِیْہِ وَصِیَّتِیْ مَا لَھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ خَلَاقٍ.(۳)

پہلی فصل

حضرت علیؑ سے دوستی

حضرت علی علیہ السلام سے دوستی کے لئے خدا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

۷۸۷۔ سعید بن طریف سے نقل ہوا ہے کہ حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: رسول خداؐ نے فرمایا: جان لیں! کہ جبرئیلؑ مجھ پر نازل ہوئے اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کا پروردگار آپ کو علیؑ

۱۔ احقاق الحق ۷/۱۴۶

۲۔ احقاق الحق ۱۵/۱۱۱

۳۔ امالی الطوسی ۱/۶۷، بشارۃ المصطفی/ ۹۰

سے دوستی اور ولایت کا حکم دے رہا ہے۔

۷۸۸۔ موسیٰ بن اسماعیل نے اپنے والد سے اور انہوں نے جابر سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرئیلؑ خداوند سے میرے لئے ایک سبز رنگ کا پتہ لائے جس پر سفید الفاظ میں لکھا ہوا تھا "میں نے علی بن ابیطالب علیہ السلام کی محبت کو اپنی مخلوق پر واجب کیا ہے، اس پیغام کو میری طرف سے لوگوں تک پہنچا دو۔"

۷۸۹۔ حسین بن علی علیہ السلام نے سعد بن عبادہ سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: رسولِ خداؐ نے فرمایا: جس وقت مجھے آسمان پر لے جایا گیا وہاں پر میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان دو کمانوں سے بھی کم فاصلہ تھا کہ میں نے خدا کی طرف سے ندا سنی کہ کہا گیا: اے محمدؐ! کس کو دوست رکھتے ہو جو زمین پر آپ کے ساتھ ہو؟

میں نے کہا: اس کو دوست رکھتا ہوں جسے خداوند دوست رکھتا ہے اور اس کی محبّت کا حکم دیتا ہے، پس میں نے خداوند کی طرف سے یہ آواز سنی جس میں کہا گیا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! علی علیہ السلام کو دوست رکھو، اس لیے کہ میں اسے اور جو انہیں دوست رکھتے ہیں دوست رکھتا ہوں۔

۷۹۰۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! علی علیہ السلام کو دوست رکھیں کیونکہ خدا انہیں دوست رکھتا ہے۔

۷۹۱۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد علی علیہ السلام تمہارے سرپرست ہیں، پس انہیں دوست رکھیں اس لئے کہ جو بھی اس نے فرمان حاصل کیا ہے اس کی اطاعت کرتا ہے۔

۷۹۲۔ ابوسعید خدری سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کو دوست رکھیں اس لئے کہ ان کا گوشت میرا گوشت اور ان کا خون میرا خون ہے، خدا کی لعنت ہو میری امت

کے اس گروہ پر جس نے ان کے حق میں میرے پیمان کو ضائع کیا اور ان کے بارے میں میری وصیت کو بھول گئے ان کا خدا کے نزدیک کوئی اجر نہیں۔

۱۳۵۔ آثَارُ حُبِّهِ

۷۹۳۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثٍ ... :أَلَا مَنْ أَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ أَحَبَّنِیْ، وَمَنْ أَحَبَّنِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، وَمَنْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَافَاہُ بِالْجَنَّةِ.(۱)

۷۹۴۔ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ :مَنْ أَحَبَّنِیْ رَآنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَیْثُ یُحِبُّ، وَمَنْ أَبْغَضَنِیْ رَآنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَیْثُ یَکْرَہُ.(۲)

۷۹۵۔ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیًّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ وَجَوَازًا عَلَی الصِّرَاطِ وَأَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ.(۳)

۷۹۶۔ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیًّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَوَجْہُہٗ کَالْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ.(۴)

۷۹۷۔ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیًّا نَادَاہُ مَلَکٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ (أَنْ خ ل) یَاعَبْدَاللّٰہِ اِسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ الذُّنُوْبَ

۱۔ البحار ۲۷/۱۱۴، فضائل الشیعة / ۲ باختلاف فی موارد

۲۔ أمالی الطوسی ۱/۱۸۳، کشف الغمة ۱/۳۸۹

۳۔ البحار ۲۷/۱۱۵

۴۔ فضائل الشیعة / ۳، البحار ۳۹/۲۷۷

كُلِّهَا.(١)

٧٩٨ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً غُفِرَ لَهُ.(٢)

٧٩٩ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً وَمَاتَ عَلىٰ حُبِّهِ؛ صَافَحَتْهُ الْمَلائِكَةُ وَزَارَتْهُ أَرْوَاحُ الأَنْبِيَاءِ .(٣)

٨٠٠ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً بِقَلْبِهِ فَلَهُ ثُلُثُ ثَوَابِ هٰذِهِ الأُمَّةِ، وَمَنْ أَحَبَّهُ بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ، فَلَهُ ثُلُثَا ثَوَابِ هٰذِهِ الأُمَّةِ، وَمَنْ أَحَبَّهُ بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ فَلَهُ ثَوَابُ هٰذِهِ الأُمَّةِ.أَلا وَإِنَّ جَبْرَئِيلَ أَخْبَرَنِي أَنَّ السَّعِيدَ كُلَّ السَّعِيدِ مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَمَاتِهِ.(٤)

٨٠١ـ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الأَنْصَارِيِّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً فِي حَيَاتِهِ وَمَمَاتِهِ كُتِبَ لَهُ الأَمْنُ وَالإِيمَانُ.(٥)

٨٠٢ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَقْضَى أُمَّتِي فَمَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّهُ فَإِنَّ العَبْدَ لا يَنَالُ وِلايَتِي إِلَّا بِحُبِّ عَلِيٍّ(عَلَيْهِ السَّلامُ).(٦)

٨٠٣ـ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ

١ـ فضائل الشيعة / ٣، البحار ١١٥/٢٧، ملحقات الاحقاق ٣١٩/٢١

٢ـ أسرار الشهادة / ٢٣١ ٣ـ أسرار الشهادة / ٢٣١

٤ـ احقاق الحق ٩١٥

٥ـ احقاق الحق ١٣٨/٧، البحار ٧٦/٢٧ باختلاف يسير، علل الشرايع / ١٤٣ باختلاف في موارد.

٦ـ احقاق الحق ١١٣/٧

وَسَلَّمَ :لَا يُؤْمِنُ رَجُلٌ حَتَّى يُحِبَّ أَهْلَبَيْتِي بِحُبِّي .فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :وَمَا عَلَامَةُ حُبِّ أَهْلِ بَيْتِكَ؟ قَالَ :هٰذَا، وَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى عَلِيٍّ.(١)

٨٠٤ـ وَرُوِيَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فَخِذَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَصَدْرَهُ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :مُحِبُّكَ مُحِبِّي، وَمُحِبِّي مُحِبُّ اللّٰهِ، وَمُبْغِضُكَ مُبْغِضِي،وَمُبْغِضِي مُبْغِضُ اللّٰهِ.(٢)

٨٠٥ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً؛ أَمِنَ مِنَ الْحِسَابِ وَالْمِيزَانِ وَالصِّرَاطِ.(٣)

٨٠٦ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً سُمِّيَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَسِيرَ اللّٰهِ.(٤)

٨٠٧ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً سُمِّيَ أَمِينَ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ.(٥)

٨٠٨ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ عَلِيٍّ فَأَنَا كَفِيلُهُ بِالْجَنَّةِ.(٦)

٨٠٩ـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً لَا يُنْشَرُ لَهُ دِيوَانٌ وَلَا يُنْصَبُ لَهُ مِيزَانٌ وَقِيلَ لَهُ :أُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ.(٧)

١ـ ملحقات الإحقاق ٢١/ ٣٢٣

٢ـ ملحقات الاحقاق ٢١/ ٣٢١

٣ـ البحار ٢٧/ ١١٥

٤ـ فضائل الشيعه/ ٣، البحار ٢٧/ ١١٥

٥ـ أسرار الشهاده/ ٢٣١

٦ـ أسرار الشهادة/ ٢٣١

٧ـ البحار ٢٧/ ١١٥

۸۱۰۔ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ أَحَبَّنِی، وَمَنْ أَحَبَّنِی فَقَدْ أَحَبَّ اللّٰہَ.(۱)

۸۱۱۔ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ :أَلاَ وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیًّا أَعْطَاہُ اللّٰہُ بِکُلِّ عِرْقٍ فِی بَدَنِہِ حَوْرَاءَ وَشُفِّعَ فِی ثَمَانِینَ مِنْ أَھْلِ بَیْتِہِ وَلَہُ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ فِی بَدَنِہِ حَوْرَاءُ وَمَدِینَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ.(۲)

۸۱۲۔ بِالْإِسْنَادِ، وَحَدَّثَنَا صَدَقَۃُ بْنُ مُوسَی، حَدَّثَنَا مُوسَی بْنُ جَعْفَرٍ عَلَیہِ السَّلاَمُ عَنْ أَبِیہِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ عَنْ أَبِیہِ عَلَیْھِمُ الصَّلاَۃُ وَالسَّلاَمُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ الْأَنْصَارِیِّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ :إِنِّی لَأَرْجُو لِأُمَّتِی فِی حُبِّ عَلِیٍّ کَمَا أَرْجُو فِی قَوْلِ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام سے محبّت کے ثمرات

۷۹۳۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: جان لیں کہ جس نے علی علیہ السلام کو دوست رکھا اُس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا خُدا اس سے راضی ہے اور جس سے خدا راضی ہو اس کا انعام بہشت ہوگی۔

۷۹۴۔حارث نے علی بن ابیطالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت ؑ نے فرمایا: جو مجھے دوست

۱۔ ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۲۱

۲۔ فضائل الشیعۃ / ۳، البحار ۲۷/ ۱۱۴ باختلاف فی موارد

۳۔ بشارۃ المصطفیٰ/ ۱۳۵

رکھے گا قیامت کے دن مجھے اسی طرح دیکھے گا جس طرح وہ پسند کرتا ہے، اور جو مجھ سے دشمنی کرے گا قیامت کے دن مجھے اس طرح دیکھے گا جیسے وہ پسند نہیں کرتا۔

۷۹۵۔ پیغمبر ﷺ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے تو خداوند اس کے لئے آگ سے دُوری، نفاق سے دُوری، پُل صراط سے عبور کرنا، عذاب سے امان لکھے گا۔

۷۹۶۔ پیغمبر ﷺ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا قیامت کے دن وہ اس طرح حشر میں وارد ہوگا کہ اس کا چہرہ چودہویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا۔

۷۹۷۔ پیغمبر ﷺ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہوگا تو عرش کے نیچے سے اس کو ایک فرشتہ آواز دے گا: اے اللہ کے بندے! اپنے اعمال کو اول سے شروع کرو، کیونکہ خداوند نے تمہارے تمام گناہ معاف کر دیے ہیں۔

۷۹۸۔ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا اس کے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۷۹۹۔ پیغمبر ﷺ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علیؑ کو دوست رکھے اور ان کی محبت میں مر جائے، ملائکہ اس سے مصافحہ کریں گے اور پیغمبروں کی روح اس کا دیدار کرے گی۔

۸۰۰۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو علی علیہ السلام کو دل سے چاہے گا تو میری امت کے ثواب کا تیسرا حصہ اس کا ہوگا اور جو دل و زبان سے چاہے گا تو میری امت کے ثواب دوسرا حصہ اس کا

ہوگا اور جو انھیں دل و زبان اور ہاتھ سے دوست رکھے گا تو اس امت کا پورا ثواب اس کا ہوگا۔

جان لیں! کہ جبرئیل نے مجھے اطلاع دی ہے کہ حقیقت میں وہ شخص سعادت منداور خوش قسمت ہے جو علی علیہ السلام کو زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی دوست رکھے۔

۸۰۱۔ یحیٰی بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: جو علی علیہ السلام کو زندگی اور موت میں دوست رکھے گا تو اس کے لیے آرام اور سکون مقرر کیا جائے گا۔

۸۰۲۔ ابن عباس کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قضاوت میں علیؑ میری امت میں سے داناترین فرد ہیں، جو مجھے دوست رکھے تو اسے علی علیہ السلام کو بھی دوست رکھنا چاہیے، اس لئے کہ کوئی بندہ بھی علیؑ کی محبت کے بغیر میری ولایت تک نہیں پہنچے گا۔

۸۰۳۔ سلمان کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی مومن نہیں ہوگا مگر یہ کہ وہ میری محبت کی خاطر میرے اہلِ بیتؑ کو دوست رکھتا ہو، عمر بن خطاب نے کہا آپ کے اہلِ بیتؑ سے محبت کرنے کی علامت کیا ہے؟ علی علیہ السلام پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: یہ ہیں محبّت کی نشانی۔

۸۰۴۔ سلمان فارسی سے نقل ہوا ہے کہ اس نے کہا: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آنحضرتؐ علی علیہ السلام کے زانو اور سینہ پر ہاتھ مار رہے تھے اور فرما رہے تھے تمہیں دوست رکھنے والا میرا دوست ہے اور میرا دوست خدا کا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔

۸۰۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا تو وہ حساب اور کتاب اور میزان و صراط سے بے خوف ہوگا۔

۸۰۶۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو

دوست رکھے گا تو وہ آسمان اور زمین پر اسیرِ محبت خدا کے نام سے پکارا جائے گا۔

۸۰۷۔ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا تو وہ زمین پر امینِ خدا کے نام سے پکارا جائے گا۔

۸۰۸۔ پیغمبر ﷺ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جو شخص علی علیہ السلام کی محبت میں مر جائے میں اس کے لئے بہشت کا ضامن ہوں گا۔

۸۰۹۔ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہوگا تو قیامت کے دن اس کے اعمال نامہ کو کھولا نہیں جائے گا اور نہ ہی اس کے لئے ترازو لگایا جائے گا اور اسے کہیں گے بغیر حساب کے بہشت میں داخل ہو جاؤ۔

۸۱۰۔ پیغمبر ﷺ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جس نے علی علیہ السلام کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا۔

۸۱۱۔ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا تو خداوند اس کو اس کے بدن کی ہر رگ کے بدلے میں ایک حُور عطا کرے گا اور اس کے خاندان کے اسّی افراد کے لئے اس کی شفاعت کو قبول کرے گا اور اسے بدن کے ہر ایک بال کے بدلے میں حُور اور بہشت میں شہر عطا کیے جائیں گے۔

۸۱۲۔ صدقہ بن موسیٰ نے حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے اپنے والد جعفر بن محمدؑ سے اور حضرتؑ نے اپنے والدِ گرامیؑ سے اور انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: میں اپنی امت سے علیؑ کی محبت کی اس طرح امید رکھتا ہوں جیسے "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہنے کا امیدوار ہوں۔

۱۳۶ - بَرَكَاتُ حُبِّهِ

۸۱۳ - عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ أَبَابَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ مِنْ نُوْرِ وَجْهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) مَلَائِكَةً يُسَبِّحُوْنَ وَيُقَدِّسُوْنَ وَيَكْتُبُوْنَ ثَوَابَ ذٰلِکَ لِمُحِبِّيْهِ وَمُحِبِّيْ وُلْدِهِ.(۱)

۸۱۴ - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ ... :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّ عَرْشِهِ مَعَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَآمَنَهُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَأَهْوَالِ يَوْمِ الصَّاخَّةِ (يَوْمِ الْقِيَامَةِ خ ل).(۲)

۸۱۵ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَعْطَاهُ اللهُ كِتَابَهُ بِيَمِيْنِهِ وَحَاسَبَهُ حِسَابَ الْأَنْبِيَاءِ، أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا لَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَشْرَبَ مِنَ الْكَوْثَرِ وَيَأْكُلَ مِنْ شَجَرَةِ طُوْبٰى وَيَرٰى مَكَانَهُ مِنَ الْجَنَّةِ....(۳)

حضرت علی علیہ السلام سے محبت کی برکتیں

۸۱۳۔ ابوبکر عبداللہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ: میں نے عثمان بن عفّان سے سنا ہے اس

---

۱ ۔ احقاق الحق ۱۱۵/۶

۲ ۔ البحار ۱۱۳/۲۷، اسرار الشهاده / ۲۴۱ باختلاف فی موارد

۳ ۔ البحار ۱۱۳/۲۷، فضائل الشیعة / ۲ باختلاف یسیر

نے کہا: میں نے عمر بن خطاب سے سنا اس نے کہا: میں نے ابوبکر بن قحافہ سے سنا اس نے کہا: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: خداوند نے علی علیہ السلام کے چہرے کے نور سے ملائکہ کو خلق کیا ہے جو ہمیشہ خداوند کی تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں اور اس کے ثواب کو علی علیہ السلام کے اور ان کی اولاد اور دوستوں کے اعمال میں لکھتے ہیں۔

۸۱۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا خدا اس کو صدیقین اور شہداء اور صالحین کے ساتھ عرش کے سایہ تلے جگہ دے گا اور اس کو قیامت کے دن کی وحشت اور خوف سے محفوظ رکھے گا۔

۸۱۵۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: جان لیں! کہ جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا تو خداوند اس کے نامۂ اعمال کو اسکے دائیں ہاتھ میں پکڑائے گا اور اس سے پیغمبروں کے حساب کی مانند حساب ہوگا. جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا تو وہ اس دنیا سے نہیں جائے گا مگر یہ کہ وہ حوضِ کوثر سے سیراب ہوگا اور طوبیٰ کے درخت سے پھل کھائے گا اور اپنے ٹھکانے کو بہشت میں دیکھے گا۔

۱۴۷۔ لَوِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلیٰ حُبِّ عَلِيٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ

۸۱۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَوِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلیٰ حُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لَمَا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ.(۱)

۱۔ینابیع المودة / ۱۲۵، کشف الغمة ۹۹/۱، ارشاد القلوب ۲۳۴/۲، احقاق الحق ۱۴۷/۷، البحار ۳۰۵/۳۹، عوالی اللئالی ۸۶/۴، کشف الیقین / ۲۲۵، المناقب للخوارزمی / ۶۷

۸۱۷۔ عَنْ أَبِيْ بَصِيْرٍ عَنْ أَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ !إِنَّهُ لَمَّا أُسْرِيَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ تَلَقَّتْنِي الْمَلَائِكَةُ بِالْبِشَارَاتِ فِيْ كُلِّ سَمَاءٍ حَتّٰى لَقِيَنِيْ جَبْرَئِيْلُ فِيْ مَحْفَلٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَقَالَ :لَوِ اجْتَمَعَتْ أُمَّتُکَ عَلٰى حُبِّ عَلِيٍّ مَا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ النَّارَ....(۱)

اگر لوگ علیؑ سے دوستی کے لئے جمع ہو جاتے

۸۱۶۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تمام لوگ علی علیہ السلام کی دوستی کے لئے جمع ہو جاتے تو خداوند دوزخ کو خلق نہ کرتا۔

۸۱۷۔ابو بصیر نے امام صادق علیہ السلام سے اور حضرتؑ نے اپنے اَجْداد علیہم السلام سے اور انہوں نے علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! جس وقت مجھے رات کو آسمان پر لے گئے، ہر آسمان پر فرشتوں نے مجھے مبارک باد دی، یہاں تک کہ جبرئیلؑ نے مجھے ملائکہ کی ایک محفل میں دیکھا اور کہا: اگر تمہاری امت علیؑ کی دوستی کے لئے جمع ہو جاتی تو خداوند دوزخ کو خلق نہ کرتا۔

۱۴۸ ۔ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِبَادَةٌ

۸۱۸ ۔وَقَالَ (النَّبِيُّ) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :حُبُّ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ

۱۔ البحار ۳۸۸/۱۸

إِيمَانَ عَبْدٍ إِلَّا بِوِلَايَتِهِ وَالْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِهِ.(۱)

۸۱۹ـ(فِي حَدِيثٍ) الْحَسَنِ بْنِ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ: حُبُّ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ، وَخَيْرُ الْعِبَادَةِ مَا كُتِمَتْ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام سے دوستی عبادت ہے

۸۱۸۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام سے دوستی عبادت ہے اور خداوند علی علیہ السلام سے دوستی اور انکے دشمنوں سے بیزاری کرنے والوں کے علاوہ کسی بھی بندے کے ایمان کو قبول نہیں کرے گا۔

۸۱۹۔حَسَن بن صَالح بن حَیّ کہتے ہیں کہ: میں نے جعفر بن محمدؑ سے سنا حضرتؑ نے فرمایا: علیؑ سے دوستی عبادت ہے اور بہترین عبادت وہ عبادت ہے جو چھپی ہوئی ہو۔

۱۴۹ ـ سَبْعَةُ أَشْيَاءَ لِمُحِبِّيهِ

۸۲۰ـعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كُنْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: أَلَا أُبَشِّرُكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ ؟ قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: هٰذَا جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُخْبِرُنِي عَنِ اللهِ تَعَالَى أَنَّهُ قَدْ أَعْطَى شِيعَتَكَ وَمُحِبِّيكَ سَبْعَ خِصَالٍ، الرِّفْقَ

۱۔ارشاد القلوب / ۲۰۹

۲۔ البحار ۳۹/ ۲۸۰، بشارة المصطفیٰ / ۸۶

عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْأُنْسَ عِنْدَ الْوَحْشَةِ وَالنُّوْرَ عِنْدَ الظُّلْمَةِ وَالْأَمْنَ عِنْدَ الْفَزَعِ وَالْقِسْطَ عِنْدَ الْمِيزَانِ وَالْجَوَازَ عِنْدَ الصِّرَاطِ وَدُخُولَ الْجَنَّةِ قَبْلَ النَّاسِ "نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ."(۱)

حضرت علیؑ کے محبّین کے لئے سات خصلتیں

۸۲۰۔ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ ایک دن میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تھا پیغمبرؐ نے علی علیہ السلام کی طرف نگاہ کی اور فرمایا: اے ابوالحسنؑ! آیا میں تمہیں بشارت نہ دوں؟ عرض کی: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، پیغمبرؐ نے فرمایا: جبرئیلؑ نے مجھے خدا کی طرف سے خبر دی ہے کہ خداوند نے تمہارے شیعوں اور دوستوں کو سات خصلتیں عطا کی ہیں: موت کے وقت سانس میں آسانی کرنا، وحشت کے وقت دوستی اور اُنس، تاریکی کے وقت نور، خوف کے وقت امان، میزان میں عدالت، پل صراط سے عبور کرنا اور تمام لوگوں سے پہلے بہشت میں جانا اور اس وقت ان کا نور ان کے چہرے کے سامنے اور ان کی دائیں طرف حرکت میں ہو گا۔

۱۵۰۔ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عُنْوَانُ صَحِيفَةِ الْمُؤْمِنِ

۸۲۱۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عُنْوَانُ صَحِيفَةِ الْمُؤْمِنِ حُبُّ

۱۔ الخصال ۲/۴۰۲، تفسیر نور الثقلین ۵/۲۴۰، اعلام الدین / ۳۵۱، امالی الصدوق / ۲۷۶، بشارۃ المصطفیٰ / ۵۶ باختلاف فی موارد، البحار ۲۷/۱۶۲

عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طالِبٍ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی محبت مومن کا صحیفہ ہے

۸۲۱۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام سے دوستی عنوانِ صحیفۂ مومن ہے۔

۱۵۱۔ حُبُّهُ حَبْلُ اللهِ الْمَتِيْنُ

۸۲۲۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَمَسَّكَ بِالْحَبْلِ الْمَتِيْنِ؛ فَلْيُحِبَّ عَلِيّاً وَذُرِّيَّتَهُ.(۲)

۸۲۳۔ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْكَبَ سَفِيْنَةَ النَّجَاةِ وَيَتَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى وَيَعْتَصِمَ بِحَبْلِ اللهِ الْمَتِيْنِ فَلْيُوَالِ عَلِيّاً بَعْدِيْ وَلْيُعَادِ عَدُوَّهُ وَلْيَأْتَمَّ بِالْأَئِمَّةِ الْهُدَاةِ مِنْ وُلْدِهِ فَإِنَّهُمْ خُلَفَائِيْ وَأَوْصِيَائِيْ وَحُجَجُ اللهِ عَلَى الْخَلْقِ بَعْدِيْ وَسَادَةُ أُمَّتِيْ وَقَادَةُ الْأَتْقِيَاءِ إِلَى الْجَنَّةِ، حِزْبُهُمْ حِزْبِيْ وَحِزْبِيْ حِزْبُ اللهِ وَحِزْبُ أَعْدَائِهِمْ حِزْبُ الشَّيْطَانِ.(۳)

۱۔ بشارۃ المصطفیٰ / ۱۵۴، ینابیع المودۃ / ۱۲۵، الغدیر ۱۰ / ۲۷۸، البحار ۲۷ / ۱۴۲، کنز العمال ۱۱ / ۶۰۱

۲۔ احقاق الحق ۷ / ۱۶۰

۳۔ أمالی الصدوق / ۲۶، احقاق الحق ۵ / ۱۱۳ باختلاف یسیر

حضرت علی علیہ السلام کی محبّت اللہ کی مضبوط رسّی ہے

۸۲۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مضبوط رسّی کو تھامنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ علی علیہ السلام اوران کی اولاد سے دوستی رکھے۔

۸۲۳۔ ابوالحسن علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے اپنے والد سے اور حضرتؑ نے اپنے اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ: رسولِ خداؐ نے فرمایا: جو نجات کی کشتی پر سوار ہونا اور مضبوط ترین سہارے پر بھروسا کرنا اور خدا کی مضبوط رسّی کو تھامنا پسند کرتا ہے، اسے میرے بعد علی علیہ السلام سے دوستی رکھنی چاہیے اوران کے دشمنوں سے دشمنی کرے اور ہدایت کرنے والے ائمہؑ جو ان کی اولاد میں سے ہیں ان کی اقتدا کرنی چاہیے، کیونکہ وہ میرے جانشین اور اوصیاء ہیں اور میرے بعد لوگوں پر خدا کی حجت اور میری امت کے بزرگ ہیں اور پرہیزگاروں کی بہشت کی طرف رہبری کرتے ہیں ان کا لشکر میرا لشکر ہے اور میرا لشکر خدا کا لشکر ہے اوران کے دشمنوں کا لشکر شیطان کا لشکر ہے۔

۱۵۲ ۔ حُبُّهُ هُوَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى

۸۲۴۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى.(۱)

۸۲۵۔ عَنِ الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۔ احقاق الحق ۷/ ۱۶۰

وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى فَلْيَتَمَسَّكْ بِحُبِّ عَلِيٍّ وَأَهْلِ بَيْتِي.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی محبت عُروۃُ الوُثقیٰ ہے

۸۲۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی علیہ السلام سے محبت کی اس نے مضبوط ترین رسّی کو تھاما ہے۔

۸۲۵۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ مضبوط سہارے کو تھام لے اسے چاہیے کہ علیؑ اور میرے اہلِ بیتؑ کا دامن تھام لے۔

۱۵۳۔ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ حَسَنَةٌ

۸۲۶۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :حُبُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَسَنَةٌ لَا تَضُرُّ مَعَهَا سَيِّئَةٌ وَبُغْضُهُ سَيِّئَةٌ لَا تَنْفَعُ مَعَهَا حَسَنَةٌ.(۲)

۱۔ عیون أخبار الرضا ۲/۵۸، اثبات الهداة ۱/۴۸۳، البحار ۲۴/۸۳ باختلاف یسیر، مناقب آل ابی طالب ۳/۷۶

۲۔ ینابیع المودة / ۱۲۵، کشف الغمة ۱/۹۳، کشف الیقین / ۲۲۵، احقاق الحق ۷/۲۵۷، فضائل الخمسة ۲/۲۱۹

حضرت علی علیہ السلام کی محبت نیکی ہے

۸۲۶۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کی محبت ایک ایسی نیکی ہے کہ کوئی بھی گناہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا اور علی علیہ السلام سے دشمنی ایک ایسا گناہ ہے کہ کوئی بھی نیکی اس کے لئے فائدہ مند نہیں ہے۔

۱۵۴۔حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ وَقبُوْلُ الطَّاعَاتِ

۸۲۷۔عَنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :ألا وَمَنْ أحَبَّ عَلِيًّا قَبِلَ اللّٰهُ عَنهُ صَلاتَهُ وَصِيَامَهُ وَقِيَامَهُ وَاستَجَابَ دُعاءَهُ.(۱)

۸۲۸۔ (فِيْ حَدِيثٍ) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَا أعطَانِيْ رَبِّيْ فَضِيْلَةً إلّا وَقَدْ خَصَّ عَلِيًّا بِمِثْلِهَا.وَفِيْهِ أيضًا :لَنْ يَقْبَلَ اللّٰهُ فَرْضًا إلّا بِحُبِّ عَلِيِّ بْنِ أبِيْ طَالِبٍ (عَلَيهِ السَّلامُ.)(۲)

حضرت علی علیہ السلام کی محبت عبادات کے قبول ہونے کا ذریعہ ہے

۸۲۷۔ابن عمر کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست

۱۔ کشف الیقین/ ۲۲۷، کشف الغمۃ ۱/ ۱۰۴، فضائل الشیعۃ/ ۳، البحار ۳۹/ ۲۷۷، مائۃ منقبۃ/ ۳/ ۱۴۹، احقاق الحق ۷/ ۱۶۱ باختلاف یسیر

۲۔ احقاق الحق ۶/ ۱۰۴

رکھے گا تو خداوند اس کے روزے، نماز اور قیام کو قبول کرے گا اور اس کی دعاؤں کو مستجاب کرے گا۔

۸۲۸۔حدیث نقل ہوئی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے مجھے کوئی ایسی فضیلت عطا نہیں کی مگر یہ کہ اس جیسی فضیلت علی علیہ السلام کو بھی عطا کی اور اسی حدیث میں نقل ہوا ہے کہ خداوند علی علیہ السلام کی محبت کے بغیر کسی بھی فریضہ کو قبول نہیں کرتا۔

۱۵۵ ۔ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ وَقُبُولُ الْعَمَلِ الصَّالِح

۸۲۹ ۔ فِيْ حَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنْهُ حَسَنَاتِهِ، وَتَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِهِ وَكَانَ فِي الْجَنَّةِ رَفِيقَ حَمْزَةَ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ.(۱)

۸۳۰ ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ (نَبِيًّا خ ل) لا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ عَبْدٍ حَسَنَةً حَتّٰى يَسْأَلَهُ عَنْ حُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کی محبت نیک اعمال کے قبول ہونے کا سبب ہے

۸۲۹۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام سے

۱۔ ملحقات الاحقاق ۲۱/۳۱۹، البحار ۲۷/۱۱۳

۲۔ امالی الطوسی ۱/۱۰۳، البحار ۲۷/۳۱۱

دوستی رکھے گا خداوند اس کے نیک اعمال قبول کرے گا اس کے گناہ معاف کرے گا اور وہ بہشت میں حضرت حمزہ سید الشہداء کا دوست ہوگا۔

۸۳۰۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے خداوند اس وقت تک کسی بھی بندے کے نیک اعمال کو قبول نہیں کرتا جب تک اسے علی بن ابیطالبؑ کی محبت کے بارے میں سوال نہ کرے۔

۱۵۶۔حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَاستِغفَارُ المَلَائِكَةِ

۸۳۱۔عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا إِستَغفَرَتْ لَهُ المَلَائِكَةُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبوَابُ الجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدخُلُهَا مِنْ أَيِّ بَابٍ شَاءَ بِغَيرِ حِسَابٍ.(۱)

۸۳۲۔قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ نُورِ وَجهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ سَبعِينَ أَلفَ مَلَكٍ يَستَغفِرُونَ لَهُ وَلِمُحِبِّيهِ إِلَى يَومِ القِيَامَةِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام سے محبت اور ملائکہ کا مغفرت طلب کرنا

۸۳۱۔پیغمبر ﷺ نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا ملائکہ اس کے لئے مغفرت طلب کریں گے اور اس کے لئے بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے

۱۔ فضائل الشیعة / ۳، البحار ۲۷ / ۱۱۴، ملحقات الاحقاق ۲۱ / ۳۱۹ باختلاف فی موارد

۲۔ البحار ۲۳ / ۱۲۰، کشف الغمة ۱ / ۱۰۳، ارشاد القلوب ۲ / ۲۳۳، المناقب للخوارزمی / ۷، ملحقات الاحقاق ۲۱ / ۵۶۵، مائة منقبة / ۶۶

تاکہ جس بھی دروازے سے چاہے بغیر حساب کے داخل ہو جائے۔

۸۳۲۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند نے علی بن ابیطالب علیہ السلام کے چہرے کے نور سے ستر ہزار ملائکہ خلق کیے ہیں وہ قیامت تک ان کے لئے اوران کے دوستوں کے لئے مغفرت طلب کریں گے۔

۱۵۷۔ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ وَمَحقُ الذُّنُوبِ

۸۳۳۔قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :حُبُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَحْرِقُ الذُّنُوبَ كَمَا تَحْرِقُ النَّارُ الْحَطَبَ.(۱)

۸۳۴۔عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :حُبُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَأكُلُ السَّيِّئَاتِ كَمَا تَأكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام سے محبّت گناہوں کے مِٹ جانے کا ذریعہ ہے

۸۳۳۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام کی دوستی گناہوں کو جلادیتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو جلادیتی ہے۔

۸۳۴۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابیطالب علیہ السلام کی

۱۔ احقاق الحق ۲۶۱/۷

۲۔ احقاق الحق ۲۶۰/۷، البحار ۳۰۶/۳۹، کنز العمال ۱۲۶/۱۱، فضائل الشیعة ۱/ ۱،
فضائل الخمسة ۲۹۱/۲ باختلاف یسیر

دوستی برائیوں کو کھا جاتی ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

۱۵۸ ۔ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامَ وَاستِجَابَةُ الدُّعَاءِ

۸۳۵ ۔ وَرَوَى جَابِرُ بنُ عَبدِاللهِ الأنصَارِيّ، عَن أبِيذَرٍّ قَالَ: كُنتُ جَالِسًا عِندَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي المَسجِدِ، إذَا أقبَلَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ، فَلَمَّا رَآهُ مُقبِلاً قَالَ: يَا أبَاذَرٍّ! مَن هٰذَا المُقبِلُ؟ فَقُلتُ: عَلِيٌّ، يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَالَ: يَا أبَاذَرٍّ! أتُحِبُّهُ؟ فَقُلتُ: إي وَاللهِ -يَا رَسُولَ اللهِ- إنِّي لَأُحِبُّهُ، وَأُحِبُّ مَن يُحِبُّهُ. فَقَالَ: يَا أبَاذَرٍّ! حِبَّ عَلِيًّا وَحِبَّ مَن أحَبَّهُ، فَإنَّ الحِجَابَ الَّذِي بَينَ العَبدِ وَبَينَ اللهِ تَعَالىٰ حُبُّ عَلِيِّ بنِ أبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ. يَا أبَاذَرٍّ! إحِبَّ عَلِيًّا مُخلِصًا، فَمَا مِن امرِءٍ أحَبَّ عَلِيًّا مُخلِصًا، وَسَأَلَ اللهَ تَعَالىٰ شَيئًا إلَّا أعطَاهُ، وَلَا دَعَا اللهَ إلَّا لَبَّاهُ.

فَقُلتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إنِّي لَأجِدُ حُبَّ عَلِيِّ بنِ ابِي طَالِبٍ عَلىٰ كَبِدِي كَبَارِدِ المَاءِ، أو كَعَسَلِ النَّحلِ، أو كَآيَةٍ مِن كِتَابِ اللهِ أتلُوهَا، وَهُوَ عِندِي أحلىٰ مِنَ العَسَلِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: نَحنُ الشَّجَرَةُ الطَّيِّبَةُ، وَالعُروَةُ الوُثقىٰ، وَمُحِبُّونَا وَرَقُهَا، فَمَن أرَادَ الدُّخُولَ إلَى الجَنَّةِ، فَليَستَمسِك بِغُصنٍ مِن أغصَانِهَا. (۱)

۸۳۶ ۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ألَا وَمَن أحَبَّ عَلِيًّا صَافَحَتهُ المَلَائِكَةُ وَزَارَتهُ الأنبِيَاءُ وَقَضَى اللهُ لَهُ كُلَّ حَاجَةٍ. (۲)

---

۱ ۔ اعلام الدين / ۱۳۶

۲ ۔ فضائل الشيعة / ۳

حضرت علی علیہ السلام سے محبت دُعا کے قبول ہونے کا سبب بنتی ہے

۸۳۵۔ جابر بن عبداللہ انصاری نے ابوذر سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: ہم مسجد میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تھے کہ علیؑ داخل ہوئے جس وقت پیغمبرؐ کی نگاہ ان پر پڑی تو فرمایا: اے ابوذر! یہ کون ہیں؟

میں نے عرض کی: یارسول اللہؐ! یہ علی علیہ السلام ہیں، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! کیا انہیں دوست رکھتے ہو؟ عرض کی: جی ہاں، اے اللہ کے رسولؐ! خدا کی قسم میں انہیں دوست رکھتا ہوں' جوانہیں دوست رکھتے ہیں میں ان کو بھی دوست رکھتا ہوں۔ پیغمبرؐ نے فرمایا: اے ابوذر! علیؑ کو دوست رکھو اور ان کے دوستوں سے بھی دوستی رکھو، اس لئے کہ وہ حجاب جو خداوند اور اس کے بندے کے درمیان ہے وہ علیؑ کی محبّت ہے۔ اے ابوذر! انہیں اخلاص کے ساتھ دوست رکھو، اس لئے کہ جو بھی علی بن ابیطالبؑ کو خلوصِ نیت سے دوست رکھے گا اور جو چیز بھی خدا سے طلب کرے گا خدا اس کی درخواست کو قبول کرے گا اور وہ جو بھی دعا کرے گا خدا اس کی دعا کو مستجاب کرے گا۔ میں نے عرض کی: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی علیہ السلام کی محبّت میرے دل میں ٹھنڈے پانی یا شہد کی طرح ہے یا خدا کی کتاب کی وہ آیت ہے جس کی میں تلاوت کرتا ہوں، علیؑ کی محبت میرے نزدیک شہد سے بھی میٹھی ہے، رسولِ خداؐ نے فرمایا: ہم ہی شجرۂ طیبہ اور عُروۃ الوُثقیٰ ہیں اور ہمارے دوست اس درخت کے پتے ہیں' جو بہشت میں جانا چاہتا ہے تو وہ اس درخت کی ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی سے تمسّک کرے۔

۸۳۶۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام

حضرت علی علیہ السلام سے محبّت عزرائیل کے رحم کرنے کا سبب ہے

۸۳۷۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہلِ آسمان میں سے سب سے پہلے جس نے علی علیہ السلام کو اپنا بھائی بنایا وہ اسرافیلؑ تھے، اس کے بعد میکائیلؑ، اور اسکے بعد جبرئیلؑ نے اپنا بھائی بنایا اور اہلِ آسمان میں سے سب سے پہلے جنہوں نے ان سے محبت کی وہ عرش کو اٹھانے والے ملائکہ تھے اس کے بعد "رضوان" یعنی بہشت کے خزانہ دار اور اس کے بعد مَلکُ المَوْت نے ان سے محبّت کی اور ملکُ الموْت جس طرح پیغمبروںؑ پر رحم کرے گا ویسے ہی علی علیہ السلام کے دوستوں پر بھی رحم کرے گا۔

۸۳۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا، خداوند ملکُ الموْت کو اس کی طرف اس طرح بھیجے گا جس طرح پیغمبروںؑ کی طرف بھیجتا ہے اور منکر اور نکیر کے خوف کو اس سے دور کرے گا اور اس کے چہرے کو نُورانی کرے گا اور وہ حمزہ سیدُ الشہداء کے ساتھ محشور ہوگا۔

۸۳۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام سے دوستی رکھے گا، خداوند ملکُ الموْت کو نرمی کے ساتھ اس کے پاس بھیجے گا اور منکر و نکیر کے خوف سے اس کو دور رکھے گا اور اس کی قبر کو نورانی اور اس کے چہرے کو سفید کرے گا۔

۱۶۰۔ حُضُورُ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامِ عِندَ احتِضَارِ مُحِبِّيهِ

۸۴۰۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ: يَا عَلِيُّ!

کو دوست رکھے گا، ملائکہ اس سے مصافحہ کریں گے اور انبیاءؑ اس کے دیدار کے لئے جائیں گے اور خدا اس کی حاجات کو پورا کرے گا۔

۱۵۹۔ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلام وَتَرَحُّمُ عِزرَائِيلَ عَلَيهِ السَّلَامُ

۸۳۷۔ عَنْ عَبدِاللهِ بنِ مَسعُودٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ مَنِ اتَّخَذَ عَلِيَّ بنَ أَبِي طَالِبٍ (عَلَيهِ السَّلَامُ) أَخاً مِنْ أَهلِ السَّمَاءِ إِسرَافِيلُ ثُمَّ مِيكَائِيلُ ثُمَّ جِبرَائِيلُ، وَأَوَّلُ مَن أَحَبَّهُ مِن أَهلِ السَّمَاءِ حَمَلَةُ العَرشِ ثُمَّ رِضوَانُ خَازِنُ الجَنَّةِ، ثُمَّ مَلَكُ المَوتِ، وَإِنَّ مَلَكَ المَوتِ يَتَرَحَّمُ عَلَى مُحِبِّ عَلِيِّ بنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ كَمَا يَتَرَحَّمُ عَلَى الأَنبِيَاءِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ.(۱)

۸۳۸۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً بَعَثَ اللهُ إِلَيهِ مَلَكَ المَوتِ كَمَا يَبعَثُ إِلَى الأَنبِيَاءِ، وَدَفَعَ اللهُ عَنهُ هَولَ مُنكَرٍ وَنَكِيرٍ، وَبَيَّضَ وَجهَهُ وَكَانَ مَعَ حَمزَةَ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ.(۲)

۸۳۹۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً بَعَثَ اللهُ إِلَيهِ مَلَكَ المَوتِ بِرِفقٍ وَدَفَعَ عَنهُ هَولَ مُنكَرٍ وَنَكِيرٍ وَنَوَّرَ قَبرَهُ وَبَيَّضَ وَجهَهُ.(۳)

۱۔ احقاق الحق ۶/ ۱۱۱، ارشاد القلوب/ ۲۳۵، المناقب للخوارزمی/ ۷۱، ینابیع المودۃ/ ۱۳۳ باختلاف فی بعض الالفاظ

۲۔ فضائل الشیعۃ/ ۳، اسرار الشہادۃ/ ۲۳۱ باختلاف فی موارد

۳۔ ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۱۹

إِنَّ مُحِبِّيكَ يَفْرَحُونَ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ: عِنْدَ خُرُوجِ أَنْفُسِهِمْ وَأَنْتَ هُنَاكَ تَشْهَدُهُمْ، وَعِنْدَ الْمُسَاءَلَةِ فِي الْقُبُورِ وَأَنْتَ هُنَاكَ تُلَقِّنُهُمْ، وَعِنْدَ الْعَرْضِ عَلَى اللَّهِ وَأَنْتَ هُنَاكَ تَعْرِفُهُمْ. (١)

٨٣١ ـ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ: يَا عَلِيُّ إِخْوَانُكَ يَفْرَحُونَ فِي أَرْبَعَةِ مَوَاطِنَ: عِنْدَ خُرُوجِ أَنْفُسِهِمْ وَأَنَا وَأَنْتَ شَاهِدُهُمْ وَعِنْدَ الْمُسَاءَلَةِ فِي قُبُورِهِمْ، وَعِنْدَ الْعَرْضِ، وَعِنْدَ الصِّرَاطِ. (٢)

٨٣٢ ـ عَنِ الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ: مَنْ أَحَبَّنِي وَجَدَنِي عِنْدَ مَمَاتِهِ بِحَيْثُ يُحِبُّ، وَمَنْ أَبْغَضَنِي وَجَدَنِي عِنْدَ مَمَاتِهِ بِحَيْثُ يَكْرَهُ. (٣)

٨٣٣ ـ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا يَمُوتُ مُؤْمِنٌ يُحِبُّنِي إِلَّا رَآنِي حَيْثُ يُحِبُّ، وَلَا يَمُوتُ عَبْدٌ يُبْغِضُنِي إِلَّا رَآنِي حَيْثُ يَكْرَهُ.... (٤)

٨٣٤ ـ وَعَنِ الْحَارِثِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ فَقُلْتُ: حُبِّي لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: يَا حَارِثُ أَتُحِبُّنِي؟ فَقُلْتُ نَعَمْ وَاللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. فَقَالَ: أَمَا لَوْ بَلَغَتْ نَفْسُكَ الْحُلْقُومَ لَرَأَيْتَنِي حَيْثُ تُحِبُّ، وَلَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَذُودُ الرِّجَالَ عَنِ الْحَوْضِ ذَوْدَ غَرِيبَةِ الْإِبِلِ

---

١ ـ البحار ٦/ ٢٠٠

٢ ـ البحار ٢٧/ ١٦٣

٣ ـ البحار ٦/ ١٨٨

٤ ـ الفصول المهمة/ ١١٢

لَرَأَيْتَنِي حَيْثُ تُحِبُّ، وَلَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا مَارٌّ عَلَى الصِّرَاطِ بِلِوَاءِ الْحَمْدِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم لَرَأَيْتَنِي حَيْثُ تُحِبُّ.(۱)

۸۳۵۔ قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ :إِنَّ وَلِيَّ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَرَاهُ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ حَيْثُ يَسُرُّهُ :عِنْدَ الْمَوْتِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ وَعِنْدَ الْحَوْضِ.(۲)

موت کے وقت حضرت علی علیہ السلام کا اپنے چاہنے والوں کے سرہانے تشریف لانا

۸۴۰۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! تمہارے دوست تین مقام پر خوشحال ہوں گے:

۱۔جس وقت ان کی روح نکلے گی اور تم وہاں پر ان کا مشاہدہ کرو گے۔

۲۔جس وقت قبر میں ان سے سوال ہوگا تو تم ان کو تعلیم دو گے۔

۳۔جس وقت وہ بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوں گے تو تم ان کا تعارف کراؤ گے۔

۸۴۱۔رسولِ خداؐ نے علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! تمہارے بھائی تین مقام پر خوش ہوں گے: جس وقت ان کی روح بدن سے خارج ہوگی تو میں اور تم ان کا مشاہدہ کریں گے اور جس وقت قبر میں ان سے سوالات ہوں گے اور جس وقت وہ بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوں گے اور جس وقت پُل صراط سے عبور کریں۔

۸۴۲۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے علی بن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا: جس نے مجھے دوست رکھا وہ موت کے وقت مجھے ویسے پائے گا جس طرح وہ دوست رکھے گا اور جس

۱۔ كشف الغمة ۲ / ۳۰

۲۔ الفصول المهمة / ۱۱۰، الفقيه / ۱۳۷

نے مجھ سے دشمنی کی وہ موت کے وقت مجھے ویسے پائے جیسے وہ پسند نہیں کرتا تھا۔

۸۴۳۔ حارث اَعْوَر نے علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: کسی بھی مومن کو موت نہیں آئے گی مگر یہ کہ وہ جس طرح دوست رکھتا ہے مجھے دیکھے گا اور کسی بھی بندے کو جو میرا دشمن ہے اسے موت نہیں آئے گی مگر یہ کہ جس طرح وہ پسند نہیں کرتا مجھے دیکھے گا۔

۸۴۴۔ حارثِ ہمدانی کہتے ہیں کہ: میں امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرتؑ نے فرمایا: کونسی چیز تم کو یہاں لائی ہے؟ میں نے عرض کی: اے امیر المومنینؑ! آپ کی محبت۔ فرمایا: اے حارث! آیا مجھے دوست رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں، خدا کی قسم اے امیر المومنینؑ۔ فرمایا: جان لے اگر تمہاری جان گلے تک پہنچ جائے جس طرح مجھے دوست رکھتے ہو دیکھو گے، اگر تم مجھے دیکھو گے کہ میں لوگوں کو اجنبی اونٹوں کی طرح حوضِ کوثر سے بھگاؤنگا مجھے جس طرح دوست رکھتے ہو دیکھو گے، اور اگر مجھے اِس حالت میں دیکھو گے کہ میں حَمْد کا عَلَم اٹھا کر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پُلِ صراط سے عبور کروں گا جس طرح مجھے دوست رکھتے ہو دیکھو گے۔

۸۴۵۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: علی علیہ السلام کو دوست رکھنے والا انہیں تین مقام پر خوشحال دیکھے گا: موت کے وقت، صراط کے کنارے، اور حوضِ کوثر پر۔

۱۶۱۔ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَكَشْفُ الْكُرُبَاتِ عِندَ الْمَوْتِ

۹۴۶۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ ... : أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا (هَوَّنَ اللّٰهُ خ ل) يُهَوِّنُ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَجَعَلَ قَبْرَهُ رَوْضَةً مِنْ

رِيَاضِ الْجَنَّةِ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی مُحبّت موت کی سختیوں کو آسان کرتی ہے

۸۴۶۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا تو خداوند موت کی سختیوں کو اس کے لئے آسان کرے گا اور اس کی قبر کو بہشت کے باغات میں سے ایک باغ قرار دے گا۔

۱۶۲ ۔ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَتَنَاوُلُ الْكِتَابِ بِالْيَمِينِ

۸۴۷۔فِي حَدِيثٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ... :أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيّاً أَعْطَاهُ اللهُ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ وَحَاسَبَهُ حِسَابَ الْأَنْبِيَاءِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام سے محبت اور عمل نامہ کو دائیں ہاتھ میں پکڑانا

۸۴۷۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا، تو خداوند نامۂ اعمال کو اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا اور اس کا حساب پیغمبروں کی مانند ہوگا۔

۱۔ البحار ۲۷/ ۱۱۴، فضایل الشیعة / ۳

۲۔ البحار ۲۷/ ۱۱۴، فضائل الشیعة / ۳

١٦٣ - حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ وَالْعُبُورُ عَلَى الصِّرَاطِ

٨٤٨ - قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجُوزُ أَحَدُ الصِّرَاطَ إِلَّا مَنْ كَتَبَ لَهُ عَلِيٌّ الْجَوَازَ.(١)

٨٤٩ - رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِذَا فَرَغَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ حِسَابِ الْمَعَادِ يَأْمُرُ لِلْمَلَكَيْنِ فَيَقِفَانِ عَلَى الصِّرَاطِ فَلَا يَجُوزُ أَحَدٌ إِلَّا بِبَرَاءَةٍ وِلَايَةٍ مِنْ عَلِيٍّ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ أَكَبَّهُ اللهُ فِي النَّارِ.(٢)

٨٥٠ - بِالْإِسْنَادِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَنُصِبَ الْمِيزَانُ عَلَى شَفِيرِ جَهَنَّمَ لَمْ يَجُزْ عَلَيْهِ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ كِتَابُ وِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.(٣)

٨٥١ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا جَازَ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ.(٤)

٨٥٢ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا مَرَّ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ وَلَمْ يَرَ صُعُوبَةً.(٥)

٨٥٣ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَثْبَتُكُمْ عَلَى الصِّرَاطِ أَشَدُّكُمْ حُبًّا لِعَلِيٍّ.(٦)

٨٥٤ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا، كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ

---

١ - ذخائر العقبى / ٧١، الغدير ٢٧٩/١٠، احقاق الحق ١١٩/٧، جواهر المطالب ١١١/١ باختلاف في موارد

٢ - احقاق الحق ١١٧/٧

٣ - احقاق الحق ١٢٠/٧

٤ - فضائل الشيعة / ٣

٥ - البحار ١١٥/٢٧

٦ - احقاق الحق ١٣٢/٧

مِنَ النَّارِ وَجَوازٌ عَلَى الصِّراطِ وَأَمانٌ مِنَ الْعَذابِ، وَلَمْ يُنْشَرْ لَهُ دِيوانٌ وَلَمْ يُنْصَبْ لَهُ مِيزانٌ، وَقِيلَ لَهُ :أُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِلاحِسابٍ.(١)

٨٥٥ـ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْباقِرِ عَلَيْهِمَا السَّلامُ ما ثَبَّتَ اللّهُ حُبَّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ فِي قَلْبِ أَحَدٍ فَزَلَّتْ لَهُ قَدَمٌ إِلّا ثَبَتَتْ لَهُ قَدَمٌ أُخْرى (ثَبَّتَ اللّهُ لَهُ قَدَماً أُخْرى خ ل.)(٢)

٨٥٦ـ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ قالَ :قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلامُ :ما ثَبَتَ حُبُّكَ فِي قَلْبِ امْرِئٍ مُؤْمِنٍ؛ فَزَلَّتْ بِهِ قَدَمُهُ عَلَى الصِّراطِ إِلّا ثَبَتَ لَهُ قَدَمٌ حَتّى أَدْخَلَهُ اللّهُ بِحُبِّكَ الْجَنَّةَ.(٣)

٨٥٧ـ عَنْ عَبْدِاللّهِ بْنِ الْمُثَنّى بْنِ ثَمامَةَ بْنِ عَبْدِاللّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قالَ :إِذا كانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ وَنُصِبَ الصِّراطُ عَلى جَهَنَّمَ لَمْ يَجُزْ عَلَيْهِ إِلاّ مَنْ كانَ مَعَهُ جَوازٌ فِيهِ وِلايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عَلَيْهِ السَّلامُ وَذلِكَ قَوْلُهُ :وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْؤُولُونَ يَعْنِي عَنْ وِلايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عَلَيْهِ السَّلامُ.(٣)

٨٥٨ـ عَنْ مالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ قالَ :قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِذا كانَ يَوْمُ الْقِيامَةِ نُصِبَ الصِّراطُ

---

١ ـ فضائل الشيعة / ٣، البحار ٢٧/ ١١٥، ملحقات الاحقاق، ٢١ باختلاف في موارد

٢ ـ كشف الغمة ١/ ٣٨٨، بشارة المصطفى / ٢٥ باختلاف في موارد

٣ ـ فضائل الشيعه / ٦، البحار ٢٧/ ٧٧ باختلاف في موارد

٣ ـ البحار ٨/ ٦٨، بشارة المصطفى / ١٣٣، الطرائف / ٧٣، كشف اليقين / ٣٠٣ وعبقات الانوار ٢/ ٢٧٦ باختلاف في موارد، ينابيع المودة / ١١٣ باختلاف يسير

عَلىٰ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَلَا يُجَاوِزُ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ بَرَاءَةٌ بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.(١)

٨٥٩ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَجُوْزَ عَلَى الصِّرَاطِ كَالرِّيْحِ الْعَاصِفِ، وَيَلِجَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَلْيَتَوَلَّ وَلِيِّيْ وَوَصِيِّيْ وَصَاحِبِيْ وَخَلِيْفَتِيْ عَلَى أَهْلِيْ وَأُمَّتِيْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ،وَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلِجَ النَّارَ فَلْيَتْرُكْ وِلَايَتَهُ، فَوَعِزَّةِ رَبِّيْ وَجَلَالِهِ أَنَّهُ لَبَابُ اللهِ الَّذِيْ لَا يُؤْتَىٰ إِلَّا مِنْهُ وَأَنَّهُ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ وَأَنَّهُ الَّذِيْ يَسْأَلُ اللهُ عَنْ وِلَايَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(٢)

٨٦٠ـ عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَقْعُدُ أَنَا وَأَنْتَ وَجَبْرَئِيلُ عَلَى الصِّرَاطِ فَلَمْ يَجُزْ أَحَدٌ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ كِتَابٌ فِيْهِ بَرَاءَةٌ بِوِلَايَتِكَ.(٣)

٨٦١ـ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَمَرَ اللهُ مَلَكَيْنِ يَقْعُدَانِ عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا يَجُوزُ أَحَدٌ إِلَّا بِبَرَاءَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بَرَاءَتُهُ أَكَبَّهُ اللهُ فِي النَّارِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى :وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْؤُولُونَ.(٣)

١ـ بشارة المصطفى / ٢٧٣

٢ـ أمالي الصدوق / ٢٣٧

٣ـ معاني الاخبار / ٣١

٣ـ إحقاق الحق ٣/ ١٠٥

حضرت علی علیہ السلام سے محبّت اور پُل صراط سے گزرنا

۸۴۸۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص بھی پل صراط سے نہیں گزرے گا مگر وہ کہ جس کے لئے علی علیہ السلام نے اجازت نامہ لکھا ہوگا۔

۸۴۹۔ ابو سعید خُدری کہتے ہیں کہ رسولِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جس وقت خداوند حساب لینے سے فارغ ہوگا، تو دو فرشتوں کو پل صراط پر مقرر کرے گا کہ وہ پل صراط پر کھڑے ہو جائیں۔ تو اس وقت فقط وہ لوگ پل صراط سے عبور کریں گے جن کے پاس علی علیہ السلام کی ولایت کی مہر ہوگی۔ جس کے پاس یہ مہر نہیں ہوگی تو خداوند اسے دوزخ میں ڈال دے گا۔

۸۵۰۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا تو وہ تیز بجلی کی طرح پل صراط سے عبور کرے گا۔

۸۵۱۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت قیامت برپا ہوگی اور جہنّم کے کنارے میزان نصب کیا جائے گا، تو فقط وہ لوگ اس سے عبور کریں گے جن کے پاس علیؑ کی ولایت کا تائید نامہ ہوگا۔

۸۵۲۔ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علیؑ کو دوست رکھے گا تو وہ تیز بجلی کی طرح پل سے عبور کرے گا اور اسے کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔

۸۵۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے صراط پر وہ شخص ثابت قدم ہوگا جس کے پاس سب سے زیادہ علی علیہ السلام کی محبت ہوگی۔

۸۵۴۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جس نے علیؑ

کو دوست رکھا تو اس کے لئے آگ سے دوری اور پل صراط سے عبور اور عذاب سے محفوظ لکھا جائے گا، اس کے عمل نامہ کو کھولا نہیں جائے گا، اور اس کے لئے میزان نصب نہیں کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا بغیر کسی حساب کے بہشت میں داخل ہو جاؤ۔

۸۵۵۔ حضرت ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ خداوند جس کے دل میں علی علیہ السلام کی دوستی کو قرار دے گا اگر اس کا ایک قدم کانپے گا تو اس کے دوسرے قدم کو مضبوط کرے گا۔

۸۵۶۔ حضرت ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام نے اپنے اجداد سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا: اگر تمہاری محبت نے مومن کے دل میں جگہ لے لی، اگر اس کا ایک قدم کانپنے لگا تو وہ دوسرے قدم سے مضبوط ہوگا، آخر کار خداوند آپ کی محبت کے سبب اس کو بہشت میں داخل کرے گا۔

۸۵۷۔ عبداللہ بن مثنیٰ بن تمامہ بن عبداللہ بن اَنَس بن مالک نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اور اس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو جہنم پر پل بنا دیا جائے گا علیؑ کی ولایت رکھنے والے کے علاوہ کوئی اور اس سے عبور نہیں کرے گا اور ارشادِ باری تعالیٰ ہوا ہے کہ ''انہیں ٹھہراؤ تاکہ ان سے سوال کیا جائے'' یعنی علی بن ابیطالبؑ کی ولایت کے بارے میں ان سے پوچھیں۔

۸۵۸۔ مالک بن اَنَس نے جعفر بن محمدؑ سے حضرتؑ نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت قیامت برپا ہوگی پل کو جہنم کے کنارے نصب کریں گے تو فقط وہ شخص اس پل سے عبور کرے گا جو علیؑ کی ولایت کے سبب جہنم سے آزادی کی مہر رکھتا ہوگا۔

۸۵۹۔ حضرت ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے اور ان کے اجداد سے اور ان کے جدِ بزرگوار سے

منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو صراط سے تیز ہوا کی طرح گزرنا اور بغیر کسی حساب کے بہشت میں جانا پسند کرتا ہے تو اسے میرے بھائی اور میرے ولی اور میرے جانشین علی بن ابیطالب علیہ السلام کو جو میرے خاندان اور میری امت میں سے ہیں دوست رکھنا چاہیے اور جہنّم میں جانا چاہتا ہے تو وہ ان کی ولایت سے ہاتھ اٹھالے۔ مجھے اپنے پروردگار کی عزّت اور جلال کی قسم وہ باب اللہ ہیں اور فقط اسی دروازے سے داخل ہونا چاہیے وہ صراط مستقیم ہیں اور یہ وہی ہیں جنکی ولایت کے بارے میں قیامت کے دن خدا سوال کرے گا۔

۸۶۰۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول خدا نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! جس وقت قیامت برپا ہوگی میں تم اور جبرئیل پل پر بیٹھ جائیں گے تو اس وقت فقط وہ لوگ عبور کریں گے جو اپنے پاس تمہاری دوستی کا خط رکھتے ہوں گے جس پر آگ سے دوری لکھی ہوئی ہے۔

۸۶۱۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث بیان ہوئی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جس وقت قیامت برپا ہوگی خداوند دو فرشتوں کو حکم دے گا کہ پل پر بیٹھ جائیں، اور کوئی بھی علی بن ابیطالب علیہ السلام کی اجازت کے بغیر اس سے عبور نہیں کرے گا، اور جو ان کا اجازت نامہ اپنے پاس نہیں رکھتا ہوگا تو خدا اس کو منہ کے بل جہنّم میں ڈال دے گا، اور ارشاد باری تعالیٰ ہوا ہے کہ "انہیں ٹھہراؤ تو ان سے کچھ پوچھنا ہے"۔

۱۶۴۔ حُبُّ علیٍّ علیهِ السَّلامُ وَانفتاحُ اَبوابُ الرَّحمَةِ

۸۶۲۔ عن النَّبیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :اَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیًا أَثبَتَ اللّٰهُ (أَنْبَتَ اللّٰهُ خ ل) الحِکمَةَ فِی قَلبِهِ وَأَجْرٰی عَلٰی لِسانِهِ الصَّوابَ وَفَتَحَ اللّٰهُ لَهُ أَبْوابَ

الرَّحْمَةِ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کی محبت سے رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں

۸۶۲۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: جان لیں! جس نے علی علیہ السلام کو دوست رکھا تو خداوند اس کے دل میں حکمت پیدا کرے گا اور اس کے زبان پر سچے کلمات جاری کرے گا اور اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دے گا۔

۱۶۵۔ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَالنَّجَاةُ مِنَ النَّارِ

۸۶۳۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا، نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ.(۲)

۸۶۴۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: حُبُّ عَلِيٍّ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام کی محبت دوزخ سے نجات کا سبب ہے

۸۶۳۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا خداوند اس کو دوزخ

۱۔ ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۱۹، البحار ۲۷/ ۱۱۵، فضائل الشیعۃ ۴/ باختلاف فی موارد

۲۔ ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۱۹، البحار ۳۹/ ۲۷۷

۳۔ إحقاق الحق ۷/ ۴۷، البحار ۳۹/ ۳۰۵

کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔

۸۶۴۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام سے دوستی دوزخ سے نجات ہے۔

۱۶۶۔ حُبّ عَلِیّ عَلَیهِ السَّلامُ وَالدُّخُولُ فِی الجَنَّةِ

۸۶۵۔ قال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ علیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :قُلْ لِمَنْ أَحَبَّ عَلِیًا یَتَهَیَّأُ لِدُخُولِ الْجَنَّةِ.(۱)

حضرت علی علیہ السلام سے محبت بہشت میں جانے کا سبب ہے

۸۶۵۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہے اسے کہو بہشت میں جانے کے لئے تیار ہو جائے۔

۱۶۷۔ حُبُّ عَلِیّ عَلَیهِ السَّلامُ تاجُ الکَرامة

۸۶۶۔عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیًّا وَضَعَ اللّٰہُ عَلی رَأْسِهِ تاجَ الْکَرامَةِ وَأَلْبَسَهُ حُلَّةَ السَّلامَةِ (العِزَّةِ خ ل).(۲)

۸۶۷۔عَنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِیًّا وُضِعَ عَلی رَأْسِهِ تاجُ الْکَرامَةِ مَکْتُوبًا عَلَیهِ:أَصْحابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفائِزُونَ، وَشِیعَةُ عَلِیٍّ هُمْ

۱۔ احقاق الحق ۱۶۵/۷

۲۔ ملحقات الاحقاق ۳۱۹/۲۱، البحار ۱۱۵/۲۷

المُفلِحونَ.(١)

۸۶۸۔ عَنِ النَّبيِّ صَلّى اللهُ عليهِ وآلهِ وسَلَّمَ :أَلا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا وُضِعَ عَلى رَأسِهِ تاجُ المُلكِ، وَأُلبِسَ حُلَّةَ الكَرامَةِ.(٢)

حضرت علی علیہ السلام کی محبت کرامت کا تاج ہے

۸۶۶۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جو بھی علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا خداوند اس کے سر پر کرامت کا تاج رکھے گا اور اسکو سلامتی کا جامہ پہنائے گا۔

۸۶۷۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا اس کے سر پر کرامت کا تاج رکھا جائے گا جس پر لکھا ہوا ہے کہ اہلِ بہشت کامیاب اور شیعیانِ علی علیہ السلام فلاح یافتہ ہیں۔

۸۶۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جان لیں! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا، اس کے سر پر سلطنت کا تاج رکھا جائے گا اور اس کو کرامت کا لباس پہنایا جائے گا۔

۱۶۸۔ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ وَالحَشرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۸۶۹۔ قالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ :مَنْ أَحَبَّكَ كانَ مَعَ النَّبِيِّينَ

١۔ أسرار الشهادة / ٢٣١

٢۔ فضائل الشيعة / ٣

فی دَرَجَتِهِمْ یَوْمَ الْقِیامَةِ، وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ یُبْغِضُکَ فَلَا یُبالِی ماتَ یَهُودِیًا أَوْ نَصْرانِیًا.(۱)

۸۷۰۔قالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ عَلِیًا کَانَ مَعِی وَمَعَهُ.(۲)

۸۷۱۔ بِإسْنادِهِ إلیٰ جابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قالَ :قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیِّ عَلَیهِ السَّلامُ :یَا عَلِیُّ امَنْ أَحَبَّکَ وَتَوَلَّاکَ أَسْکَنَهُ اللّٰهُ مَعَنا فِی الْجَنَّةِ ثُمَّ تلا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الْمُتَّقِینَ فِی جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ.(۳)

۸۷۲۔ (فِی حَدِیثٍ) قالَ (رَسُولُ اللّٰهِ) صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ عَلِیًا وَأَطاعَهُ فِی دارِ الدُّنیا وَرَدَ عَلَیَّ حَوْضِی غَدًا وَکانَ مَعِی فِی دَرَجَتِی فِی الْجَنَّةِ، وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِیًا فِی دَارِ الدُّنیا وَعَصاهُ لَمْ أَرَهُ وَلَمْ یَرَنِی یَوْمَ الْقِیامَةِ وَاخْتَلَجَ دُونِی وَأُخِذَ بِهِ ذاتَ الشِّمالِ إِلَی النَّارِ.(۴)

حضرت علی علیہ السلام سے محبت کرنے والا پیغمبرؐ کے ساتھ محشور ہوگا

۸۶۹۔پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: جو تمہیں دوست رکھے گا وہ قیامت کے دن پیغمبروں کے ساتھ محشور ہوگا اور ان کے درجہ پر فائز ہوگا اور جو تم سے دشمنی کی حالت میں مرجائے وہ یہودی یا نصرانی مرا ہے۔

۱۔البحار ۷۹/۲۷

۲۔ ملحقات الاحقاق ۳۲۶/۲۱

۳۔ البحار ۶۵/۳۶، ینابیع المودة/ ۱۳۲ باختلاف یسیر، تیسیر المطالب/ ۷۶ واحقاق الحق۷/ ۱۶۷ باختلاف فی موارد

۴۔امالی الصدوق/ ۲۴۵

۸۷۰۔ پیغمبر ﷺ نے فرمایا: جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا وہ میرے اور ان کے ساتھ محشور ہوگا۔

۸۷۱۔ جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! جو تمہیں دوست رکھے گا اور تمہاری ولایت کو قبول کرے گا تو خداوند بہشت میں اس کو ہمارے ساتھ جگہ دے گا، اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی: "بے شک پرہیزگار لوگ بہشت کے باغوں میں اور نہروں کے کنارے پر رہیں گے۔

۸۷۲۔ پیغمبر ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا: جس نے علی علیہ السلام کو دوست رکھا اور اس دنیا میں ان کی اطاعت کی قیامت کے دن وہ حوض کوثر کے کنارے مجھ سے ملاقات کرے گا اور بہشت میں میرے درجہ پر فائز ہوگا اور جس نے اس دنیا میں علی سے دشمنی رکھی اور ان کی نافرمانی کی تو قیامت کے دن نہ میں اُس کو دیکھوں گا اور نہ ہی وہ مجھے دیکھے گا، اُس کو میرے سامنے سے اور اُلٹی طرف سے جہنّم کی طرف لے جائیں گے۔

۱۶۹۔ حبّ علیّ علیہ السّلام شَجرۃ اصلھا فی الجنّة

۸۷۳۔ فی حدیث عن رَسُول اللہ صلی اللہُ علیہ و آلہ وسلّم قالَ: حُبُّ عَلِیِّ بنِ أبی طالِبٍ شَجَرَةٌ أصْلُها فی الجَنّةِ وَأغْصانُها فِی الدُّنیا، فَمَنْ تَعَلَّقَ بِبَعْضِ أغْصانِها أوْقَعَهُ فِی الجَنَّةِ، وَبُغْضُ عَلِیِّ بنِ أبی طالِبٍ شَجَرَةٌ أصْلُها فِی النّارِ، وَأغْصانُها فِی الدُّنیا، فَمَنْ تَعَلَّقَ بِهافی الدُّنیا أوْرَدَتْهُ إلَی النّارِ....(۱)

۱۔ احقاق الحق ۷/۸۵.

حضرت علی علیہ السلام سے محبت کے درخت کی جڑ بہشت میں ہے

۸۷۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام سے دوستی ایک ایسا درخت ہے کہ جس کی جڑ بہشت میں اور اس کی شاخیں دنیا میں ہیں جس نے ان شاخوں میں سے کسی ایک شاخ کو تھام لیا تو وہ اسے بہشت میں لے جائے گی۔ اور علیؑ سے دشمنی ایک ایسا درخت ہے کہ جس کی جڑ جہنم میں اور اس کی شاخیں دنیا میں ہیں اور جو دنیا میں اس کو تھامے گا وہ اسے دوزخ کی آگ میں لے جائے گی۔

۱۷۰۔ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ إِيمَانٌ وَبُغْضُهُ نِفَاقٌ

۸۷۴۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: حُبُّكَ إِيمَانٌ وَبُغْضُكَ نِفَاقٌ، وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُحِبُّكَ، وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ النَّارَ مُبْغِضُكَ.(١)

۸۷۵۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيهِ السَّلامُ قَالَ: حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ إِيمَانٌ وَبُغْضُهُ نِفَاقٌ ثُمَّ قَرَأَ وَحَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ.(٢)

۸۷۶۔ قَالَ: وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَوَّلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِيمَانًا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَأَوَّلُهُمْ هِجْرَةً إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَآخِرُهُمْ عَهْدًا بِرَسُولِهِ، لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ أَوْ كَافِرٌ.(٣)

١۔ كشف الغمة ١/٩١، إحقاق الحق ٧/٢٤٧، نور الأبصار / ٩٠

٢۔ تفسير الفرات الكوفي / ١٦٢ ٣۔أمالي الطوسي ٢/٨٦

۸۷۷ـ قال النَبیّ صلّی الله عَلیه و آله وسلّم :یا عَلِیُّ الا یُحِبُّکَ إلّا مُؤمِنٌ تَقِیٌ، وَلا یُبغِضُکَ إلّا مُنافِقٌ شَقِیٌ.(۱)

۸۷۸. عن أم سلمة قالت :سَمِعتُ رَسولَ الله صَلّی الله عَلیه وَ آلِه وسَلّم یقول: لا یُحِبُّ عَلیّا إلّا مُؤمِنٌ وَلایُبغِضُهُ إلّا مُنافِقٌ.(۲)

۸۷۹ـ عن امّ سلمة (رضی الله عنها) قالت :کان رسول الله صلّی الله علیه و آله وسلّم یقول :لا یُحِبُّ عَلیّاًمُنافِقٌ وَ لا یُبغِضُهُ مُؤمِنٌ.(۳)

۸۸۰ـ قال رسول الله صلّی الله علیه و آله وسلّم :أیُّها النّاسُ اُوصیکُمْ بِحُبِّ ذِی القُربی أخی وَابنِ عَمّی عَلِی بنِ أبی طالِبٍ، لا یُحِبُّهُ إلّا مُؤمِنٌ وَلا یُبغِضُه إلّا مُنافِقٌ، مَنْ أحَبَّهُ فَقَدْ أحَبَّنی، وَمَنْ أبغَضَه فَقَدْ أبغَضَنی، وَمَنْ أبغَضَنی عَذَّبَهُ اللهُ بِالنّارِ.(۴)

۸۸۱ـ قال رسول الله صلّی الله عَلیهِ وَ آلهِ وسلّم فی خطبته :اُوصیکُمْ بِحُبِّ ذی قُربیها أخی وَابنِ عَمّی عَلِیّ ابنِ أبی طالِبٍ ، لا یُحِبُّهُ إلّا مُؤمِنٌ وَلا یُبغِضُهُ إلّا مُنافِقٌ.(۵)

۸۸۲ـ کان علیّ (علیه السّلام) یقول :وَاللهِ لا یُحِبُّنی إلّا مُؤمِنٌ، وَلا یُبغِضُنی إلّا مُنافِقٌ.(۶)

۱ـ عوالی اللئالی ۸۵/۴

۲ـ تیسیر المطالب / ۷۳، الاستیعاب ۱۱۰۰/۳ وجواهر المطالب ۲۵۰/۱ باختلاف فی موارد

۳ـ التاج ۲۹۷/۳، صحیح الترمذی ۱۶۸/۱۳

۴ـ ملحقات الاحقاق ۲۵۸/۲۱

۵ـ إحقاق الحق ۱۹۳/۷، الغدیر ۱۱۸/۳ باختلاف یسیر

۶ـ احقاق الحق ۱۹۵/۷، سنن ابن ماجه ۵۴/۱ باختلاف فی موارد

۸۸۳۔عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفلَةَ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :یا عَلِیُّ الاَ یُحِبُّکَ اِلّاَمُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُکَ اِلَّا مُنَافِقٌ.(۱)

۸۸۴۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِلٰی عَلِیِّ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) فَقَالَ :لَا یُحِبُّکَ اِلّاَمُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُکَ اِلَّا مُنَافِقٌ، مَنْ اَحَبَّکَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَکَ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ، وَحَبِیْبِیْ حَبِیْبُ اللّٰہِ وَبَغِیْضِیْ بَغِیْضُ اللّٰہِ، وَیْلٌ لِمَنْ اَبْغَضَکَ بَعْدِیْ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام سے محبت ایمان اوران سے دشمنی نفاق ہے

۸۷۴۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا:تم سے دوستی ایمان کی علامت اورتم سے دشمنی نفاق کی علامت ہےاور تمہیں دوست رکھنے والاسب سے پہلے بہشت میں داخل ہوگااور جو سب سے پہلے دوزخ میں جائے گا وہ تمہارادشمن ہے۔

۸۷۵۔حضرت ابوجعفر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرتؑ نے فرمایاعلی علیہ السلام سے محبت ایمان کی علامت اوردشمنی نفاق کی علامت ہے،اس کے بعداس آیت کی تلاوت فرمائی ’’اور تمہیں ایمان کی محبت دے دی ہےاوراس کوتمہارے دلوں میں عمدہ کردکھایاہے‘‘۔

۸۷۶۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:یاعلی علیہ السلام !تم اِس امت میں سے پہلے فردہو جوخدااوراس کے رسولؐ پرایمان لائے اور پہلے فردہوکہ خدااوراس کے رسولؐ کی طرف ہجرت

۱۔ البحار ۲۵۱/۳۹، صحیح الترمذی ۱۷۷/۱۳، مسند احمد ۲۰۷/۱ وکنز العمال ۵۹۸/۱۱ باختلاف یسیر

۲۔ احقاق الحق ۲۰۸/۶

کی اور آخری فرد ہو کہ رسولِ خداؐ جس سے گفتگو کرے گا، مجھے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے فقط وہ مومن تمہیں دوست رکھتا ہے جس کے دل کو خدا نے ایمان کے لئے آزمایا ہے، اور منافق یا کافر کے علاوہ کوئی تم سے دشمنی نہیں کرے گا۔

۸۷۷۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! متقی، مؤمن کے علاوہ کوئی تمہیں دوست نہیں رکھتا اور منافق بدبخت کے علاوہ کوئی تم سے دشمنی نہیں کرتا۔

۸۷۸۔ ام سلمہ کہتی ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی منافق علی علیہ السلام کو دوست نہیں رکھتا اور کوئی بھی مؤمن علی علیہ السلام سے دشمنی نہیں کرتا۔

۸۷۹۔ ام سلمہ کہتی ہیں: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: آنحضرتؐ نے فرمایا: مؤمن کے علاوہ کوئی علی علیہ السلام کو دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ کوئی ان سے دشمنی نہیں کرتا۔

۸۸۰۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں اپنے اہلِ بیت علیہم السلام سے کہ میرے بھائی اور چچا کے بیٹے علی بن ابی طالب علیہ السلام بھی ان میں سے ہیں دوستی کی سفارش کرتا ہوں، مومن کے علاوہ انہیں کوئی دوست نہیں رکھے گا اور منافق کے علاوہ کوئی ان سے دشمنی نہیں کرے گا جس نے انہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے اور جس نے مجھ سے دشمنی کی خدا اس کو دوزخ کی آگ میں عذاب دے گا۔

۸۸۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خطبہ میں فرمایا: میں تمہیں اپنے اہلِ بیت علیہم السلام، اپنے بھائی اور اپنے چچا کے بیٹے علی بن ابیطالب علیہ السلام سے دوستی کی سفارش کرتا ہوں کیونکہ مومن کے علاوہ کوئی انہیں دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ کوئی ان سے دشمنی نہیں کرتا۔

۸۸۲۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! مومن کے علاوہ مجھے کوئی دوست نہیں رکھتا اور

منافق کے علاوہ مجھ سے کوئی دشمنی نہیں کرتا۔

۸۸۳۔سوید بن غفلہ کہتے ہیں: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: یا علی علیہ السلام مومن کے علاوہ کوئی تمہیں دوست نہیں رکھتا، اور منافق کے علاوہ کوئی آپ سے دشمنی نہیں کرتا۔

۸۸۴۔ابن عباس کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا: تمہیں مومن کے علاوہ کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق کے علاوہ کوئی تم سے دشمنی نہیں کرتا، جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے۔ میرا دوست خدا کا دوست اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے، افسوس ہے اس پر جو میرے بعد تم سے دشمنی کرے گا۔

۱۷۱ ـ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ إِيمَانٌ وَبُغضُهُ كُفرٌ

۸۸۵ ـ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :حُبُّ عَلِيٍّ إِيمَانٌ وَبُغْضُهُ كُفْرٌ.(۱)

۸۸۶ ـ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَا يُحِبُّ عَلِيًّا إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُ إِلَّا كَافِرٌ.(۲)

۸۸۷ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ (خ ل الْحُسَيْنِ) السَّائِحُ قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْعَسْكَرِيَّ عَلَيهِ السَّلَامُ يَقُولُ :حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ

---

۱ ـ امالی الصدوق / ۸۱، البحار ۹۵/۳۸، أنوار الهداية / ۱۳۴، الإثنا عشرية / ۶۱

۲ ـ عيون أخبار الرضا ۲/ ۶۳

قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ: يا عَلِيُّ! لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مَنْ طَابَتْ وِلَادَتُهُ وَلَا يُبغِضُكَ إِلَّا مَنْ خَبُثَتْ وِلَادَتُهُ، وَلَا يُوالِيكَ إِلَّا مُؤمِنٌ، وَلَا يُعَادِيكَ إِلَّا كَافِرٌ.... (۱)

۸۸۸ـ (فِي حَدِيثٍ) وَقَالَ (رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) يا عَلِيُّ! أَنتَ أَوَّلُ هٰذِهِ الأُمَّةِ إِيمَانًا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَأَوَّلُهُم هِجرَةً إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَآخِرُهُم عَهدًا بِرَسُولِهِ، لَا يُحِبُّكَ -وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ- إِلَّا مُؤمِنٌ قَدِ امتَحَنَ اللّهُ قَلبَهُ لِلإِيمَانِ، وَلَا يُبغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ أَو كَافِرٌ. (۲)

حضرت علی علیہ السلام سے محبت ایمان اور دشمنی کفر ہے

۸۸۵ـ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام سے دوستی ایمان اور دشمنی کفر ہے۔

۸۸۶ـ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کے علاوہ علی علیہ السلام کو کوئی دوست نہیں رکھتا اور کافر کے علاوہ کوئی ان سے دشمنی نہیں رکھتا۔

۸۸۷ـ علی بن حسن سائح کہتے ہیں: میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے سنا حضرت نے فرمایا: میرے والد نے اپنے والد سے اور اپنے دادا سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! فقط وہ تمہیں دوست رکھتا ہے جس کی ولادت پاک ہے اور فقط وہ تم سے دشمنی کرتا ہے جس کی ولادت ناپاک ہے۔ مومن کے علاوہ کوئی تمہارا دوست نہیں اور کافر کے علاوہ کوئی تمہارا دشمن نہیں۔

۱ـ کمال الدین / ۲۶۱، الاحتجاج ۱/ ۸۸

۲ـ أمالي الطوسي ۲/ ۸۶

۸۸۸۔ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم میری امت میں سے پہلے فرد ہو جو خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے، اور پہلے فرد ہو جس نے خدا اور اس کے رسولؐ کی طرف ہجرت کی، اور آخری فرد ہو گے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم سے عہد کرے گا، مجھے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس مومن کے علاوہ جس کے دل کو خدا نے ایمان سے آزمایا ہے تمہیں کوئی دوست نہیں رکھتا اور منافق اور کافر کے علاوہ کوئی تم سے دشمنی نہیں کرتا۔

۱۷۲۔ طُوبٰی لِمَنْ اَحبَّ عَلِیّاً عَلَیهِ السَّلاَمُ

۸۸۹۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسیٰ عَنْ أَبِیهِ عَنْ آبَائِهٖ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ عَلَیهِمُ السَّلاَمُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: یَا عَلِيُّ! طُوْبٰی لِمَنْ أَحَبَّکَ وَصَدَّقَ بِکَ وَوَیلٌ لِمَنْ أَبْغَضَکَ وَکَذَّبَ بِکَ، مُحِبُّوْکَ مَعْرُوْفُوْنَ فِی السَّمَاءِ السَّابِعَةِ.....(۱)

۸۹۰۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: یَا عَلِيُّ! طُوْبٰی لِمَنْ أَحَبَّکَ وَصَدَّقَکَ، وَالْوَیلُ لِمَنْ أَبْغَضَکَ وَکَذَّبَکَ، مُحِبُّوْکَ مَعْرُوْفُوْنَ بَیْنَ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ، وَهُمْ أَهْلُ الدِّینِ وَالْوَرَعِ وَالسَّمْتِ الْحَسَنِ وَالتَّوَاضُعِ، خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ وَجِلَةً قُلُوْبُهُمْ، وَقَدْ عَرَفُوْا حَقَّ وِلاَیَتِکَ، وَأَلْسِنَتُهُمْ نَاطِقَةٌ بِفَضْلِکَ وَأَعْیُنُهُمْ سَاکِبَةٌ دُمُوْعُهَا تَحَنُّناً عَلَیکَ وَعَلَی الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِکَ، عَامِلُوْنَ بِمَا أَمَرَهُمُ اللّٰهُ فِی کِتَابِهٖ وَبِمَا أَمَرْتُهُمْ أَنَا وَبِمَا تَأْمُرُهُمْ أَنْتَ وَبِمَا یَأْمُرُهُمْ أُولُوا الْأَمْرِ مِنَ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِکَ بِالْقُرْآنِ

۱۔ اثبات الهداة ۱/ ۳۸۱، احقاق الحق ۷/ ۲۷۶، فرائد السمطین ۱/ ۳۱۰، نور الابصار / ۹۰، جواهر المطالب / ۲۵۳ باختلاف فی سنده، المراجعات / ۱۷۶

وَسُنَّتِیْ، وَهُمْ مُتَوَاصِلُوْنَ مُتَحَابُوْنَ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتُصَلِّی عَلَيْهِمْ وَتُؤَمِّنُ عَلٰی دُعَائِهِمْ وَتَسْتَغْفِرُ لِلْمُذْنِبِ مِنْهُمْ.(۱)

۸۹۱۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: طُوْبٰی لِمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا، وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَهُ.(۲)

۸۹۲۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ...قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ مَنْ أَحَبَّكَ وَوَالَاكَ أَحْبَبْتُهُ وَوَالَيْتُهُ، وَمَنْ أَبْغَضَكَ وَعَادَاكَ أَبْغَضْتُهُ وَعَادَيْتُهُ لِأَنَّكَ مِنِّیْ وَأَنَا مِنْكَ.(۳)

خوش نصیب ہے وہ شخص جو حضرت علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہے

۸۸۹۔ علی بن موسیٰ علیہ السلام نے اپنے والد سے، حضرت ؑ نے اپنے اجداد علیہم السلام سے انہوں نے علی بن ابیطالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا ؐ نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! خوش نصیب ہے وہ شخص جو تمہیں دوست رکھے اور تمہاری تصدیق کرے اور بد بخت ہے وہ شخص جو تم سے دشمنی رکھے اور تمہیں جھٹلائے، تمہارے دوستوں کی ساتویں آسمان پر پہچان ہو چکی ہے۔

۸۹۰۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! خوش نصیب ہے وہ شخص جو تمہیں دوست رکھے اور تمہاری تصدیق کرے اور بد بخت ہے وہ شخص جو تم سے دشمنی کرے اور تمہیں جھٹلائے، تمہارے

۱۔ ملحقات الاحقاق ۳۳۵/۲۱

۲۔ احقاق الحق ۸۰/۵

۳۔ غایۃ المرام ۹۲/۱

دوست اہلِ آسمان کے درمیان معروف ہیں،وہ دیندار ، متقی ، نیک سیرت اور عاجز ہیں،ان کی آنکھیں دھنس گئیں اوران کے دل خوف زدہ ہیں اورتمہاری ولایت کو جس مقام کے وہ لائق ہے پہچان لیا ہے اوران کی زبان پر تمہارے فضائل جاری ہیں،تمہاری اور ائمہؑ کی محبّت میں ان کی آنکھیں گریان ہیں،خدانے جواُن کو اپنی کتاب میں فرمان دیا ہے اور جو میں نے ان کو حکم دیا ہے یا تم جوانہیں حکم دو گے یا ائمہؑ جوتمہارے فرزند ہیں اوراُولی الامر ہیں انہیں جو حکم دیں گے وہ ان فرامین پرعمل کریں گے اوروہ قرآن اور سنّت کے پابند ہیں،وہ ایک دوسرے سے ارتباط برقرار کرتے ہیں اورایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں،ملائکہ ان پر درود بھیجتے ہیں اوران کی دعا پر آمین کہتے ہیں اوران میں سے گناہ گاروں کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

۸۹۱۔پیغمبر ﷺ نے فرمایا:سعادت منداور خوش قسمت ہے وہ شخص جو علیؑ کو دوست رکھتا ہے اور بد بخت ہے وہ شخص جو ان سے دشمنی کرتا ہے۔

۸۹۲۔عبداللہ بن عباس کہتے ہیں:رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا:یا علیؑ!جو تمہیں دوست رکھے گا اور تم سے محبّت کرے گا میں اُسے دوست رکھوں گا اوراس سے محبت کروں گا اور جو تم سے دشمنی کرے گا اور تمہاری مخالفت کرے گا میں اُس سے دشمنی رکھوں گا اوراس کی مخالفت کروں گا اس لئے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

۱۷۳۔ اِمتَحِنُوا اَولَادَکُم بِحُبِّ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ

۸۹۳۔ قَالَ اَنَسٌ :قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وآلِہِ وَسَلَّمَ :یَا أَیُّهَا النَّاسُ ! اِمتَحِنُوا أَولَادَکُم بِحُبِّهِ، فَإِنَّ عَلِیًّا لَایَدعُو إِلَی ضَلَالَةٍ، وَلَا یُبعِدُ عَن هُدیً، فَمَن أَحَبَّهُ فَهُوَ

مِنكُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَلَيْسَ مِنكُمْ.(۱)

۸۹۴۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ : كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ جَمَاعَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَنَا : يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ! بَوِّرُوا أَوْلَادَكُمْ بِحُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَمَنْ أَحَبَّهُ فَاعْلَمُوا أَنَّهُ لِرَشْدَةٍ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَاعْلَمُوا أَنَّهُ لِغَيَّةٍ.(۲)

۸۹۵۔ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : أَمَرَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ خَيْبَرَ أَنْ يَمْتَحِنُوا أَوْلَادَهُمْ بِحُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَإِنَّهُ لَا يَدْعُو إِلَى ضَلَالَةٍ وَلَا يُبْعِدُ عَنْ هُدًى فَمَنْ أَحَبَّهُ فَهُوَ مِنكُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَلَيْسَ مِنكُمْ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام کی محبت کے ذریعے اپنی اولاد کا امتحان لیں

۸۹۳۔ انس کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اپنی اولاد کو علی علیہ السلام کی محبت کے ذریعے آزمائیں، اس لئے کہ وہ کبھی بھی گمراہی کی دعوت نہیں دیتے اور کسی کو بھی ہدایت کے راستہ سے دور نہیں کرتے جو انہیں دوست رکھے گا وہ تم میں سے ہے اور جو انہیں دشمن رکھے گا وہ تم میں سے نہیں ہے۔

۸۹۴۔ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں: ایک دن ہم انصار کی جماعت کے ساتھ رسولِ

۱۔ ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۶۳

۲۔ الارشاد للمفید / ۲۷

۳۔ احقاق الحق ۷/ ۲۵۰

خدا ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، پیغمبر ﷺ نے فرمایا: اے انصار کا گروہ! اپنی اولاد کا علیؑ کی محبت کے ذریعہ امتحان لیں۔ ان میں سے جو انہیں دوست رکھے گا جان لیں کہ وہ تمہارا حقیقی بیٹا ہے اور جو انہیں دشمن رکھے جان لیں کہ وہ حلال زادہ نہیں ہے۔

۸۹۵۔ پیغمبرؐ نے جنگِ خیبر میں اپنے اصحاب سے فرمایا: اپنی اولاد کو علی بن ابیطالبؑ کی محبّت کے ذریعہ آزمائیں کیونکہ وہ تمہیں گمراہی کی دعوت نہیں دیتے اور کسی کو بھی راہِ ہدایت سے دور نہیں کرتے: جس نے انہیں دوست رکھا وہ تم میں سے ہے اور جس نے انہیں دشمن رکھا وہ تم میں سے نہیں ہے۔

۱۷۴۔ فَضْلُ حُبِّهِ وَذَمِّ بُغْضِهِ

۸۹۶۔ (فِی حَدِیْثٍ) قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ علیه وَآله وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ (عَلَیهِ السَّلَامُ): حَرْبُکَ حَرْبِی وَسِلْمُکَ سِلْمِی، اِلٰی أَنْ قَالَ: وَمُحِبُّکَ فِی الْجَنَّةِ وَإِنَّ عَدُوَّکَ فِی النَّارِ.(۱)

۸۹۷۔ وَقَوْلُهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: حَرْبُ عَلِیٍّ حَرْبُ اللّٰهِ وسِلْمُ عَلِیٍّ سِلْمُ اللّٰهِ.(۲)

۸۹۸۔ رَوٰی حَدِیْثًا عَنْ أَبِی مُوسَی الْحمیدیّ وَفِیهِ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: فَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَلْقَی اللّٰهَ وَهُوَ عَنْکَ رَاضٍ؛ فَارْضِ عَلِیًّا فَإِنَّ رِضَاهُ رِضَاءُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ غَضَبُ اللّٰهِ.(۳)

۱۔ احقاق الحق ۶/ ۴۴۱

۲۔ الإثنا عشریة / ۶۱، احقاق الحق ۵/ ۴۳

۳۔ احقاق الحق ۶/ ۴۳۶

مِنکُم، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَلَيْسَ مِنكُم.(۱)

۸۹۴۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ: كُنَّا عِندَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ جَمَاعَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَنَا: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! بَوِّرُوا أَوْلَادَكُمْ بِحُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَمَنْ أَحَبَّهُ فَاعْلَمُوا أَنَّهُ لِرُشْدَةٍ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَاعْلَمُوا أَنَّهُ لِغَيَّةٍ.(۲)

۸۹۵۔ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَمَرَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ خَيْبَرَ أَنْ يَمْتَحِنُوا أَوْلَادَهُم بِحُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَإِنَّهُ لَا يَدْعُو إِلَى ضَلَالَةٍ وَلَا يُبْعِدُ عَنْ هُدًى فَمَنْ أَحَبَّهُ فَهُوَ مِنكُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَلَيْسَ مِنكُمْ.(۳)

حضرت علی علیہ السلام کی محبت کے ذریعے اپنی اولاد کا امتحان لیں

۸۹۳۔ انس کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اپنی اولاد کو علی علیہ السلام کی محبت کے ذریعے آزمائیں، اس لئے کہ وہ کبھی بھی گمراہی کی دعوت نہیں دیتے اور کسی کو بھی ہدایت کے راستہ سے دور نہیں کرتے جو انہیں دوست رکھے گا وہ تم میں سے ہے اور جو انہیں دشمن رکھے گا وہ تم میں سے نہیں ہے۔

۸۹۴۔ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں: ایک دن ہم انصار کی جماعت کے ساتھ رسولِ

۱۔ ملحقات الاحقاق ۲۱/ ۳۶۳

۲۔ الإرشاد للمفيد/ ۲۷

۳۔ احقاق الحق ۷/ ۲۵۰

خدا ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، پیغمبر ﷺ نے فرمایا: اے انصار کا گروہ! اپنی اولاد کا علیؑ کی محبت کے ذریعہ امتحان لیں۔ ان میں سے جو انہیں دوست رکھے گا جان لیں کہ وہ تمہارا حقیقی بیٹا ہے اور جو انہیں دشمن رکھے جان لیں کہ وہ حلال زادہ نہیں ہے۔

۸۹۵۔ پیغمبرؐ نے جنگِ خیبر میں اپنے اصحاب سے فرمایا: اپنی اولاد کو علی بن ابیطالبؑ کی محبّت کے ذریعہ آزمائیں کیونکہ وہ تمہیں گمراہی کی دعوت نہیں دیتے اور کسی کو بھی راہِ ہدایت سے دور نہیں کرتے؛ جس نے انہیں دوست رکھا وہ تم میں سے ہے اور جس نے انہیں دشمن رکھا وہ تم میں سے نہیں ہے۔

۱۷۴۔ فَضْلُ حُبِّهِ وَ ذَمُّ بُغْضِهِ

۸۹۶۔ (فِیْ حَدِیْثٍ) قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلیهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ(عَلَیهِ السَّلَامُ): حَرْبُکَ حَرْبِیْ وَسِلْمُکَ سِلْمِیْ، إلٰی أنْ قَالَ: وَمُحِبُّکَ فِی الْجَنَّةِ وَإنَّ عَدُوَّکَ فِی النَّارِ.(۱)

۸۹۷۔ وَقَوْلُهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: حَرْبُ عَلِيٍّ حَرْبُ اللّٰهِ وسِلْمُ عَلِيٍّ سِلْمُ اللّٰهِ.(۲)

۸۹۸۔ رُوِیَ حَدِیْثًا عَنْ أَبِیْ مُوْسَی الْحمیدِيِّ وَفِیهِ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: فَإنْ أحْبَبْتَ أنْ تَلْقَی اللّٰهَ وَهُوَ عَنْکَ رَاضٍ؛ فَارْضِ عَلِیًّا فَإنَّ رِضَاهُ رِضَاءُ اللّٰهِ وَغَضَبَهُ غَضَبُ اللّٰهِ.(۳)

۱۔ احقاق الحق ۶/ ۴۴۱

۲۔ الإثنا عشریة / ۶۱، احقاق الحق ۵/ ۴۳

۳۔ احقاق الحق ۶/ ۴۳۶

٥١٨

٨٩٩ـ بالإسناد، عن النّبيّ صلّى اللّه عليه وآله وسلّم :مَنْ أحبّني فليُحِبّ عليّاً، ومَنْ أبْغض أحداً مِن أهْلبيْتي حُرِمَ شفاعتي.(١)

٩٠٠ـ وقال رسُولُ الله صلّى اللّهُ عليه وآله وسلّم :مَنْ أحبّ عليّاً وتولّاهُ؛ أكْرمَهُ اللّهُ وأدْناه، ومَنْ أبْغض عليّاً وعاداهُ مقتهُ اللّهُ وأخْزاهُ.(٢)

٩٠١ـ بالإسناد، عن الصّادقِ عن أبيه عن آبائهِ عليهم السّلامُ قال :قال رسُولُ اللّهِ صلّى اللّهُ عليه وآله وسلّم :أتاني جبْرئيلُ مِن قِبلِ ربّي جلّ جلالُهُ فقال :يا مُحمّدُ !(صلّى اللّهُ عليه وآله وسلّم) إنّ اللّهَ عزّ وجلّ يقْرِئُک السّلام ويقُولُ :بشّرْ أخاک عليّاً(عليه السّلام) بأنّي لا أُعذّبُ مَن تولّاهُ، ولا أرْحمُ مَنْ عاداهُ.(٣)

٩٠٢ـ عن ابْن عُمر قال :قالَ رسُولُ اللّهِ صلّى اللّهُ عليه وآلهِ وسلّم :لِعليّ عليه السّلامُ حِين خلّفهُ :أما ترضى أنْ يكُونَ عدُوّک عدُوّي وعدُوّي عدُوّ اللّهِ، ووليّک وليّي ووليّي وليّ اللّهِ.(٣)

٩٠٣ـ قالَ رسُولُ اللّهِ صلّى اللّه عليه وآله وسلّم لِعليّ(عليهِ السّلامُ) :إذا كانَ يوْمُ القِيامةِ يُؤتى بِک يا عليُّ بِسريرٍ منْ نُورٍ وعلى رأسِک تاجٌ قدْ أضاءَ نورُهُ وكادَ يخْطفُ أبْصارَ أهلِ المَوْقِفِ فيأتِي النّداءُ مِن عِندِاللّهِ جلّ جلالُهُ؛ أيْنَ وصِيُّ مُحمّدٍ رسُولِ اللّهِ؟ فتقُولُ ها أنا ذا فيُنادي المُنادي :أدْخِلْ منْ أحبّک الجنّةَ وأدْخِلْ منْ عاداک في النّارِ فأنْتَ قسيمُ الجنّةِ والنّارِ.(٥)

١ـ احقاق الحق ٦/٢١٣ ٢ـ الإثنا عشرية / ٦٢

٣ـ بشارة المصطفى / ١٥٣، جامع الاخبار / ٥٠

٣ـ أمالي الطوسي ٢/١٠٠ ٥ـ ينابيع المودة ٨٣

٩٠٤ ـ بالإسناد، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عن آبائه عليهم السّلام قال :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسلّمَ :يَاعَلِيُّ !أَنْتَ أَخِي وَوَزِيرِي وَصَاحِبُ لِوائِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَصَاحِبُ حَوْضِي، مَنْ أَحَبَّكَ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَكَ أَبْغَضَنِي.(١)

٩٠٥ ـ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلامُ :لَوْ ضَرَبْتُ خَيْشومَ الْمُؤْمِنِ بِسَيْفِي هٰذا عَلى أَنْ يُبْغِضَنِي مَا أَبْغَضَنِي، وَلَوْ صَبَبْتُ الدُّنْيَا بِجُمْلَتِهَا عَلَى الْمُنَافِقِ عَلى أَنْ يُحِبَّنِي مَا أَحَبَّنِي وَذٰلِكَ أَنَّهُ قُضِيَ فانقضى (فَاقْتَضى خ ل) عَلىٰ لِسَانِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ أَنَّهُ قَالَ :يَا عَلِيُّ !لاَ يُبْغِضُكَ مُؤْمِنٌ وَلا يُحِبُّكَ مُنَافِقٌ.(٢)

٩٠٦ ـ عَنْ سَعِيدِ بنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بنِ ثَابِتٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فِي حَيَاتِي وَبَعْدَ مَوْتِي كَتَبَ اللّهُ لَهُ الْأَمْنَ وَالْإِيمَانَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ غَرَبَتْ وَمَنْ أَبْغَضَهُ فِي حَيَاتِي وَبَعْدَ مَوْتِي (فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَوْتِهِ ن. ل) مَاتَ مِيتَةً جاهِلِيَّةً وَحُوسِبَ بِمَاعَمِلَ.(٣)

٩٠٧ ـ عَنْ يَحيى بن عَبدالرّحمن الْأَنْصَارِيِّ قَالَ :سمعتُ رسولَ اللهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا مَحْيَاهُ وَمَمَاتَهُ كَتَبَ اللّهُ تَعَالَى لَهُ الْأَمْنَ وَالْإِيمانَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَمَا غَرَبَتْ، وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا مَحْيَاهُ وَمَمَاتَهُ فَمِيتَتُهُ جاهِلِيَّةٌ، وَحُوسِبَ بِمَا أَحْدَثَ فِي الْإِسْلامِ.(٣)

---

١ ـ اثبات الهداة ٢٦/٢

٢ ـ مشكاة الانوار /٧٩، الغدير ١٨٥/٣، روضة الواعظين ٢٩٥/٢، إعلام الورى / ١٩٠

٣ ـ علل الشرايع / ١٤٣، البحار ٢٨٥/٣٩ باختلاف يسير

٣ ـ احقاق الحق ٢٢٨/٤، بشارة المصطفى / ١٥٨ باختلاف في موارد

٩٠٨ ـ عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَخَذًا بِيَدِ عَلِيٍّ (عَلَيهِ السَّلَامُ) وَهُوَ يَقُولَ :اَللّٰهُ وَلِيِّي وَأَنَا وَلِيُّکَ، وَمُعَادٍ مَنْ عَادَاکَ، وَمُسَالِمٌ مَنْ سَالَمَکَ.(١)

٩٠٩ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:إِنَّ الْجَنَّةَ لَتَشْتَاقُ لِأَحِبَّاءِ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَيَشْتَدُّ ضَوْؤُهَا لِأَحِبَّاءِ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَهُمْ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلُوهَا، وَإِنَّ النَّارَ لَتَغِيظُ وَيَشْتَدُّ زَفِيرُهَا عَلَى أَعْدَاءِ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ وَهُمْ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلُوهَا.(٢)

٩١٠ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ !مَنْ أَحَبَّکَ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللهَ وَمَنْ أَبْغَضَکَ فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللهَ وَمَنْ أَبْغَضَ اللهَ فَعَلَيهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.(٣)

٩١١ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ !مَنْ أَحَبَّکَ وَوَالَاکَ أَحْبَبْتُهُ وَوَالَيْتُهُ، وَمَنْ أَبْغَضَکَ وَعَادَاکَ أَبْغَضْتُهُ وَعَادَيْتُهُ لِأَنَّکَ مِنِّي وَأَنَا مِنْکَ.(٤)

٩١٢ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ عَلِيًّا، وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ أَبْغَضَنِي،وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللهَ، وَمَنْ أَبْغَضَ اللهَ أَدْخَلَهُ

---

١ ـ مناقب علی بن أبیطالب / ٣٣١، احقاق الحق ٦/ ٣٣٩

٢ ـ عقاب الاعمال / ١٣٧

٣ ـ الإثنا عشرية / ٦٢، جامع الاخبار / ١٧

٤ ـ غاية المرام / ٩٢

النَّارَ.(۱)

۹۱۳ـ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ :حَبِيْبُکَ حَبِيْبِي وَحَبِيْبِي حَبِيْبُ اللّٰهِ، وَعَدُوُّکَ عَدُوِّي وَعَدُوِّي عَدُوُّ اللّٰهِ وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَکَ بَعْدِي.(۲)

۹۱۴ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَجْمَعَ اللّٰهُ لَهُ الْخَيْرَ كُلَّهُ فَلْيُوَالِ عَلِيًّا بَعْدِي وَلْيُوَالِ أَوْلِيَاءَهُ وَلْيُعَادِ أَعْدَاءَهُ.(۳)

۹۱۵ـ عَنِ الْمُفَضَّلِ عَنِ الصَّادِقِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ نَصَبَ عَلِيًّا عَلَمًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ، فَمَنْ عَرَفَهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ أَنْكَرَهُ كَانَ كَافِرًا وَمَنْ جَهِلَهُ كَانَ ضَالًّا وَمَنْ عَدَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ غَيْرِهِ كَانَ مُشْرِكًا وَمَنْ جَاءَ بِوِلَايَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ جَاءَ بِعَدَاوَتِهِ دَخَلَ النَّارَ.(۴)

حضرت علی علیہ السلام سے محبّت کی فضیلت اوران سے دشمنی کی سرزنش

۸۹۶ـ حدیث میں نقل ہوا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: تم سے جنگ مجھ سے جنگ اورتم سے صلح مجھ سے صلح ہے اس کے بعد فرمایا: تمھارے دوست بہشت میں اور تمہارے دشمن دوزخ میں ہیں۔

۱ـ إحقاق الحق ۳۰۱/۶

۲ـ إحقاق الحق ۳۰۶/۶

۳ـ البحار ۵۵/۲۷

۴ـ البحار ۱۱۹/۳۸، الکافی ۳۸۸/۲، امالی الطوسی ۱۰۱/۲ باختلاف فی موارد

۸۹۷۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام سے جنگ خدا سے جنگ ہے اور علی علیہ السلام سے صلح خدا سے صلح ہے۔

۸۹۸۔ ابوموسیٰ حمیدی سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر دوست رکھتے ہو کہ خدا سے اس حالت میں ملاقات کرو کہ تم سے راضی ہو علی علیہ السلام کو راضی کرو، اس لئے کہ ان کی رضایت خدا کی رضایت اور ان کا غضب خدا کا غضب ہے۔

۸۹۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جو مجھے دوست رکھتا ہے اسے علیؑ کو بھی دوست رکھنا چاہیے اور جس نے میرے خاندان میں سے کسی ایک سے دشمنی کی تو وہ میری شفاعت سے محروم ہوگا۔

۹۰۰۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی علیہ السلام کو دوست رکھا اور ان کی ولایت کو قبول کیا تو خداوند اسے مکرّم سمجھے گا اور اپنے نزدیک کرے گا، اور جس نے علی علیہ السلام سے دشمنی اور عداوت کی خدا اس پر غضبناک ہوگا اور اس کو رسوا کرے گا۔

۹۰۱۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے والد اور اجدادؑ سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پروردگار کی طرف سے جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور کہا: اے محمدؐ! خداوندِ بزرگ آپ کو سلام دے رہا ہے اور کہہ رہا ہے اپنے بھائی علیؑ کو بشارت دے دو کہ میں ان کے دوستوں پر عذاب نہیں کروں گا اور ان کے دشمنوں کو موردِ رحمت قرار نہیں دوں گا (یعنی انہیں اپنی رحمت سے دور رکھوں گا)۔

۹۰۲۔ ابن عمر سے نقل ہوا ہے کہ: جس وقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو اپنا جانشین بنایا تو ان سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ ـــــ تمہارا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن

خدا کا دشمن ہو اور تمہارا دوست میرا دوست اور میرا دوست خدا کا دوست ہو؟!

۹۰۳۔رسولِ خدا ؐ نے علی ؑ سے فرمایا: یَا عَلیؑ! جب قیامت کا دن ہو گا تو تمہیں نورانی تخت پر لایا جائے گا اس وقت تم نے ایک تاج پہنا ہو گا اور اس تاج کا نور اَھلِ محشر کی آنکھوں کو خیرہ کر دے گا اس کے بعد خدا کی طرف سے ندا ہو گی پیغمبرؐ کے وصی کہاں ہیں؟ تم کہو گے میں یہاں ہوں، اس کے بعد منادی ندا دے گا: اپنے دوستوں کو بہشت میں اور دشمنوں کو دوزخ میں داخل کرو، اس لئے کہ تم بہشت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہو۔

۹۰۴۔امام رضا ؑ نے اپنے اَجداد ؑ سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا ؐ نے فرمایا: یَا علیؑ! تم اِس دنیا میں اور آخرت میں میرے پرچمدار ہو، اور میرے حوضِ کوثر کے مالک ہو، جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی۔

۹۰۵۔امیر المؤمنین ؑ نے فرمایا: اگر میں اِس تلوار سے مؤمن کی ناک کاٹ لوں کہ مجھ سے دشمنی کرے وہ ہرگز مجھ سے دشمنی نہیں کرے گا اور اس پوری دنیا کو منافق کے سامنے بکھیر دوں تا کہ وہ مجھے دوست رکھے،

تو وہ ہرگز مجھے دوست نہیں رکھے گا۔ یہ وہی بات ہے جو پیغمبر ؐ نے فرمائی تھی: یا علیؑ! مؤمن تمہارا دشمن نہیں اور منافق تمہیں دوست نہیں رکھتا۔

۹۰۶۔سعید بن مسیب اور زید بن ثابت سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: جس نے میری زندگی میں اور میری زندگی کے بعد علی ؑ کو دوست رکھا تو سورج کے طلوع ہونے سے لے کر غروب تک خداوند اس کے لئے امن اور امان لکھے گا اور جس نے میری زندگی میں اور میری

زندگی کے بعد انہیں دشمن رکھا وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور اس کے اعمال کا حساب لیا جائے گا۔

۹۰۷۔ یحییٰ بن عبد الرحمن انصاری کہتے ہیں: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: جو کوئی علی علیہ السلام کو ان کی زندگی میں اور ان کی موت کے بعد دوست رکھتا ہوگا تو سورج کے طلوع ہونے سے لے کر غروب تک خداوند اس کے لئے امن اور ایمان کو لکھے گا اور جس نے علیؑ کو زندگی میں اور موت کے بعد دشمن رکھا وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور اس سے ناپسند اور بُرے کردار کی خاطر جو اس نے اسلام میں چھوڑا حساب لیا جائے گا۔

۹۰۸۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ: میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا انہوں نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور فرما رہے تھے خدا میرا دوست ہے اور میں تمہارا دوست ہوں اور تمہارے دشمنوں کا دشمن ہوں اور جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا۔

۹۰۹۔ جعفر بن محمد علیہ السلام سے اور ان کے والد سے اور ان کے اَجداد علیہم السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہشت علی علیہ السلام کے دوستوں کی مشتاق ہے اور اپنی روشنی کو علی علیہ السلام کے دوستوں کے لئے زیادہ کر رہی ہے جو کہ ابھی تک اس دنیا میں ہیں بہشت میں داخل ہی نہیں ہوئے، اور دوزخ کی آگ علیؑ کے دشمنوں کے لئے شعلہ بھڑکا رہی ہے جو کہ ابھی تک اس دنیا میں ہیں دوزخ میں داخل نہیں ہوئے۔

۹۱۰۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے تمہیں دشمن رکھا اس نے مجھے دشمن رکھا اور جس نے مجھے دشمن رکھا اس نے خدا کو دشمن رکھا اور خدا کی اور ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس پر۔

۹۱۱۔رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! جو تمہیں دوست رکھے گا اور تم سے محبت کرے گا میں اسے دوست رکھوں گا اور اُس سے محبّت کروں گا، اور جو تمہیں دشمن رکھے گا اور تمہاری مخالفت کرے گا میں اس کو دشمن رکھوں گا اور اس کی مخالفت کروں گا کیونکہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

۹۱۲۔رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: جو مجھے دوست رکھتا ہے اسے علی علیہ السلام کو بھی دوست رکھنا چاہیے اور جس نے علی علیہ السلام سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی، اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی ہے اور جو خدا سے دشمنی کرے خدا اس کو جہنّم کی آگ میں ڈالے گا۔

۹۱۳۔وہ کلمات جو پیغمبر ﷺ نے علی علیہ السلام سے فرمائے: تمہارا دوست میرا دوست اور میرا دوست خدا کا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے، افسوس ہے اس پر جو میرے بعد تم سے دشمنی کرے۔

۹۱۴۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اس بات پر خوش ہے کہ خداوند تمام نیکیوں کو اس کے لئے جمع کرے تو اسے میرے بعد علی علیہ السلام کو دوست رکھنا چاہیے اور ان کے دوستوں کو بھی دوست رکھے اور ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھے۔

۹۱۵۔مفضّل نے امام صادق علیہ السلام سے اور حضرتؑ نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: خداوند نے علی علیہ السلام کو اپنے اور بندوں کے درمیان پیشوا قرار دیا ہے، جس نے انہیں پہچان لیا وہ مؤمن اور جس نے ان کا انکار کیا وہ کافر، اور جتنا ان کی نسبت جاہل ہو وہ گمراہ ہے، اور جو انکے اور دوسروں کے درمیان مساوات کا قائل ہو وہ مشرک ہے اور جو ان کی محبّت کے ساتھ آئے وہ بہشت میں داخل ہوگا اور جو ان کی دشمنی کے ساتھ آئے وہ دوزخ میں

داخل ہوگا۔

۱۷۵ ۔ ذَمُّ الْغُلُوِّ فِی عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ

۹۱۶ ـ قَالَ أَمِیرُ الْمُؤْمِنِینَ عَلَیْهِ السَّلَامُ :إِیَّاکُمْ وَالْغُلُوَّ فِینَا، قُولُوا :إِنَّا عَبِیدٌ مَرْبُوبُونَ وَقُولُوا فِی فَضْلِنَا مَا شِئْتُمْ.(۱)

۹۱۷ ـ قَالَ أَمِیرُ الْمُؤْمِنِینَ عَلَیْهِ السَّلَامُ :یَهْلِکُ فِیَّ اثْنَانِ :مُحِبٌّ غَالٍ وَمُبْغِضٌ قَالٍ.(۲)

۹۱۸ ـ قَالَ عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ :یَهْلِکُ فِیَّ رَجُلَانِ :مُحِبٌّ مُفْرِطٌ، وَعَدُوٌّ مُبْغِضٌ.(۳)

۹۱۹ ـ عَنْ أَبِی حَمْزَةَ الثُّمَالِیِّ قَالَ :قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ الْبَاقِرُ عَلَیْهِ السَّلَامُ :یَا أَبَا حَمْزَةَ لَا تَضَعُوا عَلِیًّا دُونَ مَا رَفَعَهُ اللّٰهُ وَلَا تَرْفَعُوا عَلِیًّا فَوْقَ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ....(۴)

۹۲۰ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِی عَبْدِاللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ :أَتَی قَوْمٌ أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالُوا :اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَبَّنَا، فَاسْتَتَابَهُمْ فَلَمْ یَتُوبُوا فَحَفَرَ لَهُمْ حُفْرَةً فَأَوْقَدَ فِیهَا نَارًا وَحَفَرَ حَفِیرَةً أُخْرَی إِلَی جَانِبِهَا وَأَفْضَی مَا بَیْنَهُمَا، فَلَمَّا لَمْ

۱۔ البحار ۲۷۰/۲۵

۲۔ البحار ۲۸۵/۲۵

۳۔ فرائد السمطین ۱۷۳/۱

۴۔ البحار ۲۸۳/۲۵، أمالی المفید/ ۹

يَعُوبُوا أَلْقَاهُمْ فِي الْحَفِيرَةِ وَأَوْقَدَ فِي الْحَفِيرَةِ الْأُخْرَى حَتَّى مَاتُوا.(۱)

۹۲۱ ـ بالإسناد، عن الرضا، عن آبائه، عن عليّ عليهم السلام قال: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وآله وسلّم: يَا عَلِيُّ إِنَّ فِيكَ مَثَلاً مِنْ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ: أَحَبَّهُ قَوْمٌ فَأَفْرَطُوا فِي حُبِّهِ فَهَلَكُوا فِيهِ، وَأَبْغَضَهُ قَوْمٌ فَأَفْرَطُوا فِي بُغْضِهِ فَهَلَكُوا فِيهِ، وَاقْتَصَدَ قَوْمٌ فَنَجَوْا.(۲)

۹۲۲ ـ قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: يَهْلِكُ فِيَّ اِثْنَانِ وَلَا ذَنْبَ لِي: مُحِبٌّ مُفْرِطٌ، وَمُبْغِضٌ مُفْرِطٌ وَإِنَّا لَنَبْرَأُ إِلَى اللهِ مِمَّنْ يَغْلُوا فِينَا فَيَرْفَعُنَا فَوْقَ حَدِّنَا كَبَرَاءَةِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مِنَ النَّصَارَى....(۳)

حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں غُلُوّ کرنے والوں کی مذمت

۹۱۶۔امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے بارے میں غلو کرنے سے پرہیز کریں، کہیں کہ "ہم تربیت یافتہ بندے ہیں" اور جو کچھ ہماری فضیلت میں کہنا چاہتے ہو بیان کرو۔

۹۱۷۔امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میرے راستے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوجائیں گے: جو اپنی دوستی میں غلو کرے اور جو میری دشمنی میں تجاوز کرے۔

۹۱۸۔علی بن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا: میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوجائیں

۱۔امالی الطوسی ۲/۲۷۵

۲۔ البحار ۳۵/۳۱۹

۳۔حلیة الأبرار ۲/۳۰۰

گے، اِفراط اور تفریط کرنے والے دوست اور کینہ اور بغض رکھنے والے دشمن۔

۹۱۹۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے ابوحمزہ ثمالی سے فرمایا: اے ابوحمزہ! جو مرتبہ خداوند نے علی علیہ السلام کو عطا کیا ہے اس مرتبے کو کم نہ کریں اور انہیں اس مرتبے سے اوپر بھی مت لے جائیں۔

۹۲۰۔ ہشام نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: ایک گروہ امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا: اے ہمارے پروردگار آپ پر سلام ہو! امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ان کلمات سے توبہ کریں لیکن انہوں نے توبہ نہ کی، اس کے بعد حضرتؑ نے ان کے لئے ایک گڑھا کھودا اور اس میں آگ جلائی اور اس گڑھے کے ساتھ ایک اور گڑھا کھودا اور ان دونوں کو ایک دوسرے سے ملا دیا، پس جنہوں نے توبہ نہیں کی انہیں ایک گڑھے میں ڈال دیا اور دوسرے گڑھے میں آگ جلا دی یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

۹۲۱۔ امام صادق علیہ السلام نے اپنے اَجداد علیہم السلام سے انہوں نے علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم میں عیسیٰؑ بن مریم کے اوصاف موجود ہیں وہ یہ ہیں کہ ایک گروہ نے انہیں دوستی کے لئے انتخاب کیا اور اپنی دوستی میں اِفراط کیا اور اسی سبب سے ہلاک ہو گئے اور دوسرے گروہ نے ان سے دشمنی کی اور اپنی دشمنی میں افراط کیا اور اسی وجہ سے نابود ہو گئے، ایک گروہ نے میانہ روی اختیار کی اور وہ نجات پا گئے۔

۹۲۲۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور میرے ذمّہ گناہ نہیں ہے: اِفراط کرنے والا دوست اور اِفراط کرنے والا دشمن، یقیناً ہم ان سے بیزار ہیں جو ہمارے بارے میں غلو کرتے ہیں اور ہمیں حد سے بڑھ کر اوپر لے جاتے ہیں جس طرح عیسیٰؑ بن مریم نصاریٰ سے بیزار تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِى

عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَشِيعَتُهُ

١٧٦ ـ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفَضْلُ شِيعَتِهِ

٩٢٣ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ قَوْمًا وُجُوهُهُمْ مِنْ نُورٍ عَلَىٰ مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! وَمَا ازْدَادُوا هٰؤُلَاءِ مِنَ اللَّهِ إِذَا لَمْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ إِلَّا قُرْبًا مِنَ اللَّهِ؟ قَالَ: أُولٰئِكَ شِيعَةُ عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ إِمَامُهُمْ.(١)

٩٢٤ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا عَلِيُّ! شِيعَتُكَ هُمُ الْفَائِزُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَمَنْ أَهَانَ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَدْ أَهَانَكَ، وَمَنْ أَهَانَكَ فَقَدْ أَهَانَنِي وَمَنْ أَهَانَنِي أَدْخَلَهُ اللَّهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا وَبِئْسَ الْمَصِيرُ، يَا عَلِيُّ! أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ رُوحُكَ مِنْ رُوحِي وَطِينَتُكَ مِنْ طِينَتِي وَشِيعَتُكَ خُلِقُوا مِنْ فَضْلِ طِينَتِنَا فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَقَدْ أَحَبَّنَا وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَقَدْ أَبْغَضَنَا وَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَانَا وَمَنْ وَدَّهُمْ فَقَدْ وَدَّنَا، يَا عَلِيُّ! إِنَّ شِيعَتَكَ مَغْفُورٌ لَهُمْ عَلَىٰ مَا كَانَ فِيهِمْ مِنْ ذُنُوبٍ وَعُيُوبٍ، يَا عَلِيُّ! أَنَا الشَّفِيعُ لِشِيعَتِكَ غَدًا إِذَا أَقَمْتُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ فَبَشِّرْهُمْ بِذٰلِكَ، يَا عَلِيُّ! شِيعَتُكَ شِيعَةُ اللَّهِ وَأَنْصَارُكَ أَنْصَارُ اللَّهِ وَأَوْلِيَاؤُكَ أَوْلِيَاءُ

---

١ ـ المحاسن / ١٨١

اللّهِ وَحِزْبُکَ حِزْبُ اللّهِ، يَا عَلِيُّ إسعِدَ مَنْ تَوَلّاکَ وَشَقِيَ مَنْ عاداکَ، يَا عَلِيُّ الکَ کَنزٌ فِي الجَنَّةِ وَأَنْتَ ذُو قَرْنَيْهَا، اَلْحَمْدُ لِلّهِ رَبِّ العَالَمِينَ وَصَلَّى اللّهُ عَلى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِينَ الأَخْيارِ الْمُنْتَجَبِينَ الأَبْرارِ.(١)

٩٢٥ ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ الْبَاقِرِ عَنْ آبائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ عَنْ رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :اَلْجَنَّةُ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الأَنْبِياءِ حَتّى أَدْخُلَها، وَمُحَرَّمَةٌ عَلَى الأُمَمِ كُلِّها حَتّى تَدخُلَها شِيعَتُنا أَهْلُ الْبَيْتِ.(٢)

٩٢٦ ـ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ قَالَ :كُنّا عِنْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلامُ فَقَالَ :لَتَفْتَرِقَنَّ هٰذِهِ الأُمَّةُ عَلَى ثَلاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الْفِرَقَ كُلَّهَا ضالَّةٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَنِي وَكانَ مِنْ شِيعَتِي.(٣)

٩٢٧ ـ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ قَالَ :تَفْتَرِقُ هٰذِهِ الأُمَّةُ عَلَى ثَلاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً : إِثْنَتانِ وَسَبْعُونَ فِي النّارِ وَواحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهُمُ الَّذِينَ قَالَ اللّهُ تَعالى فِيهِمْ :وَمِمَّنْ خَلَقْنا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ وَهُمْ :أَنَا وَشِيعَتِي.(٤)

٩٢٨ ـ قَالَ عَلِيٌّ(عَلَيهِ السَّلامُ) :يا رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنِ الْفِرْقَةُ النّاجِيَةُ؟ فَقَالَ :اَلْمُتَمَسِّكُونَ بِما أَنْتَ عَلَيْهِ وَأَصْحابُکَ.(٥)

٩٢٩ ـ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :تَكُونُ بَيْنَ أُمَّتِي فُرْقَةٌ وَاخْتِلافٌ فَيَكُونُ هٰذا وَأَصْحابُهُ عَلَى الْحَقِّ يَعْنِي عَلِيّاً.(٦)

---

١ ـ امالي الصدوق / ٣٢٣، بشارة المصطفى / ١٨ باختلاف في موارد

٢ ـ أمالي المفيد / ٤٣ ٣ ـ البحار ٣٨/ ١١

٤ ـ إحقاق الحق ٢١٥/٣ ٥ ـ إحقاق الحق ١٨٥/٧

٦ ـ احقاق الحق ٦٣٥/٥

٩٣٠ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُدْعَى النَّاسُ بِأَسْمَاءِ أُمَّهَاتِهِمْ إِلَّا شِيعَتِيَ وَمُحِبِّيَ فَإِنَّهُمْ يُدْعَوْنَ بِأَسْمَائِهِمْ لِطِيبِ مَوَالِيدِهِمْ. (١)

٩٣١ ـ بِالْإِسْنَادِ قَالَ أَبُوعَبْدِاللهِ عَلَيهِ السَّلَامُ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دُعِيَ الْخَلَائِقُ بِأُمَّهَاتِهِمْ مَا خَلَانَا وَشِيعَتَنَا فَإِنَّا لَا سِفَاحَ بَيْنَنَا. (٢)

٩٣٢ ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنِّي لَنَائِمٌ يَوْمًا، إِذْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَيَّ وَحَرَّكَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ: قُمْ يُفْدِي بِكَ أَبِي وَأُمِّي، فَإِنَّ جَبْرَئِيلَ أَتَانِي فَقَالَ لِي: بَشِّرْ هٰذَا بِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى جَعَلَ الْأَئِمَّةَ مِنْ صُلْبِهِ، وَأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَيَغْفِرُ لَهُ وَلِذُرِّيَّتِهِ وَلِشِيعَتِهِ وَلِمُحِبِّيهِ، وَأَنَّ مَنْ طَعَنَ عَلَيهِ وَبَخَسَ حَقَّهُ فَهُوَ فِي النَّارِ. (٣)

٩٣٣ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيهِمُ السَّلَامُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَهُ فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: "كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ" فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ أَصْحَابُ الْيَمِينِ فَقَالَ عَلَيهِ السَّلَامُ شِيعَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ. (٤)

٩٣٤ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ وَشِيعَتُهُ هُمُ الْفَائِزُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (٥)

٩٣٥ ـ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي

---

١ ـ الفصول المهمة / ١٣٥

٢ ـ فضائل الشيعة / ٥٨ — ٣ ـ احقاق الحق ٣٩٧

٤ ـ بشارة المصطفى / ٢٥٦ — ٥ ـ ينابيع المودة / ٢٣٧

الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ أَلْفاً لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ فَقَالَ هُمْ مِنْ شِيعَتِكَ وَأَنْتَ إِمَامُهُمْ.(١)

٩٣٦ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ إِنَّ اللّٰهَ غَفَرَ لَكَ وَلِأَهْلِكَ وَلِشِيعَتِكَ وَلِمُحِبِّي شِيعَتِكَ وَمُحِبِّي مُحِبِّي شِيعَتِكَ فَأَبْشِرْ فَإِنَّكَ الْأَنْزَعُ الْبَطِيْنُ، مَنْزُوْعٌ مِنَ الشِّرْكِ.(٢)

٩٣٧ ـ عَنْ مُحَمَّدِ بن عَبدِالرَّحْمٰنِ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عَبدِاللهِ عَلَيهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :لَا تَسْتَخِفُّوْا بِشِيْعَةِ عَلِيٍّ، فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ لَيَشْفَعُ بِعَدَدِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ.(٣)

٩٣٨ ـ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَامُ :أَمَا إِنَّكَ ـيَابْنَ أَبِي طَالِبٍ ـ وَشِيْعَتُكَ فِي الْجَنَّةِ.(٤)

٩٣٩ ـ بِالْإِسْنَادِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ :مَنْ عَادَى شِيْعَتَنَا فَقَدْ عَادَانَا .وَمَنْ وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَانَا لِأَنَّهُمْ مِنَّا خُلِقُوْا مِنْ طِيْنَتِنَا، مَنْ أَحَبَّهُمْ فَهُوَ مِنَّا وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَلَيْسَ مِنَّا....(٥)

---

١ ـ احقاق الحق ٢٨٩/٣، الإرشاد للمفيد ٢٦/، الفضائل / ١٥١، بشارة المصطفى / ٢٠٣ باختلاف في موارد

٢ ـ فرائد السمطين ٣٠٨/١، أمالي الطوسي ٣٠٠/١، البحار ٧٩/٢٧

٣ ـ أمالي الطوسي ٢٨٣/٢

٣ ـ البحار ٢٦٨/٣٩

٥ ـ فضائل الشيعة / ٣٥، البحار ١٦٧/٦٨

دوسری فصل

حضرت علیؑ اوران کے پیروکار

حضرت علیؑ اور انکے پیروکاروں کی فضیلت

۹۲۳۔محمد بن مسلم ثقفی سے نقل ہوا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عرش کی دائیں طرف ایک گروہ مستقر ہے جن کے چہرے نورانی ہیں اور وہ نورانی منبروں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور انبیاء ان پر رشک کھا رہے ہیں، جبکہ نہ وہ پیغمبر ہیں اور نہ ہی شہداء میں سے ہیں، بغیر کسی گمان کے وہ خدا سے زیادہ قریب ہیں، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ علی علیہ السلام کے شیعہ ہیں اور علی علیہ السلام ان کے پیشوا ہیں۔

۹۲۴۔ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! قیامت کے دن تمہارے شیعہ کامیاب ہیں، جس نے ان میں سے کسی ایک کی توہین کی اس نے تمہاری توہین کی ہے اور جس نے تمہاری توہین کی اس نے میری توہین کی اور جس نے میری توہین کی خدا اُس کو دوزخ کی آگ میں ڈال دے گا اور یہ بُری جگہ ہمیشہ کے لئے اس کا ٹھکانہ ہے! یا علیؑ! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں، تمہاری رُوح میری رُوح سے اور تمہاری مٹی میری مٹی سے ہے اور تمہارے شیعہ ہماری بچی ہوئی مٹی سے خلق کیے گئے ہیں، جس نے انہیں دوست رکھا اس نے ہمیں دوست رکھا اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے ہم سے بغض کیا اور جس نے ان سے

دشمنی کی اس نے ہم سے دشمنی کی اور جس نے ان سے محبت کی اس نے ہم سے محبت کی ہے۔یاعلیؑ! تمہارے شیعوں کے عیب اور گناہ پوشیدہ ہوں گے، یاعلیؑ! کل کو قیامت کے دن جس وقت میں مقامِ محمود پر پہنچا تو تمہارے شیعوں کی شفاعت کروں گا، آپ انہیں اس شفاعت کی خوشخبری سنا دیں، یاعلیؑ! تمہارے شیعہ خدا کے پیروکار، اور آپ کے مددگار خدا کے مددگار ہیں، اور تمہارے دوست خدا کے دوست ہیں اور تمہارا لشکر خدا کا لشکر ہے۔یاعلیؑ! جو آپ سے دوستی رکھے وہ خوش قسمت ہے اور جو آپ سے دشمنی کرے وہ بد بخت ہے۔یاعلیؑ! جنّت میں تمہارے لئے خزانہ ہے اور تم اس کے ''ذوالقرنین'' ہو سب تعریف خدا ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا پالنے ولا ہے، اور خدا کا درود اور سلام ہو اس کی مخلوق میں سب سے اشرف بندے محمدؐ اور ان کے اہلِ بیتؑ پر جو پاک اور منتخب نیکوکار ہیں۔

۹۲۵۔جابر بن یزید نے ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام سے انہوں نے اپنے اجداد علیہم السلام سے انہوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: بہشت میرے داخل ہونے سے پہلے پیغمبروں پر اور ہمارے خاندان کے شیعوں کے داخل ہونے سے پہلے تمام اُمّتوں پر حرام ہے۔

۹۲۶۔ابو عقیل کہتے ہیں، ہم امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کی خدمت میں تھے، حضرتؑ نے فرمایا: اس امت کے تہتّر فرقے ہوں گے، مجھے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میرے شیعہ اور میرے پیروکاروں کے علاوہ یہ سب فرقے گمراہ ہیں۔

۹۲۷۔علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا: اس امّت کے تہتّر فرقے ہوں گے ان میں سے بہتّر فرقے دوزخی ہیں اور ایک فرقہ جنّتی ہوگا وہ ایک فرقہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں خداوند نے فرمایا: ''اور ہماری مخلوقات سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو دینِ حق کی ہدایت کرتے ہیں'

اور حق پر ہی انصاف کرتے ہیں'' وہ میں اور میرے شیعہ ہیں۔

۹۲۸۔ علی علیہ السلام نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہؐ ناجی فرقہ کونسا ہے؟ فرمایا: جو تمہاری اور تمہارے اصحاب کی سیرت پر عمل کرے۔

۹۲۹۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امّت کے درمیان اختلاف اور تفرقہ پیدا ہوگا، اور فقط علی علیہ السلام اور ان کے اصحاب حق پر ہوں گے۔

۹۳۰۔ علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: جس وقت قیامت کا دن برپا ہوگا لوگوں کو ان کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا مگر میرے دوستوں اور شیعوں کو ان کی پاک ولایت کی خاطر انہیں اپنے ناموں سے پکارا جائے گا۔

۹۳۱۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا لوگ اپنی ماؤں کے نام سے پکارے جائیں گے مگر ہم اور ہمارے شیعہ اپنے نام سے پکارے جائیں گے اس لئے کہ ہمارے درمیان زنا وجود نہیں رکھتا۔

۹۳۲۔ محمد بن حَنَفِیّہ نے اپنے والد علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: ایک دن میں لیٹا ہوا تھا، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوئے اور میری طرف نگاہ کی اور مجھے اپنے پاؤں سے حرکت دی اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہو جائیں، اٹھو! جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور فرمایا: علیؑ کو خوش خبری سنا دو کہ خداوند نے ائمہ علیہم السلام کو ان کی نسل سے قرار دیا ہے اور انہیں اور ان کی اولاد اور شیعوں اور ان کے دوستوں کو بخش دیا ہے اور جس نے انہیں طعنہ مارا اور ان کے حق سے چشم پوشی کی تو وہ جہنّم کی آگ میں ہوگا۔

۹۳۳۔ جابر بن عبداللہ کہتے ہیں: ہم امام باقر علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے،

حضرتؑ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ''کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَهِینَةٌ اِلَّا اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ'' ایک شخص نے پوچھا ''اصحابِ یمین کون ہیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کے شیعہ اصحابِ یمین ہیں۔

۹۳۴۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام اور ان کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہوں گے۔

۹۳۵۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار افراد بغیر کسی حساب کے بہشت میں داخل ہوں گے، اس وقت علی علیہ السلام کی طرف نگاہ کی اور فرمایا: وہ تمہارے شیعہ ہیں اور تم ان کے پیشوا ہو۔

۹۳۶۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! خداوند نے تمہیں اور تمہارے اہلِ بیتؑ کو اور شیعوں اور شیعوں کے دوستوں کو اور ان کے دوستوں کے دوستوں کو بخش دیا ہے، مبارک ہو تمہیں کہ تم اَلْاَنْزَعُ الْبَطِیْن ہو اور شرک سے جدا ہو۔

۹۳۷۔ محمد بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں: میں نے امام صادقؑ سے سنا حضرتؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی علیہ السلام کے شیعوں کو کم نہ سمجھیں اس لئے کہ ان میں سے ہر ایک قبیلہ ربیعہ اور مُضر کی تعداد کے برابر شفاعت کرے گا۔

۹۳۸۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْہَا فرماتی ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی سے فرمایا: اے ابو طالبؑ کے بیٹے تم اور تمہارے شیعہ بہشت میں ہوں گے۔

۹۳۹۔ ابن ابی نجران کہتے ہیں کہ: میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سنا حضرتؑ نے فرمایا: جس نے ہمارے شیعوں کے ساتھ دشمنی کی اس نے ہم سے دشمنی کی ہے اور جس نے ان سے دوستی رکھی اس

نے ہمارے ساتھ دوستی رکھی ہے، اس لئے کہ وہ ہماری مٹی سے خلق کیے گئے ہیں، جس نے انہیں دوست رکھا وہ ہم سے ہے اور جس نے ان سے دشمنی کی وہ ہم سے نہیں ہے۔

۱۷۷۔ شِيعَتُنَا اَقْرَبُ الْخَلْقِ مِنْ عَرْشِ اللّٰهِ

۹۴۰۔ عَنْ اَبِی حَمْزَةَ، قَالَ : قَالَ اَبُو عَبْدِاللّٰهِ عَلَيهِ السَّلَامُ شِيعَتُنَا اَقْرَبُ الْخَلْقِ مِنْ عَرْشِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَعْدَنَا.(۱)

ہمارے شیعہ لوگوں میں سے خدا کے عرش کے نزدیک تر ہیں

۹۴۰۔ ابوحمزہ سے نقل ہوا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: قیامت کے دن ہمارے شیعہ ہمارے بعد لوگوں میں سے خدا کے عرش کے نزدیک تر ہیں۔

۱۷۸۔ مِنْ صِفَاتِ الشِّيعَةِ

۹۴۱۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِی بَصِيرٍ قَالَ :قَالَ الصَّادِقُ عَلَيهِ السَّلَامُ :شِيعَتُنَا أَهْلُ الْوَرَعِ وَالْاِجْتِهَادِ، وَأَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْأَمَانَةِ، وَأَهْلُ الزُّهْدِ وَالْعِبَادَةِ، أَصْحَابُ اِحْدٰى وَخَمْسِينَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، اَلْقَائِمُونَ بِاللَّيْلِ، الصَّائِمُونَ بِالنَّهَارِ، يُزَكُّونَ أَمْوَالَهُمْ وَيَحُجُّونَ الْبَيْتَ، وَيَجْتَنِبُونَ كُلَّ مُحَرَّمٍ.(۲)

۹۴۲۔ عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ :قَالَ اَبُوعَبْدِاللّٰهِ عَلَيهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا شِيعَةُ جَعْفَرٍ :مَنْ عَفَّ بَطْنَهُ وَفَرْجَهُ، وَاشْتَدَّ جِهَادُهُ .وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ، وَرَجَا ثَوَابَهُ، وَخَافَ عِقَابَهُ .فَإِذَا رَأَيْتَ

۱۔ المحاسن / ۱۸۲

۲۔ فضائل الشیعة / ۳۴، البحار ۱۶۷/۶۸، مستدرک الوسائل ۲۷۱/۱۱

اُولٰئِکَ فَاُولٰئِکَ شیعَةُ جَعْفَرٍ.(۱)

۹۴۳ - قالَ اَبُوعَبْدِاللهِ عَلَیهِ السَّلامُ: لَیْسَ مِنْ شیعَتِنا مَنْ قالَ بِلِسانِهِ وَخالَفَنا فی اَعْمالِنا وَآثارِنا، وَلٰکِنَّ شیعَتَنا مَنْ وافَقَنا بِلِسانِهِ وَقَلْبِهِ، وَاتَّبَعَ آثارَنا وَعَمِلَ بِاَعْمالِنا اُولٰئِکَ شیعَتُنا.(۲)

۹۴۴ - عَنِ الْباقِرِ عَلَیهِ السَّلامُ قالَ: شیعَةُ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلامُ الْمُتَباذِلُونَ فی وِلایَتِنا الْمُتَحابُّونَ فی مَوَدَّتِنا الَّذینَ اِذا غَضِبُوا لَمْ یَظْلِمُوا، وَاِنْ رَضُوا لَمْ یُسْرِفُوا. بَرَکَةٌ عَلی مَنْ جاوَرُوا، وَسِلْمٌ لِمَنْ خالَطُوا.(۳)

۹۴۵ - قالَ الصّادِقُ عَلَیهِ السَّلامُ: رَحِمَ اللّٰهُ شیعَتَنا خُلِقُوا مِنْ فاضِلِ طینَتِنا وَعُجِنُوا بِماءِ وِلایَتِنا یَحْزَنُونَ لِحُزْنِنا وَیَفْرَحُونَ لِفَرَحِنا.(۴)

۹۴۶ - (فی حَدیثٍ) عَنْ اَبی جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْهِمَا السَّلامُ ... فَقالَ: یا جابِرُ اَبْلِغْ شیعَتی عَنِّی السَّلامَ وَاَعْلِمْهُمْ اَنَّهُ لا قَرابَةَ بَیْنَنا وَبَیْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلا یُتَقَرَّبُ اِلَیْهِ اِلّا بِالطّاعَةِ لَهُ.(۵)

۹۴۷ - عَنْ جابِرِ الْجُعْفِیِّ قالَ: قالَ اَبُو جَعْفَرٍ عَلَیهِ السَّلامُ: یا جابِرُ اَیَکْتَفی مَنِ اتَّخَذَ التَّشَیُّعَ اَنْ یَقُولَ بِحُبِّنا اَهْلَ الْبَیْتِ، فَوَاللهِ ما شیعَتُنا اِلّا مَنِ اتَّقَی اللهَ وَاَطاعَهُ، وَما کانُوا یُعْرَفُونَ اِلّا بِالتَّواضُعِ وَالتَّخَشُّعِ، وَاَداءِ الْاَمانَةِ، وَکَثْرَةِ ذِکْرِ اللّٰهِ، وَالصَّوْمِ

۱- فضائل الشیعة / ۵۳، البحار ۲۸/۱۶۸ باختلاف فی موارد

۲- الحکم الزاهرة ۱/۲۳۹ به نقل از الوسائل ۱۱/۱۹۶، البحار ۲۸/۱۶۳، سفینة البحار ۸/۴۴۰

۳- مشکاة الانوار / ۶۱

۴- شجره طوبی ۱/۳

۵- امالی الطوسی ۱/۳۰۲

وَالصَّلَاةِ ، وَالْبِرِّ بِالْوَالِدَيْنِ ،وَ التَّعَهُّدِ لِلْجِيْرَانِ مِنَ الْفُقَرَاءِ وَأَهْلِ الْمَسْكَنَةِ وَالْغَارِمِيْنَ وَالْأَيْتَامِ.(۱)

۹۴۰ ـ عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ :إِنَّمَا شِيْعَتُنَا مَنْ أَطَاعَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.(۲)

شیعوں کی چند صفات

۹۴۱ـ ابوبصیر سے نقل ہوا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعہ اہلِ تقویٰ اور تلاش وکوشش ہیں، وفادار اور امانت دار ہیں، اہلِ زُہد اور عبادت گزار ہیں وہ روزانہ [۵۱] رکعت نماز ادا کرتے ہیں وہ راتوں کو عبادت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور دن کو روزے رکھتے ہیں اپنے مال میں سے زکات دیتے ہیں اور حج بیت اللہ بھی انجام دیتے ہیں، اور ہر حرام عمل سے دور رہتے ہیں۔

۹۴۲ـ مفضّل سے منقول ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جعفری شیعہ وہ ہیں جو اپنے پیٹ اور شرمگاہ کی محافظت کرتے ہیں اور راہِ خدا میں بہت زیادہ تلاش اور کوشش کرتے ہیں اور خدا کے لئے نیک اعمال بجالاتے ہیں اور اس سے ثواب کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور اگر اس قسم کے افراد کو دیکھو تو وہی جعفری شیعہ ہیں۔

۹۴۳ـ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر کوئی زبان سے کہے میں شیعہ ہوں لیکن اعمال

---

۱ ـ فضائل الشیعة/ ۵۳.

۲ ـ الحکم الزاهرة ۱/ ۲۳۸ بنقل از مستدرک الوسائل ۱/ ۲۵۷، البحار ۶۸/ ۱۵۳.

اور کردار میں ہمارا مخالف ہو تو وہ شیعہ نہیں ہے، ہمارا شیعہ وہ ہے جو زبان اور دل سے ہمارے کردار اور ہماری سیرت کی پیروی کرے اس قسم کے افراد ہمارے شیعہ ہیں۔

۹۴۴۔امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: علیؑ کے شیعہ وہ ہیں جو ہماری ولایت کے راستے میں ایک دوسرے سے جُود وسخاوت کرتے ہیں اور ہماری مودّت کے راستے میں ایک دوسرے سے محبّت کرتے ہیں جس وقت غضبناک ہوتے ہیں تو ظلم نہیں کرتے اور جس وقت خوشنود ہوتے ہیں تو حد سے تجاوز نہیں کرتے وہ اپنے ہمسایوں کے لئے باعث برکت ہیں اور اپنے ساتھیوں سے صلح کرتے ہیں۔

۹۴۵۔امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا ہمارے شیعوں پر رحمت کرے، وہ ہماری بچی ہوئی مٹی سے خلق ہوئے ہیں وہ ہماری محبت کے پانی سے گوندھے گئے ہیں، وہ ہمارے غم میں غمگین اور ہماری خوشی میں خوشحال ہیں۔

۹۴۶۔حضرت ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام سے حدیث نقل ہوئی ہے کہ حضرتؑ نے جابر سے فرمایا: اے جابر! میرے شیعوں کو میرے سلام پہنچادے اور انہیں بتادے کہ ہمارے اور خدا کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں، فقط خدا کی اطاعت سے اس کی بارگاہ میں تقرب حاصل ہوسکتا ہے۔

۹۴۷۔جابر جعفی کہتے ہیں کہ: امام باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے جابر! جس نے مذہبِ تشیّع اختیار کیا ہے اس کے لئے فقط ہمارے خاندان کی محبّت کافی نہیں خدا کی قسم! ہمارا شیعہ وہ ہے جو متقی ہو اور خدا کی اطاعت کرے، ہمارے شیعہ عاجزی ، انکساری اور امانت داری کے لحاظ سے پہچانے جائیں گے، وہ بہت زیادہ خدا کا ذکر کرتے ہیں، اہلِ نماز اور اہلِ روزہ ہیں اور اپنے والدین سے نیکی کرتے ہیں وہ خود کو فقراء، مساکین، یتامیٰ اور ہمسایوں کے بارے میں مسئول

اور ذمہ دار سمجھتے ہیں۔

۹۴۸۔جابر سے نقل ہوا ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا؛ ہمارے شیعہ فقط وہ ہیں جو خدا کی اطاعت کرتے ہیں۔

۱۷۹۔مِنْ عَلَامَاتِ الشِّيْعَةِ

۹۴۹۔قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ :فَمَنِ اتَّبَعَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَهُوَ الشِّيْعِيُّ حَقًّا.(۱)

۹۵۰۔عَنِ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ :فِيْ حَدِيْثٍ ...مَنْ كَانَ لِلّٰهِ مُطِيْعًا فَهُوَ لَنَا وَلِيٌّ، وَمَنْ كَانَ لِلّٰهِ عَاصِيًا فَهُوَ لَنَا عَدُوٌّ، وَلَا يُنَالُ غَدًا وِلَايَتُنَا إِلَّا (بِالْعَمَلِ خ ل) بِالْفَضْلِ وَالْوَرَعِ.(۲)

۹۵۱۔بِالْإِسْنَادِ، قَالَ :قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِجَابِرٍ :يَا جَابِرُ إِنَّمَا شِيْعَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ لَا يَعْدُوْ صَوْتُهُ سَمْعَهُ وَلَا شَحْنَاؤُهُ بَدَنَهُ، لَا يَمْدَحُ لَنَا قَالِيًا وَلَا يُوَاصِلُ لَنَا مُبْغِضًا، وَلَا يُجَالِسُ لَنَا عَائِبًا، شِيْعَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ لَا يَهِرُّ هَرِيْرَ الْكَلْبِ، وَلَا يَطْمَعُ طَمَعَ الْغُرَابِ، وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ وَإِنْ مَاتَ جُوْعًا....(۳)

۹۵۲۔فِيْ حَدِيْثٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ شِيْعَتَنَا مَنْ شَيَّعَنَا وَتَبِعَنَا فِيْ أَعْمَالِنَا....(۴)

۱۔المحجة البيضاء ۲۲۶/۶

۲۔مشكاة الانوار /۶۰، فضائل الشيعة / ۵۵

۳۔ فضائل الشيعة / ۵۵ ۴۔البحار ۱۵۵/۶۸

۹۵۳ ـ وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِالْعَظِیْمِ، عَنْ اَبِی الْحَسَنِ الرِّضَاعَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ :یَا عَبْدَ الْعَظِیْمِ اَبْلِغْ عَنِّیْ اَوْلِیَائِی السَّلَامَ وَقُلْ لَهُمْ اَنْ لَا یَجْعَلُوْا لِلشَّیْطَانِ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ سَبِیْلاً.....(۱)

شیعوں کی چند نشانیاں

۹۴۹ـ حسن بن علی علیہ السلام نے فرمایا: جو علی علیہ السلام کی پیروی کریں وہ حقیقی شیعہ ہیں۔

۹۵۰ـ امام باقر علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: جس نے خدا کی اطاعت کی وہ ہمارا دوست ہے اور جس نے خدا کی نافرمانی کی وہ ہمارا دشمن ہے، قیامت کے دن کوئی بھی تقویٰ اور نیک عمل کے علاوہ ہماری ولایت کو حاصل نہیں کر سکے گا۔

۹۵۱ـ امام باقر علیہ السلام نے جابر سے فرمایا: اے جابر! علیؑ کا شیعہ وہ ہے کہ جس کی آواز اس کے کان سے تجاوز نہیں کرتی اور اس کی دشمنی اس کے اندر سے نہیں گزرتی، ہمارے دشمنوں کی تعریف نہیں کرتا اور ہمارے مخالفین سے ارتباط نہیں رکھتا اور جو لوگ ہماری غیبت کرتے ہیں ان کی محفل میں نہیں جاتا، علیؑ کا شیعہ وہ ہے جو کتے کی طرح آواز نہیں نکالتا اور کوے کی مانند لالچ نہیں رکھتا اور لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا اگرچہ بھوک سے مرجائے۔

۹۵۲ـ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: ہمارے شیعہ وہ ہیں جو ہمارے مطیع ہوں اور ہمارے کاموں میں ہماری پیروی کریں۔

۹۵۳ـ روایت نقل ہوئی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے عبدالعظیم سے فرمایا: اے عبدالعظیم!

۱۔ الاختصاص / ۲۴۰

ہمارے سلام ہمارے دوستوں تک پہنچادو اور ان سے کہو کہ وہ شیطان کے لئے اپنی طرف کسی قسم کا راستہ کھلا نہ چھوڑیں۔

۱۸۰ ۔ اِخْتَبِرُوْا شِيْعَتَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۹۵۴ ۔ قَالَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِخْتَبِرُوْا شِيْعَتِيْ بِخَصْلَتَيْنِ فَإِنْ كَانَتَا فِيْهِمْ فَهُمْ شِيْعَتِيْ: مُحَافَظَتُهُمْ عَلٰى أَوْقَاتِ الصَّلَاةِ وَمُوَاسَاتُهُمْ مَعَ إِخْوَانِهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْمَالِ، فَإِنْ لَمْ يَكُوْنَا أَعْزَبْ ثُمَّ أَعْزَبْ. (۱)

۹۵۵ ۔ بِالْإِسْنَادِ، عن جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: اِمْتَحِنُوْا شِيْعَتَنَا عِنْدَ ثَلَاثٍ: عِنْدَ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ كَيْفَ مُحَافَظَتُهُمْ عَلَيْهَا وَعِنْدَ أَسْرَارِهِمْ كَيْفَ حِفْظُهُمْ لَهَا عَنْ عَدُوِّنَا؟ وَإِلٰى أَمْوَالِهِمْ كَيْفَ مُوَاسَاتُهُمْ لِإِخْوَانِهِمْ فِيْهَا؟ (۲)

حضرت علی علیہ السلام کے شیعوں کو آزمائیں

۹۵۴ ۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میرے شیعوں کو دو خصلتوں سے آزماؤ ۔ اگر ان میں یہ دو خصلتیں موجود ہوں تو وہ میرے شیعہ ہیں ایک اول وقت میں نماز پڑھنا اور دوسری خصلت یہ کہ اپنے مال میں سے اپنے مومن بھائیوں کی مدد کرنا۔ اگر یہ دو خصلتیں ان میں موجود نہ ہوں تو وہ ہمارے شیعہ نہیں ہیں۔

۱۔ الإثنا عشرية / ۲۱

۲۔ البحار ۲۲/۸۳، جامع احادیث الشیعة ۵۸ / ۴، الوسائل ۳/۸۲ باختلاف یسیر، اعلام الدین/ ۱۳۰

۹۵۵۔ جعفر بن محمد علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت ؑ نے فرمایا: ہمارے شیعوں کو تین طریقوں سے آزماؤ: جس وقت نماز کا وقت ہو جائے تو کس طرح اس کی رعایت کرتے ہیں اور کس طرح اپنے راز کو ہمارے دشمنوں سے چھپاتے ہیں اور ان کے اموال کے بارے میں کہ وہ کس طرح اپنے اموال کے ذریعے سے اپنے دینی بھائیوں کی مدد امداد کرتے ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثّالِثُ
فِى بُغْضِهِ وَ آثارِهِ

١٨١ ـ بُغْضُ عَلِيّ عَلَيهِ السَّلامُ وَ آثارُهُ

٩٥٦ ـ وَبِإسْنادِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلَيهِمَا السَّلامُ قالَ :قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :لايُبْغِضُكَ مِنَ الأنْصارِ إلا مَنْ كانَ أصْلُهُ يَهُودِيّاً.(١)

٩٥٧ ـ عَنْ عَبْدِاللّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ زَعَمَ أنَّهُ آمَنَ بِى وَبِما جِئْتُ بِهِ وَهُوَ مُبْغِضٌ عَلِيّاً فَهُوَ كاذِبٌ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ.(٢)

٩٥٨ ـ قالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :يا عَلِيُّ !كَذَبَ مَنْ زَعَمَ أنَّهُ يُحِبُّنِى وَيُبْغِضُكَ.مَنْ أحَبَّكَ فَقَدْأحَبَّنِى، وَمَنْ أحَبَّنِى فَقَدْ أحَبَّهُ اللّهُ، وَمَنْ أحَبَّهُ اللّهُ أدْخَلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ أبْغَضَكَ فَقَدْ أبْغَضَنِى،وَمَنْ أبْغَضَنِى أبْغَضَهُ اللّهُ، وَمَنْ أبْغَضَهُ اللّهُ أدْخَلَهُ النّارَ.(٣)

٩٥٩ ـ بِالْإسْنادِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِى طالِبٍ عَلَيهِ السَّلامُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أنَّهُ قالَ لِعَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلامُ :يا عَلِيُّ لَوْ أنَّ عَبْداً عَبَدَ اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ مِثْلَ ما أقامَ

---

١ ـ عيون أخبار الرضا ٢/ ٦٠

٢ ـ كشف الغمة ١/ ٣٩٧، البحار ٣٩/ ٢٧٦، كشف اليقين / ٢٢٧ باختلاف يسير

٣ ـ المجروحين ٢/ ٣١٠، عقبات الانوار ١/ ٣٠١ والبحار ٣/ ١٠٩ باختلاف فى موارد

نُوحٌ فی قَوْمِهِ، وَكَانَ لَهُ مِثْلُ (جَبَلٍ خ ل) أُحُدٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَمُدَّ فِي عُمْرِهِ حَتَّى حَجَّ أَلْفَ عَامٍ عَلَى قَدَمَيْهِ، ثُمَّ قُتِلَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَظْلُومًا ثُمَّ لَمْ يُوَالِكَ يَا عَلِيُّ لَمْ يَشَمَّ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَمْ يَدْخُلْهَا.(١)

٩٦٠ - رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلٍ يَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: صَلِّ الْمَكْتُوبَاتِ وَصُمْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَاغْتَسِلْ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَأَحِبَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَادْخُلِ الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ بَابٍ شِئْتَ، فَوَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَوْ صَلَّيْتَ أَلْفَ عَامٍ وَصُمْتَ أَلْفَ عَامٍ وَحَجَجْتَ أَلْفَ حَجَّةٍ وَغَزَوْتَ أَلْفَ غَزْوَةٍ وَأَعْتَقْتَ أَلْفَ رَقَبَةٍ وَقَرَأْتَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَالزَّبُورَ وَالْفُرْقَانَ وَلَقِيتَ الْأَنْبِيَاءَ كُلَّهُمْ وَعَبَدْتَ اللهَ تَعَالَى مَعَ كُلِّ نَبِيٍّ أَلْفَ عَامٍ وَجَاهَدْتَ مَعَهُمْ أَلْفَ غَزْوَةٍ وَحَجَجْتَ مَعَ كُلِّ نَبِيٍّ أَلْفَ حَجَّةٍ ثُمَّ مِتَّ وَلَمْ يَكُنْ فِي قَلْبِكَ حُبُّ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَوْلَادِهِ أَدْخَلَكَ اللهُ النَّارَ مَعَ الْمُنَافِقِينَ.(٢)

٩٦١ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا عَلِيُّ لَوْ أَنَّ أُمَّتِي أَبْغَضُوكَ لَأَكَبَّهُمُ اللهُ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ فِي النَّارِ.(٣)

١ـ كشف اليقين / ٢٢٦، المناقب للخوارزمی /٦٧، احقاق الحق ٧/ ١٧٧، بشارة المصطفى /٩٣، ارشاد القلوب / ٢٢٩ باختلاف فی موارد

٢ـ ارشاد القلوب /٢٥٣

٣ـ الفصول المائة ٣/ ٢٧٤

تیسری فصل

حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی

حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی اور اسکے نتائج

۹۵۶۔ حسنؑ بن علیؑ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انصار میں سے جو اصل میں یہودی ہو اس کے علاوہ اور کوئی تم سے دشمنی نہیں کرتا۔

۹۵۷۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: جو یہ گمان کرتا ہے کہ مجھ پر اور جو کچھ میں لایا ہوں اس پر ایمان رکھتا ہے لیکن علی علیہ السلام سے دشمنی کرتا ہے وہ جھوٹا ہے مومن نہیں ہے۔

۹۵۸۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یَا علیؑ! جھوٹ بولتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ مجھے دوست رکھتا ہے لیکن تمہارا دشمن ہے، جس نے تمہیں دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے خدا کو دوست رکھا اور جس نے خدا کو دوست رکھا خدا اسے بہشت میں داخل کرے گا، اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی اور جو خدا کو دشمن رکھے خدا اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔

۹۵۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یَا علیؑ! اگر کوئی حضرت نوحؑ کی طرح جس طرح انھوں نے اپنی قوم کے درمیان قیام کیا خدا کی عبادت کرتا رہے اور اُحُد کے پہاڑ کی

مقدار میں سونا خدا کے راہ میں خرچ کرے اور اس کی عمر اتنی طولانی ہو کہ وہ پیدل ایک ہزار حج بیتُ اللہ انجام دے اور آخر کار صَفَا اور مَرْوَہ کے درمیان مظلوم قتل ہو جائے اگر تمہاری ولایت نہیں رکھتا تو وہ بہشت کی خوشبو سے محروم رہے گا اور اس میں داخل بھی نہیں ہوگا۔

۹۶۰۔ ابن عباس کہتے ہیں: ایک شخص نے رسولِ خدا ﷺ سے ایک ایسے عمل کے بارے میں پوچھا کہ جس کے ذریعے انسان بہشت میں داخل ہو، پیغمبر ﷺ نے فرمایا: واجب نمازیں ادا کرو اور ماہِ رمضان میں روزے رکھو اور غسل جنابت کرو اور علی علیہ السلام کو دوست رکھو، اور تو جس دروازے سے چاہتے ہو بہشت میں داخل ہو جاو مجھے اس کی قسم جس نے مجھے حق پر مبعوث کیا ہے، اگر ہزار سال نماز پڑھیں اور ہزار سال روزے رکھیں اور ہزار حج انجام دیں اور پیغمبر ﷺ کے شانہ بشانہ ہزار جنگ کریں اور ہزار غلام آزاد کریں اور تورات اور انجیل اور فرقان کی تلاوت کریں اور تمام پیغمبروں سے ملاقات کریں اور ہر پیغمبر کے ساتھ ہزار سال خدا کی عبادت کی ہو اور ان کے شانہ بشانہ ہزار جنگ میں شرکت کی ہو اور ہر ایک کے ساتھ ہزار حج انجام دیا ہو اور اگر موت کے وقت تمہارے دل میں علیؑ اور ان کی اولاد کی محبت نہ ہو تو خداوند تمہیں منافقین کے ساتھ جہنم میں داخل کرے گا۔

۹۶۱۔ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! اگر میری امت تم سے دشمنی کرے تو خدا ان سب کو منہ کے بل آگ میں ڈالے گا۔

۲۸۱۔ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي

۹۶۲۔ رُوِیَ بِسَنَدٍ يَرْفَعُهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَ آلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ، وَمَنْ سَبَّنِیْ فَقَدْ سَبَّ اللّٰهَ، وَمَنْ سَبَّ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ نَارَ جَهَنَّمَ وَلَهُ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (مُقِيْمٌ خ ل.)(۱)

۹۶۳ ـ فِیْ حَدِيْثٍ، قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَبَّ عَلِيًّا؛ فَقَدْ سَبَّنِیْ وَمَنْ سَبَّنِیْ فَقَدْ سَبَّ اللّٰهَ وَمَنْ سَبَّ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا مُخَلَّدًا وَلَهُ عَذَابٌ مُقِيْمٌ....(۲)

جس نے علی علیہ السلام کو دشنام دی اس نے مجھے دشنام دی

۹۶۲۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی علیہ السلام کو دشنام دی اس نے مجھے دشنام دی اور جس نے مجھے دشنام دی اس نے خدا کو دشنام دی اور جس نے خدا کو دشنام دی خدا اس کو دوزخ میں داخل کرے گا اور اس پر بہت بڑا عذاب ہوگا۔

۹۶۳۔ حسن بن علی علیہ السلام نے ایک حدیث میں فرمایا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علیؑ کو دشنام دی اس نے مجھے دشنام دی اور جس نے مجھے دشنام دی اس نے خدا کو دشنام دی اور جس نے خدا کو دشنام دی اس کو دوزخ کی آگ میں داخل کرے گا وہ ہمیشہ کے لئے اس آگ میں رہے گا اور ہمیشہ کے لئے اس پر عذاب ہوگا۔

۱۸۳ ـ مَنْ فَارَقَ عَلِيًّا فَقَدْ فَارَقَنِیْ

۹۶۴ ـ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ فَارَقَ عَلِيًّا فَقَدْ فَارَقَنِیْ وَمَنْ فَارَقَنِیْ

۱۔ احقاق الحق ۴۲۸/۶، البحار ۷۷/۴۰

۲۔ الاحتجاج ۴۲۰/۱

فَقَدْ فَارَقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.(۱)

۹۶۵ ـ بِالْإِسْنَادِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِيْ: يَا عَلِيُّ! مَنْ فَارَقَکَ فَقَدْفَارَقَنِيْ، وَمَنْ فَارَقَنِيْ فَقَدْ فَارَقَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.(۲)

جو علی علیہ السلام سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا

۹۶۴۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو علی علیہ السلام سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا اور جو مجھ سے جدا ہوا وہ خدا سے جدا ہو گیا۔

۹۶۵۔ علی علیہ السلام فرماتے ہیں: رسولِ خداؐ نے مجھ سے فرمایا: یا علیؑ! جو تم سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا اور جو مجھ سے جدا ہوا وہ خدا سے جدا ہو گیا۔

۱۹۸۴۔ مَنْ اَبْغَضَ عَلِيًّا مَاتَ عَلَى الْجَاهِلِيَّةِ

۹۶۶ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: مَنْ أَحَبَّکَ خَتَمَ اللّٰهُ لَهُ بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ، وَمَنْ أَبْغَضَکَ أَمَاتَهُ اللّٰهُ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً.(۳)

---

۱ ـ أمالي الصدوق / ۸۲، جامع الأخبار / ۱۵، البحار ۳۸/۳۰، الإثنا عشرية / ۲۱، ينابيع المودة/۵۶، جامع الأحاديث للسيوطي ۷/۲۸۹ باختلاف يسير

۲ ـ أمالي الصدوق / ۳۳۳، فضائل الخمسة ۲/۲۲۸، جامع الأحاديث للسيوطي ۷/۲۸۹، احقاق الحق۶/۳۹۵ باختلاف يسير، المراجعات / ۱۷۳ والغارات ۱/۵۲۱ باختلاف في موارد

۳ ـ إحقاق الحق ۷/۱۳۹

۹۶۷۔ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :مَنْ مَاتَ وَهُوَ يُبْغِضُكَ يَا عَلِيُّ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، لَمْ يُحَاسِبُهُ اللّٰهُ بِمَا عَمِلَ فِي الْإِسْلَامِ.(۱)

۹۶۸۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ فَقَالَ :يَاعَلِيُّ امَنْ أَبْغَضَكَ أَمَاتَهُ اللّٰهُ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَحَاسَبَهُ بِمَا عَمِلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(۲)

جس نے علی علیہ السلام سے دشمنی کی وہ جاہلیت کی موت مرے گا

۹۶۶۔ ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسولِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: جو تمہیں دوست رکھے گا خداوند اس کی زندگی کو ہمیشہ امن اور ایمان سے ختم کرے گا اور جو تم سے دشمنی کرے گا خدا اس کو جاہلیت کی موت مارے گا۔

۹۶۷۔ رسولِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! جو تم سے دشمنی کی حالت میں مرجائے وہ جاہلیت کی موت مرا ہے اور جو کچھ اس نے اسلام کے دوران انجام دیا ہے خُدا اس کے اعمال میں شامل نہیں کریگا۔

۹۶۸۔ اَنس بن مالک کہتے ہیں: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کی طرف نگاہ کی اور فرمایا: یا علیؑ! جو تم سے دشمنی کرے خُدا اس کو جاہلیت کی موت مارے گا اور قیامت کے دن یہ اس کے اعمال میں شامل کیا جائے گا۔

۱۔ احقاق الحق ۱۷/ ۱۴۱، البحار ۹/ ۲۶۵ باختلاف فی موارد

۲۔ أمالي المفيد / ۷۵

۱۸۵ ۔ مَنْ اَبْغَضَ عَلِیًّا مَاتَ عَلٰی غَیْرِ الْاِسْلَامِ

۹۶۹ ۔ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِعَلِیٍّ: یَاعَلِیُّ! اَلَا یُبَالِیْ مَنْ مَاتَ وَهُوَ یُبْغِضُکَ مَاتَ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کا دشمن مسلمان نہیں مرے گا

۹۶۹۔ بہز بن حکیم نے اپنے والد سے اور اس نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی علیہ السلام! جو تمہارا دشمن ہو اور مر جائے اسے یہ خوف نہیں کہ یہودی مرے یا نصرانی (مطلب یہ کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے گا۔)

۱۸۶ ۔ مَنْ اَبْغَضَ عَلِیًّا نَدِمَ یَوْمَ الْفَصْلِ

۹۷۰ ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ عَلِیًّا کَانَ طَاهِرَ الْاَصْلِ وَمَنْ اَبْغَضَهٗ نَدِمَ یَوْمَ الْفَصْلِ.(۲)

حضرت علی علیہ السلام کا دشمن قیامت کے دن پریشان ہو گا

۹۷۰۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا اس کی اصلیت پاک ہے

---

۱ ۔ مناقب علی بن أبیطالب / ۵۱ ، کشف الیقین / ۲۹۳، ارشاد القلوب / ۲۳۶ باختلاف یسیر

۲ ۔ جامع الأخبار / ۱۷ ، الإثنا عشریة / ۶۲

اور جو انہیں دشمن رکھے گا قیامت کے دن پریشان ہوگا۔

۱۸۷۔ مَنْ اَبْغَضَ عَلِیًّا خُلِّدَ فِی جَهَنَّمَ

۹۷۱۔ عَنِ ابْنِ بَصِیرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَیهِ السَّلَامُ یَقُولُ: عَدُوُّ عَلِیٍّ عَلَیهِ السَّلَامُ هُمُ الْمُخَلَّدُونَ فِی النَّارِ قَالَ اللّٰهُ: وَمَا هُمْ بِخَارِجِینَ مِنهَا.(۱)

حضرت علی علیہ السلام کا دشمن ہمیشہ کے لئے جہنّم میں رہے گا

۹۷۱۔ ابو بصیر کہتے ہیں: میں نے امام باقر علیہ السلام سے سنا حضرتؑ نے فرمایا: علی علیہ السلام کے دشمن ہمیشہ دوزخ کی آگ میں رہیں گے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وہ آتشِ جہنّم سے باہر نہیں نکلیں گے"۔

۱۸۸۔ قَاتَلَ اللّٰهُ مَنْ قَاتَلَ عَلِیًّا

۹۷۲۔ بِالْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ مُوسَی الرِّضَا عَنْ أَبِیهِ عَنْ آبَائِهِ عَلَیهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِیٌّ مِنِّی وَأَنَا مِنْ عَلِیٍّ، قَاتَلَ اللّٰهُ مَنْ قَاتَلَ عَلِیًّا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ خَالَفَ عَلِیًّا، عَلِیٌّ إِمَامُ الْخَلِیقَةِ بَعْدِی، مَنْ تَقَدَّمَ عَلَی عَلِیٍّ فَقَدْ تَقَدَّمَ عَلَیَّ، وَمَنْ فَارَقَهُ فَقَدْ فَارَقَنِی وَمَنْ آثَرَ عَلَیهِ فَقَدْ آثَرَ عَلَیَّ، أَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُ وَوَلِیٌّ لِمَنْ وَالَاهُ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُ.(۲)

۱۔ تفسیر العیاشی ۱/ ۳۱۷، تفسیر نور الثقلین ۱/ ۲۲۷

۲۔ أمالی الصدوق / ۵۲۵، البحار ۳۸/ ۱۰۹

۹۷۳۔ (فِیْ حَدِیْثٍ) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :یَا عَلِیُّ اقَاتَلَ اللّٰہُ مَنْ قَاتَلَکَ وَعَادٰی مَنْ عَادَاکَ(۱)

خدا قتل کرے اس کو جو علی علیہ السلام سے جنگ کرے

۹۷۲۔امام رضا علیہ السلام سے ان کے والد سے اور انکے اجداد علیہم السلام سے منقول ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام مجھ سے ہے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں، خدا قتل کرے اس کو جو علی علیہ السلام سے جنگ کرے اور خدا لعنت کرے اس پر جو علی علیہ السلام کی مخالفت کرے اور علیؑ میرے بعد لوگوں کے پیشوا ہیں، جس نے علی علیہ السلام پر سبقت لی حقیقت میں اس نے مجھ پر سبقت لی، اور جو ان سے جدا ہوا حقیقت میں وہ مجھ سے جدا ہوا اور جس نے دوسروں کو ان پر مقدّم کیا اس نے ان کو مجھ پر مقدّم کیا، میں اس سے صلح کروں گا جو علیؑ سے صلح کرے گا میں اس سے جنگ کروں گا جو علیؑ سے جنگ کے لئے نکلے گا اور میں اس کا دوست ہوں جو انہیں دوست رکھتا ہے اور میں اسکا دشمن ہوں جو اُن سے دشمنی کرتا ہے۔

۹۷۳۔حدیث میں نقل ہوا ہے کہ پیغمبرؐ نے فرمایا: یا علیؑ! خدا قتل کرے اسے جو تم سے جنگ کرے اور خدا اس کا دشمن ہے جو تم سے دشمنی کرتا ہے۔

۱۔ المسترشد/ ۶۰۵، الیقین / ۲۴۷ باختلاف یسیر

۱۸۹ ۔ مَنْ آذٰی عَلِیًّا فَقَدْ آذَانِیْ

۹۷۴ ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثٍ :مَنْ آذٰی عَلِیًّا فَقَدْ آذَانِیْ، وَمَنْ آذَانِیْ فَقَدْآذَی اللّٰہَ.(۱)

۹۷۵ ۔ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :مَنْ آذٰی عَلِیًّا فَقَدْ آذَانِیْ قَالَهَا ثَلَاثًا.(۲)

۹۷۶ ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ أَحَبَّنِیْ وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِیًّا فَقَدْ أَبْغَضَنِیْ وَمَنْ آذٰی عَلِیًّا فَقَدْ آذَانِیْ وَمَنْ آذَانِیْ فَقَدْ آذَی اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ.(۳)

جس نے علی علیہ السلام کوستایااس نے مجھے ستایا

۹۷۴۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا:جس نے علی علیہ السلام کوستایااس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایااس نے خداکوستایا۔

۹۷۵۔حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:جس کسی نے علی علیہ السلام کوتکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا۔

۹۷۶۔رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:جس نے علی علیہ السلام کودوست رکھااس نے مجھے دوست

۱۔احقاق الحق ۳۸۹/۶، مسند احمد ۵۳۳/۴، الطرائف / ۷۵ بزیادۃ

۲۔احقاق الحق ۳۸۸/۶، ینابیع المودۃ /۳

۳۔ ذخائر العقبیٰ / ۶۵

رکھا اور جس نے انہیں دشمن رکھا اس نے مجھے دشمن رکھا اور جس نے علیؑ کو دکھ پہنچایا اس نے مجھے دکھ پہنچایا اور جس نے مجھے دکھ پہنچایا اس نے خدا کو دکھ پہنچایا۔

۱۹۰۔ مَنْ اَبْغَضَ عَلِیًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ

۹۷۷۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّنِیْ فَلْيُحِبَّ عَلِيًّا، وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ أَبْغَضَنِیْ، وَمَنْ أَبْغَضَنِیْ فَقَدْ أَبْغَضَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، وَمَنْ أَبْغَضَ اللّٰهَ أَدْخَلَهُ النَّارَ. (۱)

۹۷۸۔ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ: يَا عَلِیُّ! مُحِبُّکَ مُحِبِّیْ، وَمُبْغِضُکَ مُبْغِضِیْ. (۲)

جس نے علی علیہ السلام سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی

۹۷۷۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مجھے دوست رکھتا ہے اسے علی علیہ السلام کو بھی دوست رکھنا چاہیے اور جس نے علی علیہ السلام سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی ہے اور جو خدا سے دشمنی کرے خدا اس کو دوزخ میں ڈالے گا۔

۹۷۸۔ سلمان کہتے ہیں: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! تمہارا دوست میرا دوست ہے اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے۔

۱۔ احقاق الحق ۶/۴۰۱

۲۔ مناقب علی بن ابیطالب / ۱۹۶، احقاق الحق ۶/۴۰۳

۱۹۱۔ مَنْ حَارَبَ عَلِيّاً فَقَدْ حَارَبَنِيْ

۹۷۹۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّم :يا عَلِيُّ اِكَذَبَ مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ يُحِبُّنِيْ وَيُبْغِضُكَ.يا عَلِيُّ اِمَنْ حَارَبَكَ فَقَدْ حَارَبَنِي وَمَنْ حَارَبَنِي فَقَدْ حَارَبَ اللّٰهَ.يا عَلِيُّ اِمَنْ اَبْغَضَكَ فَقَدْ اَبْغَضَنِي وَمَنْ اَبْغَضَنِيْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰهَ وَاَتْعَسَ اللّٰهُ جَدَّهُ وَاَدْخَلَهُ نَارَ جَهَنَّمَ.(۱)

۹۸۰۔ وَقَالَ)النَّبِيُّ(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :حَرْبُكَ يَا عَلِيُّ اِحَرْبِيْ وَسِلْمُكَ سِلْمِيْ.(۲)

جس نے علی علیہ السلام سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی

۹۷۹۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، منقول ہے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! جھوٹ بولتا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ مجھے دوست رکھتا ہے لیکن تم سے دشمنی کرتا ہے، یا علی علیہ السلام! جس نے تم سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے مجھ سے جنگ کی اس نے خدا سے جنگ کی ہے۔

یا علی علیہ السلام! جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے مجھ سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی ہے، خدا اس کو ہلاک کرے گا اور دوزخ میں ڈالے گا۔

۹۸۰۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تم سے جنگ مجھ سے جنگ ہے اور تم سے صلح مجھ سے صلح ہے۔

۱۔ غاية المرام ۱/ ۹۴

۲۔ عوالی اللئالی ۴/ ۸۷، احقاق الحق ۶/ ۴۴۱ باختلاف یسیر

۱۹۲۔ مَنْ خَذَلَ عَلِيًّا فَهُوَ مَخْذُولٌ

۹۸۱۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَلِيٌّ أَمِيرُ الْبَرَرَةِ، وَقَاتِلُ الْفَجَرَةِ، مَنْصُورٌ مَنْ نَصَرَهُ، مَخْذُولٌ مَنْ خَذَلَهُ، أَلَا وَأَنَّ الْحَقَّ مَعَهُ (و - خ ل) يَتْبَعُهُ، أَلَا فَمِيلُوا مَعَهُ. (۱)

۹۸۲۔ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالْغَفَّارِ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ عَلِيًّا، اَللّٰهُمَّ أَكْرِمْ مَنْ أَكْرَمَ عَلِيًّا، اَللّٰهُمَّ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَ عَلِيًّا. (۲)

جس نے حضرت علی علیہ السلام کی مدد نہ کی وہ ذلیل ہوگا

۹۸۱۔ زید بن صوحان نے حذیفہ بن یمان سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: علی علیہ السلام نیک لوگوں کے حاکم اور بُرے لوگوں کے قاتل ہیں، جو ان کی مدد کرے گا اس کی مدد ہوگی اور جو ان کی مدد سے ہاتھ اٹھائے گا وہ ذلیل ہوگا، جان لیں کہ حق ان کے پیچھے اور ان کے ساتھ ہے، بس ہمیشہ انکے ساتھ رہیں۔

۹۸۲۔ قاسم بن عبدالغفار سے نقل ہوا ہے کہ میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آنحضرتؐ نے فرمایا: اے اللہ جو علی کی مدد کرتا ہے اس کی مدد کر، اے اللہ جو علی علیہ السلام کا احترام کرتا ہے اس کا احترام کر، اے اللہ جو علی علیہ السلام کی مدد سے ہاتھ اٹھائے اس کو ذلیل اور خوار کر۔

۱۔ اثبات الهداة ۲/۲۱۰، کشف الغمة ۱/۱۴۸ باختلاف فی سنده، احقاق الحق ۴/۲۳۷، عقبات الانوار ۱/۲۰۱ باختلاف فی موارد

۲۔ احقاق الحق ۷/۸۰

پانچواں حصّہ

حضرت علیؑ کی مظلومیت، وصیت اور شہادت

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فِيْ مَظْلُوْمِيَّتِهٖ

١٩٣ـ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلامُ هُوَ الْمَظْلُوْمُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

١٨٣ـ بِالْإِسْنَادِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَنْ آبائه عليهم السلام قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ! اَنْتَ الْمَظْلُوْمُ بَعْدِيْ، فَوَيْلٌ لِمَنْ قَاتَلَكَ وَطُوْبٰى لِمَنْ قَاتَلَ مَعَكَ، يَا عَلِيُّ! اَنْتَ الَّذِيْ تَنْطِقُ بِكَلَامِيْ وَتَتَكَلَّمُ بِلِسَانِيْ بَعْدِيْ فَوَيْلٌ لِمَنْ رَدَّ عَلَيْكَ وَطُوْبٰى لِمَنْ قَبِلَ كَلَامَكَ، يَا عَلِيُّ! اَنْتَ سَيِّدُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدِيْ وَاَنْتَ إِمَامُهَا وَخَلِيْفَتِيْ عَلَيْهَا وَمَنْ فَارَقَكَ فَارَقَنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كَانَ مَعَكَ كَانَ مَعِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.....(١)

١٨٤ـ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ! اَنْتَ الْمَظْلُوْمُ بَعْدِيْ، مَنْ ظَلَمَكَ فَقَدْ ظَلَمَنِيْ، وَمَنْ أَنْصَفَكَ فَقَدْ أَنْصَفَنِيْ، وَمَنْ جَحَدَكَ فَقَدْ جَحَدَنِيْ، وَمَنْ وَالَاكَ فَقَدْ وَالَانِيْ، وَمَنْ عَادَاكَ فَقَدْ عَادَانِيْ، وَمَنْ أَطَاعَكَ فَقَدْ أَطَاعَنِيْ، وَمَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَانِيْ.(٢)

١٨٥ـ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ ظَلَمَ عَلِيًّا مَقْعَدِيْ هٰذَا بَعْدَ وَفَاتِيْ فَكَأَنَّمَا جَحَدَ نُبُوَّتِيْ وَنُبُوَّةَ الْأَنْبِيَاءِ (من خ ل) قَبْلِيْ.(٣)

١ـ بشارة المصطفى ١٢٥، اثبات الهداة ١/٤٨٣ باختلاف في موارد

٢ـ البحار ٢٧/٦١

٣ـ بهج الصباغة ٣/٥٣٢، اثبات الهداة ٢/٢٢٢، البحار ٢٧/٦٠

٢١٨ ـ عَنْ أَبِى جعفرٍ عليهِ السَّلامُ فِىْ قولِهِ :وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ قالَ :نَزَلَتْ فِى عَلِيٍّ.(١)

٢١٩ ـ عَنْ أَبِى جَعفرٍ عليهِ السَّلامُ فِى قولِهِ "أُولَئِكَ يُسَارِعُونَ فِى الْخَيْرَاتِ"، (الآية) قالَ :عَلِيُّ بْنُ أَبِى طالِبٍ عَليهِ السَّلامُ لَمْ يَسْبِقْهُ أَحَدٌ.(٢)

٢٢٠ ـ بالإسنادِ، قالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ و آلِهِ وَسلَّمَ فِى قولِهِ تعالى: "وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ" قالَ :هُوَعَلِيُّ بْنُ أَبِى طالِبٍ.(٣)

٢٢١ ـ عَنْ أَبِى بَصِيرٍ عَنْ أبِى عَبدِاللهِ عليهِ السَّلامُ فِى قَولِهِ تعالَى: "ذٰلِكَ الْكِتَابُ لارَيْبَ فِيهِ" قالَ :الْكِتَابُ عَلِيٌّ لَا شَكَّ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ.(٤)

٢٢٢ ـ بالإسنادِ، عَنْ جابِرِ الْجُعْفِيِّ قالَ :سَأَلْتُ أبَا جَعْفَرٍ عليهِ السَّلامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ :وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا قالَ :مَنْ أَعْرَضَ عَنْ عَلِيٍّ يَسْلُكْهُ العَذابَ الصَّعَدَ، وَهُوَ أَشَدُّ الْعَذَابِ.(٥)

٢٢٣ ـ جَعْفَر الْفَزَارِىّ مُعَنْعَنًا عَنْ أَبِى جَعفرٍ عليهِ السَّلامُ قالَ :سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ تعالَى :قُلْ هٰذِهِ سَبِيلِى أَدْعُو إِلَى اللهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِى قالَ :مَنِ اتَّبَعَنِى، عَلِيُّ بْنُ أَبِى طَالِبٍ عليهِ السَّلامُ.(٦)

---

١ ـ تفسير العياشى ١٣٨/١، البحار ٣٥/٣١

٢ ـ البحار ٣٣٢/٣٥، مناقب آل أبيطالب ١١٦/٢

٣ ـ احقاق الحق ٣٠٦/٣، البحار ٣١/٣٦

٤ ـ البحار ٣٠٢/٣٥ ٥ ـ البحار ٣٩٥/٣٥

٦ ـ البحار ٣٥/٣٦

٢٢٤ ـ عَنْ عَبدِالرَّحْمنِ بْنِ كَثيرٍ عَنْ أَبِي عَبدِاللهِ عليهِ السَّلامُ :فِي قَولِهِ تعالىٰ : وَشاهِدٍ وَمَشْهُودٍ قالَ :اَلنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَميرُالمُؤْمِنينَ عَليهِ السَّلامُ.(١)

٢٢٥ ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الفُضيلِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَليهِ السَّلامُ فِي قَولِهِ :وَلَوْ لاَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ قالَ :اَلْفَضْلُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرَحْمَتُهُ أَميرُ الْمُؤْمِنينَ عَليهِ السَّلامُ).(٢)

٢٢٦ ـ عَنِ الباقِرِ عَليهِ السَّلامُ فِي قَولِهِ تَعالىٰ :يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوا مَعَ الصّادِقِيْنَ قالَ :مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَليهِ السَّلامُ.(٣)

٢٢٧ ـ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قالَ :سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليهِ السَّلامُ عَنْ قَولِ اللهِ تَعالىٰ :قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ فَقالَ :إِنَّما أَعِظُكُمْ بِوِلاَيَةِ عَلِيٍّ عليهِ السَّلامُ هِيَ الْوَاحِدَةُ الَّتِيْ قالَ اللّٰهُ تَبارَكَ وَتَعالىٰ:إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ.(٤)

٢٢٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إبراهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سماعَةَ عَنْ أَبِي عبدِاللهِ عليهِ السَّلامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ :وَأَوْفُوْا بِعَهْدِيْ قالَ :بِوِلاَيَةِ أَمِيرِالمُؤْمِنِينَ عَليهِ السَّلامُ: أُوْفِ بِعَهْدِكُمْ أُوَفِّ لَكُمُ الْجَنَّةَ.(٥)

---

١ ـ البحار ٣٥/٣٨٦، الكافى ١/٤٢٥

٢ ـ تفسير العياشى ١/٢٦١

٣ ـ تفسير نور الثقلين ٢/٢٨١، اثبات الهداة ٢/٩٩

٤ ـ الكافى ١/٤٢٠، اثبات الهداة ٢/٧، البحار ٦٣/١٤٣

٥ ـ البحار ٣٥/٩٧ باختلاف يسير، الكافى ١/٤٣١

٢٢٩ ـ قَدْ رُوِیَ عَنْ مَوْلَانَا؛ مُوسَی بْنِ جَعْفَرٍ الْكَاظِمِ عَلَيهِ السَّلامُ أَنَّ قَوْلَهُ تَعَالَی: تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ نَزَلَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ.(١)

٢٣٠ ـ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ :وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا قَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ أَحَدُ الْوَالِدَيْنِ وَعَلِيٌّ الْآخَرُ.(٢)

٢٣١ ـ عَنِ الْبَاقِرِ عَلَيهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ :إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللهِ الْإِسْلَامُ قَالَ :التَّسْلِيمُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَامُ بِالْوِلَايَةِ.(٣)

پہلی فصل

حضرت علی علیہ السلام کے فضائل قرآن کی نگاہ میں

٢١٤۔ابن عباس کہتے ہیں: جس وقت یہ آیت (اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ) نازل ہوئی تو پیغمبر ؐ نے فرمایا: میں عذابِ الٰہی سے ڈرانے والا ہوں اور علی علیہ السلام ہدایت کرنے والے ہیں یا علی علیہ السلام!

---

١ ـ كشف اليقين في فضائل أمير المؤمنين عليه السلام / ١١٩

٢ ـ البحار ٨/٣٦

٣ ـ البحار ٣٣١/٣٥

میرے بعد راستہ ڈھونڈنے والے تیرے توسّل سے راستہ ڈھونڈیں گے۔

۲۱۵۔امام صادق علیہ السلام نے کلامِ الٰہی (یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَایُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ) کے بارے میں فرمایا: ''یُسر'' (آرام) سے مراد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۲۱۶۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے اَجْداد سے نقل کیا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت: وَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ ''میری شان میں نازل ہوئی ہے۔

۲۱۷۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے اَجْداد سے نقل کیا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (وہ لوگ جودن اور رات کو چھپ کر یا ظاہر ہو کر اپنے مال کو خدا کے راہ میں خرچ کرتے ہیں) یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۲۱۸۔امام باقر علیہ السلام سے نقل ہوا انہوں نے فرمایا: گفتارِ خداوند: ''ان کی طرح جو خدا کی رضایت کے لیے اپنے اموال کو خرچ کرتے ہیں'' علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۲۱۹۔امام باقر علیہ السلام نے گفتارِ خداوند: ''وہ جو نیک عمل کرنے میں جلدی کرتے ہیں'' کے بارے میں فرمایا: اس عمل میں کسی نے بھی علی بن ابی طالب علیہ السلام پر سبقت نہیں کی۔

۲۲۰۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گفتارِ خداوند ''صَالِحُ مُوْمِنِیْن'' کے بارے میں فرمایا: وہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۲۲۱۔ابو بصیر نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا حضرت نے گفتارِ خداوند: ''ذَالِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ'' کے بارے میں فرمایا: ''کتاب'' سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں اس میں کوئی شک نہیں وہ پرہیزگاروں کے راہنما ہیں۔

۲۲۲۔جابر جعفی کہتے ہیں: میں نے امام باقر علیہ السلام سے کلامِ الٰہی ''جو بھی یادِ خدا سے منہ

اے لوگو جو بھی مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو مجھے نہیں جانتا میں اپنا تعارف کروا رہا ہوں، میں جُندُب بن جُنادہ ابُوذر غِفاری ہوں، میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے رسولِ خدا ﷺ سے سنا اور اگر نہ سنا تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں اور ان دونوں آنکھوں سے دیکھا اگر نہ دیکھا ہو تو میری دونوں آنکھیں اندھی ہو جائیں، حضرت ﷺ نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام صالحین کے رہبر اور کافروں کے قاتل ہیں جو ان کی مدد کرے گا اس کی مدد ہوگی اور جو ان کی مدد کرنے سے دریغ کرے گا وہ پشیمان ہوگا اور جو ان کی ولایت کا منکر ہوگا وہ ملعون ہے۔ جان لیں! ایک دن میں نے ظہر کی نماز پیغمبر ﷺ کے ساتھ ادا کی ایک سائل مسجد میں داخل ہوا اور کچھ مانگا لیکن کسی نے اس کو کوئی چیز نہ دی' سائل نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور کہا: خدایا گواہ رہنا، میں رسولِ خدا ﷺ کی مسجد میں گدائی کرنے آیا ہوں لیکن کسی نے کوئی چیز نہیں دی۔ حضرت علی علیہ السلام حالتِ رکوع میں تھے چھوٹی انگلی سے جس میں انگوٹھی پہن رکھی تھی سائل کو اشارہ کیا سائل آیا اور حضرت علیؑ کی انگلی سے انگوٹھی اتار لی پیغمبر ﷺ یہ ماجرا دیکھ رہے تھے جس وقت علی علیہ السلام کی نماز ختم ہوئی پیغمبر ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف بلند کیا اور فرمایا: خُدایا میرے بھائی موسیٰؑ نے تجھ سے درخواست کی اور کہا: پروردگار! تُو میرے لیے میرے سینہ کو کشادہ فرما اور میرا کام میرے لیے آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تا کہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ لیں اور میرے خاندان میں سے میرے بھائی ہارونؑ کو میرا وزیر بنا دے' اس کے ذریعہ سے میری پُشت مضبوط کر دے اور میرے کام میں اس کو میرا شریک بنا۔ خدایا! تو نے پھر اُس کلام کو ان پر نازل کیا جو قرآن ناطق ہے" اور جلد ہی اس کے بازو کو اس کے بھائی کے ذریعہ سے مضبوط بنایا اور تم دونوں کو اپنے معجزات کے ذریعہ سے مسلّط کریں گے تا کہ وہ تم تک نہ پہنچ سکیں"۔ خدایا! میں محمد ﷺ تیرا

بھیجا ہوا پیغمبر ہوں تو میرے لیے میرے سینہ کو کشادہ فرما اور میرا کام میرے لیے آسان کر دے اور میرے خاندان میں سے میرے بھائی علی علیہ السلام کو میرا وزیر بنا دے اس کے ذریعہ سے میری پشت مضبوط کر دے۔

ابوذر کہتا ہے: ابھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعا ختم نہیں ہوئی تھی کہ جبرئیلؑ خدا کی طرف سے نازل ہوئے اور کہا: یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پڑھ۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا پڑھوں؟ کہا پڑھ:

"اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَهُمْ رَاکِعُوْنَ"۔

تمہارے مالک اور سرپرست بس یہی ہیں: خُدا، اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ مومنین جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔

دُوسرا حصّہ

فضائل اور مناقب حضرت علی علیہ السلام

قرآن اور احادیث میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فَضائِلُهُ فِى الْكِتابِ

٦٩ ـ فَضائِلُهُ فِى الْكِتابِ

٢١٤ ـ قالَ ابْنُ عَبّاسٍ (رض) :لَمّا نَزَلَتْ :إِنَّما أَنْتَ مُنْذِرٌ قالَ النَّبىُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَنَا الْمُنْذِرُ وَعَلِىٌّ الْهادِى، وَبِكَ يا عَلِىُّ يَهْتَدِى الْمُهْتَدُوْنَ مِنْ بَعْدِىْ.(١)

٢١٥ ـ بِالْإِسْنادِ، عَنْ أَبِى عَبْدِاللّهِ عليهِ السَّلامُ فِى قَوْلِهِ تَعالىٰ :يُرِيْدُ اللّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ قالَ :فَذٰلِكَ الْيُسْرُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِىُّ بْنُ أَبِى طالِبٍ عليهِ السَّلامُ.(٢)

٢١٦ ـ عَنِ الرِّضا، عَنْ آبائِهِ عَلَيهِمُ السَّلامُ عَنْ عَلِيٍّ عليهِ السَّلامُ قالَ: السّابِقُوْنَ السّابِقُوْنَ نَزَلَتْ فِىَّ.(فِىَّ نَزَلَتْ).(٣)

٢١٧ ـ عَنِ الرِّضا عَنْ آبائِهِ عليهِمُ السَّلامُ قالَ :قالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: نَزَلَتْ "اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهارِ سِرًّا وَعَلانِيَةً" فِىْ عَلِيٍّ عليهِ السَّلامُ.(٣)

١ـ احقاق الحق ٣١٠/٣، اثبات الهداة ٢٣٧/٢، نور الابصار / ٨٧ باختلاف فى موارد

٢ـ البحار ١٢٨/٣٦، الحكم الزاهرة ٧٦/١

٣ـ البحار ٣٣٥/٣٥ ٣ـ البحار ٣٥/٤١

٢٤٣ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ صاحِبُ حَوْضِى يَوْمَ القِيامَةِ.(١)

٢٤٤ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَليهِ وآلِهِ وسَلَّمَ :عَلِيٌّ آخِرُ النَّاسِ بِى عَهْدًا عِنْدَ الْمَوْتِ.(٢)

٢٤٥ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَليهِ وَآلِهِ وسَلَّمَ لِعَلِيّ :جَعَلْتُكَ عَلَماً فِيمَا بَيْنِى وَبَيْنَ أُمَّتِى.(٣)

٢٤٦ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَليهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ بَابُ عِلْمِى وَمُبَيِّنٌ لِأُمَّتِى مَا أُرْسِلْتُ بِهِ مِنْ بَعْدِى، حُبُّهُ إِيمَانٌ وَبُغْضُهُ نِفَاقٌ وَالنَّظَرُ إِلَيْهِ رَأْفَةٌ وَمَوَدَّتُهُ عِبادَةٌ.(٤)

٢٤٧ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَليهِ وآلِهِ وسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَكْرَمُ الْخَلْقِ وَأَعَزُّهُمْ عَلى رَسُولِ اللهِ.(٥)

٢٤٨ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَليهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَقْرَبُ الْخَلْقِ إِلَى النَّبِيِّ.(٦)

٢٤٩ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَليهِ وآلِهِ وسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَتْقَى النَّاسِ.(٧)

٢٥٠ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَوَّلُ مَنْ يَلْقَانِى عِنْدَ الْحَوْضِ.(٨)

---

١ ـ احقاق الحق ٤/٢٧٠
٢ ـ احقاق الحق ١٥/٣٠٣
٣ ـ احقاق الحق ٥١/٢٠٦
٤ ـ ينابيع المودة / ٢٣٥
٥ ـ احقاق الحق ١٥/٥٦٢
٦ ـ احقاق الحق ٥١/٣٠٦
٧ ـ احقاق الحق ٥١/٣٠٨
٨ ـ احقاق الحق ٥١/٣٢١

٢٥١ـ قَالَ رَسُولُ اللّـهِ صَلَّى اللّهُ عليهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ حُجَّةُ اللّهِ يَوْمَ الْقِيامَةِ.(١)

٢٥٢ ـ بِالْإسْنادِ عَنْ جابِرٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ واحِدَةٍ وَالنّاسُ مِنْ أَشْجارٍ شَتَّى.

٢٥٣ـ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قالَ لِعَلِيٍّ عليهِ السَّلامُ: أَنْتَ تُبَيِّنُ لِأُمَّتِي ما اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْ بَعْدِي.(٢)

٢٥٤ـ قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَنَا وَعَلِيٌّ حُجَّةُ اللّهِ عَلى عِبادِهِ.(٣)

٢٥٥ ـ قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: اَللّهُ وَرَسُولُهُ وَجِبْرِيلُ عَنْكَ راضُونَ.(٤)

٢٥٦ـ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، فَقالَ جَبْرائِيلُ: يا مُحَمَّدُ وَأَنَا مِنْكُما.(٥)

٢٥٧ ـ وَبِالْإسْنادِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ عليهِ السَّلامُ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يا عَلِيُّ! خُلِقَ النّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتَّى وَخُلِقْتُ أَنَا وَأَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ واحِدَةٍ، أَنَا أَصْلُها وَأَنْتَ فَرْعُها وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ أَغْصانُها وَشِيعَتُنا أَوْراقُها، فَمَنْ تَعَلَّقَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصانِها؛ أَدْخَلَهُ اللّهُ الْجَنَّةَ.(٦)

---

١ ـ احقاق الحق ١٧٥/٥١ ٢ ـ المجروحين ٣٨٠/١

٣ـ ارشاد القلوب / ٢٣٦، كشف الغمة ١٦١/١، تاريخ بغداد ٨٨/٢ باختلاف يسير

٤ ـ احقاق الحق ٨٣/٦، كنز العمال ١٠٧/١٣ باختلاف يسير

٥ ـ أمالي الطوسي ٣٤٣/١، احقاق الحق ١٨٧/٥ باختلاف يسير

٦ ـ عيون اخبار الرضا ٧٣/٢

٢٥٨ ـ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وَآلِهِ وسَلَّمَ قَالَ :أتَانِیَ جَبْرَئِيلُ عليهِ السَّلامُ فَقَالَ :أُبَشِّرُکَ يَا مُحَمَّدُ بِمَا تَجُوزُ عَلَى الصِّرَاطِ؟ قَالَ :قُلْتُ لَهُ: بَلٰى، قَالَ :تَجُوزُ بِنُورِ اللّٰهِ وَيَجُوزُ عَلِیٌّ بِنُورِکَ وَنُورُکَ مِنْ نُورِ اللّٰهِ وَتَجُوزُ أُمَّتُکَ بِنُورِ عَلِیٍّ، نُورُ عَلِیٍّ مِنْ نُورِکَ، وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ مَعَ عَلِیٍّ نُورًا فَمَالَهُ مِنْ نُورٍ.(١)

٢٥٩ ـ عَنِ ابْنِ عبّاسٍ قال :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :صَلَّتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَیَّ وَعَلٰى عَلِیٍّ سَبْعَ سِنِينَ، قِيلَ :وَلِمَ ذٰلِکَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ :لَمْ يَكُنْ مَعِیَ مِنَ الرِّجَالِ غَيْرُهُ.(٢)

٢٦٠ ـ عَنِ ابْنِ أَبِی لَيْلَى الْغِفَارِیِّ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :سَتَكُونُ بَعْدِی فِتْنَةٌ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِکَ فَالْزِمُوا عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ يَرَانِی وَأَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِی يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهُوَ مَعِیَ فِی السَّمَاءِ الْعُلْيَا وَهُوَ الْفَارُوقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ.(٣)

٢٦١ ـ عَنِ الشَّعبِیِّ قَالَ :قَالَ عَلِیٌّ عليهِ السَّلامُ :قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وآلِهِ وسَلَّمَ :مَرْحَبًا بِسَيِّدِ الْمُسْلِمِينَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ فَقِيلَ لِعَلِیٍّ :(فَمَا كَانَ ن ل) مَا شُكْرُکَ؟ قَالَ :حَمِدْتُ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى مَا آتَانِی، وَسَأَلْتُهُ الشُّكْرَ عَلٰى مَا أَوْلَانِی وَأَنْ

---

١ ـ تفسير فرات الكوفى / ١٠٣

٢ ـ كشف الغمة ١/ ٧٩، روضة الواعظين ١/ ٨٥، البحار ٣٠/ ٧٧، اعلام الورى / ١٨٥، الطرائف / ١٩ باختلاف يسير، تفسير ابوالفتوح ١١/ ٩ باختلاف فی موارد

٣ ـ البحار ٣٨/ ٣٦، اثبات الهداة ٢/ ٢١٨ باختلاف فی موارد

يَزِيدُنِي مِمَّا أَعْطَانِي.(١)

٢٦٢ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عليهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ :يَأْتِي النَّاسُ يَوْمَ الْقِيامَةِ بِالْأَعْمالِ فَلا يَنْفَعُهُمْ إِلَّا مَنْ قَبِلْتُ أنَا وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَمَلَهُ.(٢)

٢٦٣ ـ بِالْإِسْنادِ، عَنْ عَلِيٍّ عليهِ السَّلامُ قالَ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليهِ وَآلِهِ وسَلَّمَ :يا عَلِيُّ !أُحِبُّ لَكَ ما أُحِبُّ لِنَفْسِي وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي.(٣)

٢٦٤ ـ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عليهِ وَآلِهِ وسَلَّمَ :أَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا عَلَى الحَوْضِ وَأَوَّلُهُمْ إِسْلامًا :عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليهِ السَّلامُ.(٤)

٢٦٥ ـ بِالْإِسْنادِ عَنْ عَلِيٍّ عليهِ السَّلامُ قالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وَآلِهِ وَسَلَّمَ :أَحَبُّ أَهْلِ بَيْتِي إِلَيَّ وَأَفْضَلُ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.(٥)

٢٦٦ ـ بِالْإِسْنادِ فِي حَدِيثٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَليهِ وَآلِهِ وسَلَّمَ :يا عَلِيُّ! أَنْتَ أَفْضَلُ أُمَّتِي فَضْلاً وَأَقْدَمُهُمْ سِلْماً وَأَكْثَرُهُمْ عِلْماً وَأَوْفَرُهُمْ حِلْماً وَأَشْجَعُهُمْ قَلْباً وَأَسْخَاهُمْ كَفًّا.(٦)

---

١ ـ حلية الاولياء ١/١٠٦، والامام على بن ابى طالب ٢/٣٣٠، جامع احاديث للسيوطى ١٦/٢٧٥، اليقين/ ٤٧١ باختلاف فى موارد

٢ ـ احقاق الحق ٧/١٣٢

٣ ـ احقاق الحق ٦/٥٥٦، فضائل الخمسة ٢/١٨٣، فرائد السمطين ١/٢١٦، عيون اخبار الرضا٢/٦٨ باختلاف في موارد

٤ ـ ينابيع المودة / ٦١

٥ ـ أمالى الصدوق / ٣٨٥، غاية المرام / ٤٥٣، البحار ٣٨/١٦

٦ ـ امالى الصدوق / ٤٧، ينابيع المودة / ٦٣، البحار ٣٨/٩٠، اثبات الهداة ٣٩ ٢/ باختلاف فى موارد

پھیرے گا خداوند اس کو سخت عذاب میں مبتلا کرے گا'' کے بارے میں پوچھا فرمایا: جو بھی حضرت علیؑ سے منہ پھیرے گا خداوند اس پر سخت عذاب نازل کرے گا۔

۲۲۳۔ جعفر فزاری نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت ''کہہ دو کہ یہی میرا سیدھا راستا ہے، میں اور میرے پیروکار بصیرت کے ساتھ خدا کی طرف بلائیں گے'' کی تفسیر پوچھی تو امامؑ نے فرمایا یہاں پیروکار سے مراد علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۲۲۴۔ عبداللہ بن کثیر سے نقل ہوا کہ امام صادق علیہ السلام نے گفتارِ الٰہی ''قسم ہے شاہد اور مشہود کی'' کے بارے میں فرمایا: یہ دونوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المؤمنینؑ ہیں۔

۲۲۵۔ محمد بن فضیل نے ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا حضرت نے گفتارِ خداوند: ''اگر فضلِ خدا اور رحمت تم پر نہ ہوتی...'' کے بارے میں فرمایا: فضلِ خدا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رحمتِ خدا امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں۔

۲۲۶۔ امام باقر علیہ السلام نے گفتارِ خداوند: ''اے مُؤمنین تقویٰ خدا اختیار کرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ'' کے بارے میں فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ ہو جاؤ۔

۲۲۷۔ ابو حمزہ کہتے ہیں: امام باقر علیہ السلام سے گفتارِ خداوند: ''کہہ دو فقط تم کو ایک چیز کی نصیحت کرتا ہوں'' کے بارے میں پوچھا فرمایا: فقط تم کو ولایتِ علی بن ابی طالب علیہ السلام کی نصیحت کرتا ہوں۔ یہ وہی چیز ہے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا: ''اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ''۔

۲۲۸۔ علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے اس نے ابن ابی عمیر سے اور اس نے سماعہؒ سے اور اس نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا کہ حضرت نے گفتارِ خداوند: ''میرے وعدہ کی وفا کریں'' کے بارے میں فرمایا: حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت سے وفا کریں'' تا کہ میں تمہارے وعدہ کی

وفا کروں'' یعنی تمہارے لیے بہشت کی وفا کروں۔

۲۲۹۔ ہمارے مولا موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت نقل ہوئی ہے کہ گفتارِ خداوند: ''ان کو حالتِ رکوع اور سجدہ میں دیکھ رہے ہو کہ وہ خدا کے فضل اور خوشنودی کے پیچھے ہیں اور سجدہ کے آثار ان کے چہروں پر نمایاں ہیں'' یہ آیت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۲۳۰۔ ابو بصیر سے نقل ہوا اس نے کہا: امام باقر علیہ السلام نے گفتارِ خداوند ''وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا'' کے بارے میں فرمایا: ایک باپ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دُوسرے باپ حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

۲۳۱۔ امام باقر علیہ السلام نے گفتارِ خداوند: ''بے شک خدا کے نزدیک دین، دینِ اسلام ہے'' کے بارے میں فرمایا: اسلام یعنی ولایتِ علی علیہ السلام کو قبول کرنا''۔

اَلْفَصْلُ الثّانِیْ

فِیْ ذِکْرِ بَعْضِ مُقاماتِهِ وَمَنْزِلَتِهِ فِی السَّنَةِ

۷۰. بَعْضُ مُقامَاتِهِ وَمَنْزِلَتِهِ

۲۳۲ـ ... عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسىَ الرِّضا عَنْ آبائِهِ عَلیهِمُ السَّلامُ قالَ :قالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :خُلِقْتُ أنَا وَعَلِیٌّ مِنْ نُوْرٍ واحِدٍ.(۱)

۲۳۳ـ عَنِ ابنِ عبّاسٍ قالَ :سَمِعتُ رَسُولَ اللهِ صَلّی اللهُ عَلیهِ و آلِهِ وسَلَّمَ یَقُولُ لِعَلِیِّ عَلیهِ السَّلامُ :خُلِقتُ أنَا وَأنْتَ مِنْ نُوْرِ اللهِ تَعالی.(۲)

۲۳۴ـ عَنْ سَلْمانَ قالَ :سَمِعْتُ حَبِیْبِیْ رَسُوْلَ اللهِ صَلّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :کُنْتُ أنـا وَعَلِیٌّ نُوْرًا بَیْنَ یَدَیِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أنْ یَخْلُقَ اللهُ آدَمَ بِأرْبَعَةَ عَشَرَ ألْفِ عامٍ، فَلَمّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ؛ قَسَّمَ اللهُ ذٰلِکَ النُّوْرَ جُزْئَیْنِ، فَجُزْءٌ أنا وَجُزْءٌ عَلِیٌّ.(۳)

۲۳۵ـ بِالْإسْنادِ، عَنْ أبی عَبدِاللهِ علیهِ السَّلامُ قالَ :عَمَّمَ رَسولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِیّاً عَلَیْهِ السَّلامُ بِیَدِهِ، فَسَدَ لَهامِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَقَصَّرَها مِنْ خَلْفِهِ قَدْرَ أرْبَعِ أصابِعَ، ثُمَّ قالَ :أدْبِرْ فَأدْبَرَ، ثُمَّ قالَ :أقْبِلْ فَأقْبَلَ،فَقالَ (ثُمَّ قالَ) :هٰکَذا تِیجانُ المَلائِکَةِ.(۴)

۱ـ عیون اخبار الرضا ۲/۵۸، أمالی الصدوق / ۱۹۶، غایة المرام / ۲۹

۲ـ احقاق الحق ۵/ ۲۵۳

۳ـ احقاق الحق ۵/ ۲۴۳، ارشاد القلوب / ۲۱۰ باختلاف فی موارد

۴ـ البحار ۴۲/ ۶۹، الغدیر ۱/ ۲۹۱ باختلاف فی موارد

٢٣٦ ـ وَقَالَ (النَّبِيُّ) صلّى اللهُ عليه وآلهِ وسلّم :أَنَا كَالشَّمْسِ وَعَلِيٌّ كَالْقَمَرِ وَأَهْلُ بَيْتِي كَالنُّجُومِ، بِأَيِّهِمِ اقْتَدَيْتُم اهْتَدَيْتُمْ.(١)

٢٣٧ (فِي حَدِيثٍ) عَنْ أَبِي ذَرّ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلّى اللهُ عليهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لَوْلَا أَنَا وَعَلِيٌّ مَاعُرِفَ اللهُ، وَلَوْلَا أَنَا وَعَلِيٌّ مَا عُبِدَ اللهُ، وَلَوْلَا أَنَا وَعَلِيٌّ مَا كَانَ ثَوَابٌ وَلَا عِقَابٌ، وَلَا يَسْتُرُ عَلِيّاً عَنِ اللهِ سَتْرٌ وَلَا يَحْجُبُهُ عَنِ اللهِ حِجَابٌ، وَهُوَ السَّتْرُ وَالْحِجَابُ فِيمَا بَيْنَ اللهِ وَبَيْنَ خَلْقِهِ).(٢)

٢٣٨ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وسَلَّمَ :عَلِيٌّ أَعْظَمُ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَزِيَّةً.(٣)

٢٣٩ ـ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعفرٍ عليهِ السَّلامُ قَالَ :خَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيهِ السَّلَامُ ذَاتَ لَيْلَةٍ بَعْدَ عَتَمَةٍ وَهُوَ يَقُولُ :هَمْهَمَةٌ هَمْهَمَةٌ وَلَيْلَةٌ مُظْلِمَةٌ، خَرَجَ عَلَيْكُمُ الْإِمَامُ عَلَيْهِ قَمِيصُ آدَمَ، وَفِي يَدِهِ خَاتَمُ سُلَيْمَانَ، وَعَصَا مُوسَى عليهِ السَّلامَ.(٤)

٢٤٠ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى اللهُ عَليهِ وَآلِهِ وسلم :عَلِيٌّ مُفَرِّجُ كُرْبَتِي.(٥)

٢٤١ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَليهِ وَآلِهِ وسلم:عَلِيٌّ أَبُو الْأَئِمَّةِ الطَّاهِرِينَ.(٦)

٢٤٢ ـ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَليهِ وَآلِهِ وَسَلَم :عَلِيٌّ عَلَى الْحَوْضِ خَلِيفَتِي.(٧)

---

١ ـ عوالى اللئالى ٨٦/٣
٢ ـ سليم بن قيس / ٢٤٧
٣ ـ احقاق الحق ٣٨٣/١٥
٤ ـ البحار ٨١/١٣، الكافى ٢٣١/١
٥ ـ احقاق الحق ١٧٤/٥١
٦ ـ احقاق الحق ٥٨٦/١٥
٧ ـ احقاق الحق ٢١٩/١٥

فهرست منابع و مآخذ

مآخذ و مدارک خاصّه

مآخذ و مدارک عامّه

شیعہ منابع

قرآن مجید

اثبات الہداۃ ج ۱، ۲، ۳، محدث محمد بن الحسن الحر العاملی، مطبعہ علمیہ، قم.

الاثنا عشریہ فی المواعظ العددیہ، سید محمد حسینی عاملی از علمائی قرن ۱۱ھ.

الاحتجاج، ابو منصور احمد بن علی طبرسی، مؤسسۃ النعمان، بیروت، لبنان.

احقاق الحق وملحقات الاحقاق، ج ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، و ۲۱ قاضی نور اللہ حسینی مرعشی، انتشارات کتابخانہ آیت اللہ مرعشی نجفی.

الاختصاص، ابی عبد اللہ محمد بن محمد البغدادی ملقب بہ شیخ مفید، انتشارات بصیرتی قم.

الارشاد، محمد بن محمد بن البغدادی ملقب بہ شیخ مفید، انتشارات بصیرتی، قم.

ارشاد القلوب، ابی محمد الحسن بن محمد الدیلمی، مؤسسۃ الاعلمی، بیروت، لبنان.

أسرار الشہادۃ، آخوند ملا آقا مشہور بہ فاضل دربندی، انتشارات اعلمی، تہران.

أعلام الدین، ابی محمد الحسن بن ابی الحسن محمد الدیلمی، مؤسسہ آل البیت علیہم السلام، قم.

أعلام الوریٰ، امین الاسلام ابو علی طبرسی، دار المعرفۃ، بیروت، لبنان.

الامالی، محمد بن علی بن بابویہ قمی مشہور بہ صدوق (رہ)، مؤسسۃ اعلمی، بیروت، لبنان.

الامالی، شیخ طوسی، مکتبۃ الداوری، قم.

الامالی، شیخ مفید، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامعہ مدرسین.

انوار الہدایۃ، شیخ محدث حسن بن علی یزدی، مطبعۃ النعمان، نجف.

بحار الانوار، ج ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۴، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۳۵، ۳۶،

۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۶۰، ۶۰، ۷۰، ۷۲، ۷۴، ۷۷، ۹۲، ۱۰۴، علامہ محمد باقر مجلسی، مؤسسۃ الوفاء، بیروت، لبنان۔
بشارۃ المصطفیٰ، ابوجعفر محمد بن محمد طبری چاپخانہ حیدریہ، نجف۔
بصائر الدرجات، محمد بن حسن صفار، متوفی سنہ ۲۹۰۔
بلد الامین، علامہ شیخ ابراہیم کفعمی۔
بہج الصباغۃ فی شرح نہج البلاغۃ، ج ۱، ۴ و ۷، شیخ محمد تقی تستری، انتشارات بنیاد نہج البلاغۃ۔
تحف العقول، ابی محمد الحسن بن علی بن شعبۃ الحرانی، کتابفروشی بصیری۔
تذکرۃ الخواص، علامہ سبط ابن جوزی، مؤسسہ اہل البیت علیہم السلام، بیروت۔
تفسیر روح الجنان، ابوالفتوح رازی، کتابفروشی اسلامیہ تہران۔
تفسیر عیاشی، ج ۱ و ۲، ابونصر محمد بن مسعود سمرقندی، کتابفروشی علمیہ اسلامیہ تہران۔
تفسیر فرات، فرات بن ابراہیم بن فرات الکوفی، چاپخانہ حیدریہ نجف۔
تفسیر مجمع البیان، ابوعلی فضل بن حسن طبرسی، بیروت، لبنان۔
تہذیب الاحکام، ج ۶، شیخ طوسی، دار التعاریف، بیروت، لبنان۔
تفسیر نور الثقلین، ج ۱، ۲ و ۵، شیخ عبد علی بن جمعہ، چاپخانہ علمیہ، قم۔
الثاقب فی المناقب، عماد الدین ابی جعفر محمد بن علی طوسی، مؤسسہ انصاریان، قم۔
ثواب الاعمال وعقاب الاعمال، محمد بن علی بن بابویہ قمی، چاپخانہ صدوق، تہران۔
جامع احادیث الشیعہ، ج ۷، ۱۳، و ۱۶، جمع آوری بحکم حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ بروجردی۔
جامع الاحادیث، ابومحمد جعفر بن احمد بن علی قمی، مؤسسہ طبع ونشر آستان قدس رضوی۔

جامع الاخبار، شیخ محمد بن محمد سبزواری، مؤسسہ آل البیت، قم.

الحکم الزاہرۃ، ج ۱ و ۲، علی رضا صابری یزدی، ج ۱، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامعہ مدرّسین، ج ۲، انتشارات دفتر تبلیغات اسلامی، قم.

حِلیۃُ الابرار، ج ۱ و ۲، علامہ سیّد ہاشم بحرانی، دار الکتب علمیہ، قم.

کتاب الخصال، محمد بن علی بن بابویہ قمی مشہور بہ صدوق، دار التعارف للمطبوعات، بیروت، لبنان.

خصائص الائمہ علیہم السلام، الشریف الرضی البغدادی، بنیاد پژوہشہای علمی آستان قدس رضوی.

روضۃ المتقین، ج ۴، ۵ و ۱۳، تالیف: علامہ محمد تقی مجلسی، بنیاد فرہنگی کوشانپوری.

روضۃ الواعظین، محمد بن فتال نیشاپوری، انتشارات رضی، قم.

کتاب سُلیم بن قیس، سلیم بن قیس ہلالی عامری، دار الکتب الاسلامیہ.

سفینۃ البحار، ج ۱، ۳ و ۸، محدّث حاج شیخ عباس قمی، دار الاسوۃ للطباعۃ والنشر.

الطّرائف، رضی الدّین ابی القاسم علی بن موسیٰ بن طاؤس، مطبعہ خیام، قم.

عبقات الانوار، ج ۱ و ۲، میر سیّد حامد حسین موسوی ہندی، مطبوعہ حبل المتین.

عُدّۃ الداعی، احمد بن فہد حلّی، انتشارات وجدانی، قم.

علل الشرائع، محمد بن علی بن بابویہ قمی، احیاء التراث العربی.

عوالی اللئالی، ج ۱ و ۴، شیخ محمد بن علی احسائی، چاپخانہ سید الشہداء، قم.

عیون اَخبار الرضا علیہ السلام، محمد بن علی بن بابویہ قمی، دار العلم، قم.

الغارات، ابی اسحق ابراہیم بن محمد ثقفی الکوفی، انتشارات آثار ملی.

غایۃ المرام، محدث سیّد ہاشم حسینی بحرانی، طبع جدید و قدیم.

غرر الحکم، عبد الواحد آمدی، ترجمہ محمد علی انصاری.

الغدیر مؤلفہ، عبد الحسین احمد امینی نجفی، دار الکتب العربی، بیروت، لبنان.

الفصول المہمہ، محمد بن الحسن الحر العاملی، انتشارات بصیرتی، قم.

الفضائل، ابی الفضل سدید الدین شاذان بن جبرئیل قمی، منشورات الرضی، قم.

فضائل الخمسۃ من الصحاح الستۃ، ج ۱، ۲ و ۳، علامہ سیّد مرتضی حسینی فیروز آبادی، مؤسسۃ الاعلمی، بیروت.

الکافی (اصول، فروع وروضہ)، ج ۸۱، ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی.

کشف الغمۃ، علی بن عیسیٰ اربلی، چاپخانہ علمیہ، قم.

کشف الیقین، الحسن بن یوسف بن المطہر الحلّی، مؤسسۃ الطباعۃ والنشر التابعۃ لوزارۃ الثقافۃ والارشاد الاسلامی.

کمال الدین وتمام النعمہ، محمد بن بابویہ قمی، دار الکتب الاسلامیہ، تہران.

کنز الفوائد، ابی الفتح محمد بن علی کراجکی، انتشارات مصطفوی، قم.

مائۃ منقبۃ، ابی الحسن محمد بن احمد بن القمی، المطبعۃ الصدر، قم.

المحاسن، ابو جعفر احمد بن محمد برقی، دار الکتب الاسلامیہ تہران.

المحجۃ البیضاء، ج ۱، ۲، ۴، ۶ و ۸، ملا محمد محسن فیض کاشانی، انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامعہ مدرسین قم.

مجموعہ ورّام، ورّام بن ابی فراس اشتری، دار صعب، دار التعارف، بیروت، لبنان.

مراجعات، سید عبدالحسین شرف الدین الموسوی، دار الصادق للمطبوعات، بیروت.

مسترشد، علاّمہ حافظ محمد بن طبری، مؤسسہ اسلامی کوشانپور.

مستدرک الوسائل، ج ۶، ۱۱، ۱۲، حاج میرزا حسین نوری، مؤسسہ آل البیت، بیروت.

مشکاۃ الانوار، ابوالفضل علی طبرسی، چاپخانہ حیدریہ، نجف.

مصابیح الانوار، ج ۱ و ۲، سید عبداللہ شبر، انتشارات بصیرتی قم.

مصباح المتہجدین، ابی جعفر محمد بن حسن طوسی.

معانی الاخبار، محمد بن علی بن بابویہ قمی، چاپخانہ حیدری.

مناقب آل ابیطالب، ج ۲ و ۳، ابی جعفر رشید الدین شہر اشوب، انتشارات علاّمہ، قم.

من لا یحضرہ الفقیہ، ۱، ۲، ۳ و ۴، محمد بن علی بن بابویہ قمی، انتشارات اسلامی، وابستہ بہ جامعہ مدرسین قم.

نہج البلاغہ، صبحی صالح و ترجمہ فیض الاسلام.

نہج السعادۃ فی مستدرک نہج البلاغہ، ج ۱ و ۳، شیخ محمد باقر محمودی، مؤسسہ المحمودی.

الوافی (طبع جدید)، ج ۱۴، محدث محمد محسن فیض کاشانی.

وسائل الشیعہ، ج ۲، ۳، ۱۰، ۱۱-۱۳ و ۱۸ محدث علاّمہ شیخ محمد بن الحسن الحر العاملی، احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان.

الیقین باختصاص مولانا علی علیہ السلام بامرۃ المؤمنین، سید رضی الدین علی بن طاؤس حلّی، مؤسسہ دار الکتب الجزائری، قم.

سنی منابع

الامام علی بن ابیطالب علیہ السلام من تاریخ مدینۃ دمشق، ج ۱ و ۲، حافظ ابی القاسم علی بن الحسن الشافعی معروف بہ ابن عساکر، مؤسسۃ المحمودی، بیروت۔

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج ۳، ابی عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبرّ، دار نہضۃ، مصر۔

التاج الجامع للاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ، ج ۳، شیخ منصور علی ناصف، انتشارات عیسی البابی حلبی، مصر۔

تاریخ بغداد، ج ۱۴ و ۱، امام حافظ ابوبکر خطیب بغدادی، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

تیسیر المطالب، سید یحیٰی بن الحسین، مصدری طبع شیخ احمد شیرازی [۱۳۲۲]۔

جامع الأحادیث، ج ۷، ۱۰ و ۱۶، حافظ جلال الدین سیوطی، دار الفکر للطباعۃ والنشر، بیروت۔

جواہر المطالب فی مناقب الامام علی بن ابی طالب علیہ السلام، شمس الدین ابی البرکات الشافعی، مجمع احیاء الثقافۃ الاسلامیہ، قم۔

حلیۃ الاولیاء، حافظ ابی نُعیم اصفہانی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔

خصائص امیر المؤمنین علیہ السلام، امام حافظ ابو عبد الرحمان نَسائی، مکتبۃ نینوا، تہران۔

ذخائر العقبٰی، محب الدین احمد بن عبداللہ طبری، دار المعرفۃ، بیروت۔

سنن ابن ماجہ، ج ۱، حافظ ابی عبداللہ محمد بن یزید قزوینی، دار الفکر، بیروت۔ الشہاب، قاضی ابوعبداللہ محمد بن سلامۃ القضاعی، مصدری طبع شیخ احمد شیرازی (۱۳۲۲)

صحیح البخاری، ج ۳، امام حافظ ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، المکتبۃ العصریۃ.

عارضۃ الاحوزی بشرح صحیح الترمذی، ج ۱۳، امام حافظ ابن العربی المالکی، داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان.

صحیح مسلم بشرح النووی، ج ۲ و ۱۵، امام مسلم وامام نووی، داراحیاء التراث العربی، بیروت لبنان.

فرائد السمطین، ج ۱و۲، ابراہیم بن محمد الجوینی الخراسانی، مؤسسۃ المحمودی للطباعۃ والنشر، بیروت، لبنان.

کنز العمال، ج ۱۱و۱۳، علامہ علاء الدین علی متقی الہندی، موسسۃ الرسالہ بیروت، لبنان.

المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، امام حافظ ابی عبداللہ حاکم نیشابوری.

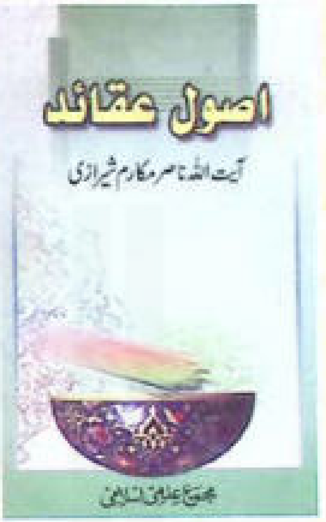
مسند احمد بن حنبل (۹ جلدی)، ج ۱، ۴ و ۵، امام احمد بن حنبل، داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان.

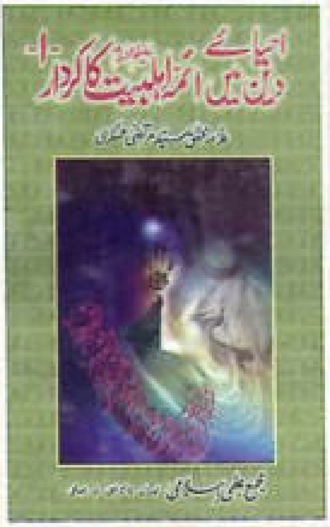
مناقب علی بن ابیطالب، ابن مغازلی، چاپخانہ اسلامیہ، تہران.

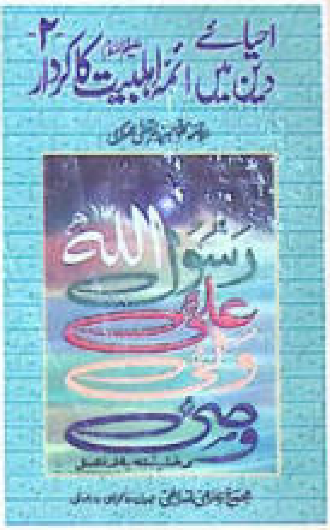
المناقب، موفق بن احمد خوارزمی، انتشارات اسلامی، وابستہ بہ جامعہ مدرسین.

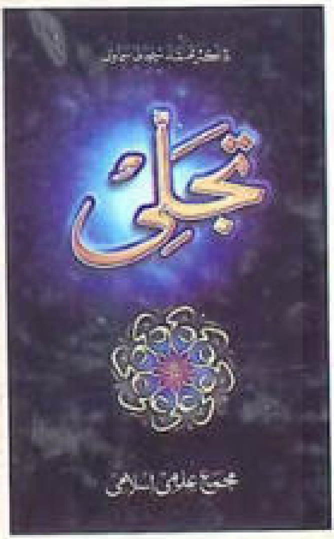
نور الابصار، شیخ مؤمن بن حسن مؤمن شبلنجی، دار الفکر، بیروت.

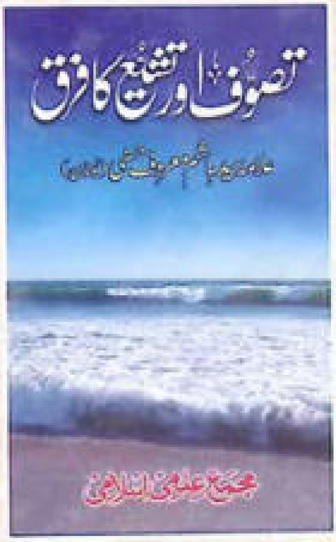
ینابیع المودۃ، سلیمان بن ابراہیم قندوزی، انتشارات بصیرتی قم.

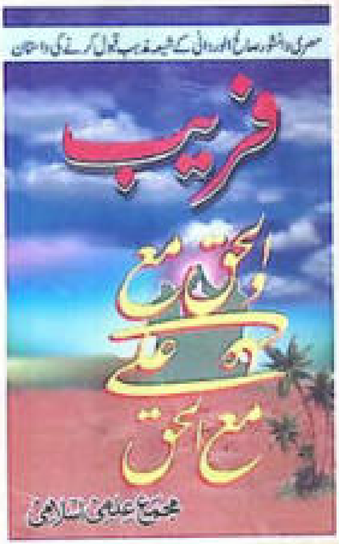

اصول عقائد
آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی
مجمع علمی اسلامی

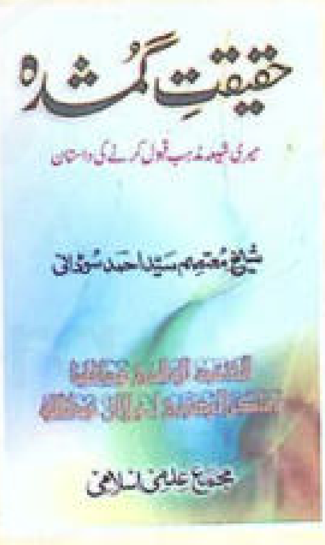

احیائے دین میں ائمہ اہلبیت کا کردار-۱
مجمع علمی اسلامی

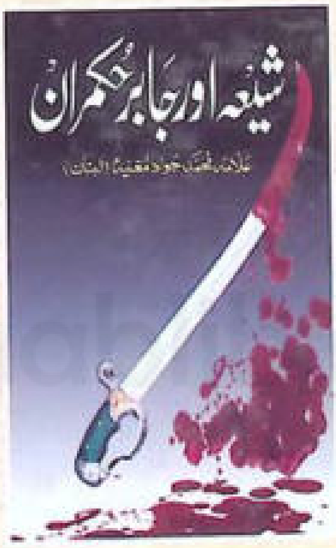

احیائے دین میں ائمہ اہلبیت کا کردار-۲
رسول اللہ
علی
ولی
وصی
مجمع علمی اسلامی

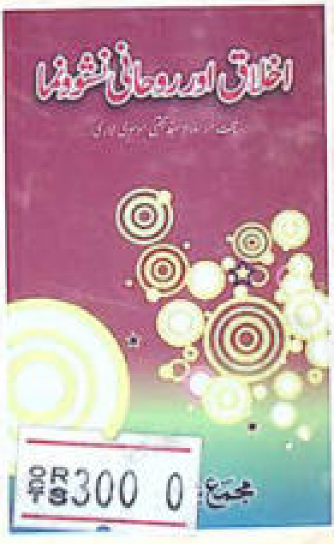

تجلی
مجمع علمی اسلامی


تصوف اور تشیع کا فرق
مجمع علمی اسلامی


فریب
الحق مع علی
علی مع الحق
مجمع علمی اسلامی


حقیقت گمشدہ
شیخ معتصم سید احمد سودانی
مجمع علمی اسلامی


شیعہ اور جابر حکمران


اخلاق اور روحانی نشوونما